علمائے کرام کا وٹس ایپ گروپ

بزم علماء والأئمه

03345613913

جلد اول

میت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

Scanned by CamScanner

بزمِ علماء والأئمة

صرف علماء ، طلباء اور خطباء شامل ہوں

03345613913

آنے والا جمعہ کس عنوان پہ مناسب یا ضروری ہے

اس بارے میں

اپنی مفید آراء و تجاویز اور ان
سے متعلقہ کتب اوپر دئیے
گئے نمبر پہ ارسال فرمائیں

نام کتاب: قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع سترہواں ١٤٣٧-٢٠١٦

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0302-2205466, 0333-3136872, 0333-3845224, 0304-2191710,

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

ملنے کے دیگر پتے

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دار الناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۹۷	★ اہلِ میت کی طرف سے دعوت ....
۹۹	★ ایسے دن رات نہیں دیکھے ....
۹۹	★ ایصالِ ثواب ....
۱۰۰	★ ایصالِ ثواب خاص مہینہ میں کرنا ....
۱۰۰	★ ایصالِ ثواب سے کس قسم کا گناہ معاف ہوتا ہے؟ ....
۱۰۲	★ ایصالِ ثواب کا طریقہ ....
۱۰۴	★ ایصالِ ثواب کا عمدہ طریقہ ....
۱۰۵	★ ایصالِ ثواب کا منکر ....
۱۰۶	★ ایصالِ ثواب کرنا ....
۱۰۷	★ ایصالِ ثواب کرنا جنازہ کی نماز کے بعد ....
۱۰۷	★ ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے ....
۱۰۹	★ ایصالِ ثواب کیا ہے؟ ....
۱۱۰	★ ایصالِ ثواب کے لیے اجتماع ....
۱۱۱	★ ایصالِ ثواب کے لیے فوراً ثواب پہنچانا لازم نہیں ....
۱۱۱	★ ایصالِ ثواب میں رسم کی پابندی کرنا ....
۱۱۲	★ ایصالِ ثواب نابالغ کے لیے کرنا ....
۱۱۲	★ ایک میت کی نماز جنازہ دو تین مرتبہ پڑھنا ....
۱۱۴	★ ایمبولینس پر جنازہ لے جانا ....

عنوان	صفحہ نمبر
☆......ت......☆	

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
★ ثواب پہنچتا ہے........................	۲۲۴
★ ثواب پہنچنے کا انداز....................	۲۲۵
★ ثواب تقسیم ہوکر پہنچتا ہے یا تقسیم کے بغیر........	۲۲۵
★ ثواب جمع رکھا تو کام آئے گا..................	۲۲۷
★ ثواب چند مردوں کو پہنچانا..................	۲۲۷

☆......ج......☆

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
★ جنازہ کی نماز فاسد ہو جاتی ہے	۲۵۵
★ جنازہ کی نماز کا سلام آہستہ یا زور سے	۲۵۵
★ جنازہ کی نماز کا طریقہ	۲۵۶
★ جنازہ کی نماز کس کو پڑھنی چاہیے؟	۲۵۶
★ جنازہ کی نماز کی امامت کا حق دار کون ہے؟	۲۵۶
★ جنازہ کی نماز کیا ہے؟	۲۵۷
★ جنازہ کی نماز کی شرائط	۲۵۷
★ جنازہ کی نماز کی مشروعیت	۲۵۷
★ جنازہ کی نماز کے بعد ایصالِ ثواب کرنا	۲۵۸
★ جنازہ کی نماز کے بعد دعا کرنا	۲۵۹
★ جنازہ کی نماز کے بعد معلوم ہوا میت کو غسل نہیں دیا گیا	۲۵۹
★ جنازہ کی نماز کے بغیر میت دفن کر دی	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز کے فرائض	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز کے لیے تیمم کرنا	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز کے لیے قبرستان میں چبوترہ بنانا	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز مسافر پر	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز مغصوبہ زمین میں پڑھنا	۲۶۰
★ جنازہ کی نماز مکروہ اوقات میں پڑھنا	۲۶۰

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان
۴۰۶	★ زمین و آسمان روتے ہیں...........
۴۰۷	★ زندگی کا دارومدار سانس پر ہے...........
۴۰۸	★ زندگی کیا ہے؟...........
۴۰۹	★ زندگی میں اپنے لیے قبر بنانا...........
۴۱۱	★ زندگی میں فدیہ دینا...........
۴۱۲	★ زندگی میں کفن تیار کرنا...........
۴۱۳	★ زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں...........
۴۱۴	★ زندہ انسان سے کوئی عضو الگ ہو جائے...........
۴۱۴	★ زندہ انسان کا کوئی عضو الگ ہو جائے...........
۴۱۴	★ زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے...........
۴۱۴	★ زندہ دوبارہ ہو جائے...........
۴۱۴	★ زوال کے وقت جنازہ حاضر ہو...........
۴۱۵	★ زیارتِ قبر کس جہت سے کرے؟...........
۴۱۶	★ زیارت کرنے والوں کو مردے پہچانتے ہیں...........
۴۱۶	★ زیارت کرنے والے کے بارے میں مردہ کو خبر ہوتی ہے...........
۴۱۶	★ زیر ناف...........
	☆......س......☆
۴۱۷	★ سات چیزوں کا ثواب...........

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر
★ شہید دنیوی........................	۴۵۹
★ شہید زندہ ہوتے ہیں..................	۴۵۹
★ شہید کا مقام........................	۴۶۱
★ شہیدِ کامل.........................	۴۶۲
★ شہید کو غسل دینا.....................	۴۶۵
★ شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی	۴۶۶
★ شہید کی تین قسمیں ہیں................	۴۶۶
★ شہید کے جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟............	۴۶۷
★ شہید کے چھ اعزاز....................	۴۶۸
★ شیطان کا دھوکہ موت کے وقت............	۴۶۸
★ شیطان کی دعوت......................	۴۶۸
★ شیعہ..............................	۴۶۸
★ شیعہ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز پڑھنا..........	۴۶۸
★ شیعہ شہید نہیں ہوتا..................	۴۶۹
★ شیعہ کو کہاں دفن کریں؟..............	۴۷۰
★ شیعہ کی نماز جنازہ..................	۴۷۰
★ شیعہ نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے..........	۴۷۲

عنوان	صفحہ نمبر
☆......ص......☆	

صفحہ نمبر	عنوان
	☆......ط......☆

عنوان	صفحہ نمبر
★ عرس کرنا........................	۴۹۳
★ عضو الگ ہو جائے........................	۴۹۴
★ عضو خشک رہ گیا........................	۴۹۴
★ عطر کی پھریری کان میں رکھنا........................	۴۹۵
★ علاج سے مایوس ہو کر خلافِ شرع کام کرنا........................	۴۹۵
★ علاج کرنا........................	۴۹۶
★ علاج کے ساتھ ساتھ توبہ استغفار بھی کرے........................	۴۹۷
★ علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے........................	۴۹۹
★ علم پڑھنے اور پڑھانے والے کی قبر روشن........................	۵۰۱
★ عقلمند مؤمن........................	۵۰۱
★ علی رضی اللہ عنہ کا قاتل........................	۵۰۱
★ علی رضی اللہ عنہ نے قبر والوں سے کہا........................	۵۰۱
★ عمامہ باندھنا........................	۵۰۲
★ عمر (رضی اللہ عنہ) تمہارا کیا حال ہو گا؟........................	۵۰۲
★ عمر زیادہ ہونا بہتر ہے........................	۵۰۳
★ عمرہ کی حالت میں مرنے والے کا کفن........................	۵۰۴
★ عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟........................	۵۰۴
★ عورت کا جنازہ اٹھانا........................	۵۰۵

صفحہ نمبر	عنوان

عرض مؤلف

دین اسلام کامل ومکمل ہے، پیدائش سے لیکر دخول جنت یا جہنم بلکہ ان میں انس وجن کے قیام اوران کے دیگر حالات تک ہر چیز کو اسلام نے اس طرح واضح کیا ہے کہ کسی اور دین ومذہب میں اس کی نظیر نہیں ہے، ہر چیز صاف صاف ہے، اور روز روشن کی طرح واضح ہے، میت کے بارے میں بھی بے شمار مسائل ہیں، خاص طور پر موجودہ دور میں اور بھی بہت سارے نئے نئے مسائل پیدا ہوگئے ہیں، جنگوں کے طریقے، مقابلے کے انداز، فضائی اور زمینی ایکسیڈنٹ، آگ میں جل جانا، دھماکے میں مرجانا، ، فضائی ء بمباری مین اعضاء کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا، خودکشی اور خودکش، فدائی حملوں کے نت نئے انداز، دشمنی میں قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جانا، جلا دیا جانا، وغیرہ بے شمار ایسے جدید مسائل بھی پیدا ہوگئے ہیں، جن کا سابقہ زمانے میں تصور تک نہیں تھا، اور پھر اس زمانے میں اس طرح کی درندگی بھی نہیں تھی، اور ایسی وحشیانہ حرکتیں بھی نہیں تھیں، جو آج کے دور میں رونما ہو رہی ہیں۔ غرض کہ موت اور میت کے پرانے مسائل کے ساتھ ساتھ نئے نئے مسائل بھی پیدا ہوگئے ہیں، اس لئے بندہ نے اپنی استطاعت کے مطابق جتنے مسائل جمع کرنا ممکن تھے انہیں حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیا ہے، جو دو جلدوں میں تیار ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بھی شرف قبولیت سے نوازیں اور آخرت کے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں، آمین!

اور جن حضرات نے اس کتاب کی تخریج، کمپوزنگ اور سیٹنگ وغیرہ کی اللہ

تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائیں، خاص طور پر مفتی محمد ولی اللہ حسین، مفتی شاہ نور حسن، مفتی یوسف انور، عزیزم محمد مرزوق انعام، مفتی غلام مصطفیٰ اور مولوی کلیم اللہ صاحب کا شکرگزار ہوں!

غرض نقشیست کز ما یا دماند　　که هستی را نمی بینم بقائے

خاک میں مل جائے گا　　جب میری ہستی کا نشان

تازہ ہوں گی یادگاریں　　میری اس تحریر سے

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۶/۵/۲۸ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: آدم کی اولاد کو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اس سے بہت غافل ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھو، اس کا آنا جانا لکھو، اس کی عمر کی مدت لکھو، اس کے بد بخت ہونے اور نیک بخت ہونے کو لکھو، فرشتہ ان سب باتوں لکھ کر چلا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے تاکہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے، جب یہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے، اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے تاکہ وہ دونوں اس کی نیکی اور بدی کو لکھیں، جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں فرشتے چلے جاتے ہیں، اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں۔

پھر جب دفن کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ روح کو اس کے بدن میں ڈالتے ہیں اور قبر کے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں اور اس کا امتحان لیکر چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی و بدی لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور اس کی گردن میں جو نامۂ اعمال لٹکایا گیا تھا اس کو کھولیں گے، اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچتا ہوا اور دوسرا فرشتہ پیچھے سے ہنکاتا ہوا اسے میدان محشر کی طرف لے جائے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والا ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۱۵۵) باب فتنة القبر، وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

واقعی انسان بڑا غافل، ناعاقبت اندیش اور خواہشات کا بندہ ہے، مال و دولت کا دیوانہ، لذت اور عیش کا دلدادہ، جب تک قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کی احادیث، علماء کرام اور بزرگان دین سے تعلق نہ ہو، اور موت کے بعد کی زندگی کی کا مضبوط یقین دل میں نہ ہو، تب تک دل کی سختی اور غفلت کے پردے دور نہیں ہوتے۔

موت کا تذکرہ غفلت اور سستی سے نجات دیتا ہے، گناہوں سے بچاتا ہے اروآخرت کی یاد دلاتا ہے، اس سے دل میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے، اور اس اللہ کا ڈر دل میں جاگزیں ہوتا ہے، جو سب سے بڑا مہربان، سب سے زیادہ طاقتور، سب سے سخت پکڑنے والا اور قیامت کے دن سب سے فرداً فرداً حساب لینے والا ہے، ظاہر و باطن ہر چیز کو جاننے والا ہے، یہاں تک کہ دلوں کے راز اور خیالات کو بھی جاننے والا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، جو چاہے کر سکتا ہے، اس کی حکومت سب پر ہے، اس پر کسی کی حکومت نہیں، وہ رحمٰن و رحیم بھی ہے اور جبار و قہار بھی ہے، ہر خوبیوں سے مالا مال اور ہر نقص وعیب سے پاک وصاف ہے، اس کی توفیق سے جتنے دن انسان زندہ رہتا ہے وہ اس کا احسان ہے اور اگر وہ جانے کے لئے حکم دیں تو فوراً جانا لازم ہوتا ہے، اس میں مدت بڑھانے اور چوں چرا کرنے کی کسی کو ہمت اور جرأت نہیں ہوتی۔

آج ہم خود غسل کرتے ہیں، پانی خود ڈالتے ہیں، صابن خود لگاتے ہیں، پرانے کپڑے اتار کر نیا یا دھلا ہوا کپڑا خود پہنتے ہیں اور خود غسل خانے سے نکل کر گھر یا مسجد میں نماز کیلئے جاتے ہیں، اور خود نماز پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

لیکن ایک دن وہ بھی آرہا ہے اور ہر ہر فرد پر آنے والا ہے، اور کوئی بھی شخص اس سے مستثنیٰ نہیں ہے، جی ہاں! موت کا دن، جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک

اشارہ ہوگا اور ہم چاروں شانے چت کر دیئے جائیں گے اور اپنے تنومند جسم کو زمین پر گرادیں گے، اور بوسیدہ ہڈی کی طرح ڈھیر ہو جائیں گے، اس کے بعد کسی پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہنے کے قابل نہیں رہیں گے، اور کسی خطرہ کے موقع پر کام آنے کے قابل نہیں رہیں گے، ساری بہادری، سلطنت، بادشاہت، نخوت و دبدبہ، اور جوش و جذبہ ختم ہو جائے گا۔

حالانکہ موت کے وقت اکثر و بیشتر سر سے پاؤں تک تمام اعضاء صحیح و سالم موجود ہوتے ہیں، کوئی عضو نہ کم ہوتا ہے اور نہ عیب دار ہوتا ہے، لیکن جوں ہی موت آتی ہے انسان کسی کام کے قابل نہیں رہتا، نہ خود غسل کرنے کے قابل ہوتا ہے، نہ جسم پر پانی بہانے اور صابن لگانے پر قادر ہوتا ہے، نہ پرانا کپڑا بدل کر نیا یا دھلا ہوا کپڑا پہننے کے قابل رہتا ہے، اس کے یہ سارے کام جو کبھی یہ خود کرتا تھا اب دوسرے زندہ لوگ انجام دیتے ہیں، غسل بھی زندہ لوگ دیتے ہیں، پرانے کپڑے بھی زندہ لوگ اتارتے ہیں، اور نئے کپڑے بھی زندہ لوگ ہی پہناتے ہیں، کافور اور عطر بھی زندہ لوگ لگاتے ہیں، کپڑے کی گرہ بھی زندہ لوگ لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جنازہ اٹھا کر بھی زندہ لوگ یہ لے جاتے ہیں، اور جنازہ بھی زندہ لوگ پڑھاتے ہیں اور قبر میں بھی زندہ لوگ ہی داخل کرتے ہیں اور یہ میت نہ کچھ کہہ سکتا ہے اور نہ کچھ کر سکتا ہے۔

مذکورہ تمام حالات کوئی خیالات نہیں ہیں بلکہ مسلّمہ حقائق ہیں، اور یہ سارے حالات ہر زندہ آدمی کے ساتھ ایک نہ ایک دن پیش آنے والے ہیں، کیسی کیسی رانیاں اور شہزادیاں تھیں، اب ان کی شکل وصورت گل سڑ کر کیا حالت ہوگئی! کیسے کیسے بادشاہ اور تاجدار تھے، سب چل بسے، ان کا خزینہ بالاخانہ اور شاہی محل اور شان و شوکت کا کیا ہوا؟ نام و نشان تک مٹ گئے، ان کے نام لیوا اور پہچاننے والے

بھی نہیں رہے۔

کجا آں شوکتِ شاہاں کجا تختِ سلیمانی
کجا قارون، کجا فرعون کجا نمرود و شداد ہاماں

کتنے محلات ہیں جو کھنڈرات میں بدل گئے! میوزیم بن گئے! ان کے بنانے والے اور رہنے والے سب کچھ اس دنیا میں چھوڑ کر چلے گئے، اور قبر کے باسی بن گئے،

جام تھا ساقی تھا مئی تھی اور در مئے خانہ تھا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

موت کأس کل ناس شاربون
قبر بیت کل ناس داخلون

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا
ملوک و حضور و خداوند کیا کیا

دکھائے گا تو زور تا چند کیا کیا
اجل نے پچھاڑے تنومند کیا کیا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا
اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا
پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

موت اللہ کا ایک یقینی اور قطعی فیصلہ ہے، وہ پکا اور اٹل فیصلہ ہے، اس موت کیلئے نہ تیز دھار والی تلوار کی ضرورت ہے، نہ بندوق، بم، گولی اور بیماری کی ضرورت ہے، اور موت کو آنے کیلئے نہ ہی اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے، اور نہ لاؤ لشکر، فوج اور پولیس جدید و قدیم نظام اسے روک سکتا ہے، اور نہ ہی کسی نیٹ ورک میں اس کی شکل و صورت نظر آتی ہے۔

لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم و زر
لاکھ ہوں بالیں پہ تیرے چارہ گر

لاکھ تو قلعوں کے اندر چھپ مگر
موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اس لئے موت کتنی ہولناک اور خطرناک ہے اور کتنی بڑی چیز ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اس بارے میں دنیا والوں کے تمام علم اور معلومات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، گویا یہ کہنا درست ہے کہ ہمیں کسی چیز کا علم ہی نہیں ہے۔

یہ حسرت رہ گئی کس کس مزہ سے زندگی کرنا اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا ، باغباں اپنا

جبکہ ترمذی سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹی کا انتقال ہوا تو انہوں نے حضرت حواء علیہا السلام سے فرمایا کہ: تمہارے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے، انہوں نے پوچھا: موت کیا چیز ہے؟ فرمایا: مرنے کے بعد انسان نہ کھا سکتا ہے، نہ پی سکتا ہے، نہ چل سکتا ہے، نہ پھر سکتا ہے، نہ کھڑا ہو سکتا ہے، نہ بیٹھ سکتا ہے، یہ سن کر حضرت حواء علیہا السلام رونے لگیں، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم اور تمہاری بیٹیاں روتی رہیں، میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہیں۔

ہماری ٹھکانہ جنت ہے، دنیا نہیں ہے کوئی آگے روانہ ہو رہا ہے کوئی پیچھے روانہ ہو رہا ہے چند روز کا قیام ہے اور پھر سب کی روانگی یقینی ہے۔

یہاں ہم سب مسافر ہیں وہی آخر ٹھکانہ ہے کوئی آگے روانہ ہے کوئی پیچھے روانہ ہے

قافلہ رفتند ماہم می رویم از برائے چند روزہ ایں بس است

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتوں میں منہمک ہو کر اس طرح کھو جاتے ہیں کہ موت اور آخرت کو بالکل بھول جاتے ہیں، حالانکہ جس شخص کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور ایسی آئے گی کہ بادشاہت وسلطنت، منصب وکرسی سب کچھ چھین لے گی اور فخر وتکبر، مال ودولت اور شان وشوکت کو ختم کر کے قبر میں سلا دے گی وہ دنیا کی لذتوں میں کھو نہیں سکتا۔

وکیف یلذّ العیش من ھو موقن بأن المنایا بغتة ستعاجله

وتسلبه ملکا عظیما ونخوة وتسکنه البیت الّذی ھو أھله

اور جس کو اس بات کا یقین ہے کہ کل قیامت کے دن ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور زندگی میں جو کچھ کیا اس کا بدلہ ملے گا وہ زندگی کی لذت میں منہمک ہو کر آرام نہیں پا سکتا۔

وکیف یلذّ العیش من ھو عالم بأن إلٰہ الخلق لابد سائله

فیأخذ منه ظلمه لعباده ویجزیه بالخیر الّذی ھو فاعله

وہ آدمی زندگی کا آرام نہیں پا سکتا جسے یقین ہے کہ قبر جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور خوبصورت حسین چہرے اور اعضاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی۔

وکیف یلذّ العیش من ھو صائر إلی جدث تبلی الشباب منازله

ویذھب حسن الوجه من بعد ضوئه سریعا ویبلی جسمه ومفاصله

آخرت کے سفر کے لئے ہمیشہ سامان تیار رکھنا چاہئے اور جس قبر میں جانا ہے اس کے واسطے مستعد اور تیار رہنا چاہئے، جیسا کہ بارات آنے کے وقت دلہن مکمل طور پر تیار رہتی ہے۔ دنیا داروں کی مانند بے فکر نہیں ہونا چاہئے، ورنہ موت کے وقت افسوس اور شرمندگی ہوگی، جلدی کرنی چاہئے اس میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

ہوش میں آتے ہیں انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر میں گھس جانے کے بعد

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنی چاہئے۔

گنہگار ہیں ہم مگر تیرے بندے غضب کی نظر کو ہٹادے خدایا

گناہوں کی کشتی ڈبادے خدایا وہ رحمت کا دریا بہا دے خدایا

گنہگار بھی امت مصطفٰی بھی بحق نبی بخشوادے خدایا

یادرکھئے! اگر دنیا کا تعلق اللہ کیلئے نہیں تو کسی کام کا نہیں!

کام آنے کا نہیں ہر ایک جدا ہو جائے گا بلکہ ہر ہر عضو دشمن جان کا ہو جائے گا

صرف مال و دولت کو جمع کرنے میں لگ جانا آخرت کی تباہی کے ساتھ ساتھ دنیا کے لطف کو بھی تباہ و برباد کرنا ہے۔

کثرتِ دولت میں لطف خانہ بربادی بھی ہے

شہد کے ہونے سے لُٹ جاتا ہے گھر زنبور کا

اس لئے دنیا کو مقصد نہ بنائیں بلکہ آخرت کی کامیابی کو ہی مقصد بنائیں اور دنیا کو اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنائیں، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۶/۵/۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آ
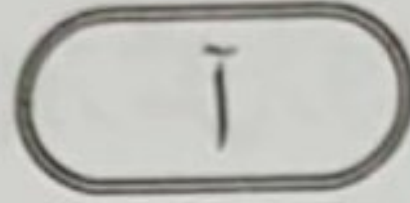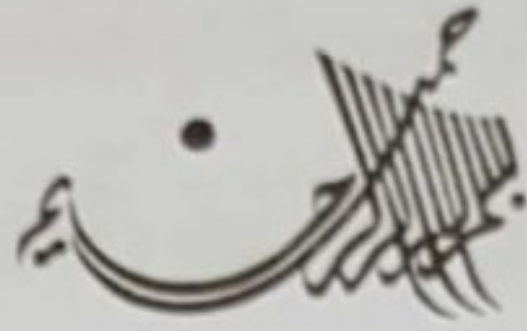
آپریشن سے کسی عضو کو الگ کر دیا

''عضو الگ ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۹۴/۱)

آج تیری آہ وزاری کچھ کام نہیں آئے گی

''ہمسائے مردے پکار کر کہتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۶۷/۲)

آدھا حصہ سر کے ساتھ ملا

اگر میت کے جسم کا آدھا حصہ سر کے ساتھ ہو تو وہ پورے جسم کے حکم میں ہے، اس لیے اس کو مسنون طریقے کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔ اور آدھے سے کم جسم ہو یا آدھا حصہ سر کے بغیر ہو تو وہ پورے جسم کے حکم میں نہیں ہے، اس لیے اس پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی بلکہ صرف پاک صاف کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۱)

---

(۱) ولو وجد الأكثر من الميت أو النصف مع الرأس غسل وصلى عليه، والافلا. (البحر الرائق ۱۷۴/۲) كتاب الجنائز، ط:سعيد.)

(وجد رأس آدمی) أو احد شقيه (لايغسل ولايصلى عليه) بل يدفن الا أن يوجد أكثر من نصفه ولو بلا رأس. (الدر مع الرد (۱۹۹/۲) كتاب الصلوة، باب صلاة الجنازة، ط:سعيد.)

(وشرائطها) ستة...... والرابع: حضوره، أو حضور اكثر بدنه، أو نصفه مع رأسه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۵۸۲) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل الصلوة عليه، ط:قديمى)

آسمان کے دروازے روتے ہیں

''زمین چالیس دن تک روتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۰۵/۱)

آسمان وزمین روتے ہیں

''زمین وآسمان روتے ہیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۰۶/۱)

آگ میں جل کر مر گیا

''جل کر مر گیا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۷/۱)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز کس نے پڑھائی ہے؟

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز کس نے پڑھائی؟''عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۴/۲)

آنسو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ: اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا، کیوں کہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ ماتم کرنے پر سزا دیتا ہے۔(۱)

---

(۱) عن عبدالله بن عمر قال: اشتكى سعدبن عبادة شكوى له، فأتاه النبى صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبدالرحمن بن عوف وسعدبن ابى وقاص وعبدالله بن مسعود، فلمادخل عليه فوجده فى غاشية أهله، فقال: قد قضى، فقالوا: لايارسول الله! فبكى النبى صلى الله عليه وسلم، فلمارأى القوم بكاء النبى صلى الله عليه وسلم بكوا، فقال! الاتسمعون؟ أن الله لايعذب بدمع العين ولابحزن القلب ولكن يعذب بهذا، واشارالى لسانه أويرحم.... (الحديث)

(الصحيح للبخارى(۱۷۴/۱) كتاب الجنائز، باب البكاء عندالمريض، ط: قديمى.) =

آنکھیں کھلی کیوں رہتی ہیں؟

☆...... جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کو دیکھتی رہتی ہیں۔(۱)

☆...... مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ انسان جب مرتا ہے تو اس کی نگاہ پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہے۔(۲)

اور دوسری روایت میں ہے کہ: میت کی آنکھیں سب سے پہلے معراج کو دیکھنے کے لیے پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ وہ اس کو غور سے تکتا ہے۔

معراج سے مراد سبز زمرد سے بنی وہ سیڑھی ہے جو آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور اس سے زیادہ خوبصورت سیڑھی کسی نے نہیں دیکھی۔(۳)

= الصحیح لمسلم (۱/۳۰۱) کتاب الجنائز، فصل لا بأس بفیض العین من الدمع...... الخ، ط: قدیمی)

مشکاۃ المصابیح (ص: ۱۵۰) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ط: قدیمی.)

(۱) عن ام سلمۃ قالت: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سلمۃ وقدشق بصره فاغمضه ثم قال: ان الروح اذاقبض تبعه البصر.. الحدیث

(الصحیح لمسلم (۱/۳۰۰) کتاب الجنائز، فصل فی القول الخیر عندالمحتضر، ط: قدیمی.)

سنن ابن ماجه (ص: ۱۵۰) ابواب ماجاء فی الجنائز، ماجاء فی تغمیض المیت، ط: قدیمی.)

مشکاۃ المصابیح (ص: ۱۴۱) کتاب الجنائز، باب مایقال عندمن حضره الموت، الفصل الاول، ط: قدیمی.)

(۲) عن العلاء بن یعقوب قال: اخبرنی ابی انه سمع أباهریرة یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا: بلی! قال: فذالک حین یتبع بصره نفسه.

(الصحیح لمسلم (۱/۳۰۱) کتاب الجنائز، فصل لاباس بفیض العین من الدمع. الخ، ط: قدیمی)

(۳) وروی مسلم عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا: بلی! قال: فذالک حین یتبع بصره نفسه. وفی غیر الصحیح عن النبی صلی الله علیه وسلم: أن المیت اول مایشق بصره لرؤیة المعراج وهوسلم بین السماء والارض من زمردة خضراء أحسن مارئی قط فذلک حین یمدبصره الیه.

(التذکرة فی احوال الموتی وأمور الآخرة (ص: ۶۳) باب ماجاء ان الروح اذا قبض تبعه البصر، ط: دار الحدیث القاهره.)

آیات قرآنیہ لکھی ہوئی چادر

جنازہ پر قرآنی آیات اور کلمہ لکھی ہوئی چادر ڈالنا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ اور اس میں بے ادبی اور بے احترامی کا خطرہ ہے۔ (۱)

آیۃ الکرسی لکھ کر میت کے گلے میں لٹکا دینا

''کلمہ طیبہ وغیرہ لکھ کر میت کے گلے میں لٹکا دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۰۴)

آیت کریمہ

''سوالاکھ کلمہ پڑھ کر ثواب پہنچانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۳۱)

---

(۱) وقد افتی ابن الصلاح بأنه لایجوز أن یکتب علی الکفن یسٓ والکهف ونحوهما خوفا من صدید المیت.... وقدمنا قبیل باب المیاه عن الفتح: أنه تکره کتابة القرآن وأسماء الله تعالیٰ علی الدراهم والمحاریب والجدران ومایفرش وماذالک إلّا لاحترامه وخشیة وطئه ونحوه ممافیه اهانة فالمنع هنا بالأولیٰ. (الشامیة (۲/ ۲۴۶، ۲۴۷) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة مطلب: فیمایکتب علی کفن المیت، ط: سعید.)

🗁 بساط أوغیره کتب علیه "الملک لله" یکره بسطه واستعماله لاتعلیقه للزینة. (الدر المختار مع الرد (۱/ ۱۷۸) کتاب الطهارة، قبیل باب المیاه، ط: سعید.)

🗁 کتابة القرآن علی مایفترش ویبسط مکروهة کذافی الغرائب، بساط أومصلی کتب علیه "الملک لله" یکره بسطه والقعود علیه واستعماله. (الهندیه (۵/ ۳۲۳) کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلة والمصحف وماکتب فیه، ط: رشیدیه.)

ا

ابو بکر، عمر رضی اللہ عنہما پر تبرا کرنے والے کا اُنجام

''تبرا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۹۳)

ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کے ساتھ رہنا

''لا الہ الا اللہ'' نصیب نہیں ہوتا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۲۵)

اجازت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھادی

اگر محلّہ کے امام نے میت کے ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھادی تو اگر امام ولی سے افضل ہے تو وہ زیادہ حق دار ہونے کی وجہ سے مقدم ہے۔ اس صورت میں ولی دوبارہ جنازہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ (۱)

اجازت کے بغیر کسی کی زمین میں مردہ دفن کرنا

اگر کسی کی زمین میں اجازت کے بغیر مردہ دفن کردیا گیا تو اگر مالک اس پر

---

(۱) وان صلى من له حق التقدم كقاض اونائبه أو امام الحى أو من ليس له حق التقدم وتابعه الولى لايعيد، لأنهم أولىٰ بالصلاة منه. (الدرالمختار (۲/۲۲۳) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنائز، ط:سعيد.)

🗀 فليس للولى الاعادة اذا صلى القاضى أو نائبه أو امام الحى، لما فى الخلاصه والولوالجية الظهيرية والتجنيس والواقعات: ولو صلى رجل والولى خلفه ولم يرض به ان صلى معه لايعيد لانه صلى مرة، وان لم يتابعه فان كان المصلى السلطان أو الامام الاعظم فى البلدة أو القاضى أو الولى على البلدة أو امام الحى ليس له ان يعيد، لأنهم أولىٰ بالصلوة منه. (البحر الرائق، (۲/۱۸۱) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد.)

🗀 ولايعيد الولى ان صلى الامام الأعظم أو السلطان أو الولى أو القاضى أو امام الحى لأن هؤلاء أولى منه. (الهنديه (۱/۱۶۳) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت، ط: رشيديه.)

مطلع ہونے کے بعد راضی ہوگیا تو بہتر، ورنہ اگر وہ راضی نہیں اور مردہ کو نکالنے پر مجبور کرے تو وارثوں پر ضروری ہے کہ میت کو اس جگہ سے نکال کر کسی اور جگہ دفن کر دیں۔ اور اگر ورثاء میت کو قبر سے نہ نکالیں تو زمین کے مالک کو اختیار ہوگا کہ قبر کو اکھاڑ کر میت کو قبر سے نکال دے یا قبر کو زمین کے ہموار کر دے۔ ان صورتوں میں [اس عمل کی وجہ سے] مردہ کو کچھ عذاب نہیں ہوگا۔ کیوں کہ یہ غلطی زندوں کی ہے۔ مردہ کی نہیں۔ اور اگر زمین کا مالک اجازت دے دے تو اس کو ثواب ملے گا۔ (۱)

اجتماعی قبر

''چند مردوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۲/۱)

اجتماعی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جائے؟

☆......حرمین شریفین میں بچے اور بڑوں کی نماز جنازہ ایک ہی ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اس صورت میں تیسری تکبیر کے بعد پہلے بڑوں کی دعا پڑھیں پھر بچوں کی

---

(۱) (ولا یخرج منہ) بعد اھالۃ التراب (الا) لحق آدمی بـ(أن تکون الارض مغصوبۃ...) ویخیر المالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض.

وفی الرد قولہ: مساواتہ بالارض) أی لیزرع فوقہ مثلاً، لأن حقہ فی باطنہا وظاہرہا، فان شاء ترک حقہ فی باطنہا وان شاء استوفاہ فتح. (الدر مع الرد (۲۳۷/۲) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنائز، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید)

ولا یخرج من القبر الا ان تکون الأرض مغصوبۃ) أی بعدما أہیل التراب علیہ لا یجوز اخراجہ بغیر ضرورۃ للنہی الوارد عن نبشہ. وصرحوا: بحرمتہ. وأشار بکون الأرض مغصوبۃ الی انہ یجوز لحق الآدمی... وذکر فی التبیین ان صاحب الارض مخیر ان شاء اخرجہ منہا وان شاء ساواہ مع الارض وانتفع بہا زراعتہ أو غیرہا. (البحر الرائق (۱۹۵/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

واذا دفن المیت فی ارض غیرہ بغیر اذن مالکہا فالمالک بالخیار ان شاء امر باخراج المیت وان شاء سوی الارض وزرع فیہا کذا فی التجنیس. (الہندیہ، (۱۶۷/۱) کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن والنقل من مکان الی آخر، ط: رشیدیہ.)

دعا پڑھیں۔(۱)

☆......بالغ مرد اور عورت کی دعا میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

اجرت پر ایصالِ ثواب

اجرت دے کر قرآن مجید پڑھوا کر میت کو ثواب پہنچانا جائز نہیں۔اس سے میت کو ثواب نہیں پہنچتا۔کیوں کہ قرآن مجید کی تلاوت عبادت ہے۔اور اجرت کی نیت سے تلاوت اور عبادت کرنے سے ثواب نہیں ملتا۔جب پڑھنے والے کو ثواب

---

(۱) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلوٰة لکل منها اولیٰ......ویقدم الافضل فالافضل...... وان اجتمعن...... وصلّی مرة واحدة صح.

قوله: (وصلى مرة واحدة صح) ويكتفى لهم بدعاء واحد كما بحثه بعضهم.ويؤيد أن الضمائر ضمائر جمع فی قوله:اللهم اغفر لحينا الخ بقی ما اذا كان فيهم مكلفون وصغار ، والظاهر أنه يأتی بدعاء الصغار بعد دعاء المكلفين كما مر.(حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۹۲، ۵۹۳)، باب احكام الجنائز فصل الصلوٰة عليه، ط: قديمی كتب خانه)

🗀 فتاویٰ دارالعلوم (۳۱۲/۵) کتاب الجنائز، فصل خامس عنوان در چند جنازے مردوں، عورتوں اور بچوں کے جمع ہوں تو نماز کیسے پڑھی جائے۔ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

🗀 ولایستغفر فیها لصبی ومجنون ومعتوه لعدم تكليفهم بل يقول بعد دعاء البالغين: اللهم اجعله لنا فرطا ...... (الدر مع الرد: ۲۱۵/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنائزة، ط: سعيد)

(۲) ويدعو للميت وجميع المسلمين ...... وعن رسول الله ﷺ: انه كان يقول اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا الخ ...... فان كان الميت صغيرا عن أبی حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه يقول: اللهم اجعله لنا فرطا الخ. (الهندية (ج: ۱۶۴/۱) الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی الميت. كتاب الصلوٰة، ط: رشيدية.)

🗀 وصفة الدعاء أن يقول: اللهم اغفر لحينا الخ ...... وان كان غير مكلف يقول: ...... اللهم اجعله لنا فرطا الخ ......(حلبی كبير: (ص: ۵۸۷)، فصل فی الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی)

🗀 فتاویٰ دارالعلوم (۲۷۳/۵) کتاب الجنائز، فصل خامس میں عنوان اور بالغین مرد وعورت کی دعا میں کوئی تمیز نہیں۔ ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

🗀 انظر ایضاً الحاشية السابقة.

نہیں ملا تو وہ میت کو کیا پہنچائے گا۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص اجرت کی نیت کے بغیر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرآن مجید پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائے گا تو ثواب پہنچے گا۔ خواہ مکان، دکان اور دفتر وغیرہ پر پڑھ کر پہنچائے یا قبر کے پاس پڑھ کر۔ دونوں صورتوں میں میت کو ثواب پہنچے گا۔(۲)

---

(۱) وأن القراءة لشئ من الدنيا لايجوز، وأن الآخذ والمعطى آثمان، لأن ذلك يشبه الاستئجار على القراءة ونفس الاستئجار عليها لايجوز، فكذا ماأشبهه ...... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستئجار على تعليم القرآن لا على التلاوة. (الشامية (۲/۷۳) كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، مطلب: في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد.)

ان القراءة في نفسها عبادة. وكل عبادة لابد فيها من الاخلاص لله تعالىٰ بلا رياء حتى تكون عبادة يرجىٰ بها الثواب وقد عرفوا الرياء بأن يراد بالعبادة غير وجه تعالىٰ فالقارى بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله وهو المال...... واذا كان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستأجر لأنه استأجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة. (رسائل ابن عابدين: (۱/۱٦۷)، الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل في حكم الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سهيل اكيڈمی)

وقد قال العلماء: ان القارى اذا قرأ لأجل المال فلاثواب له فأى شئ يهدى الى الميت وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستئجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحد من الأئمة وانما تنازعوا في الاستئجار على التعليم ولابأس بجواز اخذ الأجرة على الرقية. (الفتاوىٰ الكبرى لابن تيمية: (۴/۴۹۱، ۴۹۲) كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

(۲) وأما قرأة القرآن واهدائها له بغير اجرة فهذا يصل اليه كمايصل ثواب الصوم والحج. (كتاب الروح لابن القيم (ص: ۲۲۴) المسألة السادسة عشر: أى الاعمال أفضل في اهداء الثواب الى الميت، ط: دار الكتب العربى.)

ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة الى المفلحون واية الكرسى...... ثم يقول: اللهم اوصل ثواب ما قرأناه الىٰ فلان أو اليهم......تنبيه: صرح علمائنا في باب الحج عن الغير: بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية بل في زكوة التاتارخانية عن المحيط: الافضل ممن يتصدق نفلاً أن ينوى لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شيئ اهـ هو مذهب أهل السنة والجماعة. (الشامية (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة للميت واهداء ثوابها له)

وقول النبى ﷺ: (لايصوم احد عن احد ولايصلى احد عن احد) أى في حق الخروج عن العهدة لافي حق الثواب، فان من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات =

اجرت پر قرآن خوانی کرنا

کسی قبر کے پاس اجرت کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنا میت کے انس یا ایصالِ ثواب کے لیے جائز ہے۔ ناظرہ اور حفظ کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ (یعنی دونوں طرح جائز ہے) (۱)

البتہ میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ دن کے لیے خاص اہتمام کے ساتھ میت کے لیے اجرت پر قرآن پڑھنے کے لیے کسی کو مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ پڑھنے والا اور پڑھوانے والا دونوں گناہ گار ہیں۔ اور وہ اجرت حرام ہے۔ واپس کرنا ضروری ہے۔

اجرت لے کر تلاوت کرنا

☆ ...... میت کو ثواب پہنچانے کے لیے قبر کے پاس یا کسی اور جگہ پر اجرت لے کر تلاوت کرنا حرام ہے۔ اجرت لینے والے اور دینے والے دونوں گناہ گار ہیں۔ ایسی صورت میں ثواب حاصل نہیں ہوتا اور پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ

= أو الاحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عندأهل السنة والجماعة الخ (بدائع الصنائع: ۲/۲۱۲ كتاب الحج، فصل وأما الذى يرجع الى النبات، ط: سعيد)

🗀 الاصل فى هذا الباب أن الانسان له أى يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما أو صدقة أو غيرها كالحج وقراءة القرآن والاذكار الخ. (الهندية(۱/۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيدية)

(۱) ولايكره الجلوس للقراءة على القبر فى المختار لتأدية القراءة على الوجه المطلوب بالسكينة والتدبر والاتعاظ. (الشامية(۲/۲۴۶) كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنائز، مطلب فى وضع الجريد ونحو الهلاس على القبور، ط: سعيد)

🗀 (مراقى الفلاح مع حاشية الطحاوى(ص: ۶۲۲) باب احكام الجنائز، فصل فى زيارة القبور، ط: قديمى)

🗀 قراءة القرآن عندالقبور عند محمد رحمه الله تعالىٰ: لاتكره ومشايخنا رحمهم الله تعالىٰ اخذوا بقوله. وهل ينتفع؟ والمختار أنه ينتفع هكذا فى المضمرات. (الهندية(۱/۱۶۶)الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن والنقل الخ، ط: رشيدية)

ثواب خریدنا جائز نہیں ہے۔

☆...... اجرت کے بغیر قبر کے پاس ثواب کی نیت سے تلاوت کرنا درست ہے۔(۱)

اجرت لے کر جنازہ کی نماز پڑھانا

مسلمان نمازی ہو یا بے نمازی، نیک کار ہو یا بدکار، پرہیز گار ہو یا گناہ گار سب کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے۔(۲)

اس لیے جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا حرام ہے۔ اور یہ جہالت کی انتہا

(۱) وأن القراءة لشيئ من الدنيا لايجوز، وأن الأخذ والمعطى اثمان، لأن ذلك يشبه الاستجار على القراءة ونفس الاستئجار عليها لايجوز فكذا ما أشبهه...... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستئجار على تعليم القرآن لا على التلاوة. (الشامية (۲/۷۳) كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، مطلب: فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد.)

ان القراءة فى نفسها عبادة. وكل عبادة لابد فيها من الاخلاص لله تعالىٰ بلا رياء حتى تكون عبادة يرجىٰ بها الثواب وقد عرفوا الرياء بأن يراد بالعبادة غير وجهه تعالىٰ، فالقارى بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله وهو المال ....واذا كان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستأجر لأنه استأجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة. (رسائل ابن عابدين: (۱/۱۶۷) الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل فى حكم الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سهيل اكيڈمی)

وقد قال العلماء: ان القارى اذا قرأ لأجل المال فلاثواب له فأى شئ يهدى الى الميت، وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستئجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحدمن الأئمة وانماتنازعوا فى الاستئجار على التعليم ولابأس بجواز اخذ الأجرة على الرقية. (الفتاوىٰ الكبرى لابن تيمية: (۴/۴۹۱،۴۹۲) كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

(۲) الصلاة على الجنازة فرض كفاية، اذا قام به البعض واحداً كان أو جماعة، ذكراً كان أو أنثىٰ، سقط عن الباقين، واذا ترك الكل أثموا. (الهندية: (۱/۱۲۶) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوٰة الجنازة، ط: رشيدية)

أنها فرض كفاية اذا قام البعض يسقط عن الباقين. (بدائع الصنائع: (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل والكلام فى صلوٰة الجنازة، ط: سعيد.)

والصلاة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله...... (الدرمع الرد: (۲/۲۰۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فى صلاة الجنائز، ط: سعيد.)

اور لالچی ہونے کی دلیل ہے۔(۱)

اجرت لے کر شفا کے لیے تلاوت کرنا

''شفا کے لیے قرآن ختم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱؍۴۵۰)

اجرت والی نماز کا حکم

جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا گناہ اور حرام ہے۔تاہم جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔اور فرضیت ساقط ہو جائے گی۔دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

اچانک موت سے پناہ مانگنا

اچانک موت سے پناہ مانگنی چاہیے؛ کیوں کہ اکثر اس سے حقوق اور قرض ادا کرنے کا، ضروری چیز کے بارے میں وصیت کرنے کا، اور توبہ اور معافی وغیرہ کا موقع نہیں ملتا۔(۳)

---

(۱) والمذهب عندنا أن كل طاعة يختص بها المسلم، فالاستئجار عليها باطل. (مجمع الأنهر: (۳/ ۵۳۳) كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، ط: غفاريه كوئٹه). ولايجوز أخذ الاجرة على الطاعة كالمعصية وفيه أن اخذ الاجرة على الطاعة لايجوز مطلقا عند المتقدمين. واجازه المتأخرون علىٰ تعليم القرآن والاذان والامامة للضرورة كما بين في محله. ومقتضاه عدم الجواز هنا وان وجد في غيره لأنه طاعة تعين اوّلا ولايختص عدم الجواز بالواجب. نعم! الاستئجار على الواجب غير جائز اتفاقا الخ. وعبارة الفتح ولايجوز الاستئجار على غسل الميت ويجوز على الحمل والدفن. (الشامية: (۲/ ۱۹۹، ۲۰۰) باب صلوٰة الجنازة، مطلب فی حديث و كل سبب ونسب منقطع الاسببی ونسبی، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة.

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند: (۵/ ۳۱۴) کتاب الجنائز، فصل خامس نماز جنازہ عنوان ''اجرت پر جو نماز پڑھی گئی جائز ہوگی یا نہیں؟'' ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔)

(۳) عن عبيد بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی ﷺ قال: مرة عن النبی ﷺ ثم قال: مرة عن عبيد قال: موت الفجاءة اخذة اسف. (ابوداؤد: (۲/ ۹۰) كتاب الجنائز، باب فی موت الفجاءة، ط: رحمانيه)

مشكاة المصابيح (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب تمنی الموت، الفصل الثانی، ط: قديمی. =

مسنون دعاؤں میں اچانک موت سے پناہ مانگنے کی دعا بھی منقول ہے۔(۱)

اچھی امید رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ موت کی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے، کہا: اللہ سے امید رکھتا ہوں، اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی حالت میں جس میں یہ دو باتیں پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ

= قوله اخذة اسف: الآسف روى بفتح المهملة بمعنى الغضب وكسرها بمعنى الغضبان أى موت الفجاءة من آثار غضب الله، لأنه لم يترك يستعد للآخرة بالتوبة والعمل وهذا للكافر ولمن ليس علىٰ طريقة محمودة بدليل الرواية الاخرىٰ. (لمعات التنقيح فى شرح مشكاة المصابيح: (ص: ۳۰۱) كتاب الجنائز، باب تمنى الموت وذكره، ط: مكتبه رشيدية)

ان النبى ﷺ مر بجدار مائل، فأسرع وقال: اكره الفوات. قال ابن بطال: وكان ذلك "والله اعلم" لما فى موت الفجاءة من خوف حرمان الوصية وترك الاستعداد للمعاد بالتوبة وغيرها من الاعمال الصالحة...... وفى مصنف ابن ابى شيبة عن عائشة وابن مسعود: موت الفجاءة راحة للمؤمن واسف على الفاجر...... وقد نقل عن احمد وبعض الشافعية: كراهة موت الفجاءة. ونقل النووى عن بعض القدماء: ان جماعة من الانبياء والصالحين ماتوا كذلك. قال النووى: وهو محبوب للمراقبين. قلت: وبذلك يجمع القولان. (فتح البارى (۳/۳۲۵) كتاب الجنائز، باب موت الفجاءة، البغتة، ط: قديمى كتب خانه)

(۱) وموت الفجاءة التى هو اخذة الاسف ونحوها. وقال الطيبى: نقلا عن المظهر أراد به ماتعوذ منها رسول الله ﷺ فى دعائه: اللهم انى اعوذبك من الهدم وأعوذبك من التردى ومن الغرق والهرم وأعوذبك من أن يتخبطنى الشيطان عندالموت وأعوذبك من أن أموت فى سبيلك مدبراً وأعوذبك من أن اموت لديغا. (مرقاة المفاتيح: (۳۵۲/۱) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: رشيدية.)

اللهم انى اعوذبك من موت الفجاءة. (كنز العمال (۳۰۷/۲) رقم الحديث: ۳۷۸۶، الباب الثامن: فى الدعاء، الفصل السادس فى جوامع الادعية، ط: مؤسسة الرسالة)

ان النبى ﷺ: مر بجدار مائل فأسرع وقال: اكره الفوات. قال ابن بطال: وكان ذلك والله اعلم لما فى موت الفجاءة من خوف حرمان الوصية وترك الاستعداد للمعاد بالتوبة وغيرها من الاعمال الصالحة. (فتح البارى: (۳/۳۲۵) كتاب الجنائز، باب موت الفجاءة، البغتة ط: قديمى)

اس کی امید پوری کرے گا اور خوف سے امان دے گا۔(۱)

اچھے کام کو آخری کام سمجھ کر کرو

"دنیا سراسر دھوکہ ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۸/۱)

احرام کی حالت میں انتقال ہو جائے

اگر کسی آدمی کا احرام کی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کو بھی غسل دیتے وقت پانی میں خوشبو وغیرہ ڈالنا مستحب ہے۔ کیوں کہ مردہ انسان شریعت کا مکلّف نہیں ہوتا۔ لہٰذا موت کے ساتھ ہی احرام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اس کا سر بھی ڈھک دیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج احمد والترمذی وابن ماجه عن انس أنّ النبیّ ﷺ دخل علی شاب وهو فی الموت قال: کیف تجدک؟ قال: ارجو الله، وأخاف ذنوبی، فقال رسول الله ﷺ: لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن، الا أعطاه الله مایرجوه وأمنه مما یخاف. (شرح الصدور بشرح حال الموت والقبور: (ص: ۳۸) باب تحسین الظن بالله والخوف منه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) ثم المحرم یکفن کما یکفن الحلال عندنا أی تغطی رأسه ووجهه ویطیب، وقال الشافعی لایخمر رأسه ولا یقرب منه طیب .... ولنا ما روی عن عطاء عن ابن عباس عن النبی ﷺ انه قال فی المحرم یموت خمروهم ولاتشبهوهم بالیهود. وروی عن علی أنه قال فی المحرم اذا مات انقطع احرامه. ولأن النبی ﷺ قال: اذامات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاثة ولد صالح یدعو له وصدقة جاریة وعلم علمه الناس ینتفعون به. والاحرام لیس من هذه الثلاثة. (بدائع الصنائع (۳۰۸/۱) کتاب الجنائز، فصل: فی بیان من یجب علیه الکفن، ط: سعید)

▭ (والمحرم کالحلال) أی فیغطی رأسه وتطیب اکفانه. (الدر المختار: (۲۰۴/۲) باب صلوة الجنائز، مطلب فی الکفن، ط: سعید.)

▭ وفی المجتبیٰ: المكفنون اثنا عشر .... العاشر المحرم وهو کالحلال عندنا. (البحر الرائق: (۱۷۷/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید.)

▭ ولو مات محرم مایغطی رأسه ووجهه لبطلان احرامه بموته. لقوله ﷺ: "اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا ثلاث" والاحرام عمل فهو منقطع، ولذا لایبنی المامور بالحج علی احرام المیت اتفاقاً. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸، ۸۹) باب الاحرام، فصل فی محرمات الاحرام ومحظوراته التی فی غالبها الجزاء، ط: ادارة القرآن.)

ہاں اگر احرام کی حالت میں زندہ ہے تو سر ڈھانکنا اور خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔ لیکن موت سے یہ سب پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔(۱)

احرام کی حالت میں مرنے والے کا کفن

''حج میں مرنے والے کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۶/۱)

احسان ماں باپ پر

''ماں باپ پر احسان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۴۲/۲)

اذان دینا

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا قرآن وحدیث، صحابہ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔(۲)

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه فى ماء غسل الميت، سواء كان متلبسا بالاحرام أو لا، وذلك لأن الميت غير مكلف، وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه، بخلاف ما لو كان متلبسا بالاحرام وهى حى. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۵۰۷/۱) مباحث الجنائز، حكم غلط ماى الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث.)

(قوله وغسلها بالخطمى) أى وليجتنب غسل رأسه ولحيته بالخطمى...... لكن يجب عليه دم اذا لم يجتنبه عنده لأنه نوع طيب. (البحرالرائق: (۳۲۴/۲) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

(وبعده) أى الاحرام بلا مهلة (يتقى الرفث...... والتطيب...... وستر الوجه) كله أو بعضه...... (والرأس). (الدرالمختار: (۴۸۸،۴۸۶/۲) كتاب الحج، مطلب: من حج فلم يرث الخ، ط: سعيد.)

ويتقى ستر الرأس والوجه ...... ولايمس طيبا بيده وان كان لايقصد به التطيب. (الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع فيما بفعله المحرم بعد الاحرام).

انظر الحاشية السابقة ايضاً.)

(۲) تنبيه: فى الاقتصار على ما ذكر من الوارد اشارة الىٰ أنه لايسن الاذان عند ادخال الميت فى قبره، كما هو المعتاد الأن. وقد صرح ابن حجر فى فتاويه: بأنه بدعة وقال: ومن ظن أنه سنة قياسا علىٰ مذهبهما للمولود الحاقا لخاتمة الامر بابتدائه فلم يصب الخ. (الشامية: (۲۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنازة، مطلب: فى دفن الميت، ط: سعيد) =

اذان دینا قبر پر

"قبر پر اذان دینا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۸۳)

اذان نہیں دی گئی

☆...... جو بچہ زندہ پیدا ہونے کے بعد چند سانس لے کر مر گیا، اور اس کے کان میں اذان اور اقامت نہیں کہی گئی تو اس کو بھی غسل دینے کے بعد کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اذان اور اقامت کہنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے یا موقع ملنے کے باوجود اذان و اقامت نہ کہنے کی وجہ سے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا سراسر جہالت ہے۔ (۱)

= 🗁 قیل: وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رده ابن حجر فی شرح العباب. (منحة الخالق علی البحر الرائق: (۱/۲۵۶) کتاب الصلوٰة، باب الاذان، ط: سعید)

🗁 وقیل: وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رددته فی شرح العباب. (نهایة المحتاج الیٰ شرح المنهاج: (۱/۴۶۸) کتاب الصلوٰة، فصل فی بیان الاذان، ط: دار الفکر)

🗁 وفی حاشیة البحر للخیر الرملی رأیت فی کتب الشافعیة کما فی اذان المولود...... وعند انزال المیت القبر قیاسا علیٰ اوّل خروجه للدنیا لکن رده ابن حجر فی شرح العباب. (الشامیة(۱/۳۸۵) کتاب الصلوٰة، باب الاذان، مطلب فی المواضع اللتی یندب لها الاذان فی غیر الصلوٰة، ط: سعید)

(۱) وأما شرائط وجوبها فمنها: أن یکون میتا مات بعد الولادة حتی لو ولد میتا لم یغسل کذا روی عن أبی حنیفة رحمه الله، انه قال: اذا استهل المولود سمی وغسل وصلی علیه. (بدائع الصنائع (۱/۳۰۲) کتاب الجنائز، فصل: فی شرائط وجوبه، ط: سعید)

🗁 ومن ولد فمات یغسل ویصلی علیه ویرث ویورث ویسمی ان استهل...... أی وجد منه ما یدل علیٰ حیاته بعد خروج اکثره. (قوله أی وجد منه مایدل علی حیاته) أی من بکاء أو تحریک عضو أو طرف ونحو ذلک. بدائع (الدر مع الرد (۲/۲۲۷) کتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلانا فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه، ط: سعید.)

🗁 ومن استهل صلی علیه والا لا) استهلال الصبی فی اللغة: أن یرفع صوته بالبکاء عند ولادته...... وفی الشرع: أن یکون منه مایدل علیٰ حیاته من رفع صوت أو حرکة عضو ولو أن یطرف عینه، وذکر المصنف: أن حکمه الصلوة علیه ویلزمه أن یغسل وأن یرث ویورث وأن یسمی وان لم یبق بعده حیا لاکرامه لأنه من بنی آدم. (البحر الرائق (۲/۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاتهم ط: سعید) =

☆......اگر بچے کے کان میں زندہ ہونے کی حالت میں اذان اور اقامت نہیں کہی گئی، تو انتقال کے بعد اس کے کان میں اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔ کیوں کہ وقت ختم ہوگیا۔

☆......اگر ایسے بچے کو جنازہ کے بغیر دفن کر دیا ہے تو فرض کفایہ ترک کرنے کی وجہ سے بہت بڑا گناہ ہوگا۔ ایسے لوگوں پر اپنے گناہ کی توبہ اور استغفار کرنا ضروری ہے۔(۱)

☆......موجودہ دور میں بعض بچوں کو کمزور پیدا ہونے کی وجہ سے مشین میں رکھا جاتا ہے، اور اذان دینے اور اقامت کہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور بچے کا اسی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے تو بھی اس کو غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا لازم ہے۔(۲)

= فکل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان أو كبيرا ذكراً كان أو أنثىٰ الخ. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل: والكلام فى صلوٰة الجنازة، ط: سعيد).

(۱) انها فرض كفاية اذا قام به البعض، يسقط عن الباقين...... فصار بمنزلة الجهاد لكن لايسع الاجتماع علىٰ تركها كالجهاد. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل: والكلام فى صلوة الجنازة، ط: سعيد)

الصلوة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكرا كان أو أنثىٰ، سقط عن الباقين واذا ترك الكل أثموا. (الهندية: (۱/ ۱۶۲) كتاب الصلوٰة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوة الجنازة، ط: رشيديه).

والصلاة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله وتجهيزه فانها فرض كفاية. (الدر المختار (۲/ ۲۰۷) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

(۲) فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيراً كان او كبيراً ذكراً كان او انثى الخ. (بدائع الصنائع(۱/ ۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل الكلام فى صلوة الجنازة، ط:سعيد)

(ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ......ويسمى ان استهل...أى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج اكثره. (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۲۲۷) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه. ط:سعيد)

(روى عن ابى حنيفة رحمه الله انه قال: اذا استهل المولود سمى وغسل وصلى عليه. (بدائع الصنائع(۱/ ۳۰۲) كتاب الجنائز، فصل فى شرائط وجوبه، ط:سعيد)

ارواح چار قسم کی ہیں

ارواح چار قسم کی ہیں:

ایک انبیاء علیہم السلام کی ارواح۔

دوسری نیک کار مؤمنوں کی ارواح۔

تیسری بدکار مؤمنوں کی ارواح۔

چوتھی کفار و مشرکین کی ارواح۔

واضح رہے کہ موت کے بعد ارواح جہاں رہتی ہیں، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی شخص نہ جانتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے، آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات میں دونوں عالم کی سیر کی، ارواح سے ملاقات کی، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی باتوں سے آپ کو آگاہ کیا، اس واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہی حق ہے۔ اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو پیغمبر علیہ السلام سے سن کر بیان کیا ہے، اپنی رائے کو دخل نہیں دیا ہے۔

اور جب روح دنیا کی چیزوں کی مثل نہیں ہے اور نہ دیکھنے میں آسکتی ہے تو اس کو دنیا کی کسی چیز پر قیاس کرنا اور اندازہ لگانا نہایت غلطی ہے جیسے کوئی شخص بھوک پیاس کو لکڑی پتھر پر قیاس کرے یا خوشی اور غمی کو دوست اور پہاڑ پر قیاس کرے تو کہا جائے گا کہ یہ شخص جاہل اور بے عقل ہے۔ جب یہ سب باتیں معلوم ہوگئیں تو اب سمجھنا چاہئے کہ انسان نے دنیا میں رہ کر جیسے اعمال کئے ہیں اس کے موافق اس کی روح اپنے درجہ میں رکھی جاتی ہے، مثلاً بعض ارواح علیین کے درجے میں رہتی ہیں، یہ پیغمبروں کی روحیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات میں ان لوگوں سے ملاقات کی ہے۔

بعض ارواح کو سبز چڑیوں کی پیٹھ پر جگہ دی جاتی ہے، یہ جنت میں رہتی ہیں

اور جہاں چاہیں وہاں چلی جاتی ہیں، یہ وہ شہید ہیں جو جہاد میں قتل کئے گئے اور ان پر کسی کا قرض نہیں ہے، (اور جن پر کسی کا حق باقی رہ گیا ہے وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رکھے جائیں گے)۔ غرضیکہ ارواح کی کوئی ایک متعین جگہ نہیں ہے بلکہ مختلف ارواح کو ان کے اعمال کے مطابق مختلف مقامات پر رکھا جاتا ہے۔(۱)

ارواح کی ملاقات

''مردہ کی روح سے سابقہ مردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

ارواح کے رہنے کی جگہ

''ارواح چار قسم کی ہیں'' عنوان کی تحت دیکھیں۔(۷۵/۱)

---

(۱) ثم قال ابن القیم : ولا یحکم علی قول من هٰذه الأقوال بعینه بالصحة ولا غیره بالبطلان ، بل الصحیح أن الأرواح متفاوتة فی مستقرها فی البرزخ اعظم تفاوت ، ولا تعارض بین الأدلّة ، فإن کلا منها وارد علی فریق من الناس ، بحسب درجاتهم فی السعادة أو الشقاوة ، فمنها أرواح فی أعلی علیین ، فی الملأ الأعلی ، وهم الأنبیاء ، وهم متفاوتون فی منازلهم کما رآهم النبیّ ﷺ لیلة الإسراء، ومنها أرواح فی حواصل طیر خضر تسرح فی الجنّة حیث شاء ت ، وهی أرواح بعض الشهداء لا جمیعهم ، فإنّ منهم من یحبس عن دخول الجنّة لدین أو لغیره ، کما فی المسند عن محمد بن عبد الله ابن جحش ، أنّ رجلا جاء إلی النبیّ ﷺ فقال : یا رسول الله ! ما لی إن قتلت فی سبیل الله ؟ قال : الجنّة ، فلما ولی قال : الا الدین سارّنی به جبرئیل آنفًا ، ومنهم من یکون محبوسًا فی قبره ، کحدیث صاحب الشملة ، انها تشتعل علیه نارًا فی قبره ، ومنهم من یکون محبوسًا فی الأرض ، لم تصل روحه إلی الملأ الأعلیٰ ، فإنّها کانت روحًا سفلیة ارضیة ، فإن الأنفس الأرضیة لا تجامع الأنفس السماویة ، کما أنّها لاتجامعها فی الدنیا فالروح بعد المفارقة تلحق بأشکالها وأصحاب عملها فالمرء مع [من] أحب ، ومنها أرواح تکون فی تنور الزناة ، وأرواح فی نهر الدم ، إلی غیر ذٰلک ، فلیس للأرواح ، سعیدها و شقیها ، مستقر واحد ، وکلها علی اختلاف بحالها ، وتباین مقارّها ، لها اتصال بأجسادها فی قبورها ، لیحصل له من النعیم والعذاب ما کتب له ، انتهٰی کلام ابن القیم . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبر : (ص: ۳۰۰، ۳۰۱) باب مقر الأرواح ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

اسقاط شدہ پر جنازہ کی نماز کا حکم

''حمل گر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۰/۱)

اسقاط ہو جائے

''مردہ پیدا ہونے والے بچے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۴/۲)

اسلام ظاہر نہیں کیا

''مسلمان ہونے کو ظاہر نہیں کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۹۱/۲)

اسلام کا احسان

موت چونکہ یقیناً آنے والی ہے، اور اس کا وقت معلوم نہیں ہے؛ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو، ہمیشہ اس کو یاد رکھے اور آخرت کے اس سفر کی تیاری کرتا رہے۔ خصوصاً بیمار ہو تو اپنی دینی وایمانی حالت کو درست کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو صحیح کرنے کی زیادہ فکر کرے۔(۱)

اور دوسرے مسلمان بھائی اس کی خدمت و ہمدردی اور اس کا غم ہلکا کرنے اور جی بہلانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا نام اور کلام پڑھ کر اس پر دم کریں۔ اور اس کی صحت وشفا کے لیے دعا کریں۔ اور اس کے سامنے اجر وثواب کی باتیں اور اللہ کی

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات الموت. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة. (مشكوة (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذكره، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(عن عبدالله بن عمرؓ قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبی فقال: كن فی الدنيا كانک غريب، أو عابرسبيل وكان ابن عمريقول: اذا امسيت فلاتنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حيٰوتک لموتک. (بخاری (۹۴۹/۲) كتاب الرقاق، باب قول النبی صلى الله عليه وسلم كن فی الدنيا كانک غريب او عابرسبيل. ط: قديمی)

(مشكوة (ص: ۱۳۹) كتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذكره، الفصل الاول، ط: قديمی)

رحمت کی شان کے خوش آئند تذکرے کریں۔ خصوصاً جب یہ محسوس ہو کہ مریض بظاہر اچھا ہونے والا نہیں ہے۔ اور آخرت کا سفر قریب ہے تو اس کے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کی اور کلمۂ ایمانی کی یاددہانی کی مناسب طریقے پر کوشش کریں! (۱)

اور پھر جب موت آجائے تو اس کے اقارب صبر سے کام لیں، طبعی اور فطری رنج وغم کے باوجود موت کو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر وفادار بندے کی طرح اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیں، اور اس کے کرم سے اس صدمہ پر اجر وثواب کی امید رکھیں، اور اس کے لئے دعائیں کریں۔ اور زبانی اور عملی طور پر میت کے اقارب اور گھر والوں کی غم خواری اور ہمدردی کریں، اور ان کی تسلی وتشفی اور غم ہلکا کرنے کی کوشش کر کے اللہ کے پاس اجر حاصل کرنے والے ہوں! (۲)

---

(۱) عن ابی سعید وابی هريرة قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لااله الاالله. رواه مسلم. وعن ام سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيراً فان الملائكة يؤمنون علىٰ ماتقولون. رواه مسلم. (مشكوة (ص: ۱۴۰) كتاب الجنائز، باب مايقال عند من حضره الموت، الفصل الاول، ط: قديمى)

(عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم على المريض فنفسوا له فى اجله فان ذالك لايرد شيئاً ويطيب بنفسه. (جامع الترمذى (۲۹/۱) ابواب الطب، بعد باب التداوى بالرماد، ط: سعيد)

(سنن ابن ماجه (ص: ۱۴۰) ابواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى عيادة المريض: ط: قديمى)

(۲) عن عبدالله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: من عزّى مصابا فله مثل ما أجره، رواه الترمذى. (مشكوٰة (ص: ۱۵۱) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الثانى، ط: قديمى).

ان ادخال السرور فى قلب المؤمن، افضل من عمل الثقلين و ورد أن من عزى مصابا فله مثل اجره. (مرقاة المفاتيح (۱۲۰/۴) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة، الفصل الأوّل، ط: رشيديه).

(قال رسول الله ﷺ: من عزى مصابا) أى ...... با لمأتى لديه، أو بالكتابة اليه بما يهون المصيبة عليه ويحمله على الصبر بوعدالأجر أوبالدعاء له بنحو "أعظم الله أجرك والهمك الصبر" ورزقك الشكر. (فله) أى للمعزى (مثل اجره) أى نحو المصاب على صبره، لأن الدال على الخير كفاعله كما فى الحديث الصحيح. (مرقاة المفاتيح (۱۹۳/۴) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الثانى، ط: رشيديه). =

اسلام کی مقدس شریعت میں چونکہ اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسانات اور ہر قسم کی مراعات ایک بڑا جزء قرار دی گئی ہیں، اور شریعت نہیں چاہتی کہ اس دینی اخوت اور محبت کا سلسلہ موت سے ختم ہوجائے، اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کوئی مسلمان دنیا سے انتقال کرجاتا اس کے ساتھ وہ بہت احسان کرتے، اور جو چیزیں اس کے لیے قبر اور قیامت میں مفید ہوتیں ان کی کوشش فرماتے، اور اس کے رشتہ دار اقارب سے بھی بہت اچھا سلوک کرتے۔(۱)

یہی وجہ ہے کہ جنازہ کی نماز جو درحقیقت میت کے لیے مغفرت کی دعا ہے، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردی گئی ہے، اور اس میت کو پاک صاف کرکے ایک عمدہ اہتمام سے آخری منزل تک پہنچادینا ایک لازمی امر قرار دے دیا گیا ہے۔ درحقیقت میت کے حقوق کی رعایت اس کی بیماری سے آخری وقت تک، بلکہ اس کے بعد بھی جیسی اسلام میں ہوتی ہے کسی اور مذہب میں اس کا ایک فی صد بھی نہیں چنانچہ اگر کسی کی چشمِ بصیرت روشن ہو تو وہ ان معاملات کو نہایت قدر کی نگاہوں سے

= ولا بأس...... بتعزية أهله وترغيبهم فى الصبر. (قوله بتعزية اهله) أى تصبيرهم والدعاء لهم به...... وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتى لايفتن، لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى اخاه بمصيبة كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة رواه ابن ماجه. (الدر مع الرد (۲۳۹/۲، ۲۴۰) باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب: فى الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

(۱) عن عثمان بن عفان قال: كان النبى ﷺ: اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال: استغفروا لأخيكم واسئلوا له بالتثبت فانه الأن يسئل. (ابوداؤد (۱۰۵/۱) كتاب الجنائز، باب الاستغفار عندالقبر للميت فى وقت الانصراف، ط: رحمانيه).

وكان اذا فرغ من دفن الميت قام على قبره هو و أصحابه وسئل له التثبت وأمرهم أن يسئلوه له التثبت. (زاد المعاد: (۵۲۲/۱) كتاب الجنائز، فصل: وكان من هديه الا يدفن الميت عند طلوع الشمس، ط: مؤسسة الرسالة)

(كان اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه) أى علىٰ قبره هو و أصحابه صفوفاً (فقال استغفروا لأخيكم وسئلوا الله له التثبت) أى اطلبوا له من الله تعالىٰ أن تثبت لسانه وجنانه لجواب الملكين. (فيض القدير للمنادى: رقم الحديث: ۶۷۵۷ (۵۰۲/۶)ط: دارالحديث القاهرة)

دیکھے گا۔ غیر مسلم اور عیسائی اور یہودی مذہب والے بوڑھے اور بے سہارا لوگوں کو "اولڈ ہوم" میں چھوڑ کر آجاتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا، (۱) نہ اولاد پوچھتی ہے اور نہ کوئی اور رشتہ دار، بہر حال! جتنا غور کیا جائے اتنا اسلام کے احسانات آشکار ہوتے چلے جاتے ہیں، پس ہے کوئی سوچنے والا؟!!

اشعار پڑھنا جنازہ کے ساتھ

"جنازہ کے ساتھ اشعار پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۲۷۰)

اصحاب رسول کو برا کہنے والا

ابواسحاق نے روایت کی ہے کہ مجھے ایک میت کو غسل دینے کے لئے بلایا گیا جب میں غسل دینے کے لئے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ اس کی گردن پر ایک سانپ لپٹا ہوا ہے، مجھے تعجب ہوا، لوگوں نے بیان کیا کہ یہ شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا تھا۔ (۲)

اضافی حصہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر مسجد میں بعد میں مسجد کی نیت سے اضافہ کیا گیا، تو اس پر مسجد کے

---

(۱) أن المقصود الأعظم من الصلاة على الميت طلب المغفرة والشفاعة له. (فتح الباری (۸/ ۴۲۷) كتاب التفسير، باب قوله استغفر لهم أو لاتستغفر لهم الخ، ط: قديمی كتب خانه).

🗀 تحفة الأحوذی (۸/ ۴۸۴) كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ط: قديمی كتب خانه).

🗀 (والاتيان بالدعوات استغفار للميت......) اشار بهذا الىٰ بيان المقصود من اتيانٰ الدعوات للميت بعد التكبيرة الثالثة، وهوأن المقصود من ذلك استغفار للميت أى طلب المغفرة له. (البناية فى شرح الهداية (۳/ ۴۹۰) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: فى الصلاة على الميت، ط: مكتبه حقانيه ملتان).

(۲) واخرج عن أبی إسحاق، قال: دعيت إلى ميت لأغسله، فلما كشفت الثوب عن وجهه، فإذا أنا بحية قد تطوقت على حلقه، فذكروا أنّه كان يسب الصحابة۔ رضی الله عنهم۔. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۲۱۹) باب عذاب القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

احکام جاری ہوں گے، وہاں پر ناپاک آدمی کا جانا، میت لے جانا، جنازہ کی نماز پڑھنا اور دوسری جماعت کرنا مکروہ ہوگا۔

اور اگر مسجد کی نیت سے اضافہ نہیں کیا گیا، بلکہ اس غرض سے وہ حصہ بڑھادیا گیا ہے کہ ضرورت کے وقت وہاں پر بچے بیٹھ کر پڑھ لیا کریں، یا اگر نمازی زیادہ ہوجائیں تو وہاں بھی کھڑے ہوجایا کریں، لیکن وہ حصہ مسجد کا حصہ نہیں ہے تو اس پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ وہاں پر ناپاک کا جانا، جنازہ کی نماز پڑھنا اور دوسری جماعت کرنا درست ہوگا۔(۱)

☆......اضافی حصہ میں مسجد کی نیت کی گئی یا نہیں، واقف اور مسجد کے بانی یا کمیٹی سے معلوم کیا جائے۔(۲)

اعزہ کا میت کو بھول جانا

روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو

---

(۱) وتكره الصلاة على الجنازة في مسجد جماعة عندنا. (حلبی کبیر (ص: ۵۸۸) فصل في الجنازة، ط: سهيل اكيڈمی.)

وكرهت تحريما وقيل تنزيهاً في مسجد جماعة هو أى الميت فيه وحده أو مع القوم. (الدر المختار (۲/۲۲۴، ۲۲۵) باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة صلاة الجنازة في المسجد. ط:سعيد.)

(ولا في مسجد) لحديث ابي داؤد مرفوعا من صلى على ميت في المسجد فلا اجر له وفي رواية لاشيئ له. (البحر الرائق (۲/۱۸۶) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) انهم صرحوا بأن مراعاة غرض الواقفين واجبة. (الشامية (۴/۴۴۵) كتاب الوقف، مطلب مراعاة غرض الواقفين واجبة الخ، ط: سعيد).

قال العلامة قاسم في فتاواه: أجمعت الأمة ان من شروط الواقفين ما هو صحيح معتبر يعمل به. البحر الرائق (۵/۴۴۵) كتاب الوقف، ط: سعيد) .

شرط الواقف يجب اتباعه لقولهم: شرط الواقف كنص الشارع: أى في وجوب العمل به وفي المفهوم والدلالة. (الاشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ۱۹۴) كتاب الوقف، ط: قديمی.)

میت کے رشتہ داروں میں سے اس کے ساتھ جاتا ہے، وہ جب اسے دفن کر کے فارغ ہوتے ہیں، اور میت پر ان کا حزن وملال کم ہو جاتا ہے تو وہ فرشتہ ایک ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے چہروں پر مارتا ہے، اور ان سے کہتا ہے تم واپس لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے مردے کو بھلا دے۔ چناں چہ وہ اس مردے کو بھول جاتے ہیں۔ اور کھانے پینے، ہنسنے بولنے، خرید وفرخت میں اس طرح مشغول ہو جاتے ہیں، گویا نہ وہ میت ان میں سے تھا نہ یہ اس سے کوئی تعلق رکھتے تھے۔ (۱)

اعضاء ملیں

''لاش کے ٹکڑے ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۲۸/۲)

اعمال پیش کئے جاتے ہیں مرنے کے وقت

''مرنے کے وقت اعمال پیش کئے جاتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

اعمال قبر میں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں

☆ حضرت یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال چاروں طرف سے اس کو گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: اے بندہ! تو قبر میں اکیلا پڑا ہے، تیرے گھر والے اور تیرے سب دوست تجھ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں، اب میرے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہے۔

---

(۱) ابوهدبة ابراهيم بن هدبة قال: حدثنا انس بن مالک قال: قال رسول الله ﷺ: ان مشیعی الجنازة قد وكل بهم ملک فهم مهتمون محزنون ختی اذا اسلموه فی ذلک القبر، ورجعوا راجعین أخذ كفاً من تراب فرمی به وهو يقول: ارجعوا الیٰ دیارکم أنساكم الله موتاكم فينسون میتهم ويأخذون فی شرائهم وبیعهم كأنهم لم يكونوا منه ولم يكن منهم. (التذكرة فی احوال الموتیٰ وأمور الأخرة (ص: ۹۵) باب فی نسیان اهل المیت میتهم وفی الأمل والغفلة، ط: دار الحدیث للقاهرة).

☆حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو جو چیز سب سے پہلے اس کے پاس آتی ہے وہ اس کا عمل ہے، یہ عمل اس کی ران پکڑ کر ہلائے گا اور کہے گا میں تیرا عمل ہوں، مردہ اس سے پوچھے گا میرے گھر والے اور میرے لڑکے، بیوی بچے کہاں ہیں، اور میرے خاندان والے اور میرے نوکر چاکر کدھر گئے؟ وہ جواب دے گا، تو نے اپنے گھر والوں کو اور اپنے بال بچوں کو اور نوکر چاکر کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، میرے سوا کوئی دوسرا تیرا ساتھی نہیں آیا ہے، مردہ کہے گا: کیا اچھا ہوتا دنیا میں ان لوگوں کی بجائے تجھی کو اختیار کئے ہوتا، آج تیرے سوا میرا کوئی ساتھی نہیں ہے۔(۱)

اعمال کا اثر میت کے وزن پر نہیں ہوتا

اعمال کا اثر میت کے وزن پر نہیں ہوتا۔ اکثر موٹے آدمی کی نعش ہلکی اور کمزور آدمی کی نعش بھاری ہوتی ہے۔ اس لیے ہلکی اور بھاری ہونے پر کوئی حکم لگانا درست نہیں ہے۔ کون اچھا ہے اور کون برا ہے، اس کا علم اللہ کو ہے۔ اور یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے، لہٰذا بندہ کو اس بارے میں کوئی حکم نہیں لگانا چاہیے۔(۲)

---

(۱) وأخرج ابن ابی الدنیا، عن یزید الرقاشی، قال: بلغنی أن المیت إذا وضع فی قبره احتوشته اعماله، ثم انطقها اللّٰہ تعالیٰ فقالت: أیها العبد المنفرد فی حضرته، انقطع عنک الأخلاء والأهلون، فلا أنیس لک الیوم غیرنا.

وأخرج عن عطاء بن یسار، قال: إذا وضع المیت فی لحده فأول شیئ یأتیه عمله، فیضرب فخذه الشمال، فیقول: أنا عملک، فیقول: أین أهلی، وولدی، و عشیرتی، وماخولنی اللّٰہ تعالیٰ؟ فیقول: ترکت أهلک و ولدک وعشیرتک وما خولک اللّٰہ وراء ظهرک فلم یدخل قبرک معک غیری، فیقول: یالیتنی آثرتک علی أهلی و ولدی وعشیرتی و ماخولنی اللّٰہ تعالیٰ إذا لم یدخل معی غیرک. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص:۱۴۶) باب ضمة القبر لکل أحد، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) قال رسول اللّٰہ ﷺ: ان اللّٰہ لاینظر الیٰ اجسادکم ولا الیٰ صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم وأشار بأصبعه الیٰ صدره. (الصحیح لمسلم (۳۱۷/۲) کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ظ: قدیمی کتب خانه) =

اعمال مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں

☆...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تمہارے اعمال تمہارے مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں، جنہیں دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں، اور شکر ادا کرتے ہیں، یا غمگین ہوتے ہیں، اور فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں آپ کے ذریعے ایسے عمل سے پناہ مانگتا ہوں جس سے ہمارے مردوں کو غم وملال ہو۔ (۱)

= قال النووی: ومعنی نظر الله هنا مجازاته ومحاسبته أی انما یکون ذلک علی ما فی القلب دون الصور الظاهرة. (الکامل شرح صحیح المسلم للنووی علی هامش صحیح مسلم باب تحریم الظلم المسلم وخذله واحتقاره...... ط: قدیمی).

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله لاینظر أی نظر اعتبار (الیٰ صورکم) اذ لااعتبار بحسنها وقبحها (وأموالکم) اذ لا اعتبار بکثرتها وقلتها (ولکن) وزاد فی الجامع ولکن انما (ینظر الیٰ قلوبکم) أی الیٰ ما فیها من الیقین والصدق والاخلاص وقصد الریاء والسمعة وسائر الاخلاق الرضیة والأحوال الردیة (واعمالکم) أی من صلاحها وفسادها فیجازیکم علیٰ وفقها. (مرقاة المفاتیح (۹/۱۰۵) کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعة، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: دعی رسول الله ﷺ الی جنازة صبی من الأنصار، فقلت یارسول الله! طوبیٰ لهٰذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم یدرکه، فقال أو غیر ذلک یا عائشة! ان الله خلق للجنة أهلاخلقهم لها وهم فی أصلاب ابائهم، وخلق للنار أهلاً خلقهم له وهم فی اصلاب ابائهم. (رواه مسلم.) (مشکوٰة المصابیح (ص: ۲۰) باب الایمان والقدر، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۲۴۱/۵) کتاب الجنائز، فصل رابع، عنوان: اعمال کا اثر مردے کے جسمانی وزن پر نہیں ہوتا، ط: امدادیہ ملتان)۔

(۱) علامہ آلوسی رحمہ اللہ علیہ سورۃ النحل کی [آیت: ۸۹] ﴿وَجِئْنَابِکَ شَهِیْدًاعَلٰی هٰٓؤُلَآءِ﴾ کے تحت لکھتے ہیں:

"المرادبهولآء أمّتها عندأکثرالمفسرین،فإنّ أعمال أمّته علیه الصلاة والسلام تعرض علیه بعدموته.فقدروي عنهاأنه قال: حیاتي خیرلکم، تحدثون ویحدث لکم،ومماتي خیرلکم،تعرض عليّ أعمالکم،فمارأیت من خیرحمدت الله تعالیٰ علیه ومارأیت من شرّاستغفرت الله تعالیٰ لکم،بل جاء: إنّ أعمال العبد تعرض علی أقاربه من الموتیٰ.

فقدأخرج ابن أبي الدنیاعن أبي هریرة أنّ النبیّ قال: لاتفضحواأمواتکم بسیئات أعمالکم،فإنهاتعرض علی أولیائکم من أهل القبور.=

☆......حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مردوں کو زندوں کی خبریں ملتی رہتی ہیں کوئی ایسا شخص نہیں جس کا گہرا دوست ہو مگر یہ کہ اس کے پاس اس کے اقارب اور عزیزوں کی خبریں پہنچتی ہیں۔ اگر اچھا ہو تو اسے خوشی ہوتی ہے، اور اگر برا ہو تو وہ اس سے غمگین ہوتا ہے اور اس کا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے، حتی کہ وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہو، وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم وہ نہ ہمارے پاس آیا اور نہ ہمارے پاس سے گزرا۔ اس کو اس کے ٹھکانے جہنم میں لے جایا گیا اور وہ بہت ہی بری ماں اور بری مربیہ ہے۔

☆......حکیم ترمذی رحمہ اللہ مرفوع روایت نقل کرتے ہیں کہ تمہارے اعمال تمہارے مرنے والے قبیلہ اور رشتہ داروں پر پیش کیے جاتے ہیں، اگر اچھے حالات کی اطلاع ملے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر خراب حالات ہوں تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ انہیں

= وأخرج أحمد عن أنس مرفوعاً: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم وعشائركم من الأموات، فإن كان خيراً استبشروا، وإن كان غير ذلك قالوا: اللّٰهمّ لاتمتهم حتّى تهديهم كماهديتنا. وأخرجه أبو داوٗد من حديث جابر بزيادة: وألهمهم أن يعملوا بطاعتك.

وأخرج ابن أبي الدنيا عن أبي الدرداء أنّه قال: إنّ أعمالكم تعرض على موتاكم، فيسرّون ويساؤون، فكان أبو الدرداء يقول عند ذلك: اللّٰهم إنّي أعوذبك أن يمقتني خالي عبدالله بن رواحة إذا لقيته، يقول ذلك في سجوده، والنبيّ صلى الله عليه وسلم لأمّته بمنزلة الوالد بل أولٰى.'' (روح المعاني (۲۱۳/۱۴) [النحل: ۸۹] ط: إدارة الطباعة المنيرية مصر)

امام العارفین محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ:

''وقال النعمان بن بشير: سمعت رسول الله ﷺ على المنبر يقول: ألا إنّه لم يبق من الدنيا إلّا مثل الذباب يمور في جوفها، فالله الله في إخوانكم من أهل القبور! فإنّ أعمالكم تعرض عليهم. وقال أبوهريرة: قال النبيّ ﷺ: لاتفضحوا موتاكم بسيّئات أعمالكم، فإنّها تعرض على أولياءكم من أهل القبور.'' (إحياء علوم الدين للإمام أبي حامد الغزالي (۴۹۷/۴) كتاب ذكر الموت ومابعده، الباب السابع في حقيقة الموت......، ط: دار المعرفة بيروت.)

اس وقت تک موت نہ دیجیے گا جب تک انہیں ہماری طرح ہدایت نہ دے دیں! (۱)

☆......مرفوع روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں، اور جمعہ کو نبیوں اور والدین کے سامنے، وہ اچھائیاں اور نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کے چہرے سفید

(۱) عمّن سمع أنس بن مالک یقول: قال النبیﷺ: إنّ أعمالکم تعرض علی أقاربکم وعشائرکم من الأموات، فإن کان خیرًا استبشروا، وإن کان غیر ذٰلک، قالوا: اللّٰھمّ لا تمتھم حتّٰی تھدیھم کما ھدیتنا. (المسند للإمام أحمد بن حنبل (۱۰/۵۳۲-۵۳۳) مسند أنس بن مالک رضي الله عنه، [رقم الحدیث: ۱۲۶۱۹] ط: دار الحدیث القاھرة)

"وأخرج الطیالسي في "مسنده" عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول اللهﷺ: إنّ أعمالکم تعرض علی عشائرکم وأقربائکم في قبورھم، فإن کان خیرًا استبشروا، وإن کان غیر ذٰلک، قالوا: اللّٰھمّ ألھمھم أن یعملوا بطاعتک.

وأخرج ابن المبارک وابن أبي الدنیا عن أبي أیّوب، قال: تعرض أعمالکم علی الموتٰی فإن رأوا حسنًا فرحوا واستبشروا، وإن رأوا سوءً، قالوا: اللّٰھمّ راجع به.

وأخرج ابن أبي شیبة في "المصنف" والحکیم الترمذي وابن أبي الدنیا عن إبراھیم بن میسرة، قال غزیٰ أبو أیّوب القسطنطینة فمرّ بقاصّ وھو یقول: إذا عمل العبد العمل في صدر النھار عرض علی معارفه إذا أمسیٰ من أھل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخر النھار عرض علی معارفه إذا أصبح من أھل الآخرة، فقال أبو أیّوب: انظر ما تقول! قال: والله إنّه لکما أقول، فقال أبو أیّوب: اللّٰھم إنّي أعوذبک أن تفضحنی عند عبادة بن الصامت ولا سعد بن عبادة بما عملت بعدھم، فقال القاصّ: والله لا یکتب الله ولایته لعبد إلّا استرعوراته وأثنی علیه بأحسن عمله.

وأخرج الحکیم الترمذي وابن أبي الدنیا في "کتاب المنامات" والبیھقي في "شعب الإیمان" عن النعمان بن بشیر سمعت رسول اللهﷺ یقول: الله الله في إخوانکم من أھل القبور، وأنّ أعمالکم تعرض علیھم.

وأخرج ابن أبي الدنیا وابن منده وابن عساکر عن أحمد بن عبدالله بن أبي الحواری، قال: حدّثني أخي محمّد بن عبدالله، قال: دخل عبّاد الخواص علی إبراھیم بن صالح الھاشمي -وھو أمیر فلسطین-، فقال له إبراھیم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحیاء تعرض علی أقاربھم من الموتٰی، فانظر ما تعرض علی رسول اللهﷺ من عملک." (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور (ص: ۱۱۴-۱۱۵) باب عرض أعمال الأحیاء علی الأموات، ط: مطابع الرشید بالمدینة المنورة، ۱۴۰۳ھ- ۱۹۸۳م)

اور روشن ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو تکلیف اور ایذاء نہ پہنچاؤ۔(۱)

☆......روایت میں آتا ہے کہ مردے مر کر آنے والے سے سب سے پہلے

(۱) علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "الجامع الصغیرفي أحادیث البشیر والنذیر" میں ایک صحیح روایت نقل کی ہے:
"تعرض الأعمال یوم الأثنین والخمیس علی الله،وتعرض علی الأنبیاء وعلی الآباء والأمّهات یوم الجمعة،فیفرحون بحسناتهم،وتزداد وجوههم بیاضاً وإشراقاً،فاتّقوا الله ولا تؤذوا موتاکم." (الجامع الصغیرفي أحادیث البشیروالنذیر (۱۹۹/۱) حرف التاء،[رقم الحدیث:۳۳۱۶] ط: دارالکتب العلمیة بیروت، ۲۰۰۲م - ۱۴۲۳ھ.)

وقد ورد في الخبر عن النبيّ ﷺ تعرض الأعمال یوم الإثنین والخمیس علی الله،وتعرض علی الأنبیاء والآباء والأمهات یوم الجمعة، فیفرحون بحسناتهم،وتزداد وجوههم بیاضًا وإشراقًا،فاتّقوا الله تعالیٰ، ولاتؤذوا موتاکم.وفي خبر آخر:إنّ أعمالکم تعرض علی عشائرکم وأقاربکم من الموتیٰ،فإن کان حسنًا استبشروا،وإن کان غیر ذلک قالوا: اللّٰهمّ لاتمتهم حتّٰی تهدیهم کماهدیتنا......" الخ (عوارف المعارف للعارف الإمام شیخ الطائفة شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد السهروردي [المتوفی: ۶۳۲ھ]، (ص:۴۴۷) الباب السادس والخمسون في معرفة الإنسان نفسه ومکاشفات الصوفیة من ذٰلک، ط:دار الکتاب العربی، بیروت،لبنان،۱۹۶۶م).

صاحب تفسیر ابن کثیر نے آیت کریمہ ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ کی تفسیر میں "التذکرة للقرطبي" کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ:
"وأمّاماذکره أبوعبدالله القرطبي في "التذکرة" حیث قال:باب ماجاء في شهادة النبي ﷺ علی أمّته،قال:أنا ابن المبارک،قال:أنا رجل من الأنصار عن المنهال بن عمرو أنّه سمع سعید بن المسیّب یقول:لیس من یوم إلّا یعرض فیه علی النبيّ ﷺ أمّته غدوةً وعشیًّا،فیعرفهم بأسمائهم وأعمالهم،فلذٰلک یشهد علیهم،یقول الله تعالیٰ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ فإنّه أثر،وفیه انقطاع،فإنّ فیه رجلًا مبهمًا لم یسمّ،وهو من کلام سعید بن المسیّب،لم یرفعه،وقد قبله القرطبي،فقال بعد إیراده:فقد تقدّم أنّ الأعمال تعرض علی الله کلّ یوم اثنین وخمیس،وعلی الأنبیاء والآباء والأمّهات یوم الجمعة، قال: ولاتعارض، فإنّه یحتمل أن یخصّ نبیّنا صلی الله علیه وسلم بمایعرض علیه کلّ یوم،ویوم الجمعة مع الأنبیاء علیه وعلیهم أفضل الصلاة والسلام." (تفسیر القرآن العظیم للحافظ ابن کثیر، (۴۹۸/۱-۴۹۹) [النساء:۴۱] ط:قدیمی کراچی)

گھر والوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا، فلاں نے کیا کیا؟ فلاں کی شادی ہوگئی یا فلاں نے شادی کرلی وغیرہ وغیرہ؟(۱)

اغوا کار مرجائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱/۱)

افراد جتنے زیادہ ہوں اتنا ہی بہتر ہے

''صفیں کم سے کم تین ہوں''عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۷۸/۱)

افسوس کرے گا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص مرنے کے بعد افسوس کرتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کس بات کا افسوس کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نیک کار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ زیادہ نیکی کیوں نہیں کی، اور اگر بدکار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ کیوں بدکاری سے باز نہیں آیا۔(۲)

اقامت نہیں کہی گئی

''اذان نہیں دی گئی''عنوان کے تحت دیکھیں!(۷۳/۱)

---

(۱) روی عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان ارواحکم تعرض اذا مات احدکم علیٰ عشائرکم وموتاکم فيقول بعضهم لبعضهم: دعوه يستريح فانه فی کرب ثم يسئلونه ما عمل فلان؟ وما عملت فلانة؟ فان ذکر خير حمدوا الله واستبشروا وان کان شراً قالوا اللهم اغفر له حتی أنهم يسئلون هل تزوج فلان؟ هل تزوجت فلانة؟ . (التذکرة فی احوال الموتی وامورالأخرة للقرطبی (ص:۵۰ باب ماجاء فی تلاوة الارواح فی السماء والسؤال عن اهل الارض، ط: دارالحديث القاهرة).

(۲) وأخرج الترمذی ، عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : ما من أحد يموت الا ندم ، قالوا : وما ندامته يا رسول الله ! قال : إن کان محسنا ندم أن لايکون ازداد ، وإن کان مسيئاً ندم أن لايکون نزع ، قال فی الصحاح : نزع عن الأمور أی انتهیٰ عنها . (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور ، (ص: ۳۶) باب ذکر الموت والاستعداد له ، ط: المکتبة التوفيقية ، مصر)

اگربتی جلانا

☆......قبر پر اگربتی جلانا بدعت اور ناجائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین نے کسی قبر پر اگربتی نہیں جلائی۔(۱)

☆......میت کے لیے خوشبو لگانا تین وقت ثابت ہے۔ ایک: جب اس کی روح نکلے۔ دوسرے: جب اس کو غسل دیا جائے۔ تیسرے: کفن پہنانے کے قریب۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل (فرمان اور عمل) کو سمجھنے کے لیے صحابہ کرام کے عمل کو دیکھنا ضروری ہے۔ صحابۂ کرام کا تعامل نبی کریم صلی اللہ علیہ

---

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی. (مشكوة المصابيح (ص: ۷۱) كتاب الصلوٰة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(والسرج) جمع سراج، والنهی عن اتخاذ السرج كافية من تضييع المال، لأنه لانفع لاحد من السراج، ولأنها من آثار جهنم، وأما للاحتراز عن تعظيم القبور كالنهی عن اتخاذ القبور مساجد. (مرقاة المفاتيح (۴۱۴/۲) كتاب الصلوٰة، باب المساجد، مواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: رشيديه)

وايقاد النار على القبور فمن رسوم الجاهلية والباطل الغرور. (عالمگيری: (۱۶۷/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...... ومما يتصل بذلك مسائل التعزية، ط: رشيديه)

(۲) قال فی الفتح وجميع مايجمر فيه الميت ثلاث، عند خروج روحه لازالة الرائحة الكريهة، وعند غسله، وعند تكفينه ولايجمر خلفه ولا فی القبر، لما روی: لاتتبعوا الجنازة بصوت ولانار الخ. (الشامية (۱۹۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(عالمگيری (۱۶۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التكفين، ط: رشيديه)

(فتح القدير (۷۲/۲) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيديه)

وسلم کے قول وفعل کی تفسیر ہے۔(۱)

اگربتی قبر پر جلانا

''کیوڑہ چھڑکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۶/۲)

امام اور مقتدی کے درمیان جنازہ کی نماز میں فرق

''نماز جنازہ میں امام اور مقتدی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۳۴/۲)

امامت کا حق دار جنازہ کی نماز میں

''جنازہ کی نماز کی امامت کا حق دار کون ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

امام جنازہ کی نماز میں کہاں کھڑا ہو؟

☆......سنت یہ ہے کہ امام کے سامنے جنازہ اس طرح رکھا جائے کہ میت کا

---

(۱) وعنه (أى عن العرباض بن سارية) قال: صلى بنا رسول الله ﷺ ذات يوم، ثم أقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة، ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل: يا رسول الله!كأن هذه موعظة مؤدع فأوصينا فقال: ''أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبداً حبشيا، فانه يعيش منكم بعدى فسيرىٰ اختلافا كثيرا، فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة. (مشكوة المصابيح (ص: ۲۹) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ط: قديمى)

(وسنة الخلفاء الراشدين) فانهم لم يعملوا الا بسنتى، فالاضافة اليهم اما لعملهم بها أو لاستنباطهم واختيارهم اياها. (مرقاة المفاتيح (۱/۳۷۳) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

أن منصب الخلفاء فوق وظيفة المجتهدين، ولاريب أنهم اعلم الامة باغراض الشارع ومواطن التشريع وقرائن الاحوال، وأفقه الناس فى علل الشرع ومصالحه وحكمه العامة والخاصة. (معارف السنن (۴/۴۰۰) ابواب الجمعة، باب فى اذان الجمعة، الخلفاء الراشدين هم اعلم الامة باغراض الشارع، ط: ايج ايم سعيد)

سر امام کے دائیں جانب ہو، اور پاؤں بائیں جانب۔ اس کے خلاف کرنا برا ہے۔ (۱)

☆......امام کے لیے میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہونا مستحب ہے۔ میت خواہ مرد کی ہو یا عورت کی، بالغ کی ہو یا نابالغ بچہ اور بچی کی۔ (۲)

امام کے پیچھے وقتی نماز نہ پڑھنے والے میت کی امامت

اگر چند لوگ جو امام کے پیچھے وقتی نماز نہیں پڑھتے تھے ان کا انتقال ہو جائے،

(۱) وصحت لو وضعوا الرأس موضع الرجلين وأساؤوا ان تعمدوا.

قوله وصحت لو وضعوا الخ كذا فى البدائع، وفسره فى شرح المنية معزيا للتاتارخانية: بأن وضعوا رأسه مما يلى يسار الامام الخ فأفاد أن السنة وضع رأسه مما يلى يمين الامام كما هو المعروف الآن، ولهذا علل فى البدائع للاسائة بقوله لتغييرهم السنة المتوارثة ويوافقه قول الحاوى القدسى: يوضع رأسه مما يلى يمين المستقبل. (الدر مع الرد (۲۰۹/۲) كتاب الصلوة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد).

ولو أخطوا بالرأس فوضعوه فى موضع الرجلين وصلوا عليها جازت الصلاة الاستجماع شرائط الجواز وانما الحاصل بغير صفة الوضع وذا لايمنع الجواز الا انهم ان تعمدوا ذالك فقد أساؤوا لتغييرهم السنة المتوارثة. (بدائع الصنائع (۳۱۵/۱) كتاب الصلوة، فى صلوة الجنازة، فصل فى بيان ماتصح به وماتفسد ومايكره، ط: سعيد)

ولو أخطؤوا عندالوضع فوضعوا رأسه مما يلى يسار الامام جازت الصلوة وان تعمدوه فقد أساؤوا وجازت كذا فى التاتارخانيه. (حلبى كبير (ص:۵۸۸) فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى)

(۲) (ويقوم الامام) ندبا (بحذاء الصدر مطلقا) للرجل والمرأة لأنه محل الايمان والشفاعة لأجله.

قوله للرجل والمرأة) أراد الذكر والأنثى الشامل للصغير والصغير فقط. (الدر مع الرد (۲۱۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية، ط: سعيد.)

وأما كيفية الصلوٰة على الجنازة فينبغى أن يقوم الامام عندالصلاة بحذاء الصدر من الرجل والمرأة. (بدائع الصنائع (۳۱۲/۱) كتاب الصلاة، فى الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الصلاة على الجنازة)

يقوم للرجل والمرأة بحذاء الصدر وهذا احسن مواقف الامام من الميت للصلاة عليه. (عالمگيرى (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

تو ان کے جنازہ کی نماز اس امام کے پیچھے ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر یہ لوگ امام کے کسی کبیرہ کے مرتکب ہو کر فاسق ہونے کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اور امام نے اس سے توبہ بھی نہیں کی تو ایسے امام کے پیچھے پانچ وقت کی نمازیں، جمعہ، عیدین اور جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔(۲)

امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو

''سینہ کے برابر امام کھڑا ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۴۲/۱)

امانت کے طور پر دفن کرنا

☆......بعض جگہ یہ رواج ہے کہ اگر میت کی کسی دوسرے علاقہ میں موت ہو گئی تو میت کو تابوت وغیرہ میں رکھ کر امانت کہہ کر دفن کر دیتے ہیں، پھر بعد میں کی

---

(۱) (قوله: ثم امام الحی) أی الطائفة وهو امام المسجد الخاص بالمحلة، وانما کان أولیٰ؛ لأن الـمیت رضی بالصلاة خلفه فی حال حیاته، فینبغی أن یصلی علیه بعد وفاته، قال فی شرح المنیة: فعلیٰ هذا لو علم أنه کان غیر راض به حال حیاته ینبغی أن لایستحب تقدیمه. اهـ . قلت: هذا مسلم ان کان عدم رضاه به لوجه صحیح والا فلا تأمل. (شامی (۲۲۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: فی بیان من هو أحق بالصلاة علی المیت، ط: سعید)

(البحر الرائق (۱۸۰/۲) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی (ص: ۵۸۹) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: قدیمی)

(۲) ویکره ....امامة عبد....وفاسق... قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی، وآکل الربوا ونحو ذلک. (الدر مع الرد (۵۵۹/۱، ۵۶۰) کتاب الصلاة، باب الامامة، قبیل مطلب: البدعة خمسة اقسام، ط: سعید)

(وکره امامة العبد والاعرابی والفاسق...). (البحر الرائق (۳۴۸/۱) کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص: ۳۰۲) کتاب الصلاة، باب المامة فصل فی بیان الأحق بالامامة، ط: قدیمی)

موقع پر تابوت نکال کر اپنے علاقے میں لے جا کر دفن کرتے ہیں۔ یہ رواج یا یہ خیال درست نہیں ہے۔

میت کو ایک جگہ پر دفن کرنے کے بعد خواہ امانت کے طور پر دفن کیا گیا ہو یا اس کے علاوہ کسی حال میں بھی اس کو دوبارہ نکالنا جائز نہیں ہے۔ اور میت کو امانت کے طور پر دفن کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ یہ لوگوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔(۱)

☆...... بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر میت کو کسی جگہ پر امانت کے طور پر دفن کیا جاتا ہے تو جس مدت تک کے لیے زمین کے سپرد کیا جاتا ہے اس وقت تک میت گلتی سڑتی نہیں ہے۔ یہ خیال بھی درست نہیں۔ شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ اور ایسا کرنا جائز بھی نہیں۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کرنا ہی شریعت کی اصطلاح میں دفن کہلائے گا۔ اگر زمین کے اوپر میت کو تابوت میں رکھ کر اس کے چاروں طرف مٹی سے مقبرہ نما بنا دیا جائے تو یہ دفن نہیں ہے۔ اس صورت میں منتقل کرنے کی گنجائش ہوگی۔ تاہم اس طرح کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) ولایخرج من القبر الا أن تکون الأرض مغصوبة) أی بعد ما أھیل التراب علیه لایجوز اخراجه لغیر ضرورة للنهی الوارد عن نبشه وصرحوا بحرمته. (البحر الرائق (۱۹۵/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

🗀 ولایجوز نقله) أی المیت (بعد دفنه) بأن اھیل علیه التراب ... (بالاجماع) بین ائمتنا طالت مدة دفنه أو قصرت. للنهی عن نبشه والنبش حرام حقا لله تعالٰی. قوله: للنهی عن نبشی) فلو دفن ولدها بغیر بلدها وھی لاتصبر، وأرادت نبشه ونقله الیٰ بلدها لایباح لها ذلک. فتجویز بعض المتأخرین لایلتفت الیه ولایباح نبشه بعد الدفن أصلا کذا فی الفتح وغیره. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۶۱۴،۶۱۵) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: سعید)

🗀 (الشامیة(۲۳۷/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت، ط:سعید.)

(۲) أقل القبر... حفرة تمنع... الرائحة... والسبع... وخرج بحضرة وضعه بوجه الارض وستره نحوه تراب أو حجارة فانه لایجزی عند امکان الحفر وان منع الریح والسبع لأنه لیس بدفن.=

انسان غفلت میں ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدم کی اولاد کو جس کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہے، اس سے بہت غافل ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھو، اس کا آنا جانا لکھو، اس کی عمر کی مدت لکھو، اس کے بد بخت ہونے اور نیک بد بخت ہونے کو لکھو، فرشتہ ان سب کو لکھ کو چلا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے تاکہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے، جب یہ بالغ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے، اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے کہ اس کی نیکی اور بدی لکھیں، پس جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں، جب دفن کیا جاتا ہے تو روح کو اس کے بدن میں

= قوله: كالفساقي... فانها بيوت تحت الارض) أى فلايكفى الدفن فيها فانه كوضعه فى غار ونحوه ويسد بابه. (حواشى الشروانى وابن القاسم العبادى علىٰ تحفة المنهاج (۱۹۹/۳) ، كتاب الجنائز، فصل: فى الدفن ومايتبعه، ط: داراحياء التراث)

أقل القبر... حفرة تمنع... الرائحة... والسبع... وعلم من قوله: حضرة عدم الاكتفاء بوضعه على وجه الارض والبناء عليه بما يمنع ذينك... كالفساقى... فلايكفى الدفن فيها... ولأنها ليست على هيية الدفن المعهود شرعاً.

قوله: (المعهود شرعا) بل هى علىٰ صورت عدم البيوت المبنية تحت الارض فهى لاتتقاعد عن المغارات التى فى الجبال وهى لاتكفى فى الدفن.

قوله: (قال السبكى) عبارة الحج وقد قطع ابن الصلاح والسبكى وغيرهما بحرمة الدفن فيها. (نهاية المحتاج (۳/۳) كتاب الجنائز، فصل فى دفن الميت ومايتعلق به، ط: دارالفكر)

قوله وحفر قبره الخ) شروع فى مسائل الدفن وهو فرض كفاية ان امكن اجماعا حليه.... ومفاده أنه لايجزى دفنه علىٰ وجه الارض ببناء عليه كماذكره الشافعية. (الشامية: (۲۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد)

ويكره الدفن فى الاماكن التى تسمى فساقى، كذا فى فتح القدير. (الهندية (۱۶۶/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس: فى القبر والدفن، ط: رشيديه)

ڈالتے ہیں، اور قبر کے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں، اور اس کا امتحان لے کر چلے جاتے ہیں، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور اس کی گردن میں جو نامۂ اعمال لٹکایا ہے اس کو کھولیں گے، اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچتا ہوا اور ایک فرشتہ پیچھے سے ہنکاتا ہوا میدان حشر کی طرف لے جائے گا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والے ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے، تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ (۱)

اوقات ممنوعہ تین ہیں

جن اوقات میں مطلقاً نماز پڑھنا منع ہے ان اوقات میں جنازہ کی نماز پڑھنا بھی منع ہے۔ اور ممنوع اوقات تین ہیں:

۱-سورج طلوع ہونے کے وقت۔ ۲-سورج غروب ہونے کے وقت۔

۳-زوال کے وقت۔

اگر جنازہ تیار ہو کر ان اوقات میں آئے تو جنازہ کی نماز پڑھنا ممنوع نہیں ہے، بلکہ اسی وقت جنازہ کی نماز ادا کر لینی چاہئے۔ (۲)

---

(۱) وأخرج ابن أبی الدنیا و أبو نعیم ، عن جابر بن عبد الله ، قال : سمعت رسول الله ﷺ یقول: إن ابن آدم لفی غفلة عما خُلق له : إن الله إذا أراد خلقه قال للملک : اکتب رزقه ، اکتب أجله ، اکتب شقیاً أم سعیدًا ، ثم یرتفع ذٰلک الملک ، ویبعث الله ملکا فیحفظه حتی یدرک ، ثم یرتفع ذٰلک الملک ،، ثم یوکل الله به ملکین یکتبان حسناته و سیئاته ، فإذا حضره الموت ارتفع ذٰلک الملکان ، وجاء ملک الموت لیقبض روحه ، فإذا دخل قبره ردّ الروح إلی جسدهٖ ، وجاءه ملکا القبر فامتحناه ، ثم یرتفعان فإذا قامت الساعة انحط علیه ملک الحسنات وملک السیئات فانتشط کتابًا معقودًا فی عنقه ، ثم حضرا معه ، واحد سائق ، و آخر شهید ، ثم قال ﷺ: إن قدامکم لأمر عظیم ماتقدرونه ، فاستعینوا بالله العظیم . (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور : (ص: ۱۵۵ ، ۱۵۶) باب فتنة القبر و سؤال الملکین ، ط: المکتبة التوفیقیة مصر)

(۲) عن عقبة بن عامر الجهنی قال: ثلث ساعات کان رسول الله ﷺ ینهانا أن نصلی فیهن =

اوقافِ مسجد میں مردہ دفن کرنا

''مسجد کے اوقاف میں مردہ دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۸۳/۲)

اولیاء اللہ کے تصرفات

''تصرفاتِ اولیاء'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۹۸/۱)

اولیاء اللہ کے فیوض مرنے کے بعد باقی رہتے ہیں یا نہیں؟

اولیاء کرام کے فیوض و برکات ان کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔ مثلاً: ان کی زیارت اور قرب سے زائرین کو برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اور ان پر بھی

= أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب. (جامع الترمذى (۱/ ۲۰۰) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها. ط: قديمى)

والمراد من قوله أن نقبر فيها موتانا الصلاة على الجنازة دون الدفن اذ لا بأس بالدفن فى هذه الاوقات، فان صلوا فى احد هذه الاوقات لم يكن عليهم اعادتها لأن صلاة الجنازة لايتعين لأدائها وقت، ففى أى وقت صليت وقعت اداء لاقضاء. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: وأما بيان مايكره فيها، ط: سعيد)

ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولاسجدة التلاوة اذ طلعت الشمس حتى ترتفع وعندالانتصاف الىٰ أن تزول، وعند احمرارها الىٰ أن تغيب.... وهذا اذا وجبت صلاة الجنازة وسجدة التلاوة فى وقت مباح وأخرتا الىٰ هذا الوقت فانه لايجوز قطعاً أما لو وجبتافى هذا الوقت وأديتا فيه جاز. (عالمگیری (۱/ ۵۲) كتاب الصلاة، الباب الاول فى المواقيت..الخ، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيه، ط: رشيديه)

وكره تحريما... صلاة مطلقا ولو قضاء أو واجبة أو نفلا أو علىٰ جنازة وسجدة تلاوة وسهو...... مع شروق...... واستواء...... وغروب...... (وسجدة تلاوة، وصلاة جنازة تليت) الاية (فى كامل وحضرت) الجنازة (قبل) لوجوبه كاملا فلايتأدى ناقصا، فلو وجبتا فيها لم يكره فعلهما: أى تحريما وفى التحفة: الأفضل أن لاتؤخر الجنازة.

قوله فلو وجبتا فيها) أى بأن تليت الأية فى تلك الاوقات أو حضرت فيها الجنازة. (الدر مع الرد (۱/ ۳۷۰، ۳۷۴) كتاب الصلاة، قبيل مطلب: هل يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد)

رحمت نازل ہوتی ہے۔ کیونکہ جب اولیاء کرام پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو جو شخص ان کی زیارت کرے گا وہ بھی ان برکات سے مستفیض ہوگا۔(۱)

اولیاء اللہ کے مزارات سے مانگنا

''مزارات سے مانگنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۷۳)

اہلِ میت کی طرف سے دعوت

☆......بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ دفن کے بعد میت کے گھر والے برادری وغیرہ کو دعوت دیتے ہیں کہ فلاں روز آ کر کھانا تناول فرمائیں۔

واضح رہے کہ اس قسم کی دعوت کرنا اور لوگوں کے لیے اس قسم کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں ہے۔اس قسم کی بری رسم سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اس قسم کی دعوت کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

---

(۱) وأما الأولياء فانهم متفاوتون فی القرب من الله تعالیٰ ونفع الزائرین بحسب معارفهم وأسرارهم، قال ابن حجر فی فتاویه: ولاتترک لما یحصل عندها من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال والنساء وغیر ذلک لأن القربات لاتترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلها وانکار البدع بل ازالتها ان امکن الخ. (الشامیة (۲/۲۴۲) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ط: سعید)

عن بریدة قال: قال رسول الله ﷺ: نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها. ... الحدیث. (مشکوٰة المصابیح (ص: ۱۵۴) کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، الفصل الأول، ط: قدیمی)

قوله عن زیارة القبور فزوروها) الأمر للرخصة أو للاستحباب، وعلیه الجمهور..... وینبغی للزائر أن یدنو من القبر بقدر ما کان یدنو من صاحبه فی الحیاة لو زاره، وقال الطیبی: الفاء متعلق بمحذوف، أی نهیتکم عن زیارة القبور فان المباهاة بتکثیر الاموات، فعل الجاهلیة وأما الآن فقد دار رحی الاسلام وهدم قواعد الشرک. فزوروها فانها تورث رقة القلب، فتذکر الموت والبلیٰ، وغیر ذلک من الفوائد. (مرقاة المفاتیح (۴/۲۱۴،۲۱۵) کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه)

☆...... بعض جگہ میت کو دفن کرنے کے بعد میت والے قبرستان میں فوراً اعلان کرتے ہیں کہ تمام حضرات میرے گھر چلیں اور میرے ساتھ کھانا کھائے بغیر نہ جائیں۔ یہ طریقہ بھی شریعت اور عقل کے خلاف ہے۔ کیوں کہ جس کے گھر میں موت ہوگئی ہے وہ تو غم میں نڈھال اور مدہوش ہے اس کو تو بھوک کے باوجود کھانے کی رغبت وخواہش نہیں، اور وہ باقاعدہ خوشی سے دعوت کا اعلان کرے؟ (۱) یہ تو انتہائی غیر معقل بات ہے!

اللہ تعالیٰ سب کو مرنے اور جینے میں شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں!

---

(۱) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من أهل المیت، لأنه شرع فی السرور لا فی الشرور، وهی بدعة مستقبحة. وروی الامام أحمد وابن ماجه باسناد صحیح عن جریر بن عبدالله قال: کنا نعد الاجتماع الیٰ أهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة. وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم.... وأطال فی ذلک فی المعراج وقال: وهذه الافعال کلها للسمعة والریا فیحترز عنها لأنهم لایریدون بها وجه الله تعالیٰ وبحث فی شرح المنیة بمعارضة حدیث جریر المار بحدیث آخر فیه انه علیه الصلاة والسلام دعته امرأة رجل میت لما رجع من دفنه فجاء ه وجیئ بالطعام.

أقول: وفیه نظر، فانه واقعة حال لا عموم لها، مع احتمال سبب خاص بخلاف مافی حدیث جریر علیٰ أنه بحث فی المنقول فی مذهبنا ومذهب غیرنا کالشافعیة والحنابلة استدلالاً بحدیث جریر المذکور علی الکراهة ولاسیما اذا کان فی الورثة صغار أو غائب مع قطع النظر عما یحصل عند ذلک غالباً من المنکرات الکثیرة کایقاد الشموع والقنادیل التی توجد فی الأفراح، وکدق الطبول، والغناء بالاصوات الحسان، واجتماع النساء والمردان، واخذ الاجرة علی الذکر وقراءة القرآن وغیر ذلک مما هو مشاهد فی هذه الأزمان، وکان کذلک فلا شک فی حرمته وبطلان الوصیة به ولاحول ولا قوّة الا بالله العلی العظیم. (الشامیة (۲/۲۴۰، ۲۴۱) کتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت. ط: سعید)

(الفتاوی البزازیة علی هامش الهندیة (۴/۸۱) کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعویٰ الرجلین، وممایتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیه)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص: ۶۱۷، ۶۱۸) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

ایسے دن رات نہیں دیکھے

"دودن، دورات" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶۲/۱)

ایصالِ ثواب

☆...... جس شخص نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتا ہے، خواہ نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پرانا پڑھا ہوا ہو۔ (۱)

☆...... ایصالِ ثواب کے لیے پورا قرآن پڑھنا یا پڑھوانا ضروری نہیں ہے۔ جتنا پڑھا ہے یا پڑھا گیا ہے اس کا ثواب میت کو پہنچانا درست ہے۔ (۲)

☆...... ایصالِ ثواب کے لیے قرآن وغیرہ دوسرے کو پڑھنے کے لیے کہنا

---

(۱) وفي البحر: من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاحياء والموات جاز، ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة كذا فى البدائع ثم قال وبهذا علم انه لافرق بين أن يكون المجعول له ميتا أو حيا. والظاهر أنه لافرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعد ذلك يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلامهم. (الشامية (۲۴۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

📂 (رسائل ابن عابدين (۱۶۶/۱) الرسالة السابعة شفاء العليل وبل الغليل فى حكم الوصية بالختمات والتهاليل. ط: سهيل اكيڈمی)

📂 (بدائع الصنائع (۲۱۲/۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذى يرجع الى النبات ط: سعيد)

(۲) ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة الى المفلحون وآية الكرسى وآمن الرسول وسورة يس...... ثم يقول أللهم أوصل ثواب ماقرأناه الىٰ فلان أو اليهم. (الشامية (۲۴۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

📂 قال النووى: فى شرح المهذب يستحب لزائر القبور أن يقرأ ما تيسر من القرآن ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعى واتفق عليه الاصحاب. وزاد فى موضع آخروان ختموا القرآن على القبر كان افضل. (مرقاة المفاتيح: (۱۷۴/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

📂 ويستحب للزائر الاكثار من قراءة القرآن والذكر والدعاء لأهل تلك المقبرة وسائر الموتىٰ والمسلمين أجمعين. (الاذكار للنووى (ص: ۴۳۰) كتاب اذكار المريض والموت وما يتعلق بها، باب ما يقوله لزائر القبور، ط: دار ابن كثير)

جائز ہے، بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو ورنہ درست نہیں۔(۱)

ایصالِ ثواب خاص مہینہ میں کرنا

''رجب میں خاص طور پر ایصالِ ثواب کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

ایصالِ ثواب سے کس قسم کا گناہ معاف ہوتا ہے؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ طاعات اور حسنات سے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، بڑے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوتا۔ بڑے گناہوں کی معافی کے لیے توبہ ضروری ہے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے معاف فرمادیں تو ان کا احسان ہے۔(۲)

---

(۱) فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عند أهل السنة والجماعة صلاةً كان أو صوماً أو حجاً أو صدقةً أو قراءة للقرآن أو الاذكار أو غير ذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه قاله الزيلعي في باب الحج. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ٦٢٢) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل فى زيارة القبور، ط: قديمى)

الاصل فى هذا الباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوماً أو حجاً أو صدقةً أو قراءة للقرآن أو الاذكار الخ. (عالمگيرى (١/٢٥٧) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

(الشامية (ص: ٢/٢٤٣) كتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة مطلب فى القراءة للميت واهداء ثوابها له، ط: سعيد)

(٢) وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها الا التوبة. ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين الصلاة وزكوٰة.

وفى الرد: ثم اعلم أن تجويزهم تكفير الكبائر بالهجرة والحج مناف لنقل عياض الاجماع على أنه لايكفرها الا التوبة ولا سيما على القول بتكفير المظالم ايضاً، بل القول بتكفير اثم المطل وتأخير الصلاة ينافيه لأنه كبيرة وقد كفرها الحج بلاتوبة، وكذا ينافيه عموم قوله تعالىٰ ويغفر مادون ذلك لمن يشاء وهو اعتقاد أهل الحق أن من مات مصراً على الكبائر كلها سوى الكفر فانه قد يعفى عنه بشفاعة أو بمحض الفضل. (الدر مع الرد (٢/٦٢٢، ٦٢٤) كتاب الحج، باب الهدى، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

وقد قال القاضى عياض: مافى الاحاديث من تكفير الصغائر فقط، هو مذهب أهل السنة. فان الكبائر لايكفرها الاالتوبة أو رحمة الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح (٢/٢٤٨) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(البحر الرائق (٢/٣٣٨) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

قرآن کریم میں ہے:

﴿ ان الحسنات یذھبن السیئات............ الآية ﴾

اس سے مراد چھوٹے گناہ ہیں۔(۱) اور احادیث میں بھی یہی بات ہے۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب سے چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ بڑے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بڑے بڑے گناہ بھی معاف فرمادیں تو یہ ان کی مہربانی ہے۔(۳)

---

(۱) (ان الحسنٰت يذهبن السيئات) أى يكفرنها ويذهبن المؤاخذة عليها... والمراد بالسيئات عند الاكثرين الصغائر لأن الكبائر لايكفرها على ماقالوا: الا التوبة. (روح المعانى (۲۱/۴۸۳، ۴۸۴) سورة هود، الآية: ۱۱۴، ط: متكبه رشيديه)

🗀 الكشاف (۲/۴۱۰) سورة هود، الآية: ۱۱۴، ط: قديمى)

🗀 الذنب مايذم به الآتى به شرعاً، وهو اربعة اقسام: قسم لايغفر بلاتوبة وهو االكفر، وقسم يرجى أن يغفر بالاستغفار وسائر الحسنات وهو الصغائر، وقسم يغفر بالتوبة وبدونها تحت المشيئة وهو الكبائر من حق الله تعالىٰ. (مرقاة المفاتيح (۱/۲۰۴) كتاب الايمان، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(۲) عن أبى هريرة رضى الله عنه، أن رسول الله ﷺ كان يقول: الصلوات الخمس، والجمعة الى الجمعة، ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر. (الصحيح لمسلم (۱/۱۲۲) كتاب الطهارة، باب فضل الوضو والصلوة عقبه، ط: قديمى)

🗀 (مشكوٰة المصابيح (ص:۵۷) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: قديمى)

🗀 فالصحيح ماقاله النووى... معناه أن ما بينهن من الذنوب كلها مغفور الا الكبائر لايكفرها الا التوبة، أو فضل الله تعالىٰ هذا مذهب أهل السنة. (مرقاة المفاتيح (۲/۲۴۸) كتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشيديه)

(۳) وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها الا التوبة. ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين الصلاة وزكوٰة.

وفى الرد: ثم اعلم أن تجويزهم تكفير الكبائر بالهجرة والحج مناف لنقل عياض الاجماع على أنه لايكفرها الا التوبة ولا سيما على القول بتكفير المظالم ايضاً، بل القول بتكفير اثم المطل وتأخير الصلاة ينافيه لأنه كبيرة وقد كفرها الحج بلاتوبة، وكذا ينافيه عموم قوله تعالىٰ =

ایصالِ ثواب کا طریقہ

☆...... ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی بھی نیک کام کرنے کے بعد جو ثواب ملتا ہے وہ ثواب جس میت کو پہنچانا چاہتے ہیں پہنچادیں۔ اور یہ کہیں کہ: اے اللہ! اس نیک کام، مثلاً: تلاوت، نماز، درود شریف، ذکر واذکار، استغفار اور صدقہ خیرات سے جو ثواب ملا ہے وہ فلاں میت کو پہنچادیں۔ تو وہ ثواب اس میت کو پہنچ جائے گا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کا طریقہ بہت ہی سہل اور آسان ہے۔

لیکن موجودہ زمانہ میں ایصالِ ثواب کے لیے جو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں وہ ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائے۔ اور صحابہ کرام نے ان کو اختیار نہیں کیا۔ اور ائمۂ دین نے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔

کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ: اگر ہم ایصالِ ثواب کی یہ رسمیں نہیں کریں گے

= "ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" وھو اعتقاد أھل الحق أن من مات مصراً علی الکبائر کلھا سوی الکفر فانه قد یعفی عنه بشفاعة أو بمحض الفضل. (الدر مع الرد (۲/ ۶۲۲، ۶۲۴) کتاب الحج، باب الھدی، مطلب فی تکفیر الحج الکبائر، ط: سعید)

🗁 وقد قال القاضی عیاض: مافی الاحادیث من تکفیر الصغائر فقط، ھو مذھب أھل السنة. فان الکبائر لایکفرھا الاالتوبة أو رحمة الله تعالیٰ. (مرقاة المفاتیح (۲/ ۲۴۸) کتاب الصلاة، الفصل الاوّل، ط: رشیدیه)

🗁 (البحر الرائق (۲/ ۳۳۸) کتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعید)

(۱) ویقرأ من القرآن ما تیسر له من الفاتحة وأول البقرة الی المفلحون وآیة الکرسی وآمن الرسول وسورة یس وتبارک الملک.... ثم یقول: اللھم أوصل ثواب ماقرأناه الی فلان أو الیھم.... وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاموات والاحیاء جاز، ویصل ثوابھا الیھم عند أھل السنة والجماعة کذا فی البدائع: (الشامیة (۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واھداء ثوابھا له، ط: قدیمی)

🗁 (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی زیارة القبور، ط: قدیمی)

🗁 (بدائع الصنائع (۲/ ۲۱۲) کتاب الحج، فصل وأما الذی یرجع الی البنات، ط: سعید)

تو برادری ناراض ہو جائے گی۔ اس لیے ہمیں یہ کرنی پڑتی ہیں۔

یہ صرف بدعت ہی نہیں، بلکہ شرک بھی ہے۔ اس لیے کہ کرنے والے اللہ کی خاطر نہیں کرتے، بلکہ برادری سے اتنا ڈرتے ہیں کہ اس کو خدا بنا رکھا ہے۔ یہ شرک ہو گیا کہ غیر اللہ کو راضی کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔(۱)

☆...... ہر نفلی عبادت جو انسان اپنے لیے کرتا ہے وہ دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو اس کا ثواب دوسروں کو پہنچ جائے گا۔ اور مردہ اور زندہ دونوں کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔ صرف اس میں نیت کر لیں کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے تو ثواب پہنچ جائے گا۔(۲)

---

(۱) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت، لأنه شرع فی السرور لا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة. وروی الامام احمد وابن ماجه باسناد صحیح عن جریر بن عبدالله قال: کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة اهـ. وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الأول والثالث وبعد الاسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم.... وفیها من کتاب الاستحسان: وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسناً..الخ. وأطال ذلک فی المعراج. وقال: وهذه الافعال کلها للسمعة والریاء فیحترز عنها لانهم لایریدون بها وجه الله تعالیٰ (الشامیة (۲/۲۴۰، ۲۴۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب: فی کراهیة الضیافة من أهل المیت، ط: سعید)

🗀 وفی الجامع: الشهوة الخفیة والریاء شرک، رواه الطبرانی عن شداد و رواه ابن ماجه عنه ولفظه: ان اخوف ما اخوف علی امتی الاشراک بالله اما انی لست اقول یعبدون شمسا ولا قمرا ولا وثنا ولکن اعمالاً لغیرالله وشهوة خفیة. (مرقاة المفاتیح (۹/۵۱۷) کتاب الرقاق، آخر باب الریاء والسمعة، ط: رشیدیه)

🗀 (ابن ماجه(ص: ۳۱۰) کتاب الزهد، باب الریاء والسمعة، ط: قدیمی)

(۲) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاحیاء والاموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة کذا فی البدائع ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أن یکون المجعول له میتا أو حیا. (الشامیة (۲/۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

🗀 (بدائع الصنائع (۲/۲۱۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط: سعید)

🗀 الأصل فی هذا الباب أن الانسان له أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاةً کان أو صوما أو صدقة أو غیرها کالحج وقراءة القرآن والاذکار. (عالمگیری (۱/۲۵۷) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیه)

☆......ایصالِ ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ جس عبادت کا ثواب پہنچانا منظور ہو اس عبادت سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ: اے اللہ! اس نفلی عبادت کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے۔ مثلاً: قرآن کریم کی سورتیں یا اور کوئی ذکر تسبیح وغیرہ پڑھ کر یا نفل پڑھ کر یا کسی محتاج کو کھانا کھلا کر یا کچھ دے کر یا نفل روزہ یا نفل حج کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے یا دل میں جس کو ثواب پہنچانا ہے نیت کرے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان عبادات کا ثواب اس میت کو پہنچا دیتا ہے۔(۱)

ایصالِ ثواب کا عمدہ طریقہ

میت کو ایصالِ ثواب کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دینی مدارس کے طلبہ کی امداد کے لیے کچھ نقد اور کپڑا وغیرہ دے دیں، یا قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ اور فتاویٰ وغیرہ کی کتابیں خرید کر مدرسہ میں وقف کر دیں، تاکہ طلبہ ان کتابوں سے ہمیشہ نفع اٹھاتے رہیں۔ اور میت کو ہمیشہ ثواب پہنچتا رہے، یا مدرسہ اور مسجد بنا دیں، یا جہاں پینے کے پانی کا انتظام نہیں، وہاں کنویں یا ٹیوب ویل کا انتظام کر دیں، تاکہ میت کو

---

(۱) ویقراء من القرآن ما تیسر له من الفاتحة وأول البقرة الی المفلحون وآیة الکرسی وآمن الرسول وسورة یس وتبارک الملک.... ثم یقول: اللهم أوصل ثواب ما قرأناه الی فلان أو الیهم. (الشامیة (۲/۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

📂 قال النووی: فی شرح المهذب یستحب لزائر القبور أن یقرأ ما تیسر من القرآن ویدعو لهم عقبها نص علیه الشافعی واتفق علیه الأصحاب. (مرقاة المفاتیح (۴/۱۷۴) کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالج، ط: رشیدیه)

📂 فللانسان أن یجعل ثواب عمله لغیره عن اهل السنة والجماعة صلاةً کان أو صوماً أو حجاً أو صدقة أو قراءة القرآن أو الاذکار أو غیر ذلک من انواع البر ویصل ذلک الی المیت وینفعه قاله الزیلعی فی باب الحج. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز فصل: فی زیارة القبور، ط: قدیمی)

ان چیزوں کا ثواب مسلسل پہنچتا رہے۔

تاریخ اور دن کو خاص طور پر مقرر کیے بغیر غریبوں کو کھانا کھلا کر میت کو ثواب پہنچانا بھی اچھا ہے۔(۱)

ایصالِ ثواب کا منکر

شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ مردہ کو ثواب پہنچنے کے منکر تھے۔اور فرمایا کرتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وأن ليس للانسان الّا ماسعى ﴾ [النجم: ۳۹]

''اور انسان کو صرف اپنی کمائی ملے گی۔''

---

(۱) عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! ان ام سعد ماتت، فأى الصدقة أفضل؟ قال: الماء، فحفر بئرا، وقال: هذه لأم سعد، رواه ابو داؤد و النسائى. (مشكوٰة المصابيح (ص: ۱۶۹) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: قديمى)

قوله: فأى الصدقة أفضل) أى لروحها (قال الماء) انما كان الماء افضل لأنه اعم نفعا فى الامور الدينية والدنيوية خصوصا فى تلك البلاد الحارة، ولذلك من الله تعالىٰ بقوله'' وأنزلنا من السماء ماء طهورا'' كذا ذكر الطيبى وفى الازهار: الافضلية من الامور النسبية وكان هناك افضل لشدة الحر والحاجة وقلة الماء..... (وقال) أى سعد (هذه) أى هذه البئر صدقة (لأم سعد) (مرقاة المفاتيح (۳۵۴/۴) كتاب الزكوٰة باب فضل الصدقة، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

قيل: الافضل ماكان انفع فى نفسه فالعتق عنه والصدقة افضل من الصيام عنه. وافضل الصدقة ما صادفت حاجة من المتصدق عليه وكانت دائمة مستمرة ومنه قول النبى ﷺ :افضل الصدقة سقى الماء. وهذا موضع يقل فيه الماء ويكثر فيه العطش والا فسقى الماء على الانهار لايكون افضل من اطعام الطعام عند الحاجة وكذلك الدعاء والاستغفار له اذا كان يصدق من الداعى واخلاص وتضرع فهو فى موضعه افضل من الصدقة عنه كالصلاة على الجنازة والوقوف لدعاء علىٰ قبره. وبالجملة فافضل مايهدى الى الميت العتق والصدقة والاستغفار له والدعاء له والحج عنه، وأما قراءة القرآن واهدائها له بغير اجرة فهذا يصل اليه كما يصل ثواب الصوم والحج. (كتاب الروح لابن القيم (ص: ۲۲۴)المسألة السادسة عشرة، أى الاعمال افضل فى اهداء الثواب الى الميت، ط: دارالكتب العربى، بيروت)

(فقه السنة (۳۸۷/۱) الجنائز، الدفن، افضل مايهدى للميت، ط: دار ابن كثير)

جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی ساتھی نے انہیں خواب میں دیکھا اور اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا ہے کہ پڑھنے کا ثواب مردے کو نہیں ملتا۔ اس لیے کہ میں نے قبر میں ثواب پہنچنے کو دیکھ لیا ہے۔(۱)

اس کی تائید حافظ سلفی رحمہ اللہ کی مرفوع روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور سورۂ" قل ھو اللہ احد" گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو مردوں کی تعداد کے مطابق اسے ثواب ملے گا۔(۲)

ایصالِ ثواب کرنا

دن اور تاریخ کی تعیین اور رسوم کی پابندی کے بغیر قرآن کریم پڑھ کر، نفلی

(۱) وکان الشیخ الفقیه القاضی الامام مفتی الانام عز الدین بن عبدالسلام: یفتی بأنه لایصل الی المیت ثواب مایقرأ ویحج بقوله "وأن لیس للانسان الا ماسعیٰ" فلما توفی رأه بعض أصحابه ممن یجالسه وسأله عن ذلک وقال له: انک کنت تقول: لایصل الی المیت ثواب ما یقرأ ویهدی الیه فکیف الامر؟ فقال له: کنت اقول ذالک فی دار الدنیا والآن قد رجعت عنه لمارأیت من کرم الله فی ذلک انه یصل الیه ذلک. (تفسیر روح البیان، سورة النجم: آیة: ۳۹، (۹/۲۰۵) دار التراث العربی)

البحر المدید(۷/۳۲۶)ط:دارالکتب العلمیة،بیروت)

(۲) واخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل "قل هو الله احد" عن علی مرفوعاً من مرّ علی المقابر وقرأ "قل هوالله" احدی عشرة مرةثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات. (شرح الصدور للسیوطی (ص:۱۳۵) باب فی قراءة القرآن للمیت أو علی القبر، ط: مطابع الرشید بالمدینة المنورة)

عن علی مرفوعاً: من مرّ علی المقابر وقرأ "قل هو الله" احدی عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات. (مرقاة المفاتیح (۴/۱۷۳) کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ط: رشیدیه)

(التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة (ص: ۶۶) باب ماجاء فی قراءة القرآن عند القبر حالة الدفن، ط: دار الحدیث قاهره)

عبادات اور صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔(۱)
البتہ دن اور تاریخ کی تعیین کرنا بدعت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔(۲)

ایصالِ ثواب کرنا جنازہ کی نماز کے بعد

"جنازہ کی نماز کے بعد ایصالِ ثواب کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۸/۱)

ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

اگر کوئی شخص اپنی کسی نفلی عبادت کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچادے تو جس طرح اس کا ثواب دوسرے شخص کو ملتا ہے اسی طرح بھیجنے والے کو بھی اس عبادت کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ ایسا نہیں کہ ثواب پہنچانے کے بعد پہنچانے والے محروم ہوں گے۔

اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص کسی بھی قسم کی نفلی عبادت کرے

---

(۱) وفی البحر: من صام أو صلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الاحیاء والاموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة كذا فی البدائع ثم قال: وهذا علم انه لافرق بین أن یكون المجعول له میتا أو حیا. (الشامیة (۲۴۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

(بدائع الصنائع (۲۱۲/۲) كتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط: سعید)

(وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء (عنهم) أی عن الاموات (نفع لهم) أی للاموات خلافا للمعتزلة. (شرح العقائد (ص: ۱۵۴) ط: میر محمد كتب خانه)

(۲) عن ابی هریرة: عن النبی ﷺ قال: لاتختصوا لیلة الجمعة لقیام بین اللیالی ولاتختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الا أن یكون فی صوم یصوم احدكم. (الصحیح لمسلم (۳۶۱/۱) كتاب الصیامم باب كراهة افراد یوم الجمعة بصوم لایوافق عادته، ط: قدیمی)

ومنها (أی من البدع) التزام العبادات المعینة فی اوقات معینة لم یوجد لها ذلك التعیین فی الشریعة. (الاعتصام لشاطبی (ص: ۳۹) الباب الاوّل فی تعریف البدع وبیان معناها واشتق منه لفظاً ط: دار المعرفة بیروت)

لأن ذكر الله تعالیٰ اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت أو بشیئ دون شیئ لم یكن مشروعا، حیث لم یرد به الشرع، لأنه خلاف الشرع. (البحر الرائق (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

تو اس کو چاہیے کہ اس کا ثواب تمام مؤمنین کی ارواح کو پہنچا دے، تا کہ اس کو بھی ثواب ملے اور ان لوگوں کو بھی جن کو پہنچایا ہے۔(۱) بلکہ اس صورت میں ایمانداروں کو نفع پہنچانے کی وجہ سے ڈبل/ دوھرا/ دوگنا ثواب ملے گا۔(۲)

(۱) عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله ﷺ اذا تصدق احدکم بصدقة تطوعاً فليجعلها عن ابويه، فيكون لهما أجرها ولاينقص من أجره شيئ. (شرح الصدور للسيوطی (ص:١٣٣) باب ماينفع الميت فی قبره، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة)

🗀 تنبيه: صرح علمائنا فی باب الحج عن الغير بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا فی الهداية، بل فی زكاة التاتارخانية عن المحيط: الافضل لمن يتصدق نفلاً أن ينوی لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شيئ الخ هو مذهب اهل السنة والجماعة. (الشامية (٢/٢٤٣) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی القراءة للميت واهداء ثوابها له. ط: سعيد)

🗀 الافضل أن يتصدق نفلاً أن ينوی لجميع المؤمنين والمؤمنات، لأنها تصل اليهم ولاينقص من اجره شيئ. (تاتارخانيه كامل (٣/٢٦٨) كتاب الزكاة، الباب السادس عشر فی ايجاب الصدقة وما يتصل به من الهدی، الافضل لمن يتصدق نفلا أن ينوی لجميع المؤمنين. ط: مكتبه فاروقيه لاهور)

🗀 قوله: (فللانسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عند اهل السنة والجماعة) سواء كان المجعول له حيا أو ميتا من غير أن ينقص من اجره شيئ. واخرج الطبرانی والبيهقی فی الشعب، عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن أبويه فيكون لهما اجرها ولاينقص من اجره شيئ. (حاشية الطحطاوی علی المراقی (ص: ٦٢١، ٦٢٢) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائزم فصل فی زيارة القبور، ظ: قديمی)

(٢) واخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو الله أحد، عن علی مرفوعاً: من مرعلی المقابر وقرأ "قل هو الله احد" احد عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات أعطی من الاجر بعدد الاموات. (شرح الصدور للسيوطی (ص: ١٣٥) باب قراءة القرآن للميت أو علی القبر، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة)

🗀 عن علی مرفوعاً من مرّ علی المقابر قرأ "قل هو الله احد" احدی عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات، واخرج ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائده عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله احد وألهٰكم التكاثر ثم قال: انی جعلت ثواب ماقرأت من كلامک لأهل المقابر من المؤمنين والمؤمنات كانوا شفعاء له الی الله تعالیٰ. (مرقاة المفاتيح (٤/١٧٣) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗀 (الدر مع الرد (٢/٢٤٢، ٢٤٣) كتاب الصلوٰة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی زيارة القبور، ط: سعيد)

ایصالِ ثواب کیا ہے؟

کسی کی موت کے بعد اس کی خدمت اور اس کے ساتھ نیک سلوک کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے، اور رحم وکرم کی بھیک مانگی جائے۔ جنازہ کی نماز کی خاص غرض وغایت بھی یہی ہے۔ اور قبر کی زیارت کے سلسلے میں بھی جو احادیث آئی ہیں ان میں بھی قبر والوں کو سلام کے ساتھ ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی کی گئی ہے۔(۱)

دعائے خیر کے اس طریقے کے علاوہ مردوں کی خدمت اور نفع پہنچانے کی ایک اور صورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ یا اسی طرح کا کوئی دوسرا نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردوں کو ہدیہ کیا جائے۔ اس کو ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔ اس سے زندوں کا غم بھی ہلکا ہوتا ہے اور مردوں کو راحت بھی پہنچتی ہے۔ (۲)

---

(۱) اجمع العلماء: أن الدعاء للاموات ینفعهم ویصل ثوابه واحتجوا بقوله تعالیٰ: والذین جاؤوا من بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان، وغیر ذلک من الأیات المشهورة بمعناها وفی الاحادیث المشهورة کقوله ﷺ: اللهم اغفر لأهل بقیع الغرقد وکقوله اللهم اغفر لحینا ومیتنا وغیر ذلک. (الاذکار للنووی (ص: ۴۲۳) کتاب اذکار المریض والموت وما یتعلق بها، باب ما ینفع المیت من قول غیره. ط: دار ابن کثیر)

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من لم یکن عنده مال یتصدق به فلیستغفر للمؤمنین والمؤمنات فانها صدقة. (مجمع الزوائد (۲۵۵/۱۰) رقم الحدیث: ۱۷۵۹۷، کتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال مر رسول الله ﷺ بقبور المدینة فأقبل علیهم بوجهه فقال: السلام علیکم یا أهل القبور یغفر الله لنا ولکم أنتم سلفنا ونحن بالأثر. (جامع الترمذی (۲۰۳/۱) ابواب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، ط: سید)

(۲) حدثنا محمد. حدثنامخلد بن یزید اخبرنی ابن جریج اخبرنی یعلی انه سمع عکرمة یقول: انبأنا ابن عباس ان سعد بن عبادة توفیت امه، وهو غائب عنها فقال: یا رسول الله: =

ایصالِ ثواب کے لیے اجتماع

☆......اپنے اپنے طور پر نفلی صدقات، تلاوت، تسبیح اور تہلیل واستغفار وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچانا حدیث سے ثابت ہے۔ اور اس سے میت کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور مردہ اس سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اور قیامت کے دن ان اعمال کا ثواب دیکھ کر حیرت زدہ بھی ہوگا۔(۱)

= ان امی قد توفیت وأنا غائب عنها أينفعها شیئ ان تصدقت به عنها؟ قال نعم! قال: فانی اشهدک أن حائطی المخراف صدقة عليها. (الصحيح للبخاری (۳۸۶/۱) ابواب الوصايا، باب اذا قال ارضی أو بستانی صدقة لله عن امی فهو جائز...الخ، ط: قديمی)

🗀 عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان العاص بن وائل أوصى ان يعتق عنه مأة رقبة، فاعتق ابنه هشام خمسين رقبة فأراد ابنه عمرو أن يعتق عنه الخمسين الباقية، فقال: حتى سأل رسول الله ﷺ فأتى النبی ﷺ فقال: يارسول الله! ان ابی اوصى بعتق مائة رقبة وان هشاما اعتق عنه خمسين وبقيت عليه خمسون رقبة أفأعتق عنه؟ فقال رسول الله ﷺ: انه لو كان مسلما فاعتقتهم عنه أو تصدقتم عنه أو حججتم عنه بلغه ذلک. (ابوداؤد (۵۰/۲، ۵۱) اول كتاب الوصايا. باب ماجاء فی وصية الحربی ليسلم وليه أنلزمه أن ينفذها، ط: رحمانيه)

🗀 عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! ان ام سعد ماتت، فأی الصدقة افضل؟ قال: الماء، فحفر بئرا وقال هذه لام سعد. (مشكوٰة المصابيح (۱۷۰/۱) كتاب الزكوٰة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: رحمانيه)

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ان الله عزوجل ليرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فيقول: يارب أنی لی هذا؟ فيقول: باستغفار ولدک لک. رواه احمد. (مشكاة المصابيح (ص۲۰۵) كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث ط قديمی).

🗀 (ابن ماجه (ص۲۶۰) أبواب الأدب باب برالوالدين ط قديمی).

🗀 قوله: (ولدک لک) الولد يطلق على الذكر الانثى والمراد به المؤمن. (مرقاة المفاتيح (۲۶۳/۵) كتاب الدعوات باب الاستغفار والتوبة ط رشيديه).

🗀 وعن انس أنه سأل رسول الله ﷺ فقال: يارسول الله! انا نتصدق عن موتانا ونحج عنهم وندعولهم فهل يصل ذلک اليهم؟ فقال: نعم! انه ليصل ويفرحون به كمايفرح أحدكم بالطبق اذا أهدی اليه رواه ابو حفص العكبری. فللانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره عند أهل السنة والجماعة صلاة كان أو صوما أو حجا أو صدقة أو قراءة للقران أو الأذكار أو غير ذلک من أنواع البر ويصل ذلک الی الميت وينفعه. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (۶۲۲، ۶۲۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فی زيارة القبور ط قديمی).

البتہ ثواب پہنچانے کے لیے اجتماع، دن اور تاریخ کا اہتمام کرنا اور اس میں قیود ورسوم اور اہلِ میت کی طرف سے دعوت کرنا یہ سب امور قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے ثواب سمجھ کر کرنا جائز نہیں ہیں۔ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۱)

ایصالِ ثواب کے لیے فوراً ثواب پہنچانا لازم نہیں

میت کو ثواب پہنچانے کے لیے جس وقت جو عبادت کی جائے، فارغ ہوتے ہی فوراً اسی وقت ثواب پہنچانا ضروری نہیں، بلکہ بعد میں بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔ نیت کرنے سے اس کو ثواب پہنچ جائے گا۔(۲)

ایصالِ ثواب میں رسم کی پابندی کرنا

"ایصالِ ثواب کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۰۲/۱)

---

(۱) ویکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من أهل المیت، لأنه شرع فی السرور لافی الشرور وهی بدعة مستقبحة .... وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام الی القبر فی المواسم ...... وأطال فی ذلک فی المعراج وقال: وهذه الأفعال کلها للسمعة والریاء فیحترز عنها لأنهم لایریدون بها وجه الله تعالیٰ اهـ. (الشامیة (۲۴۰/۲) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت ط سعید).

🗀 (بزازیة علی هامش الهندیه (۱۸/۴) کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین وهما یتصل بذلک مسائل ط رشیدیه).

🗀 (حاشیة الطحاوی علی المراقی (ص۶۱۷، ۶۱۸) کتاب الصلاة باب أحکام الجنائز فصل فی حملها ونقلها ط قدیمی).

(۲) والظاهر أنه لافرق بین أن ینوی به عند الفعل للغیر أو یفعله لنفسه ثم بعدذلک یجعل ثوابه لغیره لاطلاق کلا مهم. (رسائل ابن عابدین (۱۶۲/۱) الرسالة السابعة شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتهالیل. ط سهیل اکیڈمی).

🗀 الشامیة(۲۴۳/۱) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فی القرأة للمیت واهداء ثوابهاله،ط:سعید.)

🗀 (البحرالرائق (۵۹/۳) کتاب الحج باب الحج عن الغیر ط سعید).

ایصالِ ثواب نابالغ کے لیے کرنا

"نابالغ کو ثواب پہنچانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۷/۲)

ایک میت کی نماز جنازہ دو تین مرتبہ پڑھنا

☆......اگر میت کے ولی نے جنازہ کی نماز پڑھ لی، یا اس کی اجازت سے پڑھائی گئی، یا جس کا حق ہے اس نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو اس میت کے جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنا منع ہے۔

☆......اگر پہلے میت کے ولی نے نماز نہیں پڑھی اور نہ اس کی اجازت سے نماز پڑھی گئی، بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی یا پڑھائی جن کو حق نہیں تھا تو ولی دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس دوسری جماعت میں وہ لوگ شریک ہوسکتے ہیں جو پہلی جماعت میں شریک نہیں تھے۔ اور جو لوگ پہلی جماعت میں شریک تھے ان کے لیے دوسری جماعت میں شریک ہونا جائز نہیں۔ اگر ولی کی اجازت کے بغیر نماز پڑھی گئی ہو تو ولی کو دوبارہ پڑھنے کا حق ہے۔(۱)

---

(۱) قولـه: فان صلى عليه غير الولى والسلطان أعاد الولى) لأن الحق له والمراد من السلطان من لـه حـق التقدم على الولى فان الكلام فيما اذا تقدم على الولى من ليس له حق التقدم فليس للولى الاعـادة اذا صـلـى الـقـاضـى أو نـائبـه أو امـام الـحـى، لـما فى الخلاصة والولوالحية والظهيرية والتـنجنيس والواقعات: ولو صلى رجل والولى خلفه ولم يرض به ان صلى معه لايعيد، لانه صلى مـرة، وان لـم يتـابـعـه فان كان المصلى السلطان أو الامام الاعظم فى البلدة أو القاضى أو الوالى عـلى البلدة أو امام حى ليس له ان يعيد، لأنهم أولى بالصلاة منه وان كان غيرهم فله الاعادة اهـ. قـالـوا: ولـوأعـادهـا الـولـى لـيـس لـمـن صلى عليها أن يصلى مع الولى مرة اخرى. (البحر الرائق (۱۸۱/۲) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعيد).

🗁 (الـفـتـاوى الهـنـدية (۱۶۳/۱، ۱۶۴) كـتـاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنازة الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ط رشيديه).=

☆...... سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کی نماز بار بار پڑھنے کی ایک وجہ ان کی خصوصیت تھی۔ یا ہر بار دوسرے شہداء رضی اللہ عنہم کے ساتھ رکھے سے آپ پر جنازہ کی نماز پڑھنا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ نماز کی جگہ اور نیک لوگوں کے جوار کی برکت حاصل کرنے کے لیے ہر بار ساتھ رکھے جاتے تھے۔

دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر جنازہ کی نماز مکرر نہیں ہوئی، ایک ہی دفعہ جنازہ کی نماز ان پر ہوئی، پھر اور شہداء کی جنازہ کی نماز ہوئی۔ لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ وہاں پر رکھا رہا۔ اس کو راوی نے ستر نمازوں سے تعبیر کیا ہے۔ اور نماز سے مراد تکبیر لی ہے۔(۱)

= (فإن صلى غيره) أى الولى (ممن ليس له حق التقدم) على الولى (ولم يتابعه) الولى (أعاد الولى) ولو على قبره ان شاء لاجل حقه، لا لاسقاط الفرض ولذا قلنا: ليس لمن صلى عليها أن يعيد مع الولى لأن تكرارها غيرمشروع (والا) أى وان صلى من له حق التقدم كقاض أو نائبه أو امام الحى أو من ليس له حق التقدم وتابعه الولى (لا) يعيد،لانهم أولى بالصلاة منه. (الدر المختار (۲/۲۲۲، ۲۲۳) كتاب الصلاة باب صلاه الجنازة مطلب تعظيم اولى الامرواجب ط سعيد).

(۱) روى أنه صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين صلاة. وبعضهم أوّلوا ذلك بأنه كان يؤتى بواحد واحد فيصلى عليه رسول الله ﷺ وحمزة رضى الله عنه بين يديه، فظن الراوى أنه كان يصلى على حمزة فى كل مرة، فروى أنه صلى عليه سبعين صلاة. ويحتمل أنه كان ذلك على حسب الرواية وكان مخصوصا بتلك الكرامة. (بدائع الصنائع (۱/۳۲۵) كتاب الصلاة فى الجنائز فصل فى حكم الشهادة فى الدنيا ط سعيد).

(المحيط البرهانى (۳/۵۴، ۵۵) كتاب الصلاة الباب الثانى الثلاثون فى الجنائز قسم آخر فى بيان الاسباب المسقطة لغسل الميت ط ادارة القرآن).

وما فى الحديث من تكرار الصلاة على حمزة، فاما أن يكون خصوصية له رضى الله عنه، واما أنه ﷺ : لم ينو الصلاة عليه فى كل مرة وانما ترك مع الشهداء الآخرين لمحض البركة لوضعه قرب الصلاة وفى جوار الصالحين، وأما ما وقع فى الحديث من قوله: "حتى صلى عليه سبعين صلاة" مع ان شهداء احد كانوا سبعين، فكيف يصح؟ فانكشف عن حقيقته أن فى مراسيل ابى داؤد (ص: ۴۲) عن ابى مالك: "امر رسول الله ﷺ يوم احد بحمزة فوضع وجئى بتسعة فصلى عليهم رسول الله ﷺ فرفعوا وفيهم حمزة فى كل صلوة صلاها اهـ. =

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنازہ کی نماز کا تکرار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔(۱)

ایمبولینس پر جنازہ لے جانا

"جنازے کو گاڑی پر لے جانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۸۳)

اینٹ

☆......قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت بھٹی میں پکی ہوئی اینٹ لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆......اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو

= فوضح بهذه الرواية ان ثبتت معنى قول الراوی: "حتی صلی علیه سبعين صلاة" وهو ان هذه السبع لما كان المقصود به تعلقه بالسبعين كان باعتبار القصد سبعين صلاة لأن كل واحد من الصلاة تعلقت بكل كل من العشرة كما فی التلخيص الحبير ،وقد أعله الشافعی: بأنه متدافع لان الشهداء كانوا سبعين فاذا اوتی بهم عشرة عشرة يكون قد صلی سبع صلوات فكيف يكون سبعين ؟ قال: وان أراد التكبير فيكون ثمانيا وعشرين تكبيرة لاسبعين . واجيب: أن المراد صلی سبعين نفسا وحمزة معهم كلهم فكأنه صلی عليه سبعين صلاة اهـ.(اعلاء السنن (۳۶۴/۸) كتاب الصلاة ابواب الشهيد باب صلوة علی الشهيد ط دار القرآن والعلوم الاسلامية).

(۱) قوله: (لان تكرارها غير مشروع) ظاهره ولو من غير المصلی أوّلا وانظر هذا مع ما قدمناه قريبا من تكرار الصحابة الصلاة علی النبی ﷺ .ثم رأيت فی ابی السعود أن ذلک من خصوصياته ﷺ اهـ. وكانه لعدم اهتدائهم علی نصب الامام. (الطحطاوی علی الدر (۳۷۷/۱) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة ط المكتبة العربية كانسی روڈ كوئٹہ).

وصلی الصحابة عليه ﷺ أفواجا خصوصية كما أن تأخير دفنه من يوم الاثنين الی ليلة الاربعاء كان ذلک لأنه مكروه فی حق غيره بالاجماع. (حاشية الطحطاوی علی المراقی (ص: ۵۹۱) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل الصلاة عليه ط قديمی).

واما تكرار الصلاة علی النبی ﷺ ففی ابن ماجه ايضا:والتكرار عندنا غير جائز فتكرار الصلاة علی النبی ﷺ من خصوصيته. (عرف الشذی علی هامش جامع ترمذی (۱۹۷/۱) ابواب الجنائز باب ماجاء فی قتلی احد وذكر حمزة ط سعيد).

تو بھٹی کی پکی ہوئی اینٹ لگانے کی اجازت ہوگی۔ ہاں اگر کچی اینٹ یا پتھر یا لکڑی سے ضرورت پوری ہو جائے تو بھٹی کی پکی ہوئی اینٹ اور لوہے وغیرہ سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس میں آگ کا اثر ہے۔ پتھر، کچی اینٹ اور سیمنٹ کی اینٹ میں یہ قباحت نہیں ہے۔

☆......قبر کے اوپر کسی قسم کی اینٹ لگانا ناجائز ہے۔ البتہ درندوں کے خوف سے کچی اینٹ لگانے کی گنجائش ہے۔(۱)

---

(۱) (ویسوی اللبن...... علیه...... ویستحب القصب واللبن...... وکره وضع الآجر...... والخشب) محمول علی وجود اللبن بلا کلفة والا فقد یکون الخشب والآجر موجودین ویقدم اللبن لان الکراهة لکونهما للإحکام والزینة، ولذا قال بعض مشایخنا: انما یکره الآجر اذا أرید به الزینة، أما اذا أرید به دفع أذی السباع أو شیء آخر لایکره، و ماقیل: أنه لمس النار فلیس بصحیح...... ویکره البناء علیه للإحکام بعد الدفن) لأنه للبقاء والقبر للفناء...... وفی النوازل لاباس بتطیینه و فی الغیاثیة وعلیه الفتوی...... قوله: (أو شیء آخر) کقطع الرائحة أو کانت البلاد کثیرة المطر فیذهب اللبن...... قوله: (فلیس بصحیح) لأن الکفن مسته النار ویغسل المیت بالماء الحار. وأجیب بأن النار لم تمس الماء بخلاف الآجر کماهو ظاهر حموی. وبأن الاجر به أثر النار فیکره فی القبر للتشاؤم بخلاف الغسل بالماء الحار فانه یقع فی البیت فلایکره کما لایکره الاجمار فیه بخلاف القبر وبمثل ماذکر یجاب عن الکفن.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص ۲۰۹، ۲۱۰) کتاب الصلاة باب أحکام الجنائز فصل فی دفنها وحملها ط قدیمی)

(ویسوی اللبن علیه والقصب لاالآجر والخشب) لأنهما لاحکام البناء والقبر موضع البلاء، ولأن بالآجر أثر النار فیکره تفاؤلا کذا فی الهدایة. فعلی الاول یسوی بین الحجر والآجر وعلی الثانی یفرق بینهما کذا فی الغایة...... أطلق المصنف فی منعهما وقیده الامام السرخسی بأن لایکون الغالب علی الاراضی النز والرخاوة فان کان فلابأس بهما کاتخاذ تابوت من حدید لهذا وقیده فی شرح المجمع بأن یکون حوله أما لو کان فوقه لایکره لأنه یکون عصمة من السبع ا هـ. وفی المغرب الآجر الطین المطبوخ. (البحر الرائق (۱۹۴/۲) کتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعید).

ویسوی اللبن علیه والقصب لاالآجر المطبوخ والخشب لو حوله أما فوقه فلایکره ابن ملک...... (وجاز ذلک حوله بأرض رخوة) کالتابوت.....وفی الرد : (قوله لاالآجر)...... قال فی البدائع: لأنه یستعمل للزینة ولاحاجة للمیت الیها ولأنه هما مسته النار فیکره ان یجعل علی المیت تفاؤلا کمایکره ان یتبع قبره بنار تفاؤل...... قوله: (لو حوله الخ) قال فی الحلیة: =

اینٹ پر کلمہ لکھ کر قبر میں رکھنا

''کلمہ طیبہ کفن پر لکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۳/۲)

اینٹ کی بات

ایک زمین کے بارے میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں میں جھگڑا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس زمین کی چار دیواری کی ایک اینٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائی، اس نے کہا: اے اللہ کے بندو! میں ایک ہزار سال تک دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھی، میں نے ہزار شہر آباد کیے تھے، ہزار کنواریوں سے شادی کی تھی، پھر مر کر مٹی ہوگئی، اور اتنے اتنے ہزار سال مٹی میں ملی رہی، پھر مٹی کے برتن بنانے والے نے مجھ سے برتن بنالیا، لوگوں نے مجھے استعمال کیا یہاں تک کہ میں ٹوٹ گئی، پھر ایک ہزار سال تک مٹی میں ملی رہی، تم میں سے ایک شخص نے مجھے لے کر اینٹ بنالیا، اور اس دیوار میں لگادیا۔ تم لوگ کیوں جھگڑ رہے ہو اور کس بات پر لڑائی کر رہے ہو؟ (انجام کار کو نہیں سوچتے، مجھ سے عبرت حاصل کرو)

اس طرح کے بے شمار واقعات ملتے ہیں، اس لیے اس بات کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہیے۔(۱)

= وكرهوا الآجر وألواح الخشب. وقال الامام التمرتاشي: هذا اذا كان حول الميت فلو فوقه لايكره، لأنه يكون عصمة من السبع. وقال مشايخ بخارى: لايكره الآجر فى بلدتنا للحاجة اليه لضعف الأراضي. (الشامية (۲۳۶/۲) كتاب الصلوة باب صلاة الجنازة مطلب فى دفن الميت.)

(۱) ويحكى أن رجلين تنازعا وتخاصما فى ارض، فانطلق الله عزوجل لبنة من حائط من تلك الارض، فقالت: ياهذان فيم تتنازعان؟ وفيم تتخاصمان؟ انى كنت ملكا من الملوك ملكت كذا وكذا سنة ثم مت وصرت ترابا فبقيت كذلك الف سنة ثم أخذنى خزاف يعنى فخاراً فعمل منى اناء فاستعملت حتى تكسرت، ثم عدت ترابا فبقيت ألف سنة، ثم أخذنى رجل فضرب منى لبنة فجعلنى فى هذا الحائط ففيم تنازعكما وفيم تخاصمكما؟ قلت: =

اینٹ کی نصیحت

''اینٹ کی بات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۱۷)

اینٹ نکالنا پرانی قبر سے

''پرانی قبر میں سے اینٹ نکالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۱۷۵)

= والحکایات فی هذا المعنی والوجود شاهد بتجدید مادثر وتغییر ماغیر. (التذکر فی احوال الموتی وامور الآخرة (ص ۲۴) باب ماجاء أن للموت سکرات قبیل باب الموت کفاة لکل مسلم ط دار الحدیث القاهرة).

ب

بات چیت بند کرنا

”قطع تعلق“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۸/۲)

باجہ وغیرہ بجائے

اگر کسی پیر و بزرگ اور مرشد کے جنازہ کے آگے غیر مسلم عقیدت مند باجہ وغیرہ بجائیں اور میت کے ورثاء وغیرہ کے منع کرنے کے باوجود باز نہ آئیں تو منکرات کی وجہ سے جنازہ کے پیچھے جانا نہ چھوڑے، بلکہ اس منکر کو روکنے کی کوشش کرے۔ (۱)

بازار میں جنازہ کی نماز پڑھنا

کسی مجبوری کے بغیر بازار میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

---

(۱) یکره خروجهن تحريما وتزجر النائحة ولايترك اتباعها لأجلها..... وفي الرد: قوله: (وتزجر النائحة) وكذا الصائحة شرنبلالية (قوله: ولايترك اتباعها لأجلها) أي لأجل النائحة؛ لأن السنة لاتترك بما اقترن بها من البدعة. (الدر مع الرد (۲۳۲/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في حمل اليميت ط سعيد).

وان كان مع الجنازة نائحة أو صائحة زجرت فان لم تزجر فلابأس بأن تتبع الجنازة ولايمنع لأجلها، لأن الاتباع سنة فلاتترك ببدعة من غيره. (البحر الرائق (۱۹۲/۱) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلاته ط سعيد).

حاشية الطحاوي على المراقي (ص ۶۰۵) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل في حملها ودفنها ط قديمي).

(۲) وكذا تكره في أماكن كفوق كعبة وفي طريق ومزبلة ومجزرة ومقبرة ومغتسل ...... الخ وفي الرد: قوله: كفوق كعبة....) أي لمافيه من ترك تعظيمها المأمور به وقوله وفي طريق، لأن فيه منع الناس من المرور وشغله بما ليس له لأنها حق العامة للمرور. (الدر مع الرد (۳۷۹/۱) كتاب الصلاة مطلب في اعراب كائنا ماكان ط سعيد).=

باغی

☆......اگر اسلامی حکومت کا باغی مقابلہ میں مارا جائے، تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔ اور غسل بھی نہ دیا جائے۔ ایسے ہی اس کو دفن کر دیا جائے، تا کہ دوسروں کو عبرت اور سبق حاصل ہو۔ اور بغاوت سے باز آجائیں۔

اور اگر حکومت اسلامی نہیں ہے، اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے لڑتے ہوئے مر جائے تو وہ ''باغی'' کے حکم میں نہیں ہوگا۔ اور اس کو غسل کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

☆......اور اگر باغی اپنی موت مرے تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔

☆......اگر باغی لوگ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہیں تو ان کو غسل نہیں دینا چاہیے، تا کہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔

واضح رہے کہ اسلامی حکومت کے خلاف لڑنے والوں کو باغی کہتے ہیں۔

= تکره صلاة الجنائز فی الشارع وأراضی الناس.... (قوله: تكره الجنائز) لشغل حق العامة فی الاول وحق المالك فی الثانی. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص ٥٩٦) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل الصلاة عليه ط قديمى).

تكره صلاة الجنازة فی الشارع وأراضی الناس كما فی المضمرات. (عالمگیری (١/١٦٥) كتاب الصلاة الباب الهادى والعشرون الفصل الخامس فی الصلاة على الميت ط رشيديه).

وهی فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطريق) فلايغسلوا ولايصلى عليهم (اذا قتلوا فی الحرب ولو بعده صلى عليهم لأنه حد أو قصاص.... وفی الرد: قوله (بغاة) هم قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام بغير حق. قوله: (فلايغسلوا الخ) وفی نسخة: فلايغسلون وهی أصوب وانما لم يغسلوا ولم يصل عليهم اهانة لهم وزجر الغيرهم عن فعلهم. قوله: (ولو بعده) قال الزيلعی: واما اذاقتلوا بعد ثبوت يد الامام عليهم فانهم يغسلون ويصلى عليهم. وهذا تفصيل حسن أخذبه كبار المشائخ، لأن قتل قاطع الطريق فی هذه الحالة حد أو قصاص ومن قتل بذلك يغسل ويصلى عليه وقتل الباغی فی هذه الحالة لسياسية أو لكسر شوكتهم فينزل منزلته لعودنفعه الى العامه اهـ. =

باقی اعضاء دفن کے بعد ملے

''دفن کے بعد باقی اعضاء ملے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۵۳)

بال

میت کے بال، مونچھ کاتراشنااور بغل اور زیر ناف کے بالوں کو دور کرنا مکروہ ہے۔اس لیےان چیزوں کواپنی اپنی حالت میں رہنے دیا جائے۔شریعت کا تقاضایہ ہے کہ جس طرح وفات ہوئی اسی حال میں دفن کیا جائے۔ اگر میت کے جسم سے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز خود بخود گر جائے تو اس کو بھی کفن میں رکھ کر ساتھ ہی دفن کر دیا جائے۔(۱)

= وقوله: أو قصاص أى بان كان ثم مايسقط الحد كقطعه على محرم ونحوه مماذكر فى بابه. وقدعلم من هذا التفصيل أنه لومات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذ أو بعده يصلى عليه كما بحثه فى الحلية. وقال:لم أره صريحا. (الدر مع الرد (۲/ ۲۱۰) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى ط سعيد).

قوله: (لأبغى وقطع طريق) أى لايغسل من قتل للبغى أو قطع الطريق واذا لم يغسلا لم يصل عليهما لان عليا رضى الله عنه لم يصل على البغاة ولم ينكر عليه فكان اجماعاً،وقطاع بمنزلتهم أطلقه فشمل ماإذا قتلوا فى حال الحرب أو أخذوا أو قتلوا بعده كذا روى عن محمد.وفرق الصدر الشهيد بينهما فوافق فى الاول وقال بالصلاة فى الثانى. قال فى التبيين: وهذا تفصيل حسن أخذ به الكبار من المشائخ والمعنى فيه ان القتل فى الثانى حد أو قصاص فى قاطع طريق، وفى البغاة لكسر شوكتهم فنزل منزلته لعود منفعته الى العامة. وهذا التفصيل ربما يشير اليه قوله: لبغى فان من قتل بعد الحرب لم يقتل لبغى وانما قتل قصاصا. (البحرالرائق (۲/ ۲۰۰) كتاب الجنائز باب الشهيد ط سعيد).

حاشية الطحاوى على المراقى (ص ۶۰۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فى حملها ونقلها ط قديمى).

(۱) (ولايسرح شعره) أى يكره تحريما (ولايقص ظفره) الاالمكسور (ولاشعره)....قوله: (أى يكره تحريما) لما فى القنية من أن التزيين بعد موتها والا متشاط وقطع الشعر لايجوز نهر،فلو قطع ظفره أو شعره أدرج معه فى الكفن قهستانى عن العتابى.(الدر مع الرد (۲/ ۱۹۷، ۱۹۸)=

بال بڑے ہیں

اگر میت کے بال بڑے ہیں تو انہیں گرتے اور ازار کے درمیان رکھ دیا جائے۔(۱)

بالغ نابالغ کا جنازہ ایک ساتھ ہو تو دعا کیسے پڑھے؟

بالغ نابالغ دونوں کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھنے کی صورت میں تیسری تکبیر کے بعد پہلے بالغ کی دعا پڑھے، پھر نابالغ کی دعا پڑھے۔(۲)

= کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة قبيل مطلب في حديث "كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي" ط سعيد).

(البحر الرائق (۱۷۳/۲) كتاب الجنائز ط سعيد).

(ولا يقص ظفره) الا أن يكون مكسورا فلابأس بأخذه ورميه روى ذلك عن الامام والثاني كمافي البحر وغيره وفي القهستاني عن العتابية: فلو قطع شعره أوظفره أدرج معه في الكفن. (حاشية الطحاوي (ص ۵۷۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

(۱) (ويجعل شعرها ضفيرتين) وتوضعان (على صدرها فوق القميص) مراقي الفلاح مع حاشية الطحاوي (ص ۵۷۸) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

(الدر المختار (۲۰۴/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن ط سعيد).

(حلبي كبير (ص ۵۸۱) فصل في الجنائز ط سهيل اكيڈمي).

(۲) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلاة لكل منها أولى) وهو ظاهر (ويقدم الأفضل فالأفضل ان لم يكن سبق (وان اجتمعن ...... وصلى مرة واحدة صح ...... قوله: (وصلى مرة واحدة صح) ويكتفى لهم بدعاء واحد كما بحثه بعضهم. ويؤيده أن الضمائر ضمائر جمع في قوله: اللهم اغفر لحينا الخ بقي ماذا كان فيهم مكلفون وصغار، والظاهر أنه يأتي بدعاء الصغار بعد دعاء المكلفين كمامر. (حاشية الطحاوي مع المراقي (ص ۵۹۲، ۵۹۳) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل الصلاة عليه ط قديمي).

ولا يستغفر فيها لصبي ومجنون بل يقول بعد دعاء البالغين اللهم اجعله لنا فرطا ...... (الدر مع الرد (۲۱۵/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة ط سعيد).

بتی کا انتظام کرنا مسجد میں

''مسجد میں بتی کا انتظام کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۵/۲)

بجلی میں جل کر مر گیا

''جل کر مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۷/۱)

بچوں سے قبر کا سوال ہوگا یا نہیں؟

چھوٹے بچے مر جاتے ہیں، ان سے قبر میں سوال ہوگا یا نہیں؟: اس بارے میں اختلاف ہے، بعض علماء نے کہا ہے کہ منکر ونکیران سے سوال کریں گے۔

اور قرطبی نے لکھا ہے کہ سوال کے وقت اللہ تعالیٰ بچے کو پوری عقل دیتا ہے تا کہ وہ اپنی نیک بختی کا درجہ پہچانے اور جو سوال کیا جاتا ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

جو یبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن مزاحم کا ایک بچہ چھ دن کا مرا، انہوں نے کہا: جب میرا بچہ لحد میں رکھنا تو کفن کی گرہ اور اس کا چہرہ کھول دینا، کیونکہ اس کو بٹھا کر سوال کریں گے، جو یبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ بچے سے بھی سوال ہوگا، اس نے تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے، فرمایا کہ: میثاق کے دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکال کر اپنے معبود ہونے کا سب سے اقرار لیا ہے اور سب نے اقرار کیا ہے، اس اقرار کا سوال ہوگا۔

اور بعض علماء نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ بچوں سے سوال نہیں ہوگا، کیونکہ سوال اس سے ہونا چاہئے جس کو عقل اور سمجھ ہو، اور بچہ اس سے پاک ہے، اور نسفی نے ''بحر الکلام'' میں لکھا ہے کہ انبیاء اور مومن کے بچوں سے منکر ونکیر کا سوال نہیں ہوگا، اور ان

پر عذاب اور حساب بھی نہیں ہوگا، حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر فتوی دیا ہے۔(۱)

بچوں کا کفن

☆...... اگر نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی مر جائے جو ابھی جوان (بالغ) نہیں ہوئے، لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئے تھے تو لڑکے کے کفن میں تین کپڑے دینا اور لڑکی کے کفن میں پانچ کپڑے دینا سنت ہے۔ اگر لڑکی کو پانچ کے بجائے تین اور لڑکے کو تین کے بجائے دو ہی کپڑوں میں کفن دیا جائے تب بھی کافی ہے۔ غرض یہ کہ جو حکم بالغ مرد و عورت کا ہے، وہی حکم نابالغ لڑکے اور لڑکی کا ہے۔ بالغ مرد و عورت کے لیے وہ حکم تاکیدی ہے، اور نابالغ لڑکے اور لڑکی کے لیے بہتر ہے۔

☆...... جو بچہ یا بچی بہت کم عمری میں فوت ہو جائیں اگر انہیں مسنون کفن نہ دیا جائے، بلکہ بچے کو صرف ایک اور بچی کو صرف دو کپڑوں میں کفن دیا جائے تو بھی

(۱) ومما كثر السوال عنه الأطفال ، هل يسألونه ؟ وهٰذه المسألة ذكرها ابن القيم فى كتاب الروح ، وحكى فيها قولين للحنابلة ، أحدهما : نعم ، لحديث أنه ﷺ صلى على صبى ، فقال : اللّٰهم قه عذاب القبر ، وهٰذا الّذى جزم به القرطبى ، وقال : لأنّ العقل يكمل لهم ليعرفوا بذٰلك منزلتهم وسعادتهم ، ويلهمون الجواب عما يسألونه عنه ، قلت : قال به الضحاك . فأخرج ابن جرير ، عن جويبر قال : مات ابن الضحاك بن مزاحم ابن ستة أيام ، فقال : إذا وضعت ابنى فى لحده ، فأبرز وجهه وحل عقده ، فإن ابنى مُجلَسٌ ، ومسئول ، فقلت : عمّ يسأل ، قال : عن الميثاق الّذى أقرّبه فى صلب آدم .

والثانى ، لأنّ السوال إنّما يكون لمن عقل الرسول والمرسل ، فيسأل : هل آمن بالرسول وأطاعه أم لا ؟ والجواب عن الحديث أنّه ليس المراد فيه بعذاب القبر وعقوبته ، ولا السوال ، بل مجرد الألم بالهم والغم والحسرة والوحشة والضغطه الّتى تعم الأطفال وغيرهم ، وهٰذا القول هو الصحيح بل الصواب .

وقد قال النسفى فى بحر الكلام : الأنبياء وأطفال المؤمنين ليس عليهم الحساب ، ولا عذاب القبر ، ولا سوال منكر و نكير ، وقد جزم أصحابنا الشافعية بأن الطفل لا يلقن بعد الدفن وإن التلقين يختصّ بالبالغ ، هٰذا ذكره النووى فى الروضة وغيرها ، وهو دليل على أن الأطفال لا يسألون ، وقد أفتٰى به الحافظ ابن الحجر كما تقدم نقله عنه .(شرح الصدور : (ص: ۱۹۱ ، ۱۹۲) قبل : باب فظاعة القبر وسهولته و سعته على المؤمن ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

درست ہے۔ اور جنازہ کی نماز اور تدفین دستور کے مطابق کی جائے۔(۱)

بچہ، بچی کو غسل کون دے؟

کم عمر بچے اور بچی کا انتقال ہو جائے تو اس کو مرد اور عورت میں سے کوئی بھی غسل دے سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) والمراهق كالبالغ ومن لم يراهق ان كفن في واحد جاز.....وفي الرد: (قوله: والمراهق كالبالغ) الذكر كالذكر والانثى كالانثى،قال في البدائع: لان المراهق في حياته يخرج فيما يخرج فيه البالغ عادة، فكذا يكفن فيما يكفن فيه.قوله: (ومن لم يراهق) هذا لو ذكرا قال الزيلعي: وأدنى مايكفن به الصبي الصغير ثوب والصبية ثوبان اهـ وقال في البدائع: وان كان صبيا لم يراهق فان كفن في خرقتين ازار ورداء فحسن، وان كفن في ازار واحد جاز وأما الصغيرة فلابأس أن تكفن في ثوبين اهـ.أقول: في قوله فحسن اشارة الى انه لو كفن بكفن البالغ يكون أحسن لما في الحلية عن الخانية والخلاصة: الطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة، الأحسن أن يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن في ثوب واحد جاز اهـ وفيه اشارة الى ان المراد بمن لم يراهق من لم يبلغ حد الشهوة. (الدر مع الرد (۲۰۴/۲) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب في الكفن ط سعيد).

🗀 والصبي المراهق في الكفن كالبالغ والمراهقة كالبالغة وأدنى مايكفن به الصبي الصغير ثوب واحد والصبية ثوبان كذا في التبيين. (عالمگيری (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز الفصل الثالث في التكفين ط رشيديه).

🗀 (حاشية الطحاوى على المراقى (ص۵۷۵) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

🗀 وفي المحيط: والغلام المراهق والجارية المراهقة بمنزلة البالغ وان كان لم يراهق يكفن في خرقتين ازار ورداء، وان كفن في ازار واحد أجزأ وفي الينابيع: أدنى مايكفن فيه الصبي الصغير ثوب واحد والصغيرة ثوبان. وقال قاضي خان: والطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة فالأحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن في ثوب واحد جاز. (حلبي كبير (ص ۵۸۱) فصل في الجنائز ط سهيل اكيڈمی).

(۲) ويجوز للرجل والمرأة تغسيل صبي وصبية لم يشتهيا) لأنه ليس للأعضائهما حكم العورة (مراقى الفلاح مع حاشية الطحاوى (ص۵۷۳) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمي).

🗀 (عالمگيری (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز الفصل الثاني في الغسل ط رشيديه).

🗀 والصبي الذى لايشتهي والصبية كذلك غسلهما الرجال والنساء. (البحر الرائق (۱۷۴/۲) كتاب الجنائز ط سعيد).

بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے

☆......اگر حاملہ عورت مرجائے اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کرتا ہے تو اس کے پیٹ کو کاٹ کر بچے کو نکالا جائے گا، یعنی حمل کو اتنی مدت ہوگئی کہ بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگے اور ماں کے مرنے پر بھی اس میں حرکت واضطراب باقی ہے تو اس وقت آپریشن کر کے بچہ کو نکالا جائے گا۔

☆......حمل کی مدت چار مہینے ہونے کے بعد حمل میں جان پڑتی ہے، اس کے بعد سے بچہ حرکت کرنے لگتا ہے۔ اگر بچہ حرکت کرتا ہے تو وہ زندہ ہے، اس کو پیٹ چاک کر کے نکالا جائے گا۔ اور اگر حمل نو ماہ کا ہے لیکن اس میں حرکت نہیں ہے تو وہ مردہ ہے، اس کو پیٹ کاٹ کر نہیں نکالا جائے گا۔(۱)

☆......موجودہ دور میں حمل کی موت وحیات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بہت سارے آلات ایجاد کیے گئے ہیں ان کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

بچہ پیٹ میں زندہ ہے

اگر کسی عورت کا حمل کی حالت میں انتقال ہوجائے، اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو عورت کا آپریشن کر کے بچہ نکال لیا جائے گا، پھر اگر زندہ نکلنے کے بعد یہ

---

(۱) (حامل ماتت وولدها حي) يضطرب (شق بطنها) من الأيسر ويخرج ولدها. (الدر المختار: ۲۳۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت. ط: سعيد)

▭ حامل ماتت فاضطرب في بطنها ولد فان كان اكبر الرّاى انه حي يشق بطنها لانا ابتلينا ببليتين فنختار أهونهما وشق بطن الام الميتة اهون من هلاك الولد الحي. (بدائع الصنائع: (۵/ ۱۳۰) كتاب الاستحسان، فصل في حكم الاحتكار. ط: سعيد)

▭ (البحر الرائق: (۱۸۸/۲) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ــــــ ط: سعيد)

بچہ بھی مرجائے تو دوسرے بچوں کی طرح اس کا بھی نام رکھا جائے گا۔ غسل اور کفن دیا جائے گا۔اور جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۱)

بچہ پیٹ میں مرگیا

☆......اگر کسی عورت کا حمل کی حالت میں انتقال ہو جائے، اور حمل میں اب تک جان نہیں پڑی یا جان پڑی ہے، لیکن باہر نکالنے سے پہلے ہی وہ مرگیا ہے تو اب مردہ ماں کے پیٹ کا آپریشن کر کے بچہ کو نہیں نکالا جائے گا۔(۲) لیکن اگر نکال لیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے۔(۳)

☆......آج کل الٹرا ساؤنڈ اور دیگر آلات کے ذریعے بچے کی زندگی و موت کا معلوم کرنا آسان ہے۔

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى.(بدائع الصنائع:(۱/۱۱۳)، كتاب الصلاة.في الجنازة،فصل: الكلام فى صلوة الجنازة.ط:سعيد)

ومن استهل صلى عليه والالا) استهلال الصبى فى اللغة: أن يرفع صوته بالبكاء عندولادته..وفى الشرع: أن يكون منه مايدل على حياته من رفع صوت أو حركة عضو ولو أن يطرف عينه. وذكر المصنف : أن حكمه الصلاة عليه ويلزمه ان يغسل....وأن يسمى وان لم يبق حيالاكرامه لانه من بنى آدم.(البحر الرائق:(۲/۱۸۸) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته، ــــــ ط:سعيد)

(الدرمع الرد:(۲/۲۲۷) باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه ط:سعيد)

(۲) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱، على الصفحة: ؟؟؟؟؟؟؟؟؟ (حامل ماتت وولدهاحى)

(۳) (وان لم يستهل غسل) وان لم يتم خلقه (فى المختار) لأنه نفس من وجه (وأدرج فى خرقة وسمى (ودفن ولم يصل عليه).(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۵۹۸) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز فصل:الصلاة عليه،ط:قديمى)

ومن استهل بعدالولادة سمى وغسل وصلى عليه وان لم يستهل أدرج فى خرقة ولم يصل عليه ويغسل فى غيرظاهر الرواية وهو المختار كذا فى الهداية.(عالمگيری(۱/۱۵۹)كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثانى فى الغسل،ط:رشيديه)

(الدرمع الرد:(۲/۲۲۸)، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

☆......مزید ''بچہ میں جان نہیں پڑی'' عنوان تحت دیکھیں!

بچہ زندہ پیدا ہوا

جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی ہی دیر میں مرگیا، یا پیدا ہوتے ہی خود مرگیا تو اس کو بھی سنت طریقے سے غسل دیا جائے گا، اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

بچہ کافر کا

''غیر مسلم کا بچہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲،۶۶)

بچہ کا کچھ حصہ نکلا اور ماں مرگئی

☆......عورت کے پیٹ سے بچے کا کچھ حصہ نکلا اور وہ عورت مرگئی تو اگر بچہ بھی مرگیا تو اس کو ماں سے جدا نہیں کیا جائے گا، صرف عورت کو غسل اور کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا کافی ہے۔

☆......اور اگر بچہ زندہ ہے تو اس کو ماں سے نکال لیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى . (بدائع الصنائع: (۳۱۱/۱) كتاب الصلاة ، في الجنازة، فصل: الكلام في الصلاة الجنازة، ط: سعيد)

🗀 ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه.... ويسمى...ان استهل....(قوله: يغسل ويصلي عليه) أي ويكفن، ولم يصرح به لعلمه مماذكره ، لأن ستر العورة شرط لصحة الصلاة تأمل . (الدر مع الرد: (۲۲۷/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

🗀 (البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته)، ط: سعيد)

(۲) حامل ماتت ولدها حي) يضطرب (شق بطنها) من الايسر ويخرج ولدها ولو بالعكس وخيف على الام قطع وأخرج ميتاً والالا . (الدر المختار: (۲۳۸/۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في دفن الميت)، ط: سعيد)

🗀 قالوا: الحبلى اذا ماتت وفي بطنها ولد يضطرب يشق بطنها ويخرج الولد لايسع الا ذلك كذا في الظهيرية. (البحر الرائق: (۱۸۸/۲)، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد) =

بچہ کی شناخت نہیں ہوسکتی

''شناخت نہیں ہوسکتی لڑکا ہے یا لڑکی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱؍۴۵۰)

بچہ مرا ہوا پیدا ہو

جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو یا حمل ساقط ہو جائے، اُسے صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر کفن دینا کافی ہے، مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔(۱)

بچہ مردہ پیدا ہوا

اگر بچہ مردہ پیدا ہوا اس میں زندہ پیدا ہونے کی کوئی علامت معلوم نہیں ہے، لیکن ناک، کان، ہاتھ، پیر وغیرہ پورا بنا ہوا جسم ہو تو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔(۲)

= (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص:(۵۹۷) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل الصلاة علیه، ط:قدیمی)

(۱) واذ استبان بعض خلقه غسل...... وأدرج فی خرقة ودفن ولم یصل علیه.

(الدرالمختار:(۲/۲۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه. ط:سعید)

(وان لم یستهل غسل) وان لم یتم خلقه(فی المختار) لانه نفس من وجه (وأدرج فی خرقة) وسمی (ودفن ولم یصل علیه)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ؟؟؟؟؟ فصل: الصلاة علیه، ط:قدیمی)

(البحرالرائق(۲/۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل:السلطان احق بصلاته ط:سعید)

(۲) واذ استبان بعض خلقه غسل....وأدرج فی خرقة ودفن ولم یصل علیه.

(الدرالمختار(۲/۲۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علیٰ کون الشاتم فیه.ط:سعید)

(وان لم یستهل غسل) وان لم یتم خلقه(فی المختار) لانه نفس من وجه (وأدرج فی خرقة) وسمی (ودفن ولم یصل علیه). (مراقی الفلاح فی مع حاشیة الطحطاوی(۵۹۸)، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز،فصل: الصلاة علیه،ط: قدیمی)

(البحرالرائق(۲/۱۸۸) کتاب الجنائز، فصل:السلطان احق بصلاته،ط:سعید)

بچہ میں جان نہیں پڑی

اگر ماں کے پیٹ میں بچے میں ابھی جان نہیں پڑی یا پڑی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مر گیا زندہ نہیں اور کوئی حرکت اس میں نہیں تو اس مرنے والی حاملہ عورت کو بچے کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔ پیٹ چاک کر کے بچے کو نہیں نکالا جائے گا۔(۱)

بچہ ہے یا بچی معلوم نہیں تو دعا کون سی پڑھے؟

بچے کے جنازے کی نماز میں جب کہ بعد میں شریک ہونے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً " مذکر کی ضمیر کے ساتھ پڑھے، کیوں کہ " ہ"، ضمیر شخص کی تاویل کے ساتھ مونث کی طرف بھی راجع ہو سکتی ہے۔ اور مونث کی ضمیر " ھا" کے ساتھ پڑھنا بھی " نفس" کی تاویل کے ساتھ درست ہے۔ یعنی مذکر اور مونث دونوں ضمیروں کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

(۱) حامل ماتت ولدها حی) یضطرب (شق بطنها) من الایسر ویخرج ولدها ولوبالعکس وخیف علی الام قطع وأخرج میتاً والالا. (الدر المختار(۲۳۸/۲)، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت)، ط: سعید)

قالوا: الحبلی اذا ماتت فی بطنها ولد یضطرب یشق بطنها ویخرج والولد لا یسع الا ذلک کذا فی الظهیریة. (البحر الرائق(۱۸۸/۲)، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(۵۹۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

(۲) (فتاوی دار العلوم دیوبند: (۳۰۱/۵) فصل خامس نماز جنازہ "عنوان" بچے کی نماز میں جب معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے؟ ط: دار الاشاعت)

وان کان غیر مکلف یقول..... اللهم اجعله لنا فرطاً اللهم واجعله لنا اجراً وذخراً واجعله لنا شافعاً مشفعاً. (حلبی کبیر(۵۸۷) فصل: فی الجنائز، ط: سهیل اکیڈمی)

ولا یستغفر لصبی ولا لمجنون ویقول اللهم اجعله لنا فرطاً واجعله لنا اجراً وذخراً واجعله لنا شافعاً مشفعاً. (البحر الرائق(۱۸۴/۱) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعید)=

بحری جہاز میں فوت ہوگیا

''سمندر میں فوت ہوگیا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۲۹)

بخیل

''دننگی کھڑی ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۴۴۳)

بدبو آنے کی حکمت مردہ کے بدن سے

''بدن کا سڑنا اور گلنا''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۴)

بدتر آدمی

''بہتر لوگ''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۶)

بددعا نہ کرنا

''قبر پر نہ بیٹھے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۹۱)

بدعتی کے جنازہ کی نماز

بدعتیوں کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنا ضروری ہے، کیوں کہ وہ بھی کلمہ گو ہیں، کافر نہیں ہیں۔البتہ اس میں پیشوا اور بڑے لوگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تاکہ

= وروى مثله سفيان في جامعه،عن الحسن:قال:والظاهر أنه يدعو بهذه الألفاظ الواردة في هذه الأحاديث،سواء كان الميت ذكراً أو انثى،ولايحول الضمائر المذكورة الى صيغة التأنيث اذا كانت الميت أنثى لأن مرجعها الميت، وهو يقال على الذكر والأنثى.(تحفة الأحوزي(۴/۹۱)، ابواب الجنائز، باب مايقول في الصلاة على الميت،ط:سعيد)

(فقه السنه(۱/۳۴۵) الجنائز، الصلاة على الميت،موضع هذه الأدعية،ط:دارابن كثير)

دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ (۱)

بدکار عورت کے جنازہ کی نماز

☆......اگر کوئی مسلمان عورت غیر مسلم کی بیوی بن کر رہی، اور کئی سال تک اس غیر مسلم کے ساتھ مل کر شراب و کباب اور کفر و شرک میں شریک رہی، پھر اس کے بعد انتقال ہوگیا تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر غیر مسلم کے ساتھ بتوں وغیرہ کی پوجا پاٹ اور عبادت کرنا ثابت ہوجائے تو اس کی جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ اور اگر بتوں کی عبادت اور پوجا کرنا ثابت نہ ہو تو اس کے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

واضح رہے کہ زنا مسلمان سے کرے یا کافر سے کبیرہ گناہ ہے۔ اسی طرح شراب پینا قطعی طور پر حرام ہے، اس سے آدمی فاسق ہوجاتا ہے، کافر نہیں ہوتا، لیکن

---

(۱) وهي فرض على كل مسلم مات خلا أربعة (بغاة وقطاع طريق...... اذا قتلوا في الحرب...... وكذا اهل عصبة ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي ط سعيد)

🗀 فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوٰة باب الجنائز، فصل: الكلام في صلوة الجنازة. طـ سعيد)

🗀 قال القاضي! مذهب العلماء كافة، الصلوة على كل مسلم. و محدود و مرجوم وقاتل نفسه وولد الزناء. وعن مالك وغيره: ان الامام يجتنب الصلوة على مقتول في حد وان اهل الفضل لايصلون على الفساق زجرا لهم. (الكامل شرح الصحيح لمسلم للنواوي (۱/۳۱۴) كتاب الجنائز فصل في جواز زيارة قبور المشركين، قبيل كتاب الزكاة ط قديمي.)

(۲) وشرطها اسلام الميت. (البحر الرائق (۱/۱۷۹) كتاب الجنائز فصل السلطان احق بصلاته ط سعيد)

🗀 وشرائطها ستة اولها اسلام الميت لأنها شفاعة وليست لكافر. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحاوي (ص: ۵۸۱) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمي)

🗀 (حلبي كبير (ص: ۵۸۳) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمي)

سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ اس کام کو چھوڑنا اور اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے، ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

☆ ...... حدیث شریف میں ہے کہ ہر نیک وبد کے جنازے کی نماز پڑھنی چاہیے۔(۲)

اس لیے فاسقہ فاجرہ مسلمان عورت کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ جنازہ کی نماز میں عام آدمی شریک ہو، نیک صالح اور پیشوا لوگ شریک نہ ہوں تا کہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔(۳)

---

(۱) اما حكاية ابى ذر قول رسول الله ﷺ على رغم انف ابى ذر فللشرف والافتخار وفيه: ان الكبيرة لاتسلب اسم الايمان. وأنها لاتحبط الطاعة وأن صاحبها لايخلد فى النار وأن عاقبته دخول الجنة. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۱۲/۲۲) كتاب اللباس، باب الثياب البيض ط:دارالكتب العلمية.)

وفى السراجية : المؤمن لايخرج عن الايمان بارتكاب الكبيرة ، واذا مات بغير توبة فهو فى مشيئة الله تعالىٰ ان شاء غفر له وان شاء عذبه بقدر جنايته أو أقل ثم يدخله الجنة. (البحرالرائق (۲۰۵/۸) كتاب الكراهية، ط: سعيد.)

(بدائع الصنائع (۱۷/۷) كتاب آداب القاضى، فصل أو اما بيان حكم خطا القاضى فى القضاء قبيل كتاب القسمة، ط: سعيد)

(الدر مع الرد (۳۹۹/۶) كتاب الحظر والاباحة، فصل :فى البيع فرع ط: سعيد)

(۲) "صلوا خلف كل بر وفاجر ، وصلوا على كل بر وفاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر" (كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال (۵۴/۶) رقم الحديث: ۱۴۸۱۵، كتاب الامارة والقضاء من الاقوال،الفصل الثالث فى أحكام الأمارة و آدابها، الفرع الثانى فى اطاعة الأمير والترهيب عن البغى ومخالفته ،ط: موسسة الرسالة.)

(سنن الدار قطنى (۵۷/۲) كتاب العيدين باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه رقم الحديث ۱۰ ط دارالمعرفة بيروت.)

(سنن البيهقى الكبرىٰ (۱۹/۴) كتاب الصلاة باب الصلاة على من قتل نفسه غيرمستحل لقتلها ط مكتبة دار الباز مكة مكرمة.)

(۳) انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة: ؟؟؟؟؟، رقم: ۱. وهى فرض على كل مسلم مات خلا

بدن کا اکثر حصہ نکلتے وقت زندہ تھا

پیدائش کے وقت بدن کا اکثر حصہ نکلنے تک زندہ تھا، اس کے بعد مر گیا اس کا حکم زندہ بچہ پیدا ہونے کی طرح ہے۔ اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر سنت کے مطابق دفن کیا جائے گا۔ (۱)

اگر لڑکا ہے تو مَردوں کی طرح، اور اگر لڑکی ہے تو عورتوں کی طرح کفن دینا بہتر ہے۔ لیکن ایسے لڑکے کو صرف ایک کپڑے اور لڑکی کو صرف دو کپڑوں میں بھی کفن دینا درست ہے، اس کا نام بھی رکھا جائے گا۔ (۲)

بدن کا اکثر حصہ نکلنے سے پہلے مر گیا

اگر بچے کے بدن کا اکثر حصہ نکلنے سے پہلے مر گیا تو وہ مردہ بچہ پیدا ہونے

---

(۱) وان مات حال ولادته فان كان خرج اكثر صلى عليه. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوة في الجنائز فصل اما الكلام في صلاة الجنازة. — في المحيط: قال ابوحنيفة: اذا خرج بعض الولدوتحرك ثم مات فان كان خرج اكثره صلى عليه. (البحرالرائق (۲/۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد.)

ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ...... ويسمى (ان استهل) .... اى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره. (الدرالمختار (۲/۲۲۷) كتاب الصلوة باب صلاة الجنائز مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلانا في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد).

(۲) وفي المحيط : والغلام المراهق والجارية المراهقة بمنزلة البالغ وان كان لم يراهق يكفن في خرقتين، ازار ورداء، وان كفن في ازار واحد أجزأ وفي الينابيع : ادنى ما يكفن فيه الصبي الصغير ثوب واحد والصغيرة ثوبان. وقال قاضي خان: والطفل الذى لم يبلغ حد الشهوة فالأحسن ان يكفن فيما يكفن فيه البالغ وان كفن في ثوب واحد جاز. (حلبي كبير (ص ۵۸۱) فصل في الجنائز ط سهيل اكيڈمي).

والصبي المراهق في الكفن كالبالغ والمراهقة كالبالغة وادنى مايكفن به الصبي الصغير ثوب واحد والصبية ثوبان كذا في التبيين. (عالمگيرى (۱/۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز الفصل الثالث في التكفين) ط رشيدية.

(الدر مع الرد (۲/۲۰۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن.)

کے حکم میں ہوگا۔ اور بدن کا اکثر حصہ نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر بچہ سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینے تک نکلنے سے اکثر حصہ نکلنا سمجھا جائے گا۔ اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک زندہ نکلنے سے اکثر حصہ نکلنا سمجھا جائے گا۔ (۱)

بدن کا سڑنا اور گلنا

☆ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر سڑنے اور بدبودار ہوجانے کا حکم میں نہ کرتا تو آدمی اپنی میت کو گھروں میں رکھتے۔ (۲)

☆ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے تین چیزوں سے اپنے بندوں پر آسانی کردی ہے، ایک یہ کہ غلّہ پر کیڑوں کو مقرّر کیا، اگر ایسا نہ کرتا تو بادشاہ تمام غلہ کو اپنے پاس جمع کر لیتے، جس طرح سونا چاندی کو جمع کر لیتے ہیں۔ دوسری یہ ہے کہ موت کے بعد

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه...... ويسمى (ان استهل)...... اى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره. قوله بعد خروج أكثر متعلق بوجد فلو خرج رأسه وهو يصح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه ما لم يخرج أكثر بدنه حيًا بحر عن المبتغى. وحد الأكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الرأس صدره نهر عن منية المفتى. (الدر مع الرد (۲/۲۲۷) كتاب الصلوة باب صلاة الجنائز مطلب مهم: اذا قال ان شتمت فلانا فى المسجد يتوقف على كونِ الشاتم فيه، ط:سعيد)

(ومن استهل) ان وجد منه حال ولادته حياة بحركة أو صوت وقد خرج اكثره، وصدره ان نزل برأسه مستقيما وسرته ان خرج برجليه منكوسا. قوله: (وصدره الخ) عطف تفسير على قوله أكثره كما يفيده الشرح الاولى وهو صدره. (حاشية الطحاوى مع مراقى (ص۵۹۷) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل الصلاة عليه، ط:قديمى).

ويعتبر فى ذلك خروج اكثره حيًا، وحد الاكثر من قبل الرجل سرته ومن قبل الرأس صدره كذا فى منية المفتى. (النهر الفائق (۱/۳۹۷) كتاب الصلاة فصل فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه).

(۲) وأخرج أبو نعيم عن وهب بن منبه، قال: قرأت فى بعض الكتب لولا انى كتبت النتن على الميت لحبسه الناس فى بيوتهم. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۳۸۸) باب نتن الميت وبلاء جسده إلا الأنبياء، ومن ألحق بهم، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

بدن کو میں نے سڑنے اور گل جانے کا حکم کیا، اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی دوست اپنے دوست کو مرنے کے بعد دفن نہ کرتا، تیسرے یہ کہ غمزدہ کے دل سے غم دور کرتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو انسان کبھی خوش نہ ہوتا۔ (۱)

بدن کے اعضاء ملے

☆ ...... اگر کسی آدمی کا نصف سے زیادہ بدن ملے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا سر کے بغیر۔ اور اگر نصف بدن سے زیادہ نہ ہو، بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہیں دیا جائے گا، خواہ سر کے ساتھ ہو یا سر کے بغیر۔

☆ ...... غسل کی صورت میں کفن، جنازہ اور دفن سب لازم ہے۔ (۲)

---

(۱) وأخرج ابن العساكر عن زيد بن أرقم مرفوعًا : يقول اللّٰه تعالىٰ : توسّعت على عبادى بثلاث خصال : بَعْثُ الدابة على الحبة ، ولولا ذٰلک لكنزها ملوكهم ، كما يكنزون الذهب والفضة ، وتغير الجسد من بعد الموت ، ولولا ذٰلک لما دفن حميم حميمه، وأُسْلِيَتُ حزن الحزين ، ولولا ذٰلک لم يكن يسلو . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص:۳۸۸) باب نتن الميت وبلاء جسده الا الأنبياء ومن ألحق بهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) ولو وجد اكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه و ان وجد نصفه من غير الرأس أو وجد مشقوقا طولا ، فانه لايغسل ولا يصلى عليه ويلف فى خرقة ويدفن فيها. (عالمگيرى (۱۵۹/۱) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثانى فى الغسل،ط: رشيديه).

🗀 ولو وجد الاكثر منه غسل لان للاكثر حكم الكل وان وجد الاقل منه أو النصف لم يغسل......... وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى أنه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل وان لم يكن معه الرأس لا يغسل فكأنه جعله مع الرأس فى حكم الاكثر لكونه معظم البدن ولو وجد نصفه مشقوقا لا يغسل بما قلنا. (البدائع الصنائع (۳۰۲/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل واماشرائط وجوبه ،ط:سعيد)

🗀 وجد طرف من أطراف انسان أو نصفه مشقوقا طولا أو عرضا يلف فى خرقة الا اذا كان معه الرأس يكفن كما فى البدائع. (الشامية (۲۰۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فى الكفن، ط: سعيد).

برا خاتمہ ہونے کے چار اسباب

علماء نے فرمایا ہے کہ برا خاتمہ ہونے کے چار اسباب ہیں:

۱۔نماز میں سستی کرنا ۲۔شراب پینا ۳۔ماں باپ کی نافرمانی کرنا

۴۔مسلمانوں کو تکلیف دینا۔(۱)

برائی کرنا مردہ کی

''مردوں کی برائی بیان کرنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

برتن

میت کے غسل دینے کے لیے نیا برتن ہونا ضروری نہیں ہے کوئی بھی پاک برتن ہو اس سے غسل دینا جائز ہے۔(۲)

برزخ

عالم دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے، اس کا نام برزخ ہے، یہی عالم ارواح کے رہنے کی جگہ ہے، برزخ دنیا سے بڑا اور آخرت سے بہت چھوٹا ہے، اس کے درجے اور طبقے بہت ہیں، اور اعمال کے موافق ارواح کے بھی مختلف درجے

---

(۱) فائدة : قال بعض العلماء : الأسباب المقتضية لسوء الخاتمة۔ العياذ بالله۔ أربعة : التهاون بالصلاة، وشرب الخمر، وعقوق الوالدين، وأذى المسلمين. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۴۳) قبل: باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) عن عائشة رضى الله عنها قالت قال النبى ﷺ "من أحدث فى امرنا هذا ماليس منه فهو رد". (صحيح البخارى (۱/۳۷۱) كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، ط: قديمى)

فتاوى محموديه (۸/۵۰۰) كتاب الصلاة ،باب الجنائز، الفصل الاول فى غسل الميت، ط: فاروقية)

فتاوی دار العلوم دیو بند (۵/۲۱۶) کتاب الجنائز، فصل ثانی، عنوان، میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا اور غسل دینا درست ہے ط دار الاشاعت)

ہیں، یہ ارواح اپنے اپنے اعمال کے موافق ان درجوں اور طبقوں میں رہیں گی۔

☆ مزید "عذاب قبر" عنوان کے تحت دیکھیں۔

برسی

"تیجہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۲۱۰)

بری موت

☆...... اگر کسی کا انتقال ہو جائے اور اس پر قرضہ ہو، اور اس نے اتنا ترکہ (مال و جائیداد) نہ چھوڑا ہو جس سے قرض کی ادائیگی ہو سکے، اور اس کے پسماندگان قرض ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تو یہ بُری موت ہے۔ (۱)

☆ اسلام کے شروع زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے جنازہ کی نماز خود نہیں پڑھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے تھے کہ آپ لوگ اس کے جنازہ کی نماز پڑھ لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھاتے تھے، تا کہ لوگ بلا ضرورت قرض لینے سے احتراز کریں۔ (اگر قرض کی ذمہ داری کوئی لے لیتا تو نماز ادا فرماتے تھے ورنہ صحابہ رضی

---

(۱) وعن ابی موسی عن النبی ﷺ قال ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقاه بها عبد بعد الکبائر التی نهی الله عنها، ان یموت رجل وعلیه دین لایدع له قضاء. رواه احمد، ابوداؤد. (مشکوٰة المصابیح (ص: ۲۵۳) کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الثانی، ط: قدیمی).

(ابو داؤد (۲/ ۴۷۵) کتاب البیوع، باب ماجاء فی التشدید فی الدین، ط: میر محمد).

قوله (لایدع له قضاء) صفة لدین، ای لایترک لذلک الدین مالا یقضی به. وفیه التحذیر عن کثرة التدین والتقصیر فی ادائه قال المظهر: فعل الکبائر عصیان الله تعالیٰ وأخذ الدین لیس بعصیان، بل الاقتراض والتزام الدین جائز، وانما شدد رسول الله ﷺ علی من مات وعلیه دین ولم یترک مایقضی دینه کیلا تضیع حقوق الناس. (مرقاة المفاتیح (۷/ ۱۱۷) کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

اللہ عنہم کو فرما دیتے تھے)۔(۱)

☆ پھر بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض کی ذمہ داری خود لے کر بیت المال سے قرض ادا فرماتے اور جنازے کی نماز بھی ادا فرماتے تھے۔(۲)

☆......اگر مقروض میت اتنا مال چھوڑ کر گیا ہو جس سے پورا قرضہ ادا ہو سکتا ہے یا ایسے ورثاء چھوڑ کر گیا ہو جو قرض ادا کرنے پر راضی ہوں تو یہ حکماً مقروض مرنے والا نہیں ہے۔اور اس کی موت بُری موت نہیں ہے۔(۳)

برے انجام سے ڈرے

بعض اوقات ایک شخص ساری زندگی ٹھیک رہتا ہے، پھر موت کے قریب اس میں تغیر اور تبدیلی آجاتی ہے، اور وہ راہ راست سے بھٹک جاتا ہے، اور یہ بات برے انجام اور عاقبت خراب ہونے کا ذریعہ بنتی ہے، جیسے شیطان کے ساتھ ہوا، اس لیے

(۱، ۲) عن عثمان ابن عبدالله بن موهب سمعت عبدالله بن ابی قتاده يحدث عن ابيه ان رسول الله ﷺ اتی برجل من الانصار ليصلی عليه فقال النبی ﷺ: صلوا علی صاحبكم فان عليه دينا. قال: ابو قتادة هو عليَّ، قال النبی ﷺ: بالوفاء قال: بالوفاء فصلی عليه.

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه، ان رسول الله ﷺ كان اذا توفی المؤمن وعليه دين فيسأل هل ترک لدينه من قضاء فان قالوا :نعم! صلی عليه وان قالوا: لا قال: صلوا علی صاحبكم فلما فتح الله عزوجل علی رسوله ﷺ قال: أنا أولی بالمؤمنين من انفسهم فمن توفی وعليه دين فعلی قضاءه ومن ترک مالا فهو لورثته. (سنن النسائی (۱/ ۲۸۷، ۲۷۹) كتاب الجنائز، الصلوة علی من عليه دين، ط: قديمی).

(۱) (جامع الترمذی (۱/ ۲۰۵) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی المديون، ط:سعيد).

(۲) قوله (صلوا علی صاحبكم) كان لا يصلی أولا علی المديون الذی ماترک وفاء تحذيرا من الدين ثم لما توسع الله تعالیٰ عليه كان يؤدی الدين ويصلی عليه. (حاشية السندی علی النسائی (۱/ ۲۸۷) كتاب الجنائز، الصلوة علی من عليه الدين، ط: قديمی).

(۳) انظر الی الحاشية السابقة رقم: ۱، علی الصفحة: ۲۲۲. وعن ابی موسی عن النبی ﷺ

کہ روایت میں آتا ہے کہ اس نے اسی ہزار سال فرشتوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، یہاں تک کہ فرشتوں کا سردار (معلم) بنایا گیا۔

اسی طرح بلعام بن باعورا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات عطا فرمائی تھیں، لیکن وہ ان سے نکل بھاگا، اور زمین میں ہمیشہ رہنے کو پسند کیا اور اپنی خواہشات کا غلام بن گیا۔ اسی طرح برصیصا نامی عابد جس کے بارے میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿کمثل الشیطٰن اذ قال لِلاِنسان اکفر﴾ [الحشر: ۱۶] شیطان کی طرح کہ جب اس نے انسان کو کہا کفر کرو۔ (۱)

برے ہمسایہ سے مردے کو تکلیف پہنچتی ہے

''ہمسایہ مردہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۶۶/۲)

بعد میں آکر جنازہ کی نماز میں شامل ہوا

''جنازہ کی نماز میں بعد میں آکر شامل ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۶۱/۱)

بعد میں شریک ہونے والا نماز کیسے پوری کرے؟

''بقیہ نماز کیسے پڑھے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۱/۱)

---

(۱) قال ابو محمد عبدالحق: اعلم ان سوء الخاتمة اعاذنا الله منها، لاتکون لمن استقام ظاهره وصلح باطنه، ماسمع بهذا ولاعلم به. الحمدلله. وانما تکون لمن کان له فساد فی العقل، أو اصرار علی الکبائر، واقدام علی العظائم، فربما غلب ذلک علیه حتی ینزل به الموت قبل التوبة فیصطلمه الشیطان عند ذلک الصدمة، ویختطفه عند تلک الدهشة، ''والعیاذبالله، ثم العیاذبالله''أو یکون ممن کان مستقیما، ثم یتغیر عن حاله ویخرجعن سننه، ویاخذ فی طریقه، فیکون ذلک سببا لسوء خاتمه وشئوم عاقبته، کابلیس الذی عبدالله فیمایروی ثمانین الف سنة، وبلعم بن باعوراء الذی اتاه الله آیاته فانسلخ منها بخلوده الی الارض، واتباع هواه، وبر صیصا العابد الذی قال الله فی حقه کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر. (التذکرة فی احوال الموتی وامور الاخره للقرطبی (ص: ۳۴) باب ماجاء فی سوء الخاتمة وماجاء ان الاعمال بالخواتیم، ط: دار الحدیث القاهره).

بعد میں شریک ہونے والا نیت کیسے کرے؟

جنازہ کی نماز کھڑی ہو چکی ہے، ایک شخص بعد میں آتا ہے اور جنازہ کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے، اور اس کو معلوم نہیں کہ جنازہ کس کا ہے؟ آیا کہ میت مرد ہے یا عورت یا بچہ یا بچی؟

ایسی صورت میں بعد میں آنے والا مطلق جنازہ کی نماز کی نیت کر لے۔ اور بالغ والی دعا پڑھ لے۔ کیوں کہ بالغ مرد و عورت کے لیے جنازہ کی نماز کی دعا ایک ہی ہے۔ البتہ بچے اور بچی کے لیے دعا کے الفاظ الگ ہیں، تاہم بچے کے جنازہ میں بھی اگر بالغ مرد و عورت والی دعا پڑھ لی جائے تو صحیح ہے۔ (۱)

بغل

"بال" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۲۰/۱)

بغلی قبر

"قبر کیسی بنائی جائے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۳۰/۲)

---

(۱) واذا اجتمعت الجنائز فالافراد بالصلاة لكل منها أولى...... وان اجتمعن...... وصلى مرة واحدة صح...... قوله: (وصلى مرة واحده صح) ويكتفى لهم بدعاء واحد كما بحثه بعضهم ويؤيده أن الضمائر ضمائر جمع فى قوله : اللهم اغفر لحينا...... الخ. (حاشيه الطحاوى مع المراقى (ص: ۵۹۲) كتاب الصلاة ،باب احكام الجنائز ،فصل الصلاة عليه، ط: قديمى).

🗁 فيكبر للافتتاح ويقول سبحنك اللهم ...الخ ثم يكبر اخرى ويصلى على النبى ﷺ ثم يكبر اخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين ...... وعن رسول الله ﷺ: أنه كان يقول: اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثنا ..... الخ. (الهندية (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيدية).

🗁 وصفة الدعا ان يقول اللهم اغفر لحينا الخ (حلبى كبير: (ص:۵۸۷) فصل فى الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى).

بقیہ نماز کیسے پڑھے؟

☆......اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں دیر سے پہنچا تو فوت شدہ تکبیریں کیسے ادا کرے؟ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی جس وقت بھی جنازہ کی نماز میں پہنچے تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے اگر چہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو، مگر سلام نہ پھیرا ہو، باقی تکبیریں امام کے سلام کے بعد کہے۔ اگر شریک ہوتے وقت یہ علم ہو کہ یہ کون سی تکبیر ہے تو وہی دعا پڑھے جو امام پڑھ رہا ہے اور فوت ہونے والی تکبیروں میں باقی دعائیں ترتیب سے پڑھے۔

☆......اور اگر جنازہ کی نماز میں شریک ہوتے وقت یہ معلوم نہ ہو کہ امام کس تکبیر میں ہے تو پہلی تکبیر والی دعا یعنی ثناء پڑھے اس کے بعد اسی ترتیب سے پڑھتا جائے۔

☆......فوت ہونے والی تکبیروں میں اگر دعا پڑھنے سے جنازہ اٹھ جانے کا خوف ہو تو دعائیں نہ پڑھے، فقط "اللہ أکبر، اللہ أکبر" کہہ لے۔ اگر جنازہ اٹھا لیا گیا مگر تا حال زمین سے قریب ہے تو تکبیر کہہ لے۔ اور اگر اٹھانے والوں کے کندھوں کے قریب جنازہ پہنچ چکا ہے تو تکبیر نہ کہے، نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) والمسبوق ببعض التكبيرات لايكبر في الحال بل ينتظر تكبير الامام ليكبر معه للافتتاح لمامر ان كل تكبيرة كركعة، والمسبوق لايبدأ بمافاته. وقال يوسفؒ: يكبر حين يحضر كما لاينتظر الحاضر في حال التحريمة بل يكبر اتفاقا للتحريمة، لانه كالمدرك، ثم يكبران مافاتهما بعد الفراغ نسقا بلادعاء ان خشيا رفع الميت على الأعناق...... فلو جاء المسبوق بعد تكبيرة الامام لرابعة فاتته الصلاة لتعذر الدخول في تكبيرة الامام. وعند ابي يوسف يدخل لبقاء التحريمة، فاذا اسلم الامام كبر ثلاثا كما في الحاضر وعليه الفتوى ذكره الحلبي وغيره...... وفي الرد: قوله (وعليه الفتوى) أي على قول ابي يوسف في مسئلة المسبوق خلافا لما مشى عليه في المتن. (الدر مع الرد (۲/۲۱۶، ۲۱۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)=

بلڈوزر سے قبرستان کی صفائی کروانا

"ٹریکٹر سے قبرستان کی صفائی کروانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۲۲)

بمباری میں شہید ہونے والوں کا حکم

جنگ میں شہری آبادیوں پر ہوائی حملہ سے شہید ہونے والوں پر شہادت کے

= والمسبوق وهو من لم يحضر عند اول التكبير اذا حضر لايشرع مالم يكبر الامام تكبيرة..... هذا عند ابي حنيفة ومحمد وقال ابو يوسف يكبر المسبوق أيضا كما حضر تكبيرة الافتتاح قياسا على سائر الصلوات ولهما: ان كل تكبيرة بمنزلة ركعة فكما أن المسبوق لايأتي بمافاته من الركعات قبل فراغ الامام بل يتابعه فيما بقي منها ويقضي ما فاته بعد سلامه، فكذا هنا لايأتي بالتكبيرات التي مضت قبل فراغ الامام بل يتابعه فيما بقي منها ويقضي ما مضى بعد سلامه. قال في الكافي الا ان ابا يوسف يقول: في تكبيرة الافتتاح معنيان معنى الافتتاح والقيام مقام ركعة ومعنى الافتتاح مرجح فيها بدليل تخصيصها برفع اليد عندها انتهى. وهذا ان يفيد ترجيح قول ابي يوسف وهوظاهر...... وان جاء بعد ما كبر الرابعة فاتته الصلوة عندهما وعند ابي يوسف: يكبر اذا سلم الامام قضى ثلاث تكبيرات وذكر في المحيط ان عليه الفتوى.....ثم المسبوق يقضي مافاته من التكبيرات بعد سلام الامام متوالية من غير دعاء لئلا ترفع قبل فراغه فتبطل صلاته، فاذا رفعت على الاكناف قبل فراغه يقطع التكبير لانها بطلت وقيل وضعها على الاكناف لاتبطل وان رفعت عن الارض وعن محمد ان كانت الى الارض اقرب يأتي للتكبير وان كانت الى الاكناف اقرب فلا، وقيل لايقطع حتى تبعد والاوّل اصح. (حلبي كبير (ص ۵۸۷، ۵۸۸) فصل في الجنائز ،البحث الرابع في الصلاة عليه، ط: سهيل اکیڈمی).

ولايقتدى بالامام من سبق ببعض التكبيرات (ووجده بين تكبيرتين) حين حضر (بل ينتظر تكبيرة الامام) فيدخل معه اذا كبر عند ابي حنيفة ومحمد وقال ابويوسف: يكبر حين يحضر ويحسب له...... (ويوافقه) أي المسبوق أمامه (في دعاءه) لو علمه بسماعه على ما قاله مشايخ بلخ: ان السنة ان يسمع كل صف مايليه. (ثم يقضي المسبوق مافاته من التكبيرات قبل رفع الجنازة مع الدعا ان امن رفع الجنازة والّاكبّر قبل وضعها على الاكناف متتابعا اتقاء عن بطلانها بذهابها.

قوله: (والّا كبّر قبل وضعها على الاكناف) قال في الشرح والحاصل: انه مادامت الجنازة على الارض فالمسبوق يأتي بالتكبيرات، فاذارفعت الجنازة على الاكناف لايأتي بالتكبيرات، وعن محمد اذا كانت الأيدى الى الارض اقرب فكانها على الارض وان كانت الى الاكناف اقرب فكانها على الاكناف فلا تكبر كذا في التتارخانية. (مراقي الفلاح مع حاشيه الطحطاوي (ص: ۵۹۳، ۵۹۴) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمي).

دنیوی احکام جاری ہوں گے، انہیں غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

بم پھٹنے سے مرنے والوں کا حکم

میدان کارزار میں شہید ہونے کے لیے تلوار یا کسی دوسرے آلہ جارحہ سے قتل ہونا ضروری نہیں، بلکہ دشمن کے ہاتھوں سے جس کیفیت سے بھی مسلمان مر جائے وہ شہید ہیں، بم جدید ہتھیار کی ایک قسم ہے اس لیے اس کے ذریعے مرنے والے مسلمان بھی حقیقی شہید ہیں ایسے شہداء کو غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) هو كل مكلف مسلم طاهر...... قتل ظلما...... وكذا يكون شهيدا لو قتله باغ أو حربي أو قاطع طريق ولو تسببا أو بغير آلة جارحة فان مقتولهم شهيد بأي آلة قتلوه...... قوله: (ولو تسببا) ان موته يكون مضافا اليهم فلو أوطأوا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموا نارا في سفينة فاحترقت ونحو ذلك فهو شهيد. (الدر مع الرد (۲/۲۴۷، ۲۴۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط:سعيد).

ولو كان المسلمون في سفينة فرماهم العدو بالنار فاحترقوا من ذلك وتعدى الى سفينة اخرى فيها المسلمون فاحترقوا فهم كلهم شهداء كذا في الخلاصة. وحكمه ان لايغسل ويصلى عليه كذا في محيط السرخسي ويدفن بدمه وثيابه كذا في الكافي. (عالمگيرى (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة ،الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد).

والشهيد شرعا هو من قتله أهل الحرب) مباشرة، أو تسببا بأى آلة كانت ولو بماء أو نار رموها بين المسلمين.قوله: (أو تسببا) بان القوا أحجارا في طريق المسلمين فهلكوا بها، أو ارسلوا ماء فأغرقوهم به. (حاشية الطحطاوى مع المراقى (ص:۶۲۵) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمى).

(۲) والأصل أن كل من كان مقتولاً في قتال ثلاث: أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف الى العدو سواء كان بالمباشرة أو السبب كان شهيداً. (الفتاوىٰ الهندية:(۱/۱۶۹) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.)

وهو من قتله أهل الحرب أو البغي أو قطاع الطريق أو وجد في المعركة وبه أثر ...... وقيدنا بكونه في المعركة وهي موضع الحرب؛ لأنه لو وجد في عسكر المسلمين قتيل قبل لقاء العدوّ فليس بشهيد. (البحر الرائق (۲/۱۹۶) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.)

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۶) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: امجد اكيڈمى)

بم دھماکے میں مرنے والوں کا حکم

آج کل بڑے بڑے شہروں اور اجتماعات میں انتظامیہ کو بدنام کرنے کے لیے یا علماء کرام کو شہید کرنے کے لیے یا دین داروں کو نقصان پہنچانے کے لیے یا سربراہان کو ختم کرنے کے لیے بم دھماکے کیے جاتے ہیں، جن میں بے شمار بے گناہ مسلمان اسی وقت مر جاتے ہیں، ایسے لوگ شہید کے حکم میں ہیں۔ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۱)

بوسہ دینا

اولاد کے لیے اپنی مردہ ماں باپ کو بوسہ دینا اور چومنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں ہے، کیوں کہ ماں اپنے بچوں کی محرمہ ہے، اور بچوں کو اپنی ماں کو ہاتھ لگانا اور چومنا منع نہیں ہے، اسی طرح باپ اپنی بچیوں کے محرم ہیں اور بچیوں کو اپنے باپ کو ہاتھ لگانا منع نہیں ہے۔

اسی طرح ماں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ یہ معاملہ کرنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) أو قتله المسلمون ظلماً ولم يجب بقتله دية، فيكفن ويصلى عليه، ولا يغسل؛ لأنه في معنى شهداء أحد. وقال عليه السلام فيهم: زمّلوهم بكلومهم ودمائهم ولا تغسلوهم. فكل من قتل بالحديدة ظلماً وهو طاهر بالغ ولم يجب به عوض مالي فهو في معناهم، فيلحق بهم. (فتح القدير ۱۰۳/۲) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: رشيديه.)

(تبيين الحقائق (۲۴۷/۱) باب الجنائز، باب الشهيد، ط: امداديه ملتان.)

(الهندية (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيديه.)

(۲) (ومن محرمه) هى من لا يحل له نكاحها أبداً بنسب أو سبب...... (الى الرأس والوجه والصدر والساق والعضد ان امن شهوته) وشهوتها أيضاً...... (وماحل نظره) مما مر من ذكرا أو أنثى (حل لمسه) اذا أمن الشهوة على نفسه وعليها "لأنه عليه الصلاة والسلام كان يقبل رأس فاطمة. وقال عليه الصلاة والسلام: "من قبل رجل أمه فكأنما قبل عتبة الجنة" (الدر المختار (۳۶۷/۶)، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد)=

البتہ شوہر کے لیے اپنی مردہ بیوی کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔(۱)
میت کو غسل دینے کے بعد محبت اور عقیدت میں میت کو بوسہ دینا جائز ہے،
جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا،
اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کا بوسہ لیا۔(۲)

= وكل ماجاز النظر منهن من غير حائل جاز مسه. ولأن حرمة النظر الى هذه المواضع ومسها من الأجنبيات انما ثبت خوفاً عن حصول الشهوة الداعية الى الجماع، والنظر الى هذه الأعضاء ومسها من ذوات المحارم لايورث الشهوة لأنهما لا يكونان للشهوة عادة بل للشفقة، ولهذاجرت العادة فيما بين الناس بتقبيل أمهاتهم وبناتهم. وقدروى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: كان اذا قدم من الغزو قبل رأس السيدة فاطمة رضى الله عنها. (بدائع الصنائع(۱۲۰/۵) كتاب الاستحسان، فصل: حكم ذوات المحرم بلارحم. ط:سعيد)

ولابأس بتقبيل الميت للمحبة والتبرك توديعاً خالصةً عن محظورٍ. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى(ص ۵۷۳) كتاب الصلاة الجنائز، ط:قديمى.)

(البحرالرائق (۱۷۳/۲) كتاب الجنائز، ط:سعيد).

(مرقاة المفاتيح (۸۰/۴) كتاب الجنائز، باب مايقال عندمن حضره الموت، الفصل الثانى، ط:رشيديه.)

(۱) ويمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر اليهاعلى الأصح..... وهى لاتمنع من ذلك، (الدرالمختار(۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب فى القرأة عندالقبر، ط:سعيد)

(والمرأة تغسل زوجها..... بخلافه) أى الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح.... قوله: فانه لايغسل زوجته) و كذا لا يمسها ولايمنع من النظر اليها فى الاصح. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص. ۵۷۱. ۵۷۲) كتاب الصلاة، باب احاكم الجنائز، ط:قديمى).

اذاماتت المرأة حيث لايغسلها الزوج، لأن هناك انتهى ملك النكاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبياً فلايحل له غسلها، (بدائع الصنائع (۳۰۴/۱) كتاب الجنائز، (فصل: وأمابيان الكلام فيمن يغسل، ط:سعيد).

(۲) وعن عائشة رضى الله عنها قالت: ان رسول الله ﷺ قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكى حتى سال دموع النبى ﷺ على وجه عثمان. رواه الترمذى وابوداؤد وابن ماجه.

وعنها قالت: ان ابابكر قبل النبى ﷺ وهو ميت. رواه الترمذى وابن ماجه. (مشكاة المصابيح (ص:۱۴۱) كتاب الجنائز، باب مايقال عند من حضره الموت، الفصل الثانى، ط: قديمى)=

بوہری کی نماز جنازہ

بوہری شیعہ بھی مسلمان نہیں ہیں۔

ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

بہتر لوگ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! سب لوگوں میں بہتر کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرے، پھر اس نے کہا: سب لوگوں میں بدتر آدمی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور برا کام کرے۔(۲)

= قال ابن الملک: یعلم من هذا أن تقبیل المسلم بعد الموت والبکاء علیه جائز. (مرقاة المفاتیح (۴/۸۰) کتاب الجنائز باب مایقال عند من حضره الموت، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

ولابأس بتقبیل المیت للمحبة والتبرک تودیعا خالصة عن محضور. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص:۵۷۳) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز).

البحر الرائق (۲/۱۷۳) کتاب الجنائز، سعید، ط: قدیمی).

(۱) وشرائطها)ستة:أوّلها(اسلام المیت)لأنهاشفاعه،ولیست لکافر....قوله(لأنهاشفاعة الخ) ولقوله تعالی:ولا تصل علی احدمنهم مات ابداً.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی(۵۸۱)،کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل:الصلاة علیه، ط: قدیمی.)

وشرطها اسلام المیت وطهارته)فلاتصح علی الکافر للآیة: ولا تصل علی احدمنهم مات ابداً.(البحر الرائق(۲/۱۷۹) کتاب الجنائز،فصل:السلطان احق بصلاته،ط:سعید)

وشرطهاستة اسلام المیت.(الدرالمختار(۲/۲۰۷)کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:ط:سعید)

(۲) وأخرج أحمد والترمذی، وصححه الحاکم، عن أبی بکرة أن رجلا قال: یا رسول الله! أی الناس خیر؟ قال: من طال عمره و حسن عمله، قال: فأیّ النّاس شر؟ قال: من طال عمره و ساء عمله. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۱۵) باب فضل طول الحیاة فی طاعة الله تعالیٰ، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)=

بھتہ وصول کرتے ہوئے ہلاک ہو جائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱/۱)

بھگا کے لے جانے والی عورت کا بچہ

جو مسلمان کسی مسلمان عورت کو نکاح کے بغیر بھگا کے لے گیا، اور اسی عورت سے بچہ پیدا ہوا، اور وہ مر گیا، اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ وہ بچہ قصور وار نہیں ہے۔ اور وہ مسلمان بچہ ہے، بے گناہ معصوم ہے۔

بھنگی کے جنازہ کی نماز

اگر کسی علاقہ میں بھنگی مسلمان ہیں تو ان کے انتقال کے بعد ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اسلامی طریقہ سے کفن دینا اور دفن کرنا لازم ہے۔ (۱)

= المسند للإمام أحمد : (۴۰/۵ ، ۴۳ ، ۴۷) ط: مؤسسة قرطبة ، القاهرة .

الترمذی : (۵۹/۲) کتاب الزهد ، باب شر النّاس من طال عمره و ساء عمله ، ط: سعید .

المستدرک للحاکم : (۴۸۹/۱) رقم الحدیث : ۱۲۵۶ ، کتاب الجنائز ، ط: دار الکتب العلمیة .

(۱) قال القاضی: مذهب العلماء کافة الصلاة علی کل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا. (الکامل: شرح النووی علی الصحیح المسلم (۳۱۴/۱) کتاب الجنائز، فصل فی جواززیارة قبور المشرکین، قبیل کتاب الزکاة، ط: سعید)

فکل مسلم مات بعدالولادة یصلی علیه صغیراً کان أو کبیراً ذکرا کان أوأنثی حراً کان أوعبداً الاالبغاة وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلوا علی کل بروفاجر. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱)، کتاب الجنائز، فصل: وأماالکلام فی صلاة الجنازة) - (وهی فرض علی کل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع طریق... اذاقتلوافی الحرب.. وکذاأهل عصبیة ومکابرفی مصر لیلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲۱۰/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟ ط: سعید)

بھوت ہوجانے کا خیال

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی عورت بچہ کی پیدائش کے دوران مرجاتی ہے تو وہ بھوت ہوجاتی ہے۔ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔ شہید کے بارے میں بھوت ہونے کا عقیدہ رکھنا کتنا بڑا ظلم ہے۔(۱)

بیٹھ کر جنازہ پڑھنا

عذر کے بغیر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنا

''مریض کا بیٹھ کر نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۷۵)

---

(۱) عن ابی العمیس عن عبد الله ابن عبدالله بن جابر بن عتیک عن أبیه عن جده: فانه مرض فأتاه النبی یعوده فقال قائل من أهله: ان کنا لنرجوا أن تکون وفاته قتل شهادة فی سبیل الله فقال رسول الله ﷺ: ان شهداء أمتی اذا لقلیل. القتل فی سبیل الله شهادة، والمطعون شهادة، والمرأة تموت بجمع شهادة یعنی الحامل ، والغرق والحرق والمجنوب یعنی ذات الجنب شهادة. (سنن ابن ماجه (ص: ۲۰۱) أبواب الجهاد، باب مایرجی فیه الشهادة، ط: قدیمی).

(سنن النسائی: (۱/۲۶۱) کتاب الجنائز، باب النهی عن البکاء علی المیت، ط:قدیمی).

(والمرأة تموت بجمع أی فی بطنها ولد.(مرقاة المفاتیح (۴/۲۲) کتاب الجنائز، باب عیادة المریض وثواب المریض، الفصل الاول، ط: رشیدیه).

(۲) ثالثها: القیام فیها الی أن تتم، فلو صلاها قاعداً بغیر عذرٍ لم تصح باتفاق.(کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة(۱/۵۱۹)أرکان صلوة الجنازة،ط:داراحیاء التراث العربی.)

(والقیام) فلم تجز قاعداً بلاعذرٍ (قوله: فلم تجز قاعداً)أی ولا راکباً(قوله: بلاعذرٍ)فلو تعذر النزول لطین أو مطر جازت راکباً. ولو کان الولی مریضاً فصلی قاعداً والناس قیاماً اجزأهم عندهما. وقال محمد: تجزی الامام فقط "حلیة" (الشامیة(۲/۲۰۹) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط:سعید.)

بیٹھنا دیر تک مریض کے پاس

"مریض کے پاس دیر تک نہ بیٹھے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۸۰)

بیٹھنا مکروہ ہے

جو لوگ جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں ان کے لیے جنازہ کو کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔(۱)

بیٹھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ: جب تم جنازہ میں آؤ تو جب تک اسے نہ رکھ دیا جائے مت بیٹھو۔" جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے، اور فرماتے کہ میں سوار نہیں ہوتا، جب کہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں۔ جب آپ دفن سے فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل واپس آتے اور کبھی

(۱) عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: اذا اتبعتم جنازة فلاتجلسوا حتی توضع. (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۰) کتاب الجنائز، فصل فی استحباب القیام للجنازة وجواز القعود، ط: قدیمی)

کره لمتبعها جلوس قبل وضعها وقیام بعده....قوله: (وقیام بعده) أی یکره القیام بعد وضعها عن الاعناق کما فی الخانیة والعتابیة، وفی المحیط خلافه حیث قال: والافضل ان لایجلسوا حتی یسوا علیه التراب. قال فی البحر: والاول أولی کما فی البدائع: لا بأس بالجلوس بعد الوضع لما روی عن عبادة بن الصامت "انه ﷺ کان لایجلس حتی یوضع المیت فی اللحد فکان قائما مع أصحابه علی راس قبر فقال: یهودی هکذا نضع بموتانا فجلس ﷺ وقال لأصحابه خالفوهم" ای فی القیام فلذاکره ومقتضاه انها کراهة تحریم ومقید بعدم الحاجة والضرورة رملی. (الدر مع الرد (۲/۲۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی حمل المیت، ط:سعید).

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص:۶۰۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

سوار ہو کر۔(۱)

بیری کے پتے ڈالنے کی وجہ

میت کے غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالنے سے مردے کا میل کچیل صاف ہو جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے مردہ جلدی خراب نہیں ہوتا۔(۲)

بیمار کیوں ہوتا ہے

"رحم کرنا چاہتا ہے اللہ......" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۸۰)

---

(۱) عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذا اتبعتم جنازة فلاتجلسوا حتی توضع. (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۰) کتاب الجنائز، فصل فی استحباب القیام للجنازة وجواز القعود، ط: قدیمی).

- (صحیح البخاری (۱/۱۷۵) کتاب الجنائز، باب من تبع جنازة فلایقعد حتی توضع عن مناکب الرجال فان قعد أمر بالقیام، ط: قدیمی).

عن ثوبان قال: خرجنا مع النبی ﷺ فی جنازة فرأی ناسا رکبانا فقال: ألاتستحیون ان ملائکة اللہ علی اقدامهم وأنتم علی ظهور الدواب. (جامع الترمذی (۱/۱۹۶) ابواب الجنائز، باب ماجاء فی کراهیة الرکوب خلف الجنازة، ط: قدیمی).

عن جابر بن سمرة قال: اتی النبی ﷺ بفرس معروری فرکبه حین انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشی حوله. (الصحیح للمسلم (۱/۳۱۱) کتاب الجنائز، فصل فی جواز الرکوب بعد الانصراف من الجنازة، ط: قدیمی).

- قوله: (فرکبه حین انصرف من جنازة ابن الدحداح) فیه اباحة الرکوب فی الرجوع عن الجنازة وانما یکره الرکوب فی الذهاب معها. (الکامل شرح النووی علی الصحیح للمسلم (۱/۳۱۱) کتاب الجنائز، فصل فی جواز الرکوب بعد الانصراف من الجنازة، ط: قدیمی).

وقال العلماء: لایکره الرکوب فی الرجوع من الجنازة اتفاقا لانقضاء العبادة. (مرقاة المفاتیح (۴/۱۳۵) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها).

(۲) ویغلی الماء بالسدر أو بالحرض مبالغة فی التنظیف...... ویغسل رأسه لحیته بالخطمی لیکون أنظف له. (هدایه (۱/۱۷۸) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الغسل، ط: المصباح).

(البحر الرائق (۲/۱۷۲) کتاب الجنائز ط سعید).

وبعد الوضوء (صب علیه ماء مغلی) قد مزج (بسدر أو حرض) أشنان غیر مطحون مبالغة فی التنظیف وقد امر النبی ﷺ أن تغسل بنته والمحرم الذی وقصته دابته بماء وسدر. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص: ۵۶۸) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

بیماری کو پیدا کرنے کی وجہ

حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے زمانے میں ملک الموت اچانک آکر روح قبض کرتے تھے، آدمیوں کو کسی قسم کی بیماری نہیں ہوتی تھی، لوگوں نے ملک الموت کو گالیاں دینی شروع کردیں اور لعنت کرنے لگے، ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے بیماری کو پیدا کیا، اور سب لوگ بیماری میں مبتلا ہوکر مرنے لگے، اور ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے فلاں بیماری میں انتقال کیا۔(۱)

بیماری میں ”قل هو الله أحد“ پڑھنا

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اپنی بیماری میں ”قل هو اللّٰه أحد (سورۂ اخلاص)“ پڑھا کرے گا، اور اس بیماری میں مرے گا تو قبر میں عذاب سے محفوظ رہے گا، اور ضغطۂ قبر اس کو نہیں ہوگا، اور قیامت کے دن ملائکہ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کو ”پل صراط“ سے پار کرکے جنت کے دروازہ تک پہنچادیں گے۔(۲)

---

(۱) وأخرج المروزي وابن أبي الدنيا وأبو الشيخ عن أبي الشعثاء جابر ابن زيد، ان ملك الملوت كان يقبض الأرواح بغير وجع، فسبّه النّاس ولعنه، فشكا إلى ربّه فوضع اللّٰه الأوجاع، ونسي ملك الموت، يقال: مات فلان بوجع كذا و كذا. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ٦٨) باب ماجاء في ملك الموت وأعوانه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وأخرج أبو نعيم في الحلية، عن عبد اللّٰه بن الشخير، قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: من قرأ "قل هو اللّٰه أحد" في مرضه الّذي يموت فيه، لم يفتن في قبره، وأمن من ضغطة القبر، وحملته الملائكة يوم القيامة بأكفها حتى تجيزه من الصراط إلى باب الجنة. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ١٤٦) باب ضمة القبر لكل واحد، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

بے نمازی

بے نمازی فاسق ہے، اور حکومت پر اس کو مناسب سزا دینا لازم ہے، لیکن کافر نہیں ہے۔ اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ ایسے لوگوں کے جنازہ میں مقتدا اور پیشوا لوگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تاکہ دوسرے لوگوں کو سبق ملے۔ تاہم بے نمازی فاسق کو چاہیے کہ توبہ کرے اور نماز شروع کرے۔ (۱)

بے نمازی کا غسل دینا

اگر کسی بے نمازی آدمی نے میت کو غسل دیا تو غسل ہو جائے گا، مگر شریعت کی

---

(۱) وذهب ابو حنيفة وجماعة من اهل الكوفة والمزني صاحب الشافعي الى انه لا يكفر ولايقتل بل يعزر ويحبس حتى يصلي. (الكامل شرح النووي على الصحيح للمسلم (۱/۶۱) كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة ،ط: قديمي).

المؤمن لايخرج عن الايمان بارتكاب الكبيرة واذا مات بغير توبة فهو مشية الله تعالىٰ ان شاء غفر له، وان شاء عذبه بقدر جنايته أو أقل ثم يدخله الجنة. (البحر الرائق (۸/۲۰۵) كتاب الكراهية، ط: سعيد).

الدر مع الرد (۶/۳۹۹) كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد).

وهي فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع طريق...... اذا قتلوا في الحرب...... وكذا اهل عصبية ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد).

فكل مسلم مات بعد الولادة يصلي عليه صغيرا كان أو كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل في الكلام في صلاة الجنازة، ط :سعيد).

قال القاضي: مذهب العلماء كافة الصلوة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا. وعن مالك وغيره: ان الامام يجتنب الصلوة على مقتول في حد وان اهل الفضل لايصلون على الفساق زجرالهم. (الكامل شرح النووي على الصحيح للمسلم (۱/۳۱۴) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمي).

پابندی کرنے والے نمازی کا غسل دینا بہتر ہے۔(۱)

بے نمازی کو ثواب پہنچانا

جو بھی مسلمان مرا ہے اس کو ثواب پہنچے گا، بے نمازی مسلمان کو بھی ثواب پہنچ جائے گا۔اس لیے بے نمازی مسلمان کو بھی ثواب پہنچانا چاہیے، بلکہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔(۲)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لیے فدیہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔اگر ورثاء خوشی سے دے دیں تو میت پر احسان ہوگا۔(۳)

(۱) وفي المجتبى: واما مايستحب للغاسل فالأولى أن يكون أقرب الناس الى الميت فان لم يعلم الغسل فأهل الأمانة والورع للحديث.فان كان الغاسل جنبا أوحائضا أو كافرا جاز. (البحر الرائق (۱۵۷/۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد).

ويكره أن يغسله جنب أو حائض امداد والأولى كونه أقرب الناس اليه فان لم يحسن الغسل فأهل الأمانة والورع. (الشامية (۲۰۲/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة ،قبيل مطلب في الكفن، ط:سعيد).

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحاوى (ص ۵۷۰) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمي).

(۲) وفي البحر: من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عند اهل السنة والجماعة كذا في البدائع. (الشامية (۲۴۳/۲) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب في قرأة الميت واهداء ثوابهاله،ط: سعيد).

(بدائع الصنائع (۲۱۲/۲) كتاب الحج، فصل واما الذى يرجع الى النبات، ط:سعيد).

(وفي دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم) أى صدقة الاحياء (عنهم) أى عن الاموات (نفع لهم) أى للاموات خلافا للمعتزلة. (شرح العقائد (ص:۱۵۴) ط:مير محمد كتب خانه).

(۳) وان لم يوص وتبرع عنه وليه به جاز ان شاء الله ويكون الثواب للولى اختيار.... وفي الرد: قوله ويكون الثواب للولى اختيار) أقول: الذى رأيته في الاختيار هكذا:ان لم يوص لايجب على الورثة الاطعام ؛لانها عبادة فلاتؤدى الا بأمره وان فعلوا ذلك جاز ويكون له ثواب اهـ. (الدر مع الرد (۴۲۴/۲، ۴۲۵) كتاب الصوم باب ما يفسد الصوم ومالايفسد، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط:سعيد).=

مال دار ہونے کی صورت میں فدیہ دینے کی امید پر نماز چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔اس لیے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے اس میں کسی قسم کی سستی اور غفلت نہ کرے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

بے نمازی کے جنازہ کی نماز پڑھنے کی وجہ

☆......جس طرح نمازی آدمی کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے اسی طرح بے نمازی مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھنا بھی فرض کفایہ ہے۔حدیث شریف

= 🗁 وان لم یوص فلالزوم للورثة عندنا، لانها عبادة فلابد من امره خلافا للشافعی (وان تبرع الولی (بہ) أی بالطعام من غیر وصیة (صح) ویکون لہ ثواب ذلک وعلی هذا الخلاف، الزکاة والصلاة المکتوبة أو الواجبة کالوتر. (مجمع الأنهر (۳۶۸/۱) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط:دار الکتب العلمیة)

🗁 وان لم یوص فتبرع بہ الورثة جاز وان لم یتبرعوالم یلزمهم وتسقط فی حق احکام الدنیا عندنا. وعند الشافعی یلزمهم من جمیع المال،سواء أوصی أولم یوص. والاختلاف فیہ کالاختلاف فی الزکاة. والصحیح قولنا، لان الصوم عبادة والفدیة بدل عنها والأصل لایتادی بطریق النیابة فکذا البدل، والبدل لایخالف الأصل ، والأصل فیہ انہ لایجوز اداء العبادة عن غیر بغیر أمرہ لانہ یکون جبرًا والجبر ینافی معنی العبادة علی ما بیناہ فی کتاب الزکاة. (بدائع الصنائع (۱۰۳/۲) کتاب الصوم، فصل واماالصوم الموقت، ط: سعید).

(۱) عن جابر قال: قال رسول اللہ ﷺ: بین العبد وبین الکفر ترک الصلوة. (جامع ترمذی (۹۰/۲) ابواب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلوة، ط:قدیمی).

🗁 (الصحیح للمسلم (۶۱/۱) کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفرعلی من ترک الصلوة، ط: قدیمی).

🗁 وعن عبداللہ بن شفیق الفضلی قال: کان أصحاب رسول اللہ ﷺ لایرون شیئا من الأعمال ترکہ کفر غیر الصلوة. (جامع ترمذی (۹۰/۲) ابواب الایمان ،باب ماجاء فی ترک الصلوة، ط: قدیمی).

🗁 ثم الحصر یفید أن ترک الصلاة عندهم، کان من اعظم الوزر، أقرب الی الکفر. (مرقاة المفاتیح (۲۶۲/۲) کتاب الصلاة ،قبیل باب المواقیت ،ط:رشیدیه).

میں ہے: "صلّوا علی کلّ برّ وفاجر" (۱)

ہر ایک نیک وبد کے جنازہ کی نماز پڑھو!

جب حدیث شریف میں حکم آگیا تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے، چاہے اس کی وجہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

باقی ظاہری وجہ یہ ہے کہ فاسق اور فاجر بھی مسلمان ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں کرنا چاہیے۔ اور مرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور جنازہ کی نماز بھی میت کے لیے دعا ہے۔ (۲)

اور حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے کہ مرنے کے بعد کسی کو برا نہ کہو، کیوں کہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا ہے اس کی جزا یا سزا ان کو وہاں ملے گی۔

اور زندہ لوگوں کو بھی مسلمان میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس گناہ گار کو بخش دے تو کسی کا کیا حرج ہے! (۳)

---

(۱) عن ابی هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: صلوا خلف كل بر وفاجر وصلوا على كل بر وفاجر وجاهدوا مع كل بر وفاجر. سنن الدار قطني: رقم الحديث (۱۷۶۳)، (۲/۱۹۶) كتاب العيدين، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه، ط: دار المعرفة بيروت).

(ابوداؤد (۱/۳۴۳) كتاب الجهاد، باب الغزو مع ائمة الجور، ط: مير محمد).

(بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل الكلام على صلوة الجنازة، ط: سعيد)

(۲) والأصل فيه أن الصلوة على الميت من الأحكام اللتي لامدخل للعقل فيها اذ ليست بصلوة من كل وجه ولامحض دعاء كسائر الأدعية لما فيها من الشروط الزائدة فيقتصر فيها على الآثار.

(حلبي كبير (ص ۵۹۰) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی).

(ان المقصود الاعظم من الصلاة على الميت طلب المغفرة والشفاعة له. (فتح الباری (۸/۴۸۴) كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ط: قديمی كتب خانه).

(تحفة الأحوذي (۸/۴۸۴) كتاب التفسير، باب ومن سورة التوبة، ط: سعيد).

(۳) عن ابن عمر: ان رسول الله ﷺ قال: اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم. (جامع الترمذي (۱/۱۹۸) أبواب الجنائز، باب آخر قبيل باب ماجاء في الجلوس قبل أن توضع، ط: قديمی)

(ابو داؤد (۲/۳۲۹) كتاب الادب، باب في النهي عن سب الموتى، ط: رحمانيه).

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: اذا مات صاحبكم فدعوه ولاتقعوا فيه. (ابوداؤد (۲/۳۲۹) كتاب الادب، باب في النهي عن سب الموتى، ط: رحمانيه).

☆......قرآن کریم میں ہے:

﴿قل یاعبادي الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله یغفر الذنوب جمیعا﴾ [الزمر: آیة: ۵۳]

اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخشے گا۔

☆...... بے نمازی کو نماز کی نصیحت کرنی چاہیے۔ اور زندگی میں اس کو ہر طرح ڈرانا بھی چاہیے۔ تاکہ وہ نمازی اور نیک بن جائے۔ لیکن جب مر جائے تو اس کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ اور اس کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے۔ (۱)

بے نمازی کے جنازہ کی نماز عبرت کے لیے نہ پڑھنا

عبرت کی غرض سے بے نمازی کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، اور جنازہ کی نماز کے بغیر اس کو دفن کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ اس میں فرض کفایہ ترک

---

(۱) وهی فرض علی کل مسلم خلا) أربعة (بغاة وقطاع طریق...... اذاقتلوا فی الحرب...... وکذاأهل عصبة ومکابر فی مصر لیلا بسلاح وخناق. (الدرالمختار: (۲/ ۲۱۰) کتاب الصلاه، باب صلاة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید).

فکل مسلم مات بعدالولادة یصلی علیه صغیراً کان أو کبیراً ذکراً کان أوأنثی حراً کان أوعبداً الاالبغاة وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم، لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلوا علی کل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) کتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل الکلام فی صلوة الجنائز، ط: سعید).

عن ابی هریرة رضی الله عنه: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: صلوا خلف کل بر وفاجر، وصلوا علی کل بر وفاجر، وجاهدوا مع کل بر و فاجر. (سنن الدارقطنی (۲/ ۱۰۶) رقم الحدیث: ۱۷۴۴، کتاب العیدین) (باب صفة من تجوز الصلاة معه و الصلاة علیه، ط: دار المعرفة بیروت)

(ابو داؤد: (۱/ ۳۴۳) کتاب الجهاد، باب الغزو مع أئمة الجور، ط: میر محمد)

ہوتا ہے۔(۱)

بے نمازی مردے کو نماز سے پہلے گھسیٹنا

پانچ وقت کی نماز نہ پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف میں بے نمازی کے لیے بہت سخت الفاظ آئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز کا منکر نہیں ہے تو اس کی لاش کی بے حرمتی کرنا اور گھسیٹنا بھی جائز نہیں۔(۲)

بلکہ اس کے لیے استغفار کرنا چاہیے، ذلیل نہیں کرنا چاہیے، آخر کلمہ گو مسلمان ہے، اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اس کو دفن کرنا فرض ہے۔ البتہ اگر ایسا آدمی نماز کی فرضیت کا قائل نہیں تھا تو وہ مرتد ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انها فرض كفاية اذاقام به البعض يسقط عن الباقين...... فصاربمنزلة الجهاد، لكن لايسمع الاجتماع على تركها كالجهاد. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل: واما الكلام فى صلوة الجنازة، ط: سعيد)

الصلوة على الجنازة فرض كفاية اذاقام به البعض واحداكان أوجماعة ذكراكان أوانثى سقط عن الباقين، واذاترك الكل أثموا. (عالمگیری (۱۶۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلوة الجنازة، ط: رشيديه).

والصلوة عليه...... فرض كفاية كدفنه وغسله وتجهيزه فانهافرض كفاية. (الدالمختار (۲۰۷/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى صلوة الجنازة، ط: سعيد).

(۲) وعن عائشة رضى الله عنها: ان رسول الله ﷺ قال: كسر عظم الميت ككسره حيا يعنى فى الاثم" كما فى رواية قال الطيبى: اشارة الى انه لايهان ميتا كما لايهان حيا. قال ابن مالك والى ان الميت يتالم...... عن ابن مسعودؓ قال: أذى المؤمن فى موته كاذاه فى حياته رواه مالك وابوداؤد. مرقاة المفاتيح (۷۹/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثانى، قبيل الفصل الثالث، ط: امدادية ملتان).

(بدائع الصنائع (۳۰۰/۱) كتاب الصلاة، فصل واما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

(شامى (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد).

(۳) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بين العبدوبين الكفر ترك الصلوة. =

بے وضو جنازہ کی نماز پڑھادی

''وضو کے بغیر نماز پڑھادی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۵۷،۲)

بے وضو جنازہ کی نماز پڑھنا

''وضو کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۵۷،۲)

بے وضو نماز پڑھی تھی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص متقی اور پرہیزگار تھا، جب اس کا انتقال ہوا، اور دفن کر کے سب لوگ روانہ ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے فرشتے کو حکم دیا کہ اس کو درّے مارو، فرشتوں نے درّہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا تابعدار اور عبادت گزار بندہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی حکم ہوا کہ اس کو پچاس درّے مارو پھر دعا کی اور درّہ میں کمی ہوئی، یہاں تک کہ حکم ہوا کہ ایک درّہ مارو، فرشتہ نے ایک درّہ مارا تو اس

= (جامع الترمذی (۹۰/۲) ابواب الایمان، باب ماجآء فی ترک الصلوۃ، ط: سعید).

☐ واما تارک الصلوۃ فان کان منکراً لوجوبھا فھو کافر باجماع المسلمین خارج من ملۃ الاسلام...... وان کان ترکہ تکاسلاً مع اعتقادہ وجوبھا کماھو حال کثیر من الناس فقداختلف العلماء فیہ...... وذھب ابوحنیفۃ وجماعۃ من أھل الکوفۃ والمزنی صاحب الشافعی الیٰ انہ لایکفر ولایقتل بل یعزر ویحبس حتی یصلی...... وتاولوا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: "بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ" علیٰ معنی انہ یستحق بترک الصلاۃ عقوبۃ الکافر...أوأنہ محمول علی المستحل. (الکامل شرح النووی علی الصحیح للمسلم (۶۱/۱) کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علیٰ من ترک الصلاۃ، ط: قدیمی).

☐ (وشرائطھا) ستۃ أولھا (اسم المیت) لأنھا شفاعۃ. ولیست لکافر...... قولہ: (لأنھا شفاعۃ) ولقولہ تعالیٰ: ولاتصل علیٰ احدمنھم مات ابداً. (حاشیۃ الطحاوی مع المراقی (ص ۵۸۱) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاۃ علیہ، ط: قدیمی).

☐ وشرطھا اسلام المیت وطھارتہ) فلاتصح علی الکافر للآ یۃ ولاتصل علی احدمنھم مات ابداً. (البحر الرائق (۱۷۹/۲) کتاب الجنائز، فصل السلطان حق الصلاۃ، ط: سعید).

کی قبر آگ سے بھر گئی اور عذاب قبر میں مبتلا ہوا، جب کچھ افاقہ ہوا تو فرشتے سے پوچھا کہ مجھے کس گناہ کے عوض درّہ مارا گیا ہے، فرشتہ نے جواب دیا کہ ایک دن تو نے وضو کے بغیر نماز پڑھی تھی، اور تو ایک دن مظلوم کے پاس سے گزرا وہ فریاد کرتا تھا، تو نے اس کی مدد نہیں کی۔(۱)

بیوہ کی عدت

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۸۷/۲)

بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے

اگر کوئی مرد نہ ہو تو بیوی مردہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے، لیکن شوہر مردہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا، البتہ چہرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔(۲)

---

(۱) وأخرج ابن أبی شیبة، وهناد، وابن أبی الدنیا، عن عمرو بن شرحبیل، قال: مات رجل، یرون ان عنده ورعا، فأتی فی قبره، فقیل: انا جالدوک مائة جلدة من عذاب الله، فقال: فیم تجلدونی؟ فقد کنت اتوقی أتورّع، فقیل: خمسون، فلم یزالوا یناقصون حتی صار إلی جلدة، فجلد، فالتهب القبر علیه نارًا، وهلک الرجل ثم اعید فقال: فیم جلتمونی؟ قال: صلیت یوما وأنت علی غیر وضوء، ومررت بمظلوم یستغیث فلم تغثه.

وأخرج البخاری وأبو الشیخ فی کتاب التوبیخ، عن ابن مسعود عن النبیّ ﷺ قال: أُمر بعبد من عباد الله ان یضرب فی قبره مائة جلدة، فلم یزل یسأل الله ویدعوه حتی صارت واحدة، فامتلأ قبره علیه نارًا، فلما ارتفع عنه أفاق، فقال: علامَ جلدتمونی؟ قالوا انک صلیت صلاة بغیر طهور ومررت علی مظلوم فلم تنصر. (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۲۰۹) باب عذاب القبر، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) ویمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر الیها علی الأصح...... وهی لاتمنع من ذلک. (الدرالمختار: (۱۹۸/۲) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی القرأة عندالقبر، ط: سعید).

أماالمرأة فتغسل زوجها...... لأن اباحة الغسل مستفادة بالنکاح فتبقی مابقی النکاح والنکاح بعدالموت باق الی وقت انقطاع العدة، بخلاف ماإذاماتت المرأة حیث لایغسلها الزوج، لأن هناک انتهی ملک النکاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبیافلایحل له غسلها. =

بیوی کا جنازہ اٹھانا

شوہر کے لیے بیوی کا جنازہ اٹھانا یا کندھا دینا جائز ہے۔(۱)

بیوی کا کفن شوہر کے ذمہ ہے

☆...... بیوی کا کفن دفن شوہر کے ذمہ ہے والدین کے ذمہ نہیں ہے۔ اگر شوہر کی وسعت نہیں ہے تو پھر بیوی کے ترکہ سے کفن دیا جائے گا۔

☆......اگر میت کسی کی بیوی ہے اور اس کے ترکہ میں مال ہے جب بھی مال دار شوہر پر اپنی بیوی کا کفن دینا واجب ہے۔

☆......بعض جگہ لڑکی کے والدین یا بھائی وغیرہ کے ذمہ کفن اور کھانے کے اخراجات وغیرہ دینا ضروری سمجھتے ہیں، یہ شریعت سے ثابت نہیں، بلکہ غلط رسم ورواج ہے۔(۲)

= (بدائع الصنائع: (۱/۳۰۴) کتاب الصلاة،فصل:وأما بيان الكلام فيمن يغسل،ط:سعيد).

🗀 والمرأة تغسل زوجها...... بخلافه)أي الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحاوی: (ص ۵۷۱. ۵۷۲) کتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمی).

(۱) ويكره للناس ان يمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها وأخيها ويدخل الزوج في القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوى. (خلاصة الفتاوى(۱/۲۲۵) کتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون في الجنائز.ط:امجد اکیڈمی).

(۲) (وعلى الرجل تجهيز امرأته)أي تكفينها ودفنها...... ولو كان الزوج معسراً وهي موسرة في الاصح وعليه الفتوى.ومن مات ولامال له فكفنه على من تلزمه نفقته من أقاربه...... قوله: (ولامال له)قيد به لأنه لوكان له مال فانه يجب فيه، ويقدم على الدين، (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (۵۷۳-۵۷۴) کتاب الصلاة مباب احكام الجنائز،ط:قديمی).

🗀 (واختلف في الزوج والفتوى على وجوب كفنها عليه)عندالثاني(وان تركت مالاً)خانيه، ورجحه في البحر: بأنه الظاهر، لأنه ككسوتها. (الدر المختار(۲/۲۰۶) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في كفن الزوجة على الزوج،ط:سعيد).

🗀 (البحر الرائق:(۲/۱۷۷. ۱۷۸) کتاب الجنائز،ط:سعيد).=

بیوی کا منہ دیکھنا

بیوی کے انتقال کے بعد شوہر کے لئے اس کا منہ دیکھنا جائز ہے البتہ اس کے جسم کو ہاتھ لگانا منع ہے۔(١)

بیوی کو شوہر غسل نہیں دے سکتا

''شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(١/٤٥١)

بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟

''شوہر بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(١/٤٥٣)

بیوی کو مہر معاف کرنے پر مجبور کرنا

''مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(٢/٣٢٧)

بیوی کے انتقال کے بعد

☆...... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کا منہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے اور جنازہ کی نماز میں شریک ہوسکتا ہے۔ عورت

= ویجب تکفین المیت من مالہ الخاص الذی لم یتعلق بہ حق الغیر کالمرھون فان لم یکن لہ مال خاص فکفنہ علی من تلزمہ نفقة فی حال حیاتہ.ولو کانت زوجة ترکت مالاً فیجب علی الزوج القادر تکفین زوجہ.فان لم یکن لمن تلزمہ نفقتہ مال، کفن من بیت المال،ان کان للمسلمین بیت مال و امکن الأخذمنہ،و الافعلی جماعة المسلمین القادرین. (کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعة(١/٥١٣) مباحث الجنائز،التکفین. ط:داراحیاء التراث العربی بیروت).

(١) ویمنع زوجها من غسلها ومسها ، لا من النظر إلیها علی الأصح ، منیة . (الدر مع الرد : (٢/١٩٨) باب صلاة الجنازة ، ط: سعید)

الهندیة : (١/١٦٠) الفصل الثانی فی الغسل ، ط: رشیدیه .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (٢/١٤٨٤) باب صلاة الجنازة ثانیا صفة الغاسل ، ط: رشیدیه .

کو قبر میں اتارنے کے لیے اس کے محرم رشتہ دار ہونے چاہئیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو دوسرے لوگ اتاریں تو ان میں شوہر بھی شریک ہوسکتا ہے۔ البتہ بیوی کے مرتے ہی دنیوی احکام کے اعتبار سے میاں بیوی کا رشتہ ختم ہوجاتا ہے۔ اور شوہر کی حیثیت ایک لحاظ سے اجنبی کی ہوجاتی ہے۔ باقی آخرت کے اعتبار سے تعلق باقی رہتا ہے۔

☆...... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر کے تعلقات دنیوی اعتبار سے ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لیے شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا اور ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ مگر دیکھنے کی اجازت ہے اور شوہر کے مرنے سے بیوی کے تعلقات عدت تک ختم نہیں ہوتے۔ اس لیے مرد نہ ہونے کی صورت میں بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اجنبی ہوجاتا ہے

بیوی کے انتقال کے بعد اس کا شوہر اس سے اجنبی ہوجاتا ہے۔ اور نکاح کا تعلق ختم ہوجاتا ہے۔ اس لیے شوہر کا غسل دینا اور ہاتھ لگانا منع ہے۔ لیکن چہرہ دیکھنا اور جنازے کو اٹھانا اور کندھا دینا درست ہے۔ اور ضرورت کے وقت قبر میں اتارنا بھی درست ہے۔ کیونکہ قبر میں اتارتے وقت کفن حائل ہوتا ہے۔ اور اگر قبر میں اتارنے کے لیے محرم موجود ہے تو محرم ہی اتارے شوہر نہ اتارے۔ اور اگر محرم نہیں تو شوہر بھی اتار سکتا ہے۔(۱)

---

(۱) ویمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر الیها علی الأصح...... وهی لاتمنع من ذلک، (الدر المختار (۱۹۸/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجناز مطلب فی القرأة عند القبر، ط: سعید)

🗀 وذو الرحم المحرم أولی بأدخال المرأة القبر من غیره، لانه یجوز له مسها حالة الحیاة، فکذا بعد الموت وکذا ذو الرحم المحرم منها أولی من الأجنبی، ولو لم یکن فیهم فلاباس للأجانب وضعها فی قبرها. (بدائع الصنائع (۳۲۰/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، فصل وأما سنة الدفن، ط: سعید)

🗀 (عالمگیری (۱۶۶/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن والنقل من مکان الی آخر، ط: رشیدیه). =

بیوی کے جنازے کو کاندھا دینا

''بیوی کا جنازہ اٹھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۱۶۰)

بیوی کے جنازے کی نماز میں شریک ہونا

شوہر کے لیے بیوی کے جنازے کی نماز میں شریک ہونا نہ صرف جائز ہے، بلکہ ضرور شریک ہونا چاہئیے۔(۱)

بیوی کے کفن دفن کا خرچہ شوہر پر ہے

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین یعنی کفن، قبر کی قیمت اور دفن کا خرچہ شوہر پر لازم ہے۔ اور اگر شوہر نہیں ہے یا ہے لیکن خرچہ دینے سے انکار کر دیا

= وأما المرأة فتغسل زوجها...... لأن اباحة الغسل مستفادة بالنكاح فتبقى مابقى النكاح، والنكاح بعد الموت باق الى وقت انقطاع العدة. بخلاف ماإذاماتت المرأة حيث لايغسلها الزوج، لأن هناك انتهى ملك النكاح لانعدام المحل، فصار الزوج أجنبيافلايحل له غسلها، (بدائع الصنائع (۱/۳۰۴) كتاب الصلاة، (فصل: وأما بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد).

يكره للناس ان يمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها وأخيهاويدخل الزوج فى القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوى، (خلاصه الفتاوى (۱/۲۲۵) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز ط: امجد اكيڈمى).

(۱) عن عائشة: قالت رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من البقيع فوجدنى وأناأجدصداعاً فى رأسى وأنااقول: وا راساه. فقال: بل أنايا عائشة وا راساه ثم قال: ماضرك لومتِ قبلى فقمت عليك فغسلتك وكفنتك وصليت عليك ودفنتك. (سنن ابن ماجه (۱۰۵)، ابواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى غسل الرجل امرأته، وغسل المرأة زوجها. ط: سعيد).

(مشكاة المصابيح (ص: ۵۴۹) كتاب الفتن، باب وفاة النبى صلى الله عليه وسلم، ط: قديمى).

(سنن الدارقطنى (۲/۲۴) كتاب الجنائز، باب التسليم فى الجنازة واحداً والتكبير أربعاً وخمساً ط: دار المعرفه).

تو بیوی کے ترکہ سے یہ خرچہ لیا جائے گا۔(۱)

بیوی کے لئے دین چھوڑنا

''شہید زندہ ہوتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۵۹/۱)

بیوی کے مرنے کے بعد

شوہر کو بیوی کے مرنے کے بعد صرف منہ دیکھنے کی اجازت ہے۔ ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں۔ غسل دینا بھی شوہر کے لیے درست نہیں۔ جنازے کو کاندھا دینا محرم اور غیر محرم سب کے لیے درست ہے۔ اس لیے شوہر جنازے کو اٹھا بھی سکتا ہے، کندھا بھی دے سکتا ہے۔ اور ضرورت ہو تو قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) وعلى الرجل تجهيز امرأته)أى تكفينها ودفنها...... ولوكان الزوج معسراً وهى موسرة فى الأصح وعليه الفتوى،ومن مات ولامال له فكفنه على من تلزمه نفقته من أقاربه... قوله: ودفنها)أى مؤنته وان لم يتبرع به،وقوله:ولامال له)قيدبه لأنه لوكان له مال فانه يجب فيه،ويقدم على الدين،(حاشية الطحطاوى مع المراقى(۵۷۳.۵۷۴) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، ط:قديمى).

🗀 (واختلف فى الزوج والفتوى على وجوب كفنها عليه)عندالثانى (وان تركت مالاً)خانيه ورجحه فى البحر:بأنه الظاهر،لأنه ككسوتها.(الدرالمختار(۲ /۲۰۶) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فى كفن الزوجة على الزوج،ط:سعيد)

🗀 (البحرالرائق(۱۷۷/۲.۱۷۸) كتاب الجنائز، ط:سعيد).

(۲) ويمنع زوجها من غسلها ومسها،لامن النظر اليها على الأصح...... وهى لاتمنع من ذلك، (الدرالمختار(۱۹۸/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة مطلب فى القرأة عندالقبر، ط:سعيد).

🗀 وذوالرحم المحرم أولى بأدخال المرأة القبرمن غيره، لانه يجوزله مسها حالة الحياة فكذا بعدالموت وكذاذوالرحم المحرم منهاأولى من الأجنبى، ولولم يكن فيهم فلابأس للأجانب وضعهافى قبرها. (بدائع الصنائع(۱ /۳۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز،فصل وأما سنة الدفن، ط:سعيد)

🗀 ويكره للناس ان يمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع ابيها وأخيها ويدخل الزوج فى القبر مع محرمها استحساناً وهو الصحيح وعليه الفتوى، (خلاصه الفتاوى(۱ /۲۲۵) كتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، ط: امجد اكيڈمى).

بیوی نے کیا کہا اور قبر نے کیا جواب دیا؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک جنازے کی نماز پڑھی، اور اس کے دفن میں شریک ہوئے، جب اسے قبر کے قریب لے گئے تو اس کی بیوی نے بہت زور سے اعلان کیا: اے قبر والو! اگر تمہیں پتہ چل جاتا کہ تمہارے پاس کون لایا گیا ہے تو تم اس کا اعزاز و اکرام کرتے۔ قبر سے یہ آواز آئی: یہ تو ہمارے پاس پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آیا ہے۔ اور زمین کو اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ اسے کھا کر واپس مٹی بنا دے، جیسی پہلے یہ مٹی تھا۔ دو فرشتے اسے بٹھا کر اس سے ان گناہوں کے بارے میں سوال کریں گے جو اس نے ہاتھوں، پاؤں، زبان اور دوسرے اعضاء و جوارح سے کیے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یہ سن کر بے ہوش کر گر پڑے۔ اور میت یہ بات سن کر چارپائی پر کانپنے اور مضطرب ہونے لگی۔ اس کے بارے میں شعر کہے گئے ہیں:

"اللہ کی قسم اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جاتا کہ انہیں کس لیے پیدا کیا گیا ہے تو نہ وہ غفلت میں پڑتے نہ سوتے، لوگوں کو ایسے دن کے لیے پیدا کیا گیا ہے کہ اگر اسے آنکھیں دیکھ لیتیں تو ان کے دل سرگرداں اور پریشان ہو جاتے، مرنا ہے پھر اٹھایا جانا اور میدانِ حشر میں جمع ہونا ہے، پھر ڈانٹ ڈپٹ اور دوسرے بڑے بڑے ہولناک امور ہوں گے۔ میدانِ حشر کے لیے بہت سے لوگوں نے نیک اعمال کیے، اس کے خوف سے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور ہمیں جب حکم دیا جاتا ہے یا منع کیا جاتا ہے تو ہم اصحابِ کہف کی طرح جاگتے اور سوتے ہوتے ہیں۔"

لہٰذا اے اللہ کے بندو! اس خوابِ غفلت سے بیدار ہو، اور اللہ تعالیٰ کے عفو وکرم پر اعتماد کے ساتھ اس کے لیے نیک اعمال کی تیاری کرو، ایسا نہ ہو کہ گناہوں میں

مست رہو، اور اللہ تعالیٰ سے نیک صالح لوگوں کے مرتبہ کی تمنا کرتے رہو۔(۱)

شاعر کہتا ہے:

آخرت کے لئے زندگی میں ہی توشہ تیار کرلو، اور اللہ کے لئے عبادت کرو، اور بہترین توشہ تیار کرو، دنیا کے زیادہ طالب مت بنو اس لئے کہ مال کو ختم ہونے کے لئے جمع کیا جاتا ہے، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسی قوم کے رفیق بنو جن کے پاس توشہ ہو اور تم

---

(۱) وروی عن الحسن البصری أنه قال: کنت خلف جنازة فاتبعتها، حتی وصلوبها الی حفرتها، فنادت امرأة فقالت: یاأهل القبور لوعرفتم من نقل الیکم لأعزرتموه؟ قال الحسن: فسمعت صوتاً من الحفرة وهویقول: قدوالله نقل الینابأزوار کالجبال وقدأذن لی أن آکله حتی یعودرمیما، قال: فاضطربت الجنازة فوق النعش، وخرالحسن مغشیا علیه. (التذکرة فی احوال الموتی وأمورالاخرة(ص: ۸۶)، باب ماجاء فی کلام القبور کل یوم وکلامه للعبداذاوضع فیه. ط: دار الحدیث القاهره).

🗁 وقدحکی الحسن البصری رحمه الله أنه صلی علی جنازة وحضردفنها، فلمادنوا به الیٰ حفرته نادت امرأة باعلیٰ صوتها: یاأهل القبورلوعرفتم من نقل الیکم لأکرمتموه واعززتموه، فسمع صوتاً من الحفرة یقول: اما والله لقد نقل الینا باوزارٍ کالجبال وقد أذن للأرض أن تاکله حتی یصیرتراباً کما کان ویقعده ملکان ویسألانه عمابطشته الیدان، ومشت الیه القدمان ونطق به اللسان، وعملته الجوارح والارکان، فخرالحسن مغشیاً علیه واضطرب المیت فوق النعش مماسمع، وانشدوا فی ذالک:

أمـا والله لوعلـم الأنـام　　لماخلقوا لما غفلوا وناموا
لقدخلقوا الیوم لورأته　　عیون قلوبهم ساحوا وهاموا
ممات ثم نشر ثم حشر　　وتوبیخ وأهوال عظاما
لیوم الحشر لقدعملت أناس　　فصلوا من مخافته وصاموا
ونحن اذا امرنا اونهینا　　کأهل الکهف أیقاظ ینام .

فاستیقظوا رحمکم الله من هذه الرقدة واعدوا لها الاعمال الصالحة مع اعتمادکم علی عفوالله، ولاتتمنوا منازل الابرار، واحدکم مقیم علی الاواز. (مختصرتذکرة القطبی للإمام عبدالوهاب الشعرانی(ص: ۶۲)باب ماجاء فی کلام القبرللعبداذا وضع فیه، ط: دارالکتب العلمیة بیروت)

🗁 الکبائرللذهبی(ص: ۱۳۹)الکبیرة الثانیة والثلاثون اخذ الرشوة علی الحکم، ط: وحیدی کتب خانه.)

خالی ہاتھ ہو۔(۱)

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

دنیا میں توشہ تیار کرلو اس لئے کہ تم کوچ کرنے والے ہو، اور نیکیوں کی طرف ان لوگوں کی طرح جلدی کرو جو نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں اس لئے کہ مال و دولت اور بیوی بچے ایک امانت ہیں، اور امانت کو ایک دن واپس کرنا ہی ہے۔(۲)

ایک اور شاعر کہتا ہے:

موت ایک ایسا سمندر ہے جس کی موجیں ہلاک کرنے والی ہیں اس میں تیرنے والا شخص ہلاک ہو جاتا ہے، قبر میں صرف نیکی اور اعمال صالحہ ہی انسان کے کام آتے ہیں۔(۳)

---

(۱) وانشدوا:

تزدو من حياتك للمعاد ... وقم لله واعمل خير زاد

ولا تطلب من الدنيا كثيرا ... فان المال يجمع للانفاد

أترضى ان تكون رفيق قوم ... لهم زاد وانت بغير زاد

(۲) وقال آخر:

تزود من الدنيا فانك داخل ... وسارع إلى الخيرات فيمن يسارع

فما المال والأهلون إلا وديعة ... ولابد يوما أن ترز الودائع

(۳) وقال آخر:

الموت بحر موجه طافح ... يغرق فيه الرجل السابح

ماينفع الإنسان فی قبره ... إلاالتقی والعمل الصالح

مختصر تذكرة القرطبی (ص: ۶۲-۶۳) قبل باب ماجاء فی ضغطة القبر وان كان صاحبه صالحا، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

پ
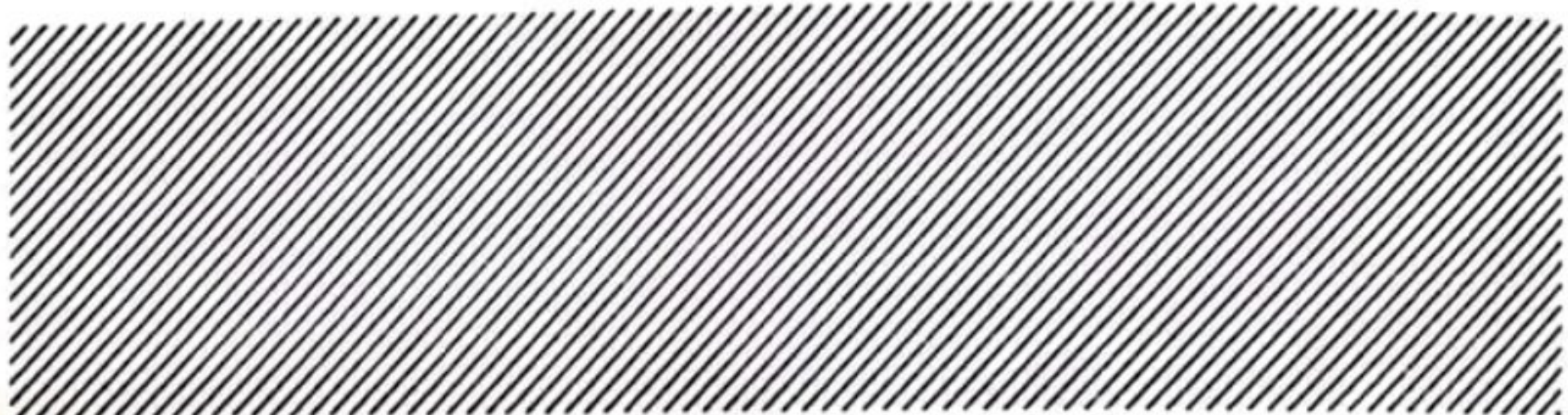
پاخانہ نکل جائے

میت کو غسل دے کر کفناتے وقت اگر پاخانہ نکل جائے تو صرف ناپاکی کو دھونا کافی ہے۔ غسل دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

پانچ تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کی

جنازے کی نماز میں چار تکبیر ہیں تاہم اگر کسی امام نے تین تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کی تو نماز فاسد ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولا یعاد غسلہ ولا وضوء ہ بالخارج منہ)لأنّ غسلہ ماوجب لرفع الحدث لبقائہ بالموت بل لتنجیسہ بالموت کسائر الحیوانات الدمویۃ الا أن المسلم یطھر بالغسل کرامۃ لہ وقد حصل بحروشرح مجمع.(الدر المختار (۲/ ۱۹۷) کتاب الصلاۃ باب صلاۃ الجنازۃ،مطلب فی القراۃ عندالقبر،ط:سعید)

🗀 (قولہ ثم اجلس مسندًا الیہ ومسح بطنہ رفیقاً وماخرج منہ غسلہ)تنظیفاً لہ.(ولم یعد غسلہ)لأن الغسل عرفناہ بالنص وقد حصل مرۃ.(البحر الرائق.(۲/ ۱۷۲. ۱۷۳)کتاب الجنائز، ——— ط:سعید)

🗀 ثم اذامسح بطنہ فان سال منہ شئی یمسحہ کیلایتلوّث الکفن ویغسل ذلک الموضع تطھیراً لہ عن النجاسۃ الحقیقۃ ولم یذکرفی ظاھرالروایۃ سوی المسح ولایعیدالغسل ولاالوضوٓ عندنا.(بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۱)کتاب الجنائز،(فصل :وآمابیان کیفیۃ الغسل، ط:سعید)

(۲) وصلاۃ الجنازہ اربع تکبیرات ولوترک واحدۃ منھا لم تجزصلاتہ ھکذا فی الکافی. (عالمگیری: ۱/ ۱۶۴) کتاب الصلاۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت،ط:سعید)

🗀 (ویسلم)وجوباً(بعد)التکبیرۃ(الرابعۃ).(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی(ص:۵۸۶) کتاب الصلاۃ،باب احکام الجنائز،فصل الصلاۃ علیہ.ط:قدیمی)

🗀 (ورکنھا)شیئان (التکبیرات الأربع.(الدرالمختار (۲/ ۲۰۹) کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجنازۃ،مطلب:ھل یسقط فرض الکفایۃ بفعل الصبی؟ط:سعید)

🗀 صلاۃ الجنازۃ لھاارکان تترکب منھا حقیقتھا ولوترک منھا رکن بطلت ووقعت غیرمعتدبھاشرعاً نذکرھا فیمایلی. النیۃ...... ۲. القیام للقادر ۳. التکبیرات الأربع. (فقہ السنہ (۱/ ۳۴۲) الجنائز، الصلاۃ علی المیت. ارکانھا. ط: دارابن کثیر)

پانچویں تکبیر میں امام کی متابعت

جنازے کی نماز میں کل چار تکبیرات ہیں، اگر امام نے جنازے کی نماز میں پانچویں تکبیر کہہ دی، تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی اتباع نہ کریں، بلکہ خاموشی سے سلام پھیرنے تک امام کا انتظار کریں۔(۱)

پانچویں تکبیر نماز جنازہ میں

اگر جنازہ کی نماز میں غلطی سے چار تکبیر کے بجائے پانچ تکبیر پر سلام پھیر دیا تو جنازہ کی نماز ہوگئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

پانی

علامہ شامی رحمہ اللہ کی تفصیل کے مطابق میت کو پہلے سادہ پانی سے غسل

---

(۱) ولو كبر امامه خمساً لم يتبع لأنه منسوخ، فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم، به يفتى. (الدر مع الرد: (۲/۲۱۴) كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟، ط: سعيد)

ولو كبر الامام خمساً لم يتابعه المؤتم ......الخ (الهداية: (۱/۱۸۰) كتاب الصلاة. باب الجنائز، فصل: في الصلاة على الميت، ط: المصباح.

(تبيين الحقائق: (۱/۱۷۱) كتاب الصلاة. باب الوتر والنوافل، ط: دار الكتب.

(۲) ولو كبر إمامه خمسًا، لم يتبع؛ لأنّه منسوخ، فيمكث المؤتم حتى يسلم معه إذا سلم، به يفتىٰ، الدر المختار. (قوله: وبه يفتىٰ) ...... وروى عن الإمام أنّه يسلم للحال ولاينتظر تحقيقًا للمخالفة. (شامی: (۲/۲۱۴) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: سعيد)

فلو كبر الإمام خمسًا لم يتبع؛ لأنّه منسوخ ولامتابعة، ولم يبين ماذا يصنع، وعن أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ روايتان: في رواية: يسلم للحال ولاينتظر تحقيقا للمخالفة، وفي رواية: يمكث حتىٰ يسلم معه إذا سلم ليكون متابعًا فيما تجب فيه المتابعة، وبه يفتىٰ. (البحر الرائق: (۲/۳۲۳) كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۱/۵۲، ۵۲) كتاب الصلاة، فصل: كيفية الصلاة على الجنازة، ط: رشيديه.

دیا جائے پھر بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی پھر کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔(۱)

اور فتح القدیر میں ہے کہ: بہتر یہ ہے کہ اول دو مرتبہ بیری کے پتوں کا پکایا ہوا پانی اور تیسری مرتبہ کافور ملا ہوا پانی ڈالا جائے۔(۲)

نوٹ: آج کل ہر جگہ بیری کے پتے آسانی سے دستیاب نہیں ہوتے۔اس لیے جہاں آسانی سے دستیاب ہے وہاں بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کریں۔اور اگر بیری کے پتے دستیاب نہیں تو میل کچیل وغیرہ کی صفائی کے لیے صابن وغیرہ استعمال کرسکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) نعم اختلفوا فی شئی وهوأنه فی الهداية لم يفصل فی الغسلات من القراح وغيره وهو ظاهر كلام الحاكم وذكر الشيخ الاسلام: أن الأولى بالقراح أی بالماء الخاص،والثانية بالمغلی فيه سدره،والثالثة بالذی فيه كافور.قال فی الفتح:والأولی كون الأولين بالسدر كما هوظاهر الهداية لمافی أبی داؤد بسند صحيح"أن أم عطية تغسل بالسدر مرتين والثالث بالماء والكافور"(الشامية(۲ /۱۹۷) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی القراءة عندالقبر،ط:سعيد)

(۲) ولم يفصل المصنف فی مياه الغسلات بين القراح وغيره،وذكرشيخ الاسلام وغيره كذلك،وهو ظاهرمن كلام الحاكم،وانما يبدأ بالقراح اولاً ليبتل ماعليه من الدرن بالماء اولاً فيتم قلعه بالماء والسدر،ثم يحصل تطييب البدن بعدالنظافة بماء الكافور.والأولىٰ ان يغسل الأوليان بالسدر كماهو ظاهرالكتاب هنا.وأخرج ابوداود عن محمد بن سيرين ،انه كان يأخذ الغسل عن ام عطية،يغسل بالسدرمرتين والثالث بالماء الكافور وسنده صحيح.(فتح القدير(۲/۷۳) كتاب الصلاة،باب الجنائز فصل:فی الغسل ط: رشيديه)

(۳) ويغسل رأسه،ولحيته بالخطمی ان وجد والا فبالصابون ونحوه . (الدرالمختار(۲/۱۹۶) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عندالميت، ط:سعيد)

🗁 قوله وغسل رأسه ولحيته بالخطمی)لأنه أبلغ فی استخلاص الوسخ وان لم يمكن فبالصابون ونحوه لانه يعمل عمله.(البحر الرائق (۲/۱۷۲) كتاب الجنائز، ط:سعيد)

🗁 مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (ص: ۵۶۹) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز، ط:قديمی)

پانی پلانا

حالتِ نزع میں مرنے والے کو پانی پلانا مستحب ہے۔ کیوں کہ نزع کے وقت بہت زیادہ پیاس لگتی ہے۔ اور پانی پلانا صحابۂ کرام سے بھی ثابت ہے۔(۱)

پانی چھڑکنا

قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد پانی چھڑکنا مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن أبی جهم بن حذيفة العدوی قال: انطلقت يوم اليرموک أطلب ابن عمی، ومعی شنة من ماء أوانـاء،فـقـلـت:ان كـان بـه رمق سقيتـه مـن الـمـاء ومسحت بـه وجهـه،فـاذابـه ينشغ،فقلت:أسقيک؟فأشار:أن نعم!فاذارجل يقول:آه فأشار ابن عمی:أن انطلق به اليه،فاذا هوهشام بن العاص،اخوعمروبن العاص،فأتيته،فقلت:أسقيک؟فسمع آخر،يقول آه فأشار هشام:أن انطلق به اليه،فجئت فاذا هو قدمات،فرجعت الی هشام،فاذاهو قدمات،فرجعت الی ابن عمی،فاذا هو قدمات.(شعب الايمان:رقم الحديث:۳۲۰۸(۲۶۰/۳) كتاب الزكاة،فصل:ماجآء فی الايثار،ط:مكتبه دارالباز.)

(الدراية فی تخريج أحاديث الهداية علی هامش الهداية(۱۸۹/۱) كتاب الصلاة:باب الشهيد،تحت قول الهداية"شهداء أحد ماتوا عطاشا والكأس تدورعليهم"ط:المصباح)

(نصب الرايه(۳۱۸/۲) كتاب الصلاة باب الشهيد،ط:دارنشرالكتب الاسلاميه.)

(۲) عن أبی رافع،قال:سلّ رسول الله صلی الله عليه وسلم سعداً ورش علی قبره ماءً.رواه ابن ماجه.(مشكلة المصابيح (ص:۱۴۹) كتاب الجنائز،باب دفن الميت،الفصل الثالث،ط:قديمی).

ولابأس برش الماء عليه)بل ينبغی أن يندب،لأنه صلی الله عليه وسلم فعله بقبر سعد كمارواه ابن ماجه،وبقبرولده ابراهيم كمارواه ابوداؤد فی مراسيله.(الشامية(۲۳۷/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب:دفن الميت،ط:سعيد).

ولابأس برش الماء حفظاً له...(قوله: ولابأس برش الماء)بل ينبغی أن يكون مندوباً، لأن النبی صلی الله عليه وسلم فعله بقبر سعد،وقبر ولده ابراهيم،وأمره فی قبرعثمان بن مظعون.(حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص:۶۱۱) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل:فی حملها ودفنها،ط:قديمی)

پانی دستیاب نہ ہو

اگر میت کو غسل دینے کے لیے پانی دستیاب نہ ہو، یا نہلانے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے میت کو غسل دینا دشوار ہو، تو تیمم کرایا جائے گا۔ مثلاً: کوئی شخص جل کر مر گیا، اور یہ ڈر ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا یا ملے بغیر ہی پانی بہایا گیا تو مردے کا جسم بگڑ جائے گا، تو میت کو غسل نہ دیں، بلکہ تیمم کرا دیں۔ اور اگر مردے پر پانی ڈالنے سے جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہ کرائیں، بلکہ جسم کو ملے بغیر پانی بہا کر غسل دیں۔ (۱)

پانی میں خوشبو ڈالنا

میت کو غسل دینے کے پانی میں خوشبو ڈالنا مستحب ہے۔ خواہ مرنے والا احرام کے لباس میں ہو یا نہ ہو، اس لیے کہ مردہ انسان مکلّف نہیں ہوتا۔ لہٰذا موت کے ساتھ ہی احرام بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا سر ڈھانکا جاتا ہے۔ البتہ

---

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذرالغسل ، کأن مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک أو یصیب الماء علیه بدون دلک، أما ان کان لایتقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/۵۰۴) مباحث الجنائز، شروط غسل المیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

🗁 واذا مات الرجل فی السفر، ولیس هناک ماء طاهر یيمم ویصلی علیه. (عالمگیری (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی الغسل، ط: رشیدیه).

🗁 واذا یمم لفقد الماء ثم وجد بعد الصلاة علیه بالتیمم غسل وصلی علیه ثانیاً...و المنتفخ الذی تعذر مسه یصیب علیه الماء. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

🗁 ولو کان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه.
(عالمگیری (۱/۱۵۸) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

زندہ حالت میں جب تک احرام میں ہوگا، مرد کے لیے سر ڈھانکنا منع ہے۔(۱)

پانی میں ڈوبنے والے کو غسل دینا

"ڈوبنے والے کو غسل دینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۷۵)

پانی میں نجاست کا اثر تھا

میت کے غسل کے پانی میں کسی قسم کی نجاست کا اثر ہو، اور غسل، کفن اور دفن کے بعد معلوم ہو، تو میت پر اس کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ مجبور اور معذور ہے۔ اور جس شخص سے بھی اس سلسلے میں بے احتیاطی ہوئی ہے وہ توبہ استغفار کرے

(۱) الحنفية والمالكية قالوا: يندب وضع الطيب ونحوه في ماء غسل الميت، سواء كان متلبسا بالاحرام أو لا، وذالك لأن الميت غير مكلف وينقطع احرامه بالموت، ولذا تغطى رأسه بخلاف مالو كان متلبساً بالاحرام وهي حي. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۵۰۷) مباحث الجنائز، حكم خلط ماء الغسل بالطيب ونحوه، ط: داراحياء التراث العربي بيروت.)

🗀 ولابأس بجميع انواع الطيب فيه غير الزعفران والورس في حق الرجال ولابأس بهما في حق النساء ذكره في التحفة، فدخل فيه المسك. (وقال بعد صفحتين) والمحرم كغيره في التكفين عندنا وبه قال مالك وقال الشافعي واحمد: لايغطى رأسه ولايمس طيباً كمافي مسلم أن رجلاً وقصته راحلته وهو محرم فمات فقال: عليه الصلاة والسلام: اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولاتخمروا وجهه ولارأسه، فانه يبعث يوم القيامة ملبياً. ولنا قوله عليه الصلاة والسلام: اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية أوعلم ينتفع به أو ولدصالح يدعوله. واحرامه من عمله فانقطع. (حلبي كبير (ص: ۵۷۹، ۵۸۲) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمی).

🗀 (ويغسل رأسه) أي شعر رأسه (وشعر لحيته بالخطمي) نبت بالعراق طيب الرائحة. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي (ص: ۵۶۹) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازه، ط: قديمي)

🗀 (قوله: وستر الوجه والرأس) أي اجتنب تغطيتهما لحديث الاعرابي الذي وقصته ناقته "لاتخمروا رأسه ولا وجهه فانه يبعث يوم القيامة ملبّياً" واعلم: أن أئمتنا استدلوا بهذا الحديث على حرمة تغطية الوجه على المحرم الحيّ المفهوم من التعليل، ولم يعملوا بمنطوقة في حق الميت المحرم فان حكمه عندنا كسائر الاموات في تغطية الوجه والرأس...... قوله وغسلهما بالخطمي) أي وليجتنب غسل رأسه ولحيته بالخطمي...... لكن يجب عليه دم اذا لم يجتنبه عنده لأنه نوع طيب. (البحر الرائق (۲/۳۴۴) كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد)

اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے اور اس کو ثواب پہنچاتا رہے۔(۱)

پتھر

☆......قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت پتھر لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆......اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت پتھر لگانے کی اجازت ہوگی۔

☆......میت کے اوپر کی طرف بلاضرورت بھی پتھر لگانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) (ولاتزروازرة وزرأخرى)أى لاتحمل حاملة أخرى من الاثام أى لايؤخذ أحد بذنب أحد(تفسير البغوى(۱۰۸/۳)سورة الاسراء،آیت(۱۵)، ط:اداره تاليفات اشرفيه).

ولاتزروازرة وزرأخرى) أى لايحمل أحد ذنب أحد،ولايجنى جان الا على نفسه.(تفسیرابن كثير(۱۲۲/۴)سورة الاسراء،آيت:۱۵،ط:مكتبه رشيديه).

ولاتزروازرة وزرأخرى)والمعنى أن كل نفس يوم القيامة لاتحمل الا وزرها الذى اقترفته،لاتؤخذ نفس بذنب نفس كماتؤخذ جبابرة الدنيا الولى بالولى والجاربالجار.(مرقاة المفاتيح(۱۸۹/۴) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الثالث،ط:رشيديه).

(۲) ويسوى اللبن عليه والقصب، لاالآجر)المطبوخ والخشب لوحوله،أما فوقه فلايكره ابن مالك...قوله: لوحوله الخ)قال فى الحلية: وكرهوا الآجر وألواح الخشب.وقال الامام التمراشى:هذا اذا كان حول الميت،فلوفوقه لايكره، لأنه عصمة من السبع.وقال مشايخ بخارى:لايكره الآجر فى بلدتنا للحاجة اليه لضعف الأرض. (الدر مع الرد (۲/ ۲۳۶) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فى دفن الميت،ط:سعيد)

ويسوى اللبن عليه والقصب..لاالآجر والخشب)لأنهما لإحكام البناء والقبر موضع البلاء...... أطلق المصنف فى منعهما، وقيده الامام السرخسى بأن لا يكون الغالب على الارض النزوالرخاوة ، فان كان فلا بأس بهما كاتخاز تابوت من حديد لهذه، وقيده فى شرح المجمع بأن يكون حوله اما لوكان فوقه فلايكره ؛ لأنه يكون عصمة من السبع.البحرالرائق(۵۹۴/۲) كتاب الجنائز،(فصل :السلطان احق بصلاته،ط:سعيد)

(حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۶۱۰) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز ، فصل فى حملها ودفنها،ط:قديمى).

پٹی

میت کو غسل دیتے وقت اگر زخم سے پٹی لگی ہو تو وہ اتاری جائے۔(۱)

پرانی قبر بیٹھ جائے

''قبر بیٹھ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲،۸۲)

پرانی قبر میں سے اینٹ نکالنا

قبر کے اندر پکی اینٹیں اور پتھر لگانا درست نہیں ہے، اور اوپر کے حصے میں بھی اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اینٹیں اور پتھر نکالنے کے لیے قبر کھولنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر قبر کے اوپر کے حصے میں پتھر اور اینٹیں لگی ہوں تو انہیں وارثوں کی رضامندی کی صورت میں ہٹایا جاسکتا ہے۔ اور لوگوں کو سمجھایا جائے کہ پکی قبر بنانا درست نہیں ہے۔ لہٰذا اگر اوپر کے حصے میں پتھر اور اینٹیں لگی ہوئی ہیں تو وارثوں کی

---

(۱) جرد عن ثيابه ليمكنهم التنظيف. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص:۵٦٧) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز).

🗁 وأما بيان كيفية الغسل فنقول: يجرد الميت اذا أُريد غسله عندنا وقال الشافعي رحمه الله تعالىٰ: لايجرد بل يغسل وعليه ثوبه...... ولنا أن المقصود من الغسل هو التطهير ومعنى التطهير لايحصل بالغسل وعليه الثوب لتنجس الثوب بالغسل لا التى تنجست بماعليه من النجاسات الحقيقة وتعذر عصره أو حصوله بالتجريد أبلغ فكان أولى. (بدائع الصنائع (۳۰۰/۱) كتاب الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الغسل ،ط:سعيد).

🗁 (فينزع عنه مالايصلح للكفن)قوله فينزع عنه الخ)...... والمراد بمالا يصلح للكفن مثل الفرو والحشو والقلنسوة والخف والسلاح والدرع. (الدرمع الرد (۲۵۰/۲) كتاب الجنائز ،باب الشهيد، ط:سعيد).

🗁 وينزع عنه ماليس من جنس الكفن نحوالسلاح والجلود والفرو والحشو والخف والقلنسوة. (عالمگیری: (۱۶۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون،الفصل السابع فى الشهيد، ط:رشيديه).

رضامندی سے انہیں ہٹا کر قبر مٹی سے ٹھیک کر دینا درست ہے۔(۱)

پرانی قبر میں نئی میت رکھنا

☆......اگر قبر اتنی پرانی ہو جائے کہ میت بالکل مٹی بن جائے تو اس قبر میں دوسری میت کو دفن کرنا درست ہے۔

☆......اور اگر پرانی میت مٹی نہیں بنی تو اس میں دوسری میت کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔اور اگر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پرانی قبر میں نئی میت دفن کرنا ضروری ہے تو جائز ہے، اور ایسی حالت میں میت کی ہڈیاں وغیرہ جو کچھ قبر میں موجود ہوں وہ ایک طرف علیحدہ قبر میں رکھ دی جائیں۔

☆......اور اگر میت قبر میں بالکل صحیح سالم موجود ہو تب بھی ضرورت کے وقت ایسی قبر میں اس کے برابر دوسری میت کو رکھنا جائز ہے، لیکن پرانی اور نئی میت کے درمیان مٹی کی آڑ بنا دینا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) (ولایربع)ولایجصص لنهی النبی صلی الله علیه وسلم عن تربیع القبور وتجصیصها ویحرم البناء علیه للزینة.ویکره للإحکام بعد الدفن.وفی النوازل لابأس بتطیینه،وفی الغیاثیة،وعلیه الفتوی، (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (۶۱۱) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز ،فصل:فی حملها ودفنها،ط:قدیمی).

(ولایجصص)للنهی عنه(ولایطین،ولایرفع علیه بناء،وقیل لابأس به،وهو المختار. کمافی کراهیة السراجیة...... (قوله وقیل لابأس به)المناسب ذکره عقب قوله: ولایطین، لأن عبارة السراجیة کما نقله الرحمتی ذکر فی تجرید أبی الفضل، أن تطیین القبور مکروه،والمختار أنه لایکره. (الدرمع الرد(۲/۲۳۷)کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب:فی دفن المیت، ط: سعید)

ولووضع المیت لغیر القبلة أو علی شقه الأیسر أوجعل رأسه موضع رجلیه وأهیل علیه التراب لم ینبش.(عالمگیری (۱/۱۶۷) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ،الفصل السادس فی القبر والدفن الخ ط: رشیدیه).

(۲) ولابأس بدفن اکثر من واحد فی قبر واحد للضرورة...... ویحجر بین کل اثنین بالتراب)...... ولوبلی المیت وصار تراباً جاز دفن غیره فی قبره ولایجوز کسر عظامه ولاتحویلها،=

پردہ کرنا دفن کرتے وقت

''دفن کرتے وقت پردہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۳۵۰)

پکی قبر بنانا

''قبر پکی بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲؍۹۳)

پگڑی باندھنا

''عمامہ باندھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۵۰۲)

پلاسٹر

اگر کسی آدمی کا حادثہ وغیرہ میں کوئی عضو ٹوٹ گیا، اور ڈاکٹروں نے اس پر

= ولو كان ذميا، ولاينبش وان طال الزمان...... قوله:(ولو كان ذميا)............... وسئل ابوبكر الاسكافي عن امرأة تقبر في قبر الرجل،فقال: ان كان الرجل قدبلي،ولم يبق له لحم ولاعظم جاز، وكذا العكس والا فان كانوا لايجدون بداً يجعلون عظام الاول في موضع وليجعلوا بينهما حاجزاً بالصعيد.(حاشية الطحطاوى على المراقى (۲۱۲-۲۱۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها ، ط: قديمي)

🗀 وفي المحيط وغيره:ولايدفن اثنان وثلاثة في قبر واحد الا عند الحاجة...... و يجعل بين كل ميتين حاجزاً من التراب ليصير في حكم قبرين...... وفي التبيين:ولوبلي الميت وصار تراباً جاز دفن غيره في قبره وزرعه والبناء عليه.(البحر الرائق (۱۹۴/۲، ۱۹۵) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته عليه،ط:سعيد).

🗀 ولايحفر قبر لدفن آخر مالم يبل الاول، فلم يبق له عظم الا عند الضرورة بان لم يوجد، تجمع عظم الاول ويجعل بينهما وبين الآخر حاجزاً من تراب.(حلبي كبير(۲۰۷) فصل:في الجنائز،ط:سهيل اكيڈمي).

🗀 (قوله وحفر قبره)............... وأشار بافراد الضمير الى ماتقدم من أنه لايدفن اثنان في قبر الا لضرورة، وهذا في الابتداء وكذا بعده،قال في الفتح:ولا يحفر قبر لدفن آخر الا ان بلي الاول، فلم يبق له عظم الاأن لايوجد فتضم عظام الاول ويجعل بينهما حاجزا من تراب.(الشامية (۲۳۳/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في دفن الميت،ط:سعيد).

پلاسٹر چڑھا دیا، پھر وہ شخص انتقال کر گیا، تو اس کا پلاسٹر چھڑا کر غسل دیا جائے، کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔

اور اگر پلاسٹر چھڑانے سے گوشت وغیرہ الگ ہونے کا خدشہ ہو یا خون جاری ہو اور بند ہونے کا امکان نہ ہو تو پلاسٹر نہ چھڑائے، اور اسی پر غسل دے۔ (۱)

پلستر

قبر کے اوپر سیمنٹ کا پلستر اور کسی قسم کی اینٹ لگانا ناجائز ہے، پلستر اور تعمیرات کی ممانعت صراحۃً حدیث شریف میں وارد ہے۔ اینٹ لگانا بھی تعمیر میں داخل ہے۔ زینت کی غرض سے حرام ہے۔ استحکام اور مظبوطی کی غرض سے مکروہ تحریمی ہے۔ جو گناہ میں حرام ہی کے برابر ہے۔ (۲)

البتہ درندوں کے خوف سے کچی اینٹ لگانے کی گنجائش ہے۔ (۳)

---

(۱) (ويمسح) نحو (مفتصد وجريح على كل عصابة) مع فرجتها في الأصح (ان ضره) الماء (أو حلها) ومنه ان لايمكنه ربطها بنفسه ولا يجد من ربطها (الدر المختار) (قوله: ان ضره الماء) أي الغسل به أو المسح على المحل ...... اذ الثابت بالضرورة يتقدر بقدرها. (شامي: (۲۸۰/۱، ۲۸۱) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين)

الهندية: (۳۵/۱) كتاب الطهارة، الفصل الثاني في نواقض المسح، ط: رشيديه.

(۲) (ولايربع) ولايجصص لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عن تربيع القبور وتجصيصها.(ويحرم البناء عليه للزينة) لما روينا (ويكره)البناء عليه (للإحكام بعد الدفن)لأنه للبقاء والقبر للفناء.(حاشية الطحطاوي على المراقي (۶۱۱) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل:في حملها و دفنها،ط:قديمي).

(ولايجصص) للنهي عليه (ولايطين، ولايرفع عليه بناء.)...... قوله ويرفع عليه بناء)أي يحرم لوللزينة،ويكره لوللاحكام بعد الدفن.(الدرمع الرد(۲۳۷/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،، مطلب،في دفن الميت، ط:سعيد).

(البحرالرائق (۱۹۴/۲) كتاب الجنائز،فصل :السلطان احق بصلاته،ط:سعيد).

(۳) قال بعض مشايخنا:انما يكره الآجر اذا أريد به الزينة، أما اذا اريد به دفع اذى السباع أو شئى آخر لايكره...... قوله أوشئى آخر) كقطع الرائحة. أو كانت البلاد، كثيرة المطر،=

پلنگ

جنازے کے لیے ہلکا پلنگ (چارپائی) رکھنا بہتر ہے، جس کو سب لوگ آسانی سے اٹھا سکیں اور کندھا دے سکیں۔ بھاری پلنگ رکھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

پلنگ پر میت کو رکھنا

''میت کو تخت پر رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲، ۳۳۴)

پوسٹ مارٹم

☆...... موجودہ دور میں حادثات میں ہلاک یا قتل ہونے والوں کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے، اور جسم کو چیر پھاڑ کر اندرونی حصے مثلاً د غ کلیجے وغیرہ کو دیکھا جاتا ہے، ان میں اکثر صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں شرعی ضرورت کے بغیر پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔ اور یہ جائز نہیں ہے۔(۲)

= فيذهب اللبن. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۱۰) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل:في حملها و دفنها. ط:قديمي).

🗀 ويسوى اللبن عليه والقصب لاالآجر)المطبوخ والخشب لوحوله،أما فوقه فلايكره ابن مالك...... (قوله لوحوله الخ)قال في الحلية:وكرهوا الآجر وألواح الخشب.وقال الامام التمر تاشي: هذا اذا كان حول الميت،فلوفوقه لايكره لأنه يكون عصمة من السبع. (الدر مع الرد (۲۳۶/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في دفن الميت، ط:سعيد).

🗀 (ويسوى اللبن عليه والقصب...... لاالآجر والخشب) لأنهما لإحكام البناء والقبر موضع البلاء...... وقيد في شرح المجمع بأن يكون حوله أما لوكان فوقه فلايكره لأنه يكون عصمة من السبع. (البحر الرائق (۲/ ۱۹) ،كتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد).

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند(۵/۱۹۹) کتاب الجنائز،فصل رابع،عنوان: جنازہ کے لیے بھاری پلنگ رکھنا کیسا ہے؟ ط: دارالاشاعت کراچی)

(۲) عن عائشة:ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت، ككسره حيا.سنن ابى داود. (۱۰۴/۲) كتاب الجنائز،باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان، ط: رحمانيه)=

☆...... اور اگر کہیں شرعی ضرورت کے تحت ہو یعنی کسی دوسرے زندہ شخص کی جان بچانے کے لیے یا کسی کا مال ضائع ہونے سے بچانے کے لیے پوسٹ مارٹم لازمی ہو تو اس میں بھی شرعی احکام مثلاً ستر اور میت کے احترام وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور فارغ ہونے کے بعد اس کے تمام اعضاء کو دفن کر دینا ضروری ہے۔(۱)

☆...... پوسٹ مارٹم کی صورت میں میت کے جسم پر ٹانکہ اور پٹی وغیرہ بندھی ہوتی ہیں، اگر کھولنے میں میت کو نقصان ہو تو انہیں نہ کھولا جائے۔ بلکہ اسی حالت

= عن عائشة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت، ككسره حيا) يعني في الاثم كما في رواية قال الطيبي: اشارة الى أنه لايهان ميتا، كما لايهان حيا. (مرقاة المفاتيح (۱۷۰/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه).

وتستر عورته بخرقة لأن حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت قال النبى صلى الله عليه وسلم: لاتنظرو الى فخذ حي ولا ميت. ولهذا لا يباح للاجنبى غسل الأجنبية. دل عليه ماروى عن عائشة، انها قالت: كسرعظم الميت ككسره وهو حي. ليعلم أن الآدمي محترم حيا وميتا، وحرمة النظر الى العورة من باب الاحترام. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۰) كتاب الجنائز، (فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

(۱) وتستر عورته بخرقة لأن حرمة النظر الى العورة باقية بعد الموت قال النبى صلى الله عليه وسلم: لاتنظرو الى فخذ حي ولا ميت. ولهذا لا يباح للأجنبى غسل الأجنبية. دل عليه ماروى عن عائشة، انها قالت: كسر عظم الميت ككسره وهو حي. ليعلم أن الآدمي محترم حيا وميتا، وحرمة النظر الى العورة من باب الاحترام. (بدائع الصنائع(۱/ ۳۰۰) كتاب الجنائز، فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط: سعيد).

(وتستر عورته الغليظة فقط على الظاهر) من الرواية (وقيل مطلقاً) أى الغليظة والخفيفة (وصح) صححه الزيلعي وغيره...... قوله: صححه الزيلعي وغيره، وهو الماخوذ به لقوله عليه الصلوة والسلام: لعلیؓ "لاتنظر الىٰ فخذ حي ولاميت" لأن ماكان عورة لايسقب بالموت ولاذالايجوزمسه. (الدرمع الرد(۲/ ۱۹۵) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب في القرأة عندالميت، ط: سعيد.)

البحر الرائق(۲/ ۱۷۱) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

میں غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

پوشیدہ حصے کو دیکھنا

مردہ کے ستر کا ڈھانکنا واجب ہے۔لہٰذا غسل دینے والے کو یا کسی اور شخص کو پوشیدہ حصہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔اسی طرح اسے ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں ہے۔اس لیے غسل دینے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کے ساتھ ستر کے مقام کو دھوئے۔(ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر کہلاتا ہے)اور باقی جسم کو ہاتھ پر کپڑا لپیٹے بغیر دھونا درست ہے۔

واضح رہے کہ ''ستر'' کی دو قسمیں ہیں:۱-سترِ خفیف۔۲-سترِ غلیظ۔

عضو مخصوص کے علاوہ حصہ کو ستر خفیف کہتے ہیں۔اور عضو مخصوص کو ستر غلیظ کہتے ہیں۔

احناف کے نزدیک عضو مخصوص کے علاوہ ''ستر خفیف'' کے حصے کو ہاتھ لگانا حرام نہیں ہے۔لیکن اس کو ڈھانک کر رکھنا اور ہاتھ نہ لگانا ہی مطلوب ہے۔اور سترِ

---

(۱) ویمسح نحو مفتصد وجریح علی کل عصابة....(قوله:نحو مفتصد)قال فی البحر:ولا فرق بین الجراحة وغیرها کالکی والکسر،لأن الضرورة تشتمل الکل.(الدر مع الرد(۱/۲۸۰) کتاب الطهارة،باب المسح علی الخفین،مطلب:فی لفظ کل اذا دخلت علی منکر أو معرف، ط: سعید)

🗁 وکفی المس علی ماظهر من الجسد بین عصابة المفتصد)ونحوه ان ضره حلها تبعاً للضرورة لئلا یسری الماء فیضر الجراحة، وان لم یضر الحل حلها وغسل الصحیح ومسح الجریح. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (۱۳۵) کتاب الطهارة،باب المسح علی الخفین،فصل:فی الجبیرة ونحوها،ط:قدیمی).

🗁 وانما یمسح اذا لم یقدر علی غسل ماتحتها ومسحه بأن تضرر بأصابة الماء أو حلها هکذا فی شرح الوقایة. (عالمگیری (۱/۳۵) کتاب الطهارة،الباب الخامس فی المسح علی الخفین،الفصل الثانی فی نواقض المسح، ـــــــ ط:رشیدیه).

غلیظ یعنی عضو مخصوص کو کسی کپڑے یا دستانے وغیرہ کے بغیر ہاتھ لگانا حرام ہے۔(۱)

پھانسی دے دی گئی

اگر کسی مسلمان کو کسی جرم پر حکومت نے پھانسی دے دی، تو اس کے جنازے

---

(۱) یجب ستر عورة المیت، فلایحل للغاسل ولاغیره ان ینظر الیها، وکذالک لایحل لمسها، فیجب ان یلف الغاسل علیٰ یده خرقة لیغسل بها عورته، سواء کانت مخففة او مغلظة، اما باقی بدنه فیصح للغاسل أن یباشره بدون خرقة...... وهذا متفق علیه، الا أن الحنابلة یقولون: أنه یندب لف خرقة لغسل باقی البدن، وفی قول صحیح للحنفیة أن لمس العورة المخففة من المیت غیر محرم ولکن یطلب سترها وعدم لمسها. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة(۱/۵۰۴) مباحث الجنائز، حکم النظر الیٰ عورة المیت ولمسها وتغسیل الرجال النساء وبالعکس، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

🗀 وتستر عورته الغلیظة فقط علی الظاهر) من الروایة (وقیل مطلقاً) الغلیظة والخفیفة (وصحح) صححه الزیلعی وغیره (ویغسلها تحت خرقة) السترة (بعد لف) خرقة (مثلها علی یدیه) لحرمة اللمس کالنظر...... (قوله: وتستر عورته الغلیظة فقط) أی القبل والدبر وعللوه بأنه أیسر وببطلان الشهوة، والظاهر أنه بیان للواجب بمعنی أنه لایأثم بذلک لالکون المطلوب الاقتصار علی ذلک تأمل. (الدر مع الرد(۲/۱۹۵) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب، فی القراء ة عند المیت. ط: سعید)

🗀 ویستر عورته) مابین سرته الی رکبته قاله الزیلعی، والنهایة هو الصحیح. وفی الهدایة یکتفی بستر العورة الغلیظة هو الصحیح تیسراً. وهو الظاهر الروایة ولبطلان الشهوة (ثم) بعد ستر عورته بادخال الساتر من تحت الثیاب (جرد عن ثیابه) ان لم یکن خنثی، وتغسل عورته بخرقة ملفوظة تحت الساتر أو من فوقه ان لم یوجد خرقة...... قوله: (ویستر عورته) وجوباً لحرمة النظر الیها کعورة الحی. قوله: (وتغسل عورته بخرقة ملفوظة) تحرزاً عن مسها لأنه حرام کالنظر کذا فی البحر. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۵٦۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز. ط: قدیمی)

🗀 قوله. وستر عورته) اقامة لواجب الستر ولأن النظر الیها حرام کما فی عورة الحی، وأطلق العورة فشملت الخفیفة والغلیظة وصححه فی التبیین وغایة البیان. وصحح فی الهدایة والمجتبی: انها العورة الغلیظة تیسیراً ولبطلان الشهوة وجعله فی الکافی والظهیریة ظاهر الروایة، وفی المحیط: ویغسل عورته تحت الخرقة بعد أن یلف علی یده خرقة لتصیر الخرقة حائلة بین یده وبین العورة لان المس حرام کالنظر. (البحر الرائق (۱/۱۷۱) کتاب الجنائز، ط: سعید)

کی نماز ادا کرنا لازم ہے۔ جرم کی وجہ سے وہ سخت گناہ گار ہے لیکن کافر نہیں ہے۔ اس لیے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

پھٹنے کی مدت

اگر جنازے کی نماز پڑھے بغیر میت کو دفن کر دیا گیا ہے تو قبر میں میت کی نعش خراب ہونے اور پھٹ جانے سے پہلے پہلے جنازے کی نماز قبر پر پڑھنا ضروری ہے۔ اور نعش پھٹنے کی کوئی مدت متعین نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مدار میت کے جسم، موسم اور زمین کی تاثیر اور خاصیت پر ہے۔

بعض جگہ تین دن، بعض جگہ دس دن، کسی جگہ ایک مہینہ تک نعش خراب نہیں ہوتی۔ زمین کی تاثیر وغیرہ کے سلسلے میں اس کے ماہر مسلمانوں سے پوچھ کر عمل کر سکتے ہیں۔ نعش خراب ہونے اور پھٹ جانے کے بعد قبر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) قال القاضي: مذهب العلماء كافة ،الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا، (الكامل شرح النووي على الصحيح للمسلم (۳۱۲/۲) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمي)

فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم :صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۳۱۱/۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل ،وأما الكلام في صلاة الجنازة،ط:سعيد)

(وهي فرض على كل مسلم مات خلا)أربعة(بغاة وقطاع الطريق...... اذا قتلوا في الحرب.......... وكذا أهل عصبة ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار(۲۱۰/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ط:سعيد)

(۲) وان دفن...... بغير صلاة...... صلى على قبره)استحساناً(مالم يغلب على الظن تفسخه)من غير تقدير هو الأصح...... (قوله:صلى على قبره)أى افتراضاً...... قوله هو الأصح) لأنه يختلف باختلاف الأوقات حراً وبرداً والميت سمناً وهزالاً، والأمكنة بحر. وقيل: يقدر بثلاثة ايام، وقيل: عشرة،وقيل: شهر، عن الحموي. (الدر مع الرد (۲۲۴/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في الكراهة صلاة الجنازة في المسجد ، ط:سعيد)=۔

پھول ڈالنا

☆......قبروں پر پھول ڈالنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہئیے۔(۱) بلکہ پھول کے بجائے پھول کی قیمت کے برابر رقم صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچا دے یہ زیادہ بہتر ہے، تاکہ میت کو بھی فائدہ ہو اور رقم بھی ضائع نہ ہو۔

= فان دفن بلا صلاة صلى على قبره مالم يتفسخ...... وقيد بعدم التفسخ لانه لايصلى عليه بعد التفسخ، لأن الصلاة شرعت على بدن الميت فاذا تفسخ لم يبق بدنه قائماً. ولم يقيد المصنف بمدة، لان الصحيح ان ذلک جائز الى أن يغلب على الظن تفسخه والمعتبر فيه اكبر الرأى على الصحيح من غير تقدير بمدة كذا فى شرح المجمع وغيره......وانما كان هذا هو الأصح، لانه يختلف باختلاف الأوقات فى الحر والبرد وباختلاف حال الميت فى السمن والهزال وباختلاف الأمكنة، فيحكم فيه غالب الرأى.(البحر الرائق(۱۸۲/۲) كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته،ط:سعيد)

ولو دفن بعد الغسل قبل الصلاة عليه صلى عليه فى القبر مالم يعلم أنه تفرق، وفى أمالى: عن ابى يوسف انه قال: يصلى عليه الى ثلاثه ايام...والصحيح ان هذا ليس بتقدير لازم لانه يختلف باختلاف الأوقات فى الحر والبرد وباختلاف حال الميت فى السمن والهزال وباختلاف الأمكنة فيحكم فيه غالب الرأى وأكبر الظن. (بدائع الصنائع(۳۱۵/۱)كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: وأما بيان ما تصح به وما تفسد وما يكره،ط:سعيد).

(۱) انكر الخطابى ومن تبعه وضع الجريد اليابس،وكذالک ما يفعله اكثر الناس من وضع مافيه رطوبة من الرياحين والبقول ونحوهما على القبور ليس بشئى. (عمدة القارى (۱۸۰/۳) كتاب الوضو،باب الكبائر أن لايستتر من البول،قبيل باب ماجاء فى غسل البول. ط:سعيد)

واما القاء الرياحين على القبور،ففى "الفتاوى الهندية" عن" مطالب المؤمنين انه جائز تمسكاً بحديث الباب. قلت:وصرح العينى انه لغو وعبث ،وقال الخطابى:ان ما يفعله الناس على القبور لا أصل له كما فى النووى،ومصنف المطالب،ليس من الكبائر ليثق به. (فيض البارى (۱/ ۴۱۱،۴۱۲) كتاب الوضؤ، باب من الكبائر ان لايستتر من بوله.ط:دارالكتب العلميه بيروت)

وقد انكر الخطابى مايفعله الناس على القبور من الأخواص ونحوها متعلقين بهذا الحديث وقال:لااصل له ولا وجه له.والله اعلم . (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم(۱۴۱/۱) كتاب الطهارة،باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه. ط:قديمى)

☆...... بڑے بڑے مشائخ اور اولیاء کرام کی قبروں پر پھول ڈالنا ان کو گناہگار سمجھنا ہے۔ اور اولیاء کرام کے بارے میں اس قسم کا عقیدہ رکھنا ان کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے۔(۱)

پھول ڈالنا کفن پر

''کفن پر پھول ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۸۱/۲)

پھول گیا

اگر میت پھولنے کی وجہ سے ہاتھ لگانے کے قابل نہ ہو، یعنی ہاتھ لگانے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو صرف میت پر پانی بہا دینا کافی ہے۔ کیونکہ ملنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر صرف پیٹ پھول گیا کہ اس پر پانی بہانا بھی ممکن نہ ہو تو باقی بدن کو دھو کر پیٹ پر صرف مسح کر دیا جائے، جیسا کہ زندہ کے لیے غسل اور وضو کا حکم ہے۔(۲)

(۱) قال: "انی مرت قبرین یعذّبان فأحببت بشفاعتی أن یرفه ذلک عنهما مادام الغُصنان رطبین". (الصحیح للمسلم (۴۱۸/۲) کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر، ط:قدیمی)

(ابو داؤد (۱۵/۱) کتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول. ط:رحمانیه)

قلت:...... ان کانوا یدعون اتباع الحدیث،فعلیهم ان یضعوا الجرائد دون الریاحین، وعلی المعذبین دون المقربین ،لأن الحدیث انما ورد فی المعذبین...الخ (البدرالساوی علی حاشیة فیض الباری(۴۱۱/۱) باب الکبائر ان لایستتر من بوله،ط:دارالکتب العلمیة بیروت.)

(۲) ولو کان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التتارخانیة. (عالمگیری (۱۵۸/۱) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل، ط: سعید)

(تاتارخانیة (۱۰۴/۲)، کتاب الصلاة،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، فی بیان کیفیة الغسل، ط: قدیمی)

والمنتفع الذی تعذر مسه یصب علیه الماء. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز. ط:قدیمی)

پیٹ دبانے سے نجاست نکلے

اگر میت کو غسل دیتے وقت پیٹ دبانے سے کوئی نجاست نکلے تو اس کو دھویا جائے گا، مگر اس کی وجہ سے وضو اور غسل کو نہ دہرائے۔(۱)

پیٹ میں بچہ حرکت کرتا ہے

''بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۵/۱)

پیٹ میں بچہ زندہ ہے ماں کا انتقال ہو گیا

''بچہ پیٹ میں زندہ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۵/۱)

پیٹ میں بچہ مر گیا

''بچہ پیٹ میں مر گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۶/۱)

پیدائش کے شروع میں بچہ زندہ تھا پھر مر گیا

پیدائش کے وقت بچے کا صرف سر نکلا، اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا، تو اس کو

---

(۱) (ولا يعاد غسله ولا وضوٴ له بالخارج منه) لأن غسله ماوجب لرفع الحدث لبقائه بالموت بل لتنجسه بالموت كسائر الحيوانات الدموية الاأن المسلم يطهر بالغسل كرامة له وقد حصل بحر وشرح مجمع. (الدرالمختار(۲/۱۹۷) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنائز مطلب، في القراء ة عند القبر)

ثم اذا مسح بطنه فان سال منه شئي يمسحه كيلا يتلوث الكفن ويغسل ذلك الموضع تطهيراً له عن النجاسة الحقيقية ولم يذكر في ظاهر الرواية سوى المسح ولايعيد الغسل ولاالوضو عندنا. (بدائع الصنائع (۱/۳۰۱) كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل: وأما بيان كيفية الغسل، ط:سعيد.)

قوله:ثم اجلس مسنداً اليه ومسح بطنه رقيقاً وماخرج منه غسله) تنظيفاً له...... ولم يعد غسله) لأن الغسل عرفناه بالنص وقد حصل مرة. (البحر الرائق(۲/۱۷۲،۱۷۳)، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

مسنون کفن دینا ضروری نہیں، بلکہ غسل دے کر کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر جنازے کی نماز کے بغیر یوں ہی دفن کر دیا جائے۔(۱)

پیدائش کے وقت رونا

"دنیا تنگ جگہ ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۷)

پیدائش کے وقت زندگی کے آثار ہوں

اگر بچے کے بدن کا اکثر حصہ باہر آنے تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں، یعنی سر کی طرف سے پیدا ہو تو سینہ تک، اور اگر پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا تو ناف تک نکلے، اس وقت تک زندہ ہونے کے آثار باقی رہیں تو بچہ زندہ شمار ہوگا۔ اور مسنون طریقے کے مطابق اس کو غسل دینے کے بعد مسنون طریقے کے مطابق کفن بھی دیا جائے گا، پھر اس کے بعد جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائیگا۔

اور اگر اکثر حصہ باہر نکلنے سے پہلے مرگیا تو وہ مردہ شمار ہوگا، اس کو صرف دھو کر

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه)...... ويسمى (ان استهل)...... أى وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره...... (قوله:بعد خروج أكثره) متعلق بوجد،فلوخرج راسه وهو يصيح ثم مات لم يرث.ولم يصل عليه مالم يخرج أكثر بدنه حياً بحرعن المبتغى . وحد الأكثر من قبل الرجل سرته،ومن قبل الرأس صدره نهر عن منية المفتى. (الدرمع الرد(۲/ ۲۲۷)، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

لو خرج رأسه وهو يصيح فمات لم يرث ولم يصل عليه كذافى الشرح. (حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۵۹۷) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل:الصلاة عليه،ط:قديمى)

واذا استبان بعض خلقه غسل...وأدرج فى خرقة ودفن ولم يصل عليه. (الدرالمختار:(۲/ ۲۲۸)، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال اشتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

(البحرالرائق(۲/ ۱۸۸) كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

پاک کپڑے میں لپیٹ کر جنازے کی نماز کے بغیر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

پیدل جانا

جنازے کے ساتھ پیدل جانا افضل اور بہتر ہے، سواری اور گاڑی پر جانا بہتر نہیں، لیکن جائز ہے۔ تاہم اگر سواری یا گاڑی پر ہو تو بلاضرورت جنازے سے آگے جانا مکروہ ہے۔ اور جنازے کے دائیں بائیں چلنا بھی بہتر نہیں، بلکہ پیچھے چلنا چاہئے۔(۲)

---

(۱) ومن ولد مات يغسل ويصلي عليه...... ويسمى (وان استهل)...... أي وجد منه مايدل على حياته بعد خروج أكثره.(قوله:بعد خروج أكثره)متعلق بوجد فلو خرج رأسه وهو يصيح ثم مات لم يرث ولم يصل عليه مالم يخرج أكثر بدنه حيابحر عن المبتغي...... وحد الأكثر من قبل الرجل سرته،ومن قبل الرأس صدره نهر عن منية المفتي.(الدر المختار(۲ /۲۲۷) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال اشتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد

(البحر الرائق(۲/۱۸۸)، كتاب الصلوة،باب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

ومن استهل) ان وجد منه حال ولادته حياة بحركة أوصوت وقد خرج أكثره، وصدره ان نزل برأسه مستقيماً، وسرته ان خرج برجليه منكوساً (سمي وغسل) وكفن كما علمته وصلى عليه...... (قوله:وقدخرج أكثره)الواو للحال، وقيد به لأنه لوخرج رأسه وهو يصيح فمات لم يرث ولم يصل عليه كذا في الشرح. (حاشية الطحطاوي على المراقي(ص:۵۹۷)كتاب الصلاة باب احكام الجنائز.فصل: الصلاة عليه،ط:قديمي)

واذا استبان بعض خلقه غسل...وأدرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه، (الدر المختار(۲/ ۲۲۸) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب مهم:اذا قال اشتمت فلاناً في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد)

(البحر الرائق(۲/۱۸۸)كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

(۲) ولابأس بالركوب في الجنازة والمشي أفضل، ويكره أن يتقدم الجنازة راكباً. (وقبل سطرين) الافضل للمشفع للجنازة المشي خلفها ويجوز أمامها الا أن يتباعد عنها أو يتقدم الكل فيكره ولا يمشي عن يمينها ولا عن شمالها. (عالمگيري(۱/ ۱۶۲) كتاب الصلاة،البا الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع في حمل الجنازة،ط:رشيديه).

ولا بأس بالركوب الى صلوة الجنازة، والمشي أفضل، لأنه اقرب الى الخشوع وأليق بالشفاعة، ويكره للراكب أن يتقدم الجنازة لان ذلك لا يخلو عن الضرر بالناس.(بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۰)كتاب الجنائز،فصل:وأما الكلام في حمله على الجنازة،ـــــــ ط:سعيد).=

اگر قبرستان شہر میں قریب نہیں ہے، بلکہ دور ہونے کی وجہ سے گاڑی پر جانا مجبوری ہے تو اس صورت میں گاڑی پر سوار ہو کر جانا بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

پیسے دینا

اگر مزارات پر پیسے دینے کا مقصد وہاں کے فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا ہے تو جائز ہے۔ اور اگر پیسے دینے کا مقصد مزار کا نذرانہ دینا ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ آج کل کے حالات کا مشاہدہ یہ ہے کہ پیسے دینے کا مقصد فقراء ومساکین کو دینا نہیں ہوتا، بلکہ مزار کا نذرانہ دینا مقصود ہوتا ہے اس لیے یہ ناجائز اور حرام ہے۔(۲)

= قالوا: ويجوز المشي أمامها الا أن يتباعد عنها أو يتقدم الكل فيكره ولا يمشي عن يمينها ولا عن شمالها، وذكر الاسبيجابي: ولا بأس بأن يذهب الى صلاة الجنازة راكباً غير أنه يكره له التقدم امام الجنازة بخلاف الماشي. (البحر الرائق (۱۹۲/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد).

(۱) ويكره حمله على ظهر دابة بلاعذر...... (قوله: بلاعذر) أما اذا كان عذر بأن كان المحل بعيداً يشق حمل الرجال له أو لم يكن الحامل الا واحدا فحمله على ظهره، فلا كراهة اذن. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۰۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: في حملها ودفنها، ط: قديمي)

ولذا كره حمله على ظهر ودابة. (الدر مع الرد (۲ /۲۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في حمل الميت، ط: سعيد)

(البحر الرائق ۱۹۱/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) وأما النذر الذي ينذره أكثر العوام ماهو مشاهد كأن يكون لانسان غائب، أو مريض، أو له حاجة ضرورية فيأتي بعض الصلحاء فيجعل سترة على رأسه فيقول: ياسيدي فلان ان رد غائبي، أو عوفي مريضي، أو قضيت حاجتي فلك من الذهب كذا، أو من الفضة كذا، أو من الطعام كذا...... فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه: منها: أنه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز، لأنه عبادة والعبادة لاتكون للمخلوق...... ومنها: انه ان ظن أن الميت يتصرف في الأمور دون الله واعتقاده ذلك كفر...... والنذر لله عزوجل وذكر الشيخ انما هو محل لصرف النذر لمستحقيه القاطنين برباطه، أو مسجده، أو جامعه فيجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد المصرف، ولايجوز أن يصرف ذلك لغني غير محتاج ولاشريف منصب...... =

پیشاب پاخانہ کا راستہ نہیں

اگر کوئی بچہ زندہ پیدا ہوا مگر اس کے پیشاب اور پاخانہ کا راستہ بالکل نہیں، اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس پر مرنے کے بعد لڑکی کے احکام جاری ہوں گے، مگر چند خاص احکام میں اس پر لڑکی کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ اور وہ یہ ہیں:

ایسا بچہ سونا، چاندی اور ریشم نہیں پہنے گا، مرد سے شادی نہیں کرے گا نماز میں عورتوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوگا، اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی، عورت کے

= ولم يثبت في الشرع جوز الصرف للأغنيا للاجماع على حرمة النذر للمخلوق ولاينعقد ولاتشتغل الذمة به، ولأنه حرام بل سحت، ولا يجوز لخادم الشيخ أخذه ولاأكله ولاالتصرف فيه بوجه من الوجوه الاأن يكون فقيراً أوله عيال فقراء عاجزون عن الكسب وهم مضطرون فيأخذونه على سبيل الصدقة المبتدأة، فأخذه ايضا مكروه مالم يقصد به الناذر التقرب الى الله تعالىٰ وصرفه الى الفقراء ويقطع النظر عن نذرالشيخ،فاذا عملت هذا فمايأخذون من الدراهم والشمع والزيت وغيرها وينقل الى ضرائح الأوليا تقرباً اليهم فحرام باجماع المسلمين مالم يقصدوا بصرفها للفقراء الأحياء قولاً واحداً. (البحر الرائق(۲/۲۹۸) كتاب الصوم،قبل باب الاعتكاف، ــــــــــ ط:سعيد)

🗁 وأعلم أن النذر الذى يقع للاموات من أكثر العوام ومايؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الأولياء الكرام تقرباً اليهم فهوبالاجماع باطل وحرامٌ مالم يقصدوا صرفها للفقراء الأنام وقدابتلى الناس بذلك ولاسيما في هذه الأعصار....(قوله: باطل وحرام) لوجوه:منها انه نذرلمخلوق والنذر للمخلوق لايجوز لأنه عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق،ومنها أن المنذور له ميت والميت لايملك.ومنها أنه ان ظن أنّ الميت يتصرف في الأمور دون الله تعالىٰ واعتقاده ذلك كفر،(الى أن قال)ولم يثبت في الشرع جوازالصرف للأغنياء للاجماع على حرمة النذر للمخلوق.ولايعتقد ولاتشتغل الذمة به ؤلأنه حرام بل سحت ولايجوز لخادم الشيخ أخذه الا أن يكون فقيراً أوله عيال فقراء عاجزون فيأخذونه على سبيل الصدقة المبتدأة،وأخذه ايضا مكروه مالم يقصدالناذرالتقرب الى الله تعالىٰ وصرفه الى الفقراء ويقطع النظر عن نذر الشيخ بحرملخصًا عن شرح العلامة قاسم.(الدرمع الرد(۲/۴۳۹) كتاب الصوم قبل باب الاعتكاف،ط:سعيد). (حاشية الطحطاوى على المراقى: (۲۹۳) كتاب الصوم،باب مايلزم الوفاء به،ط:قديمى).

ساتھ خلوت میں نہیں بیٹھے گا وغیرہ۔(۱)

پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا

میت کی پیشانی پر شہادت والی انگلی سے سیاہی وغیرہ کے بغیر صرف انگلی کے اشارہ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر اس طرح اشارہ سے لکھنے کو لازم سمجھتے ہیں تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا۔ ترک کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) وحاصله أنه كالانثى فى جميع الاحكام الافى مسائل،لايلبس حريراً ولاذهباً ولافضة،ولايتزوج من رجل، ولايقف فى صف النساء،ولاحد بقذفه،ولايخلو بأمرة ولايقع عتق ولاطلاق علقاعلى ولادتها أنثى به، ولايدخل تحت قوله كل امة. (الاشباه والنظائر لابن نجيم(ص:۳۱۵.۳۲۱) احكام الخنثى المشكل، ط:قديمى)

(الدرمع الرد(۷۲۷/۶.۷۲۸) كتاب الخنثى، ط:سعيد.)

(بدائع الصنائع(۳۲۹/۷) كتاب الجنايات،فصل: وأما حكم الخنثى المشكل. ط:سعيد).

(۲) وقدافتى ابن الصلاح بأنه لايجوز ان يكتب على الكفن يسٓ ، والكهف وغيرهما...... نعم نقل بعض المحشين عن فوائد الشرجي:أن ممايكتب على جبهة الميت بغير مدادبالأصبع المسبحة. بسم الله الرحمن الرحيم.وعلى الصدرلااله الا الله محمدالرسول الله،وذلک بعدالغسل قبل التدفين .والله اعلم. (الشامية (۲۴۶/۲،۲۴۷)كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فيمايكتب على كفن الميت ،قبيل باب الشهيد،ط:سعيد)

ت

تابوت

☆......اگر زمین بہت نرم ہے، یا اس میں نمی ہے، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہے تو ایسی حالت میں لکڑی، پتھر اور لوہے کے تابوت میں رکھ کر دفن کرنے کی گنجائش ہے۔ البتہ لوہے کے تابوت سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا لازم ہے، کیونکہ اس میں آگ کا اثر ہے۔

☆...... ہر قسم کے تابوت میں نیچے مٹی بچھالینا بہتر ہے۔ اور میت کے دونوں طرف کچی اینٹیں لگادی جائیں اور ڈھکنے کے اندر کی طرف مٹی سے لیپ دیا جائے۔(۱)

تاوان وصول کرنے والا مر جائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳۱/۱)

(۱) ولابأس باتخاذ تابوت) ولو من حجر أوحديد(له عندالحاجة) كرخاوة الأرض. ويسن أن يفرش فيه التراب...... (قوله: ولابأس باتخاذ تابوت) أى يرخص ذلك عندالحاجة، والاكره كماقدمناه آنفاً. قال فى الحلية: نقل غيرواحد من الامام ابن الفضل أنه جوزه فى أراضيهم لرخاوتها. وقال: لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب وتطين الطبقة العليا مما يلى الميت، ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت ويساره ليصير بمنزلة اللحد. والمراد بقوله ينبغى، يسن كما أفصح به فخرالاسلام وغيره بل فى الينابيع: والسنة أن يفرش فى القبرالتراب. (الدرمع الرد(۲۳۴/۲. ۲۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى دفن الميت، ط: سعيد)

🗁 وحكى عن الشيخ الامام أبى بكر محمدبن الفضل رحمه الله تعالىٰ: أنه جوزاتخاذ التابوت فى بلا دنا لرخاوة الارض، قال: ولو اتخذ تابوت من جديد لابأس به لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب ويطين الطبقة العليا ممايلى الميت، ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت وعلى يساره ليصير بمنزلة اللحد. (عالمگيرى(۱ /۱٦۷) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز: الفصل السادس فى القبر والدفن. ط: رشيديه).

🗁 (فتاوى قاضى خان على هامش الهنديه(۱ /۱۹۴) كتاب الصلاة، باب فى غسل الميت ومايتعلق به، ط: رشيديه).

تبارک الّذی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو آدمی سورۂ تبارک الذی ہر رات کو ایک بار پڑھے گا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، اور جو کوئی یہ آیت پڑھتا رہے گا:" إنّي اٰمنت بربّكم فاسمعونِ " تو اللہ تعالیٰ منکر ونکیر کا سوال اس پر آسان کرے گا۔(۱)

تبرّا

حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدائن شہر میں ایک میت کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پیٹ پر ایک اینٹ رکھی ہوئی ہے، اور بہت سارے آدمی اس کے قریب بیٹھے ہیں، میں بھی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے بعد وہ میت گھبرا کر چار پائی سے کود پڑا سب لوگ وہاں سے بھاگے، میں نے قریب جا کر پوچھا تیرا کیا حال ہے، اور تو نے کیا دیکھا، اس نے بیان کیا کہ میں کوفہ میں چند بوڑھوں کے پاس جایا کرتا تھا، ان لوگوں نے مجھ کو اپنے مذہب میں کھینچ لیا تھا اور مجھ کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے تبرّا میں اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا، بشر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا استغفار پڑھ، اور اب ایسا کلام نہ کر، اس نے کہا کہ اب مجھ کو نفع نہیں ہو سکتا، مجھ کو فرشتے دوزخ میں ڈالنے کے واسطے لے جا چکے ہیں اور میں نے دوزخ کو دیکھ لیا ہے، فرشتوں نے کہا ہے کچھ دیر کے لئے تجھ کو فرصت دی جاتی ہے کہ اپنے

---

(۱) ...... عن ابن مسعود ، قال : من قرأ " سورة الملك " كل ليلة عُصِمَ من فتنة القبر ، ومن واظب على قوله تعالىٰ : " إنّي اٰمنت بربّكم فاسمعونِ " سهّل الله عليه سؤال منكر ونكير .
(شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۱۸۸) باب من لايسأل في القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

ساتھیوں سے اس کا حال بیان کر اور تیرا وہی ٹھکانا ہے یہ کہہ کر گرا اور مر گیا۔(۱)

تجہیز وتکفین کا خرچہ بالغ وارث نے کیا

اگر میت کی تجہیز وتکفین کے اخراجات کسی بالغ وارث نے اپنے ذاتی مال سے کیے ہیں، تو وہ شخص تجہیز وتکفین کا خرچ سنت کے موافق ترکہ میں سے لے سکتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے غریبوں اور برادری کو کھانا کھلانے وغیرہ میں صرف کیا ہے وہ ترکہ میں سے نہیں لے سکتا۔(۲)

---

(۱) وأخرج عن خلف بن حوشب، قال: مات رجل بالمدائن، و سجي فحرك الثوب، فقال به؛ فكشه عنه، فقال: قوم مخضبة لحا هم في هذا المسجد، يلعنون أبا بكر و عمر، ويتبرء ون منهما، الّذين جاء وني يقبضون روحي، يلعنونهم ويتبرء ون منهم، ثم عاد ميتا كما كان.

وأخرج من طريق آخر، عن عبد الملك بن عمر، وعن أبي الخصيب بشير، ولفظه: دخلت على ميت بالمدائن، وعلى بطنه لبنة، فبينما نحن كذٰلك، إذا وثب وثبة ندرت اللبنة عن بطنه، وهو ينادي بالويل والثبور، فلما رأى ذٰلك أصحابه تصدعوا، فدنوت منه، وقلت: مارأيت؟ وما حالك؟ قال صحبت مشيخة من أهل الكوفة، فادخلوني في رأيهم على سب أبي بكر و عمر والبراء ة منهما، قلت: فاستغفر اللّٰه ولا تعد، قال: وما ينفعني، وقد انطلقوا به إلى مدخلي من النّار، فأُريته ثم قيل لي إنّك سترجع إلى أصحابك فتحدث بما رأيت، ثم تعود إلى حالك الأولىٰ، فما أدري انقضيت كلمته؟ ام عاد ميتا على حالته الأولىٰ.. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۹۷، ۹۸) باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ومايراه المحتضر، وما يقال الخ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) ولو كفنه من يرثه يرجع به في تركته. (حلبي كبير (ص: ۵۸۳) فصل في الجنائز، قبيل: الرابع: في الصلاة عليه: ط: سهيل اكيڈمی).

ولو كفن الوصي من مال نفسه أوالوارث من مال نفسه ليرجع. كان له الرجوع. (تاترخانية (۲/ ۱۴۱) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل في حمل الجنازة، ط: قديمي).

(المحيط البرهاني: (۳/ ۶۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، ط: ادارة القرآن المجلس العلمي).

تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة، الاول يبدأ بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولاتقتير ثم تقضى ديونه من جميع مابقي من ماله ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعدالدين..... (سراجي (ص: ۲، ۳) ط: قديمي).

تجہیز و تکفین میں بے احتیاطی

میت کی تجہیز و تکفین اور غسل وغیرہ میں کسی قسم کی بھی بے احتیاطی ہو یعنی مثلاً:
حرام رقم سے کفن خریدا گیا، یا ناپاک پانی سے غسل دیا گیا تو اس کی وجہ سے میت کی پکڑ نہیں ہوگی۔ کیوں کہ وہ مجبور اور معذور ہے۔

البتہ جس سے یہ بے احتیاطی ہوئی ہے اور اسی حالت میں دفن بھی کر چکے ہیں وہ گناہ گار ہے۔ وہ توبہ استغفار کرے، اور میت کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔ اور اس کو ثواب پہنچائے۔ قرآن مجید میں ہے:﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ [الاسراء:] (۱)

تجہیز و تکفین میں دیر کرنا

میت کی تجہیز و تکفین میں تاخیر کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جلدی کرنا مستحب ہے۔ (۲)

(۱) (ولاتزروازرة وزرأخرى) أى لاتحمل حاملة حمل أخرى من الأثام أى لايؤخذ أحدبذنب أحد. (تفسير البغوى(۱۰۸/۳)سورة الاسراء، آيت:۱۵، ط:اداره تاليفات اشرفيه.

(ولاتزروازرة وزرأخرى)أى لايحمل أحد ذنب أحد،ولايجنى جان الا على نفسه. (تفسير ابن كثير (۱۲۲/۴) سورة الاسراء، آيت:۱۵، ط:مكتبه رشيديه).

ولاتزروازرة وزرأخرى)....والمعنى أن كل نفس يوم القيامة لاتحمل الاوزرها الذى اقترفته لاتؤخذ نفس بذنب نفس كما تأخذ جبابرة الدنيا الولى بالولى،والجاربالجار. (مرقاة المفاتيح(۱۹۸/۴) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الثالث،ط:رشيديه).

(۲) (وكذا يستحب الاسراع بتجهيزه كله)أى من حين موته، فلوجهزالميت صبيحة يوم الجمعة يكره تأخير الصلاة عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعدصلاة الجمعة. (حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۶۰۴) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل فى حملها ودفنها. ط: قديمى)

والأفضل أن يعجل بتجهيزه كله من حين يموت....ولو جهزالميت صبيحة يوم الجمعة يكره تأخيرالصلاة ودفنه عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعدصلاة الجمعة. (البحرالرائق (۲/۱۹۱) كتاب الجنائز، فصل، السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

(الدرالمختار(۲۳۲/۲) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فى حمل الميت، ط: سعيد)

تخت پر میت رکھنا

''میت کو تخت پر رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲، ۳۳۴)

تخت پر میت کو رکھ کر جنازے کی نماز پڑھنا

میت کو چارپائی پر رکھ کر جنازے کی نماز پڑھنا جائز ہے، کیوں کہ یہ جانور یا سواری یا آدمی کی جیسی اٹھائی ہوئی جاندار چیز نہیں ہے۔ اور چارپائی یا تخت پر جنازے کا ہونا حکماً زمین پر ہی ہونا ہے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جنازے کی نماز پڑھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک تخت پر تھا اور وہ تخت زمین پر رکھا ہوا تھا۔ (۲)

---

(۱) وعن نافع أبي غالب: قال: صليت مع أنس بن مالك على جنازة رجل، فقام حيال رأسه، ثم جاؤوا بجنازة امرأة من قريش، فقالوا: ياأباحمزة! صلى عليها، فقام حيال وسط السزير. (مشكوة (ص: ۱۴۷) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الثانى، ط: قديمى)

ان كان الميت على الجنازة لاشك أنه يجوز. (الشامية (۲۰۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، قبيل مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط: سعيد).

التاترخانية (۱۱۹/۲) كتاب الصلاة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، فصل فى الصلوة على الجنازة، القسم الثانى: فى كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمى)

(۲) عن عبدالله بن محمدبن عبدالله بن عمربن على بن أبى طالب عن أبيه عن جده عن على قال: لماوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السرير قال: لايقوم عليه أحد، هو امامكم حياً وميتاً، فكان يدخل الناس رسلا رسلاً فيصلون عليه صفاً صفاً ليس لهم امام ويكبرون. (كنزالعمال (۲۵۴/۷) رقم الحديث: ۱۸۷۹۴، كتاب الشمائل من قسم الأفعال الأحاديث التى تتعلق بوفاته، متفرقات، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

(تنوير الحوالك شرح على مؤطا مالك (۲۳۸، ۲۳۹) كتاب الجنائز، باب ماجاء فى دفن الميت، ط: دارالكتب العلمية)

(شرح الزرقانى على المؤطا (۲/ ۱۶) كتاب الجنائز، باب ماجاء فى دفن الميت، المطبعة الخبريه).

تدفین کے بعد ہاتھ دھونا

''ہاتھ دھونا تدفین کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲٫۳۶۳)

ترازو کا پلڑا صاف نہیں کرتا تھا

''کلمہ پڑھ لو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲٫۱۹۹)

ترکہ میں سے سب سے پہلے تجہیز و تکفین کا خرچہ لیا جائے گا

میت کے ترکے میں سے سب سے پہلے تجہیز و تکفین کا خرچہ لیا جائے۔ اور یہ کام ضرورت کے مطابق سیدھے سادھے طریقہ سے سنت کے مطابق کریں۔ اور کفن بھی میت کی حیثیت کے مطابق دیں۔ کفن کا کپڑا سفید ہونا بہتر ہے۔ اور ایسی قیمت کا کپڑا ہو جس قیمت کا کپڑا مرنے والا اکثر پہن کر گھر سے باہر نکلتا اور لوگوں سے ملتا تھا۔ بازار مسجد، اور عیدین وغیرہ میں جاتا تھا۔ اتنا کم قیمت، گھٹیا کفن بھی نہ دیں جس سے مرنے والے کی تحقیر و تذلیل ہو۔ اور اتنا زیادہ قیمتی بھی نہ دیں کہ جس میں اسراف ہو۔ اور قرض خواہوں یا وارثوں کے حقوق میں نقصان آئے۔ اگر نئے کپڑے کی گنجائش نہ ہو یا کوئی قریبی تعلق والا اور رشتہ دار کفن دینے والا نہ ہو تو پرانا پاک کپڑا بھی کفن میں کافی ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ غزوۂ احد میں پرانی چادر استعمال کی گئی تھی۔

واضح رہے کہ اس دور میں تجہیز و تکفین میں غسل، کفن، گاڑی کا خرچہ اور قبر کی قیمت وغیرہ شامل ہیں۔ (۱)

---

(۱) يبدأ من تركة الميت بتجهيزه... يقدم تجهيزه من غير تقتير ولا تبذير، وهو قدر كفن الكفاية، أو كفن السنة، أو قدر ما كان يلبسه في حال حياته من أوسط ثيابه أو من الذي كان يتزين به في الأعياد ولا الجمع والزيارات على مااختلفوا فيه. لقوله تعالىٰ: والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواماً. (تبيين الحقائق (۲۲۹/٦. ۲۳۰) كتاب الفرائض، ط: امداديه) =

تصرفاتِ اولیاء

عالم میں تصرف کرنے والا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں، اس کے حکم اور ارادہ کے بغیر کوئی ذرہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر فرمایا ہے وہی ہوتا ہے، اس کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس کی خدائی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ اس لیے اولیاء کرام کو ان کے انتقال کے بعد تصرف کرنے کا مالک سمجھنا درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ شرک کے مترادف ہے۔ اس کے متعلق اپنے عقیدہ کو صحیح رکھنا لازم ہے۔ (۱)

تعزیت خط سے کرنا

"خط سے تعزیت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۳۲)

تعزیت کا مسنون طریقہ

☆...... تعزیت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ میت کو دفن کرنے سے پہلے اور اگر

= (مجمع الانهر (۴/۴۹۳، ۴۹۴) كتاب الفرائض: ط: دارلكتب العلمية)

يبدأ من تركة الميت الخالية عن تعلق حق الغير ...... (بتجهيزه) يعم التكفين (من غير تقتير ولاتبذير) ككفن السنة أوقدر مايلبسه في حياته ...... قوله: أوقدر مايلبسه في حياته أي: من حيث القيمة. (الدرمع الرد (۶/۷۶۰) كتاب الفرائض، ط: سعيد)

التركة تتعلق بها حقوق اربعة... فيبدأ أولًا بجهازه وكفنه وما يحتاج اليه في دفنه بالمعروف ...... ويكفن في مثل ماكان يلبسه من الثياب الحلال حال حياته على قدر التركة من غير تقتير ولاتبذير. (عالمگيريه (۶/۴۴۷) كتاب الفرائض، الباب الاول في تعريفها ومايتعلق بالتركة، ط: رشيد)

(۱) ان ظن ان الميت يتصرف في الأمور دون الله تعالىٰ واعتقاده ذلک كفر. (البحر الرائق (۲/۲۹۸) كتاب الصوم، قبيل باب الاعتكاف، ط: سعيد)

(الشامية (۲/۴۳۹) كتاب الصوم، مطلب في النذر الذي يقع للأموات الخ ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۹۳) كتاب الصوم، باب مايلزم الوفاء به، ط: قديمي)

پہلے موقع نہ ملے تو دفن کرنے کے بعد میت کے گھر والوں کے یہاں جا کر ان کو تسلی دے، ان کی دلجوئی کرے، صبر کی تلقین کرے۔ اور ان کے اور میت کے حق میں دعائیہ جملے کہے۔ تعزیت کے الفاظ اور مضمون متعین نہیں ہے۔ صبر اور تسلی کے لیے جو الفاظ زیادہ موزوں ہوں وہ جملے کہے۔ اور تعزیت کی دعا یہ ہے:

" أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَائَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ. "

اس سے زائد بھی ایسا مضمون بیان کیا جاسکتا ہے جس سے غم ہلکا ہو سکے اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

☆...... تعزیت تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔ البتہ اگر کوئی آدمی اس وقت موجود نہیں تھا، سفر میں تھا یا دور تھا تو وہ تین دن کے بعد بھی تعزیت کر سکتا ہے۔

☆...... جماعت کی شکل میں آنے کا اہتمام نہیں کرنا چاہیے۔ اتفاق سے ایک ساتھ ہو گئے تو کوئی حرج نہیں۔

☆...... ہر ایک کے لیے مستقلاً الگ الگ تعزیت پیش کرنا مسنون ہے۔ البتہ اگر ایک گھرانے کا کوئی بڑا ہے اور اس کے ساتھ اس کے تحت لوگ بھی ہیں تو صرف بڑے ہی کی تعزیت کافی ہے۔(۱)

---

(۱) وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لايفتن...... (قوله: تستحب التعزية الخ) ويستحب أن يعم بها جميع أقارب الميت الاأن تكون امرأة شابة، وهو المشار اليه بقوله اللاتي لايفتن، وهو البناء للفاعل، ولاحجر في لفظ التعزية ومن أحسن ماورد في ذلك : ماروى من تعزيته صلى الله عليه وسلم لاحدى بناته، وقدمات لها ولد فقال: ان لله ماأخذ وأعطى وكل شئى عنده بأجل مسمى، أويقول: اعظم الله اجرك وأحسن عزائك وغفر لميتك أونحو ذلك...... وعزيته تعزية قلت له: أحسن الله عزاءك أى رزقك الصبر الحسن كمافي القاموس والمصباح ووقتها من حين يموت الى ثلاثة أيام وأولها أفضل وتكره بعدها لأنها تجدد الحزن وهو خلاف المقصود منها، لأن المقصود منها ذكر مايسلى صاحب الميت ويخفف حزنه، ويحضه على الصبر كما بينها الشارع على هذا المقصود في غير ماحديث. (حاشية الطحطاوى مع المراقى (صفحة ۶۱۸) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، قبيل فصل في زيادة القبور، ط: قديمى) =

تعزیت کرنا

☆......کسی مسلمان کے انتقال پر میت کے متعلقین کو تسلی دینا اور صبر کی تلقین کرنا سنت سے ثابت ہے۔ اگر وہاں خود جا کر تعزیت کا موقع نہ ہو تو خط کے ذریعے سے بھی سلف صالحین سے تعزیت کرنا منقول ہے۔ اس دور میں ٹیلیفون، موبائل، ای میل اور فیکس وغیرہ سے تعزیت کرنا خط کے ذریعے تعزیت کے قائم مقام ہے۔(۱)

= 🗁 وأعلم ان التعزية مستحبة قبل الدفن وبعده،قال أصحابنا:يدخل وقت التعزية من حين يموت ويبقى الى ثلاثة أيام بعدالدفن.(وقال بعدصفحة) وأما لفظة التعزية فلاحجر فيه،فبأى لفظ عزاه حصلت.واستحب أصحابنا أن يقول فى تغرية المسلم بالمسلم:أعظم الله اجرک،وأحسن عزاءَ ک،وغفر لميتک. (الاذكارللنووى(۳۸۹.۳۸۷) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط:دارابن كثير بيروت)

🗁 التعزية لصاحب المصيبة حسن...ووقتها من حين يموت الى ثلاثة أيام ويكره بعدها الا ان يكون المعزى أوالمعزى اليه غائباً فلابأس بها. وهى بعدالدفن أولى منها قبله، وهذا اذا لم يُرَ منهم جزع شديد فان رُؤى ذلک قدمت التعزية،ويستحب أن يعم بالتعزية جميع أقارب الميت الكبائر و الصغار والرجال و النساء الا أن يكون امرأة شابة فلا يعزبها الامحارمها...ويستحب أن يقال لصاحب التغرية غفرالله تعالىٰ لميتک وتجاوز عنه، وتغمده برحمته، ورزقک الصبر على مصيبة، وآجرک على موته. (عالمگيرى(۱/۱٦۷) كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل السادس فى القبر والدفن..ومما يتصل بذلک مسائل ط:رشيديه)

(۱) وعن اسامة ابن زيد قال: أرسلت ابنة النبى صلى الله عليه وسلم اليه:أن ابنًا لى قبض فأتنا.فأرسل يقرئ السلام،ويقول:ان الله ماأخذ،وله ماأعطى،وكل عنده بأجل مسمى،فلتصبر ولتحتسب...... الخ الحديث، (مشكوة المصابيح(ص:۱۵۰) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الاول. ط:قديمى)

🗁 (ولتحتسب)...وهذا الحديث أصل فى التعزية، ولذا قال الجزرى فى الحِصن:فاذا عزى احداً يسلم، ويقول ان الله الخ قال:وكتب صلى الله عليه وسلم الى معاذ يعزيه فى ابن له "بسم الله الرحمن الرحيم من محمدرسول الله الى معاذبن جبل سلام عليكم". (مرقاة المفاتيح (۱۷۸/۴) كتاب الجنائز،باب البكاء على الميت،الفصل الاول،ط:رشيديه)

🗁 وكتب رجل الى بعض اخوانه يعزيه بابنه:أمابعد،فان الولد على والده ماعاش حزن وفتنة،فاذا قدمه فصلاة ورحمة،فلا تجزع على مافاتک من حزنه وفتنة، ولا تضع ماعوضک الله عزوجل من صلاته ورحمته. (الاذكار للنووى(ص:۳۹۲) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط:دارابن كثير،بيروت)

☆......موت یا کسی ایسے ہی شدید حادثے کے وقت مصیبت زدہ کو تسلی دینا اور اس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت فرماتے تھے، اور ترغیب دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لیے مصیبت زدہ کا سا ہی اجر ہے۔(۱)

تعزیت کی دعا

" أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَکَ وَأَحْسَنَ عَزَائَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ. "(۲)

دعا کا ترجمہ---------------------------

تعزیت کی فضیلت

تعزیت کرنے کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: جو شخص مصیبت و پریشانی کے وقت اپنے بھائی کو تسلی

(۱) عن الاسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من عزى مصاباً فله مثل أجره. (ابن ماجه (ص: ۱۱۵) ابواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى ثواب من عزى مصاباً. ط: قديمى)

جامع الترمذى(۱/۲۰۵) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى أجر من عزى مصاباً. ط: سعيد)

وأعلم ان التعزية هى التصبير، وذكر مايسلى صاحب الميت، ويخفف حزنه، ويهون مصيبته، وهى مستحبة، فإنها مشتملة على الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، وهى داخلة أيضاً فى قول الله عزوجل،" وتعانوا على البر والتقوى" وهذا من أحسن مايستدل به فى التعزية، وثبت فى الصحيح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: والله فى عون العبد ماكان العبد فى عون أخيه. (الاذكار للنووى (ص: ۳۸۶) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ط: دارابن كثير، بيروت)

(۲) أنظر الحاشية السابقة.

دے اور اس کی تعزیت کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی اور کرامت کا لباس پہنائیں گے۔(۱)

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ: جو شخص مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب دے گا جتنا مصیبت زدہ کو اس کے صبر کرنے پر دے گا۔(۲)

تعزیت کی مدت

جس کے گھر میں موت ہوگئی ہو اس سے تعزیت کرنا مستحب ہے۔ اور تعزیت کا وقت موت کے بعد تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے۔ ہاں اگر میت کے گھر والے یا تعزیت کرنے والا ان ایام میں موجود نہ ہو تو تین دن کے بعد بھی تعزیت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ اور اس کے لیے خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں بلکہ حالات کے تقاضے کے مطابق تعزیت کے الفاظ ادا کیے جائیں۔(۳)

---

(۱) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: مامن مؤمن یعزی أخاہ بمصیبة الا کساہ اللہ سبحانہ من حلل الکرامة یوم القیامة. (ابن ماجہ(ص:۱۱۵) ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصاباً. ط: قدیمی)

الاذکار للنووی(ص:۳۸۶) کتاب أذکار المرض والموت، باب التعزیة. دار ابن کثیر، بیروت ط: رشیدیہ)

مرقاة المفاتیح (۱۹۳/۴) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الثانی، ط: رشیدیہ)

(۲) عن عبداللہ بن مسعود قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من عزی مصاباً فلہ مثل اجرہ. (مشکاة(ص:۱۵۱) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

(مثل أجرہ) ای نحو المصائب علی صبرہ، لأن الدال علی الخیر کفاعلہ کمافی الحدیث الصحیح. (مرقاة المفاتیح(۱۹۳/۴) کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی، ط: رشیدیہ)

(۳) التعزیة لصاحب المصیبة حسن...... ووقتها من حین یموت الی ثلاثة أیام ویکرہ بعدها الا أن یکون المعزی أو المعزی الیہ غائباً فلاباس بها...... ویستحب أن یقال لصاحب التعزیة: غفر اللہ تعالیٰ لمیتک وتجاوز عنہ وتغمدہ برحمتہ ورزقک الصبر علی مصیبة وآجرک علی موتہ. (عالمگیریہ(۱۶۷/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن.. ومما یتصل بذلک مسائل. ط: رشیدیہ)=

تعزیت کے کلمات

تعزیت میں تسلی کے کلمات ہوں، اس کے لیے خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں۔ بلکہ حالات کے تقاضے کے مطابق الفاظ ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً: صبر کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس صبر کا اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔ باقی عربی میں دعا یہ ہے: " أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَکَ وَأَحْسَنَ عَزَائَکَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِکَ. " (۱)

= قوله: وتستحب التعزية).... ولا حجر في لفظ التعزية... ووقتها من حين يموت الى ثلاثة أيام. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۱۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، قبيل فصل زيارة القبور، ط: قديمي)

واعلم ان التعزية مستحبة قبل الدفن وبعده، قال أصحابنا: يدخل وقت التعزية من حين يموت، ويبقى الى ثلاثه أيام بعد الدفن.. وتكره التعزية بعد ثلاثة أيام ... الا في صورتين استثناهما اصحابنا أو جماعة منهم، وهما اذا كان المعزي أو صاحب المصيبة غائباً حال الدفن واتفق رجوعه بعد الثلاثة.... وأما لفظة التعزية فلا حجر فيه، فبأي لفظ عزاه حصلت. (الاذكار للنووي (ص: ۳۸۷، ۳۸۹) كتاب أذكار المريض والموت، باب التعزية، ط: دار ابن كثير، بيروت)

(۱) التعزية لصاحب المصيبة مندوبة، وقتها من حين الموت الى ثلاثة ايام وتكره بعد ذالک، الا اذا كان المعزّي أو المعزّى غائباً، فإنها لاتكره حينئذٍ بعد ثلاثة ايام، وليس للتعزية صيغة خاصة، بل يعزي كل واحد بما يناسب حاله، وهذا متفق عليه. الحنفية قالوا: يستحب ان يقال للمصاب: غفر الله تعالىٰ لميتک، تجاوز عنه وتغمده برحمته، ورزقک الصبر على مصيبة، وآجرک على موته، واحسن صيغة في هذا الباب صيغة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي: ان لله ما أخذ، وله ما أعطىٰ، وكل شيء عنده باجل مسمى، "فيحسن ان يضيفها الى ما ذكر. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/ ۵۳۹) مبحث الشهيد التعزية، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

قوله: وتستحب التعزية)...... ولا حجر في لفظ التعزية ومن أحسن ما ورد في ذلک: ما روى من تعزيته صلى الله عليه وسلم لاحدى بناته، وقد مات لها ولد فقال: ان لله ما أخذ، وله ما أعطى، وكل شئ عنده بأجل مسمى، أو يقول: أعظم أجرک، وأحسن عزاءک، وغفر لميتک، أو نحو ذلک...... وعزيته تعزية قلت له: أحسن الله عزاءک ورزقک الصبر الحسن كما في القاموس والمصباح...... لأن المقصود منها ذكر ما يسلي صاحب الموت ويخفف حزنه، ويحضه على الصبر كما نبهنا الشارع على هذا المقصود في غير ما حديث. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۶۱۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، قبيل فصل في زيارة القبور، ط: قديمي)=

تعزیت کے لیے چند منٹ خاموش رہنے کا حکم

''خاموشی اختیار کر کے تعزیت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۳/۷/۱)

تعزیتی جلسہ کرنا

جس آدمی کے انتقال سے بہت سے لوگوں کو صدمہ ہوا یا بہت لوگ تعزیت کی ضرورت محسوس کریں، اور سب کا وہاں پہنچنا دشوار ہو تو اس کے لیے آسان صورت یہ ہے کہ ایک جلسہ کر کے تعزیت کر دی جائے۔ اس میں بڑی جماعت سفر کی زحمت سے بچ جاتی ہے۔ اور میت کے متعلقین پر زیادہ مہمانوں کا بوجھ نہیں پڑتا۔ اور بڑے مجمع کی متفقہ دعا بھی زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (۱)

= وأعلم أن التعزية هي التصبير، وذكر مايسلي صاحب الميت، ويخفف حزنه ويهون مصيبته، وهي مستحبة...... وأما لفظة التعزية فلا حجر فيه، فبأى لفظ عزاه حصلت واستحب أصحابنا أن يقول في تعزية المسلم بالمسلم: أعظم الله اجرك وأحسن عزاءك، وغفر لميتك. (الاذكار للنووى (٣٨٧. ٣٨٩) كتاب أذكار المرض والموت، باب التعزية، ـــــ ط: ابن كثير، بيروت)

وفي الدر: ولابأس...... بتعزية أهله وترغيبهم في الصبر...... (قوله: بتعزية أهله) أى تصبيرهم والدعاء لهم به، قال في القاموس: العزاء الصبر أو حسنه...... والتعزية أن يقول: أعظم الله أجرك، وأحسن عزاءك وغفر لميتك، (الدر مع الرد (٢/ ٢٣٩، ٢٤٠) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب في الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

(١) ويستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لايفتن، لقوله صلى الله عليه وسلم: من عزى أخاه بمصيبته كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة رواه ابن ماجه. وقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى مصاباً فله مثل أجره رواه الترمذى وابن ماجه، والتعزية أن يقول: اعظم الله اجرك وأحسن عزاك وغفر لميتك. (حلبى كبير (ص: ٦٠٨) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيڈمى)

(وتستحب التعزية) ويستحب أن يعم بها جميع أقارب الميت الا أن تكون امرأة شابة...... لأن المقصود منها ذكر مايسلي صاحب الميت ويخفف حزنه، ويحضه على الصبر كما نبهنا الشارع على هذا المقصود في غير ماحديث. (حاشية الطحطاوى على المراقي (ص: ٦١٨) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، قبيل فصل في زيارة القبور، ط: قديمى. (الدر مع الرد (٢/ ٢٣٩، ٢٤٠) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل: مطلب في الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

بظاہر اس قسم کا تعزیتی جلسہ کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اس کو رسم اور شہرت کے لیے کرنا کہ اخبار میں نام آجائے اور شہرت ہو جائے اور ملامت سے بچ جائے یہ درست نہیں، ان صورتوں میں ثواب نہیں ملے گا۔ اس لیے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔(۱)

تعزیتی خط

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تعزیت نامہ لکھوایا، جس کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام (یہ خط ہے) تم پر سلامتی ہو، میں پہلے تم سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱) عن محمود بن لبید أن النبی ﷺ قال: "ان اخوف ماأخاف علیکم الشرک الأصغر" قالوا: یارسول الله! وما الشرک الاصغر؟ قال: الریاء. (مشکوٰة المصابیح (ص:۴۵۶) کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة الفصل الثالث ط رحمانیه).

وفی الجامع: الشهوة الخفیة والریاء شرک، رواه الطبرانی عن شداد ورواه ابن ماجه عنه ولفظه: ان اخوف مااخاف علی امتی الاشراک بالله، أما أنی لست أقول: یعبدون شمسا، ولاقمرا، ولاوثنا ولکن أعمالا لغیرالله وشهوة خفیة. (مرقاة المفاتیح (۵۱۷/۹) کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة، الفصل الثالث، ط:رشیدیه).

الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. (السعایة شرح شرح الوقایه (۲۶۵/۲) صفة الصلوة قبیل فصل فی القرأة ط سهیل اکیڈمی).

قال ابن المنیر: فیه ان المندوبات قد تقلب مکروهات اذا رفعت عن رتبتها، لان التیامن مستحب فی کل شیء أی من امور العبادة، لکن لما خشی ابن مسعود ان یعتقدوا وجوبه أشار الی کراهته. (فتح الباری (۴۳۰/۲) کتاب الاذان باب الانتقال والانصراف علی الیمین والشمال ط: قدیمی).

حمد و ثناء کے بعد (دعا کرتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے، اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے۔ اس لیے کہ ہماری جانیں، ہمارا مال اور ہمارے اہل و عیال سب اللہ بزرگ و برتر کے خوشگوار عطیے ہیں۔ اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی امانتیں ہیں۔ (اس اصول کے مطابق تمہارا بیٹا بھی تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھا)

اللہ تعالیٰ نے خوشی اور عیش کے ساتھ تم کو اس سے نفع اٹھانے اور جی بہلانے کا موقع دیا، اور اب تم سے اس کو اجر عظیم کے عوض میں واپس لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش اور رحمت و ہدایت کی تم کو بشارت ہے اگر تم نے ثواب کی نیت سے صبر کیا۔ پس تم صبر و شکر کے ساتھ رہو، دیکھو! تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کر دے پھر تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے۔ اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کسی میت کو لوٹا کر نہیں لاتا، اور غم و پریشانی کو دور نہیں کرتا۔ اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ والسلام!'' (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک تعزیت نامہ میں ہر صدمے والے ایمان دار بندے کے لیے تعزیت اور نصیحت اور تسلی و تشفی کا پورا سامان موجود ہے۔

---

(۱) عن معاذ بن جبل، أنه مات له ابن، فكتب اليه رسول الله ﷺ يعزيه عليه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله ﷺ الى معاذ ابن جبل ، سلام عليک، فانی أحمد الله اليک الذی لااله الاهو. أما بعد! فأعظم الله لک الأجر، وألهمک الصبر، ورزقنا واياک الشكر فان أنفسنا وأموالنا وأهلينا و أولادنا من مواهب الله ـ عزوجل ـ الهنيئة وعواديه المستودعة، متعک به غبطة وسرورا، وقبضه منک بأجر كثير الصلوة والرحمة والهدى ان أحتسبته، فاصبر ولايحبط جزعک أجرک فتندم وأعلم أن الجزع لايرد شيئا ولايدفع حزنا، وماهو نازل فكان قد. والسلام (المستدرک للحاكم (۳۱۰/۴، ۳۱۱) رقم الحديث (۵۲۴۱) كتاب معرفة الصحابه، ذكر مناقب أحد فقهاء الستة من الصحابة، معاذ بن جبل رضى الله عنه، ط: دار المعرفه).

مجمع الزوائد (۸۱/۳) رقم الحديث (۳۹۵۶) كتاب الجنائز، باب التعزية، ط: دار الفكر بيروت.

مرقاه المفاتيح (۱۷۸/۴، ۱۷۹) كتاب الجنائز باب البكاء على الميت الفصل الثانى ط: رشيديه.

کاش! ہم اپنی مصیبتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ایمان افروز اور سکون بخش تعزیت سے سکون حاصل کریں۔ اور رحمت وہدایت سے بہرہ اندوز ہوں۔(۱)

تعلیم دینے والے کے لیے جنازے میں شریک ہونا

اگر کوئی استاد قرآن شریف کی تعلیم دے رہا ہے اور جنازے کی نماز تیار ہو، اور دوسرا استاد وہاں پر جنازے کی نماز پڑھنے کے لیے موجود ہو تو اگر کوئی عذر نہیں تو جنازے کی نماز میں شریک ہونا چاہئیے۔ اگر کوئی عذر ہو تو تعلیم میں مشغول رہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

تکبیر اور سلام کے درمیان

جنازے کی نماز میں چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام کے درمیان کوئی دعا نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)(معارف الحدیث (۳/۲۷۸) کتاب الصلاۃ، صلوۃ الجنازۃ، عنوان: مصیبت زدہ کی تعزیت اور ہمدردی، ط: دار الاشاعت کراچی)۔

(۲) عن عمران بن حصین قال: قال رسول الله ﷺ: ان اخاکم قدمات فقوموا فصلوا علیه. (سنن النسائی (۱/۲۷۵) کتاب الجنائز، باب الامر بالصلوۃ علی المیت، ط: قدیمی).

والاجماع منعقدة علی فرضیتها أیضا الا انها فرض کفایة اذا قام به البعض یسقط عن الباقین لان ماهو الفرض وهو قضاء حق المیت یحصل بالبعض. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) کتاب الصلوة، باب صلاة الجنازة، ط :سعید).

(والصلاة علیه)...... (فرض کفایة) بالاجماع . (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۰۷) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فی صلوة الجنازة، ط:سعید)

(۳) (ویسلم) بلادعاء (بعد الرابعة) تسلیمتین...... قوله: (بلادعاء) هو ظاهر المذهب. (الدر مع الرد (۲/۲۱۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط :سعید).

ثم فی ظاهر المذهب لیس بعد التکبیرة الرابعة دعاء الاالسلام. (التاتر خانیة (۲/۱۱۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الثانی فی کیفیة الصلاة علی المیت، ط: قدیمی).

(ویسلم) وجوبا (بعد) التکبیرة (الرابعة من غیر دعاء) بعدها (فی ظاهر المذهب). (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی (ص: ۵۸۶) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل الصلوة علیه، ط: قدیمی).

تلاوت کا حکم

میت کو اگر غسل دینے سے پہلے کپڑے سے ڈھانک دیا جائے تو اس کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ورنہ اس کے پاس تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ البتہ تسبیح پڑھی جا سکتی ہے۔ یا دوسرے کمرے میں دور بیٹھ کر تلاوت کی جا سکتی ہے۔ اور نہلانے کے بعد بہر صورت جائز ہے۔ کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

تلاوت کرنا

''موت کے آثار ظاہر ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۱۵/۲)

تمام حاضرین پر جنازے کی نماز میں حاضر ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

''جنازہ کی نماز میں تمام حاضرین کا شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) ویقرأ عنده القرآن الی ان یرفع الی الغسل کما فی القهستانی معزیالنتف. "قلت: ولیس فی النتف الی الغسل بل الی أن یرفع فقط، وفسره فی البحر برفع الروح .وعبارة الزیلعی وغیره تکره القراءة عنده حتی یغسل، وعلله الشرنبلالی فی امداد الفتاح تنزیها للقرآن عن نجاسة المیت لتنجسه بالموت. قیل نجاسة خبث وقیل حدث وعلیه فینبغی جوازها کقراءة المحدث...... قوله (قراءة المحدث)...... تنبیه: الحاصل أن الموت ان کان حدثا فلا کراهه فی القراءة عنده وان کان نجسا کرهت وعلی الاول یحمل مافی النتف وعلی الثانی ما فی الزیلعی وغیره. وذکر أن محل الکراهة اذا کان قریبا منه أما اذا بعد عنه بالقرأة فلا کراهة اهـ. قلت: والظاهر ان هذا ایضاًاذا لم یکن المیت مسجی بثوب یستر جمیع بدنه لانه لوصلی فوق نجاسة علی حائل من ثوب أو حصیر لایکره فیما یظهر فکذا اذا قرأ عند نجاسة مستورة...... ولا بأس بالتسبیح والتهلیل وان رفع صوته ا هـ. (الدر مع الرد (۱۹۳/۲، ۱۹۴) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، ط: سعید).

(وتکره قراءة القرآن عنده حتی یغسل) تنزیها للقران عن نجاسة الحدث بالموت والخبث فانه یزول عن المسلم بالغسل تکریما له بخلاف الکافر.... قوله: (وتکره القراءة القران) ولو ایة کما فی شرح السید وقوله عنده: أی بقربه . (حاشیه الطحطاوی مع المراقی (ص: ۵۶۴) کتاب الصلاة ،باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

تمنائے موت

''موت کی تمنا نہ کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۲/۲)

توبہ استغفار بھی کرے علاج کے ساتھ

''علاج کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار بھی کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

توبہ سے حقوق اللہ معاف نہیں ہوتے

توبہ یا حج سے صرف گناہ معاف ہوتے ہیں، فرائض معاف نہیں ہوتے، جیسے اگر کسی نے حج کیا یا توبہ کر لی تو اس کے ذمہ سے قرض داروں کا قرض معاف نہیں ہوگا، بلکہ اسی طرح ہی واجب رہے گا جیسے توبہ کرنے اور حج کرنے سے پہلے واجب تھا۔ اسی طرح نماز روزہ وغیرہ اللہ کے حقوق کا قرض ہے وہ ادا کرنے سے ہی ادا ہوگا۔ توبہ یا حج کرنے سے معاف نہیں ہوگا۔ البتہ نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے تاخیر کی بنا پر جو گناہ ہوا ہے وہ توبہ استغفار سے معاف ہو جائے گا۔ لیکن نماز اور روزہ معاف نہیں ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ صرف توبہ سے قضا نماز اور روزے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان قضا نمازوں کو ادا کرنا لازم ہے۔ اور تاخیر کی وجہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔ (۱)

(۱) هل الحج يكفر الكبائر؟ قيل نعم كحربي أسلم، وقيل غير المتعلقة بالآدمي كذمي أسلم. وقال عياض: أجمع اهل السنة أن الكبائر لايكفر ها الاالتوبة، ولاقائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة، نعم اثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به...... قوله: (قيل نعم...... الخ)...... والحاصل: أن تأخير الدين وغيره وتأخير الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ فيسقط اثم التأخير فقط عما مضى دون الأصل ودون التأخير المستقبل. قال في البحر: فليس معنى التكفير كمايتوهمه كثير من الناس أن الدين يسقط، عنه وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل أحد بذلك اهـ. (الدر مع الرد (۲/۲۲۲، ۲۲۳) كتاب الحج ،باب الهدى ،مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد).=

تیجہ

میت کو ثواب پہنچانا چاہیئے اس سے میت کو سہارا ملتا ہے۔ لیکن اس کے لیے تین دن، دس دن، گیارہ دن اور چالیس دن کی تخصیص کرنا جائز نہیں ہے۔ جب بھی موقع ملے، جس دن چاہے دن اور تاریخ کی تخصیص کے بغیر ایصالِ ثواب کر دیں۔ ہر دن ایصالِ ثواب کے لیے برابر ہے۔

واضح رہے کہ تیجہ (تیسرا دن) دہم (دسواں دن) گیارہویں اور چہلم (چالیسواں دن) اور برسی خاص کر کے ایصالِ ثواب کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ یہ رسوم اور تخصیصات عوام نے مقرر کر رکھی ہیں۔ ان کی شریعت میں کچھ بھی اصل نہیں ہے۔ ہر ایک دن ایصالِ ثواب کے لیے برابر ہے۔ بلکہ بعض چیزیں ہندو مذہب سے لی گئی ہیں۔ جیسا کہ ''تحفۃ الہند'' اور ''رحلہ ابن بطوطہ'' میں تفصیل سے موجود ہے۔

اس لیے دن اور تاریخ کی تخصیص کو ترک کرنا لازم ہے۔ ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔ (۱)

= 🗁 وذكر القاضي عياض: أن أهل السنة أجمعوا على أن الكبائر لايكفرها الاالتوبة فالحاصل أن المسئلة ظنية، وأن الحج لايقطع فيه بتكفير الكبائر من حقوق الله تعالىٰ فضلا عن حقوق العباد، وان قلنا بالتكفير للكل فليس معناه كمايتوهمه كثير من الناس أن الدين يسقط عنه، وكذا قضاء الصلوات والصيامات والزكاة اذ لم يقل أحد بذلك وانماالمراد ان إثم مطل الدين وتأخيره يسقط. (البحر الرائق (۳۳۸/۲) كتاب الحج، باب الاحرام، ط:سعيد).

🗁 (مرقاة المفاتيح (۲۴۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيديه).

(۱) وفي البزازيه: ويكره اتخاذالطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الأسبوع، ونقل الطعام الى القبر في المواسم ،واتخاد الدعوة لقراء ة القران، وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراء ة سورة الانعام أو الاخلاص، والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراء ة القران لاجل الاكل يكره ...... وهذا الافعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها لانهم لايريدون بها وجه الله تعالىٰ. (الشامية (۲/ ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في كراهة الضيافة من اهل الميت، ط: سعيد).=

تیسرے دن ایصالِ ثواب کرنا

"تیجہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۰/۱)

تیسرے دن چنے پڑھنا

میت کے انتقال کے بعد تیسرے دن چنے پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے، اس کو ضروری

= (فتاویٰ بزازیة علی هامش الهندية (۸۱/۴) کتاب الصلاة، الخامس والعشرون فی الجنائز...... نوع آخر ذهب الی المصلی قبل الجنازة، ط: رشيديه).

(حاشية الطحاوی علی المراقی (ص ۶۱۷، ۶۱۸) کتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل فی حملها ونقلها، ط: قديمی).

سوال: طعام یا ششماہی یا برسی کہ در برادری تقسیم فی شود چہ حکم دارد؟

جواب: شیخ عبدالحق محدث دہلوی در جامع البرکات می نویسند و آنکہ بعد سالی و ششماہی یا چہل روز درین دیار پزند درمیان برادران بخشش کنند و آنرا بھاجی مینگوید چیزی داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند انتھی۔ (مجموع الفتاویٰ علی هامش خلاصة الفتاوی (۱۹۵/۱) كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: امجد اکیڈمی).

سوم و دہم و چہلم وغیرہ ہمہ بدعات ماخوذ از کفار ہنود است...... ترک چنیں رسوم واجب است کہ: "من تشبه بقوم فهو قوم" و ہرگاہ طعام چنیں متلبس شد، بہتر آنکہ ایں چنیں طعام نخوردہ شود کہ: "دع ما يريبك الی مالا يريبك". (امدادالفتاویٰ (۲۶۹/۵) کتاب البدعات، فاتحہ رسمی، ط: دارالعلوم کراچی).

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتختصوا ليلة الجمعة من بين الليالی ولاتخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون فی صوم، بصومه أحدكم. (الصحيح لمسلم (۳۶۱/۱) كتاب الصيام، باب كراهة افراد يوم الجمعة بصوم لايوافق عادته، ط: قديمی)

وفی البحر: ولان ذكر الله تعالیٰ اذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أو بشیء دون شیء لم يكن مشروعا حيث لم يرد الشرع به لانه خلاف المشروع. (البحر الرائق (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين تحت قوله غير مكبر ومتنفل قبلها، ط: سعيد).

ومنها: التزام العبادات المعنيه فی أوقات معنية لم يوجد لهاذلك التعيين فی الشريعة. (الاعتصام للشاطبی (ص ۲۵) الباب الاول فی تعريف البدع وبيان معناها، ط: دار الكتاب العربی).

وفی المرقاة من أصر علی أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من أصر علی بدعة أو منكر. (مرقاة (۲۶/۳) كتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، ط: رشيديه).

سمجھنا اور اس پر لازمی طور پر عمل کرنا اور نہ کرنے والوں کو ملامت کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔ اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ باقی کسی خاص دن کی تخصیص کے بغیر جس دن بھی ایصالِ ثواب کرے جائز ہے۔ کیوں کہ ایصالِ ثواب کے لیے ہر دن برابر ہے۔(۱)

تیسرے دن ختم قرآن کرنا

''ختم قرآن تیسرے دن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۸/۱)

تیمّم کرانے کا طریقہ

میت کو غسل دینا ممکن نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمّم کرانے والا ایک مرتبہ پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر میت کے منہ کو مل دے۔ اور اس کے بعد دوسری بار پاک مٹی پر اپنا ہاتھ مار کر میت کے ہاتھوں کو کہنیوں تک مل دے،

---

(۱) این طور مخصوص نه در زمان آنحضرت ﷺ بودونه درزمان خلفاء، بلکه وجود آن در قرون ثلاثه مشهود لها بالخیر اند منقول نشده، وحالا درحرمین شریفین زادهما الله شرفا عادات خواص نیست .... این را ضروری دانستن مذموم است. (مجموعه الفتاویٰ علی هامش خلاصه الفتاویٰ (۱۹۵/۱) کتاب الصلاة ابواب الجنائز ط امجد اکیڈمی).

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی ﷺ: من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد. (صحیح بخاری (۳۱۷/۱) کتاب صلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط:قدیمی)

واما اهل السنة والجماعة فیقولون فی کل قول وفعل لم یثبت عن الصحابة فهو بدعة لانه لو کان خیرا لسبقونا الیه لأنهم لم یترکوا خصلة من خصال الخیر الا وقد بادروا الیها. (تفسیر ابن کثیر (۵۶۷/۵) سورة الأحقاف ،آیت : ۱۱ ،ط: رشیدیه کوئٹه).

وفی الرد: بأنها أی البدعة ماأحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله ﷺ عن علم أو عمل أو بنوع شبهة أو استحسان وجعل دینا قویمًا وصراطا مستقیما. (الشامیة (۵۶۰/۱، ۵۶۱) کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ط: سعید).

ایضاً أنظر الحاشیة السابقة .

تیمم ہو جائے گا۔(۱)

تیمّم کرانے کے بعد پانی ملا

اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے کسی میت کو تیمّم کرایا گیا، پھر اس کے بعد پانی مل گیا تو میت کو پھر غسل دینا چاہیئے۔(۲)

تیمّم کرنا

اگر جنازے کی نماز ہو رہی ہے اور وضو کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ نماز ختم ہو جائے گی، تو تیمّم کر کے جنازے کی نماز پڑھ لینی چاہیئے، اگرچہ پانی موجود ہو۔ لیکن جنازے کی نماز کے علاوہ باقی نمازوں میں اگر وقت نکل جانے کا خوف ہو تب

(۱) (ومنها الضربان) يمسح باحدهما وجهه وبالاخرى يديه الى المرفقين كذا فى الهدايه ويمسح المرفق كذا فى فتاوى قاضى خان. (الهنديه (۲۶/۱) كتاب الطهارت، الباب الرابع فى التيمم، الفصل الاول، ط: رشيديه).

(الخانيه على هامش الهنديه (۵۳/۱) كتاب الطهارات، باب التيمم، فصل فى صورة التيمم، ط :رشيديه).

(حلبى كبير (ص: ۶۲) فصل فى التيمم، ط:سهيل اكيڈمى).

(۲) يمم لفقد ماء وصلى عليه ثم وجدوه، غسلوه ثانيا، وقيل لا...... (قوله: يمم لفقد ماء الخ) قال فى الفتح: ولو لم يوجد ماء فيمم الميت وصلوا عليه ثم وجدوه غسلوه وصلوا عليه ثانيا عند ابى يوسف، وعنه :يغسل ولاتعاد الصلاة عليه. (الدر مع الرد (۲/ ۲۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة قبيل مطلب فى الكفن، ط: سعيد).

واذا يمم لفقد الماء ثم وجد بعدالصلاة عليه بالتيمم، غسل وصلى عليه ثانيا...... (قوله: وصلى عليه ثانيا) فى قول ابى يوسف وعنه يغسل ولا تعاد الصلاة عليه كجنب تيمم وصلى ثم وجد الماء كما فى البرهان. (حاشية الطحطاوى مع المراقى (ص: ۵۶۹) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمى).

رجل مات ولم يجدوا ماء: فيمموه وصلواعليه ثم وجدوه ماء غسل وصلى عليه ثانيا، فى قول أبى يوسف رحمه الله تعالىٰ. (الهنديه (۱۶۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز فى آخر فصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه).

بھی پانی پر قدرت ہونے کی صورت میں تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر وقت ہے تو ادا کی نیت سے پڑھے ورنہ قضا کی نیت سے۔(۱)

تین تکبیر کے بعد ایک طرف سلام پھیر دیا

کسی نے جنازے کی نماز میں چوتھی تکبیر بھول کر نہیں کہی۔ اور ایک طرف سلام بھی پھیر دیا، بعد میں یاد آیا تو اب چوتھی تکبیر کہہ لے اور پھر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔(۲)

تین تکبیروں پر جنازے کی نماز ختم کردی

تین تکبیر پر جنازے کی نماز ختم کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور پانچ

---

(۱) ویجوز التیمم اذا حضرته جنازة .... فخاف ان اشتغل بالطهارة أن تفوته الصلاة، ولایجوز للولی وهو الصحیح......... والأصل أن کل موضع یفوت فیه الاداء لاالی خلف فانه یجوز التیمم، وما یفوت الی خلف لایجوز له التیمم کالجمعة. (الهندیه (۱/ ۳۱) کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیه).

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (فی سائر الصلوات) ماعدا صلوة الجنازة والعید (لایتیمم) عندنا (بل یتوضأ ویقضی) الصلوة ان خرج الوقت...... (وکذا لو خاف فوت الجمعة) مع الامام لو توضأ فانه لایتیمم (بل یتوضأ ویصلی الظهر) اذا فاتته...... وقد قالوا الاصل ان مایفوت لاالی خلف یجوز أن یتیمم خوف فواته کالجنازة والعید، ومایفوت الی خلف لایجوز التیمم لخوف فوته بل یتوضأ فان فات یأتی بخلفه . (حلبی کبیر (ص: ۸۳) فروع لو تیمم لجنازة، ط: سهیل اکیڈمی).

بدائع الصنائع (۱/ ۵۱) کتاب الطهارات، باب التیمم، فصل فی شرائط رکن التیمم، ط: سعید)

(۲) ولوسلم الامام بعدالثلاثة ناسیاً کبّر الرابعة ویسلم.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز ،فصل الصلاة علیه،ط:قدیمی)

(الهندیه(۱/۱۶۵) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت،ط:رشیدیه)

وفی الفوائدالتاجیة:اذا سلم علی ظن أنه أتم التکبیر ثم أنه لم یتم فانه یبنی لأنه سلم فی محله وهو القیام فیکون معذوراً.(البحرالرائق(۲/ ۱۸۲) کتاب الجنائز ،فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

تکبیر پر ختم کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تین تکبیروں کو چار تکبیریں سمجھتے ہوئے سلام پھیر دیا

تین تکبیروں کو چار تکبیریں سمجھتے ہوئے سلام پھیرا گیا: تو اگر یہ سمجھتے ہوئے تیسری تکبیر پر سلام پھیرا کہ جنازے کی نماز کی تین تکبیریں ہیں تو یہ سلام قصداً شمار ہو کر نماز فاسد ہو جائے گی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲) اور اگر قصداً نہیں ہے تو ایک تکبیر اور کہہ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔

---

(۱) وهي أربع تكبيرات) كل تكبيرة قائمة مقام ركعة...... (ولو كبر امامه خمسا لم يتبع) لانه منسوخ (فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم) به يفتي. (الدر المختار (۱/۲۱۲، ۲۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد).

🗁 (ولو كبر الامام خمسا لم يتبع) لأنه منسوخ (ولكن ينتظر سلامه في المختار) ليسلم معه في الاصح...... ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسيا كبر الرابعة ويسلم...... قوله: كبر أي الامام ويسلم...... ويحتمل أن الضمير راجع الى المأموم وهو بعيد لأن الامام اذا اقتصر على ثلاثة فسدت فيما يظهر واذا فسدت على الامام فسدت المأموم لترك ركن من اركانها . (حاشية الطحطاوى مع المراقى (ص:۵۸۷) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط:قديمى).

🗁 (فتاوى تاتارخانيه(۲/۱۱۸، ۱۱۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمى).

🗁 وصلاة الجنازة اربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته...... وكبر الامام خمسا فالمقتدى لايتابع. (الهنديه (۱/۱۶۴) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت ،ط: رشيديه).

🗁 صلاة الجنازة لها اركان تتركب منها حقيقتها ولو ترك منها ركن بطلت ووقعت غير معتدبها شرعا نذكرها فيما يلى ۱... النية ۲... القيام للقادر عليه ۳... التكبيرات الأربع ۴... (فقه السنه (۱/۳۴۲) الجنائز، الصلاة على الميت، أركانها ،ط: اداره ابن كثير).

(۲) (سلم مصلى الظهر) مثلاً (على) رأس (الركعتين توهما) اتمامها (أتمها) أربعاً (وسجد للسهو) لأن السلام ساهياً لايبطل،لأنه دعاء من وجه (بخلاف مالوسلم على ظن)أن فرض الظهر ركعتان، بأن ظن (أنه مسافر أو أنها الجمعة أو كان قرب عهد بالاسلام فظن أن فرض الظهر ركعتان أو كان في صلاة العشاء فظن أنها التراويح فسلم) أو سلم ذاكراً أن عليه ركنا حيث تبطل لأنه سلام عمد.(الدر المختار (۲/۹۱، ۹۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعيد)=

تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا

اگر امام نے تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا، لقمہ دینے پر چوتھی تکبیر کہہ کر نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

تین قبریں

ابن عساکر سے روایت ہے کہ صدقۃ بن زید نے ملک طرابلس (لیبیا) میں زمین پر تین بلند قبریں دیکھیں۔

پہلی قبر پر لکھا تھا:

وكيف يلذّ العيش من هو موقن ... بأن المنايا بغتةً ستعاجله
وتسلبه ملكًا عظيمًا ونخوةً ... وتسكنه البيت الّذى هو أهله

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ شخص نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ اچانک موت آئے گی اور ہمارا ملک ہم سے چھین لے گی، اور قبر میں ہم کو سلا دے گی۔

= البحر الرائق (۲/۱۱۱) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعيد)
(حلبی کبیر (ص:۴۶۲) فصل: فى سجود السهو، ط:سهيل اكيڈمی)
الحنفيه قالوا: اذازادالامام عن اربع، فالمقتدى لايتبعه فى الزيادة بل ينتظر حتى يسلم معه، وصحت صلاة الجميع، أما اذا انقص عنها فتبطل صلاة الجميع ان كان النقص عمداً، فان كان سهواً فالحكم ككحم نقص ركعة فى الصلاة الا انه لاسجود للسهو فى صلاة الجنازة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة(۱/۵۲۵) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، اذا زاد الامام فى التكبير على اربع أو نقص، ط:دارالفكر بيروت)

(۱) ولوسلم الامام بعدالثلاثة ناسياً كبّر الرابعة ويسلم. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص:۵۸۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط:قديمى)
(الهنديه (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط:رشيديه)
وفى الفوائدالتاجية: اذا سلم على ظن أنه أتم التكبير ثم أنه لم يتم فأنه يبنى لأنه سلم فى محله وهو القيام فيكون معذوراً. (البحر الرائق/۱۸۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط:سعيد)

دوسری قبر پہ لکھا تھا:

وکیف یلذّ العیش من ھو عالم بأن الہ الخلق لا بد سائلہ

فیأخذ منہ ظلمہ لعبادہ ویجزیہ بالخیر الّذی ھو فاعلہ

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کیئے کا بدلہ پائے گا۔

تیسری قبر پر لکھا تھا:

وکیف یلذّ العیش من ھو صائر إلی جدث تبلی الشباب منازلُہ

ویذھب حسن الوجہ من بعد ضوئہ سریعًا ویبلی جسمہ و مفاصلہ

ترجمہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملادے گی اور ہمارے چہرے اور تمام اعضاء کو ریزہ ریزہ کردے گی۔

یہ دیکھ کر مجھ کو تعجب ہوا اور میں اس کے قریب والی آبادی میں گیا، اور ایک بوڑھے سے میں نے ان قبروں کی حالت دریافت کی، اس نے کہا تین بھائی تھے ایک ان میں سے بادشاہ کا ملازم تھا اور لشکر کا سپہ سالار تھا، دوسرا مالدار سوداگر تھا، تیسرا درویش تھا اور رات دن عبادت کرتا تھا، جب اس درویش کے انتقال کا وقت آیا تو اس کے دونوں بھائی اس کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر تم کو کچھ وصیت کرنی ہے تو کرو، اس نے جواب دیا: نہ میرے پاس مال ہے، نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے،، نہ میرے پاس کچھ اسباب ہے، لیکن تم سے اس بات پر اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مرجاؤں تو اس ٹیلہ پر دفن کرنا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پاسکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کیئے کا بدلہ پائے گا، اس کے بعد تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا اس سے تم کو نصیحت ملے گی، چنانچہ اس کے مرنے کے بعد

دونوں نے تین دن تک برابر اس کی قبر کی زیارت کی، تیسرے دن سپہ سالار نے زیارت کر کے جانے کا قصد کیا تو قبر کے اندر سے دیوار گرنے کی آواز سنی جس کی وجہ سے وہ خوف سے کانپنے لگا اور ڈرتا ہوا مکان میں چلا گیا رات کو اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اے بھائی وہ کیسی آواز تھی؟ کہا کہ فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ فلاں دن ایک مظلوم نے تم سے فریاد کی تھی اور تو نے اس کی مدد نہ کی، یہ کہہ کر ایک گرز مارا، یہ آواز اسی گرز کی تھی جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے بھائی سوداگر اور اپنے دوستوں کو بلا کر کہا کہ اب میں تم لوگوں کے درمیان نہیں رہوں گا اور بادشاہ کی صحبت اور ملازمت کی مجھ کو حاجت نہیں، اسی وقت عیش و آرامِ دنیا کو چھوڑا اور پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوا اور پہاڑ کا راستہ اختیار کیا، جب اس کے وفات کا زمانہ آیا تو اس کا بھائی سوداگر آیا اور کہا کہ اے بھائی اگر کچھ وصیت کرنا ہو تو کرو اس نے جواب دیا کہ میرے پاس نہ مال ہے نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے لیکن میں تم سے اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو میرے بھائی کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا کہ: زندگی کا آرام وہ شخص نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور ہمارا ملک چھین لے گی اور ہمیں قبر میں سلا دے گی، اور تین دن تک میری قبر کی زیارت کرنا، پھر جب اس نے انتقال کیا تو اس نے تین دن تک قبر کی زیارت کی، جب تیسرے دن زیارت کر کے جانے کا قصد کیا تو قبر کے اندر سے ایسی آواز سنی کہ اس کا ہوش اڑ گیا اور ڈرتا ہوا مکان میں آیا، رات کو خواب میں اپنے بھائی کو دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا: اچھا ہوں توبہ سے میرے سب گناہ معاف ہو گئے ۔ میں نے پوچھا: میرا بھائی کیسا ہے؟ کہا: وہ نیک لوگوں کے ساتھ بڑے درجہ پر ہے، پھر میں نے پوچھا کہ میرا کیا حال ہوگا؟ کہا: جیسا عمل کرے گا ویسا بدلہ پائے گا، تم کو لازم ہے کہ فرصت کو

غنیمت جانو اور نیک عمل کا توشہ تیار کرو۔ جب صبح ہوئی تو اس نے بھی دنیا سے منہ پھیرا اور اپنا کل مال فقراء اور مساکین کو تقسیم کیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی بسر کی، جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس کا لڑکا آیا اور کہا اے باپ کچھ وصیت کیجئے، باپ نے جواب دیا کہ میرے پاس مال نہیں کہ وصیت کروں، لیکن تجھ سے اس بات کا اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو اپنے دونوں چچا کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر لکھنا کہ: زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور ہمارے چہرے اور اعضاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی، اور تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا۔ جوان لڑکے نے تین دن تک قبر کی زیارت کی تیسرے دن قبر سے ایک خوف ناک آواز سنی، اور غمگین ہو کر گھر آیا، رات کو اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو باپ نے اس سے کہا کہ: اے بیٹے! تو بھی جلدی ہمارے پاس آئے گا اپنے سفر کا سامان درست کر اور جس گھر میں تجھ کو آنا ہے اس کے واسطے مستعد ہو جا اور دنیا داروں کے مانند بے فکر نہ ہو کہ موت کے وقت تجھ کو افسوس و شرمندگی ہو، جلدی کر اور جلدی کر اور جلدی کر۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس لڑکے نے جس رات کو یہ خواب دیکھا اس کی صبح کو میں اس کے پاس گیا اس نے خواب کا حال مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میری زندگی کے تین مہینے یا تین دن باقی رہ گئے ہیں کیونکہ باپ نے تین بار مجھ سے تاکید کی، تیسرے دن اس نے گھر کے لوگوں کو جمع کیا اور سب سے رخصت ہوا اور قبلہ رُخ ہو کر کلمۂ شہادت پڑھا اور انتقال کر گیا۔(۱)

(۱) وأخرج ابن عساكر عن صدقة بن زيد قال: نظرت إلى ثلاثة أقبر على شرف من الأرض بناحية طرابلس أو انطابلس، أحدها مكتوب عليه:

وكيف يلذّ العيش من هو موقن ... بأنّ المنايا بغتةً ستعاجله
وتسلبه ملكًا عظيمًا ونخوةً ... وتسكنه البيت الّذى هو أهله

= وعلى القبر الثاني:

وكيف يلذّ العيش من هو عالم ۔۔۔ بأن إلٰه الخلق لا بدّ سائله
فيأخذ منه ظلمه لعباده ۔۔۔ ويجزيه بالخير الّذى هو فاعله

وعلى القبر الثالث:

وكيف يلذّ العيش من هو صائر ۔۔۔ إلى جدث تبلى الشباب منازله
ويذهب حسن الوجه من بعد ضوئه ۔۔۔ سريعًا ويبلى جسمه و مفاصله

فنزلت قرية بالقرب منها ، فقلت لشيخ بها : لقد رأيتُ عجبًا قال : وما ذاك ؟ قلت : رأيتُ هٰذه القبور ، قال : حديثها أعجب مما رأيتَ عليها ، قلت فحدثني : قال : كانوا ثلاثة إخوة، واحد يصحب السلطان ويؤمر على الجيوش والمدن ، وآخر تاجر موسر مطاع في تجارته، وآخر زاهد قد تخلى وانفرد بعبادة ربه ، فحضرت الزاهد الوفاة ، فأتاه أخوه صاحب السلطان، وكان عبد الملك بن مروان قد ولاه ببلاده ، وأتاه التاجر، فقال له : توصى بشيء ؟ فقال : والله مالي مال أوصي به ، ولا عليّ دين أوصي به ، ولا أخلف من الدنيا عرضًا ، ولكن اعهد إليكما عهدًا فلا تخالفاه، إذا مت فادفنا ني على نشز من الأرض ، واكتبا على قبري :وكيف يلذّ العيش من هو عالم (البيتين) ثم زورا قبرى ثلاثة أيّام ، لعلكما تتعظان ، ففعلا ذٰلک . فلما كان اليوم الثالث ، أتى أخوه صاحب السلطان القبر ، فلما أراد الإنصراف ، سمع من داخل القبر هدّة ارعبته وأقرعته ، فانصرف مذعورًا وجلاً ، فلما كان الليل ، رأى أخاه في المنام ، فقال : أى أُخيّ : ما الّذى سمعت في قبرک ؟ قال : هدّة تلک المقمعة ، قيل لى : رأيت مظلومًا ، فلم تنصره ، فأصبح فدعا أخاه وخاصته ، فقال : إنّي أشهدكم أنّي لا أقيم بين ظهرانيكم أبدا ، فترک الأمارة ولزم العبادة ، وكان مأواه البرارى ، والجبال وبطون الأودية ، فحضرته الوفاة فحضر أخوه فقال: يا أخى ، الا توصى إلى بشيئ ؟ قال مالى مال ، ولا علىّ دين ، لكن اعهد إليک إذا أنا متُّ ، فاجعل قبرى إلى جنب قبر أخى واكتب عليه : وكيف يلذّ العيش من هو موقن (البيتين)ثم تعهد قبرى ثلاثا ، فلما مات فعل أخوه ذٰلک ، فلما كان في اليوم الثالث من اتيانه القبر ، أراد الإنصراف ، فسمع وجبةً من القبر ، كادت تذهل عقله ، فرجع مرعوبًا ، فلما كان الليل ، رأى أخاه في منامه، فقال : كيف أنت ؟ قال : بكل خير ، وما أجمع التوبة لكل خير ، فقال فكيف أخى ؟ قال : مع الأئمة الأبرار ، قال : فما أمرنا قبلكم ؟ قال : من قدم شيئًا وجده ، فاغتنم وجدک قبل قبرک ، فاصبح الأخ الثالث معتزلاً الدنيا ، وفرق ماله ، واقبل على طاعة الله تعالىٰ، انشأ ابن له في المكاسب ، حتى أتت أباه الوفاة ، قال : يا أبت ! الا توصى لى بشيئ ؟ قال : يا بنى ما لى مال فأوصى فيه ، لكن اعهد إليک إذا أنا متُّ ، أن تدفنى مع عميک،وان تكتب على قبرى: وكيف يلذّ العيش من هو صائر (البيتين) ثم تعاهد قبرى ثلاثًا، ففعل الفتى ذٰلک ، =

= فلما كان الليل رأى أباه في منامه ، فقال له : يا بني ! أنت عندنا عن قليل ، والأمر جد فاستعد ، وتاهب لرحيلك وطول سفرك وحول جهازك من المنزل الّذى أنت عنهُ ظاعن، إلى المنزل الّذى أنت به قاطن ، ولا تغتل بما اغتر به البطالون من طول آمالهم فقصروا في أمر معادهم ، فندموا عند الموت ، وأسفوا على تضييع العمر ، فلا الندامة عند الموت تنفعهم ، ولا الأسف على التقصير انقذهم . أى بنيّ ، فبادر ثم بادر ثم بادر . فقال الشيخ : فدخلت على الفتى صبيحة الرؤيا ، فقصّها عليّ وقال : ما أرى الأمر الّذى قال أبي الا وقداظلني ولا أحسب بقي من اجلي الا ثلاثة أشهر أو ثلاثة أيّام ؛ لأنّه أنذرني بالمبادرة ثلاثًا ، فلما كان آخر اليوم الثالث، دعا أهله وولده، فودعهم ، ثم استقبل القبلة وتشهد ، ثم مات من الليل . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۳۶۱ ـ ۳۶۴) قبل : باب تاذى الميت بما يبلغه عن الأحياء من القول فيه ، والنهي عن سبه وأذاه ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

ٹ

ٹارگٹ کلر مقابلہ میں مرجائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۳۱)

ٹریکٹر سے قبرستان کی صفائی کروانا

قبرستان کی زمین کی صفائی اور ہموار کرنے کے لیے ٹریکٹر یا بلڈوزر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ اس سے قبروں کی توہین اور بے حرمتی ہوگی۔ اور قبروں کی بے ادبی کرنا اور ان کے اوپر چلنا، بیٹھنا، ٹیک لگانا جائز نہیں ہے۔ اس لیے قبروں کی صفائی اور ہموار کرنے کے لیے ایسا طریقہ استعمال کیا جائے جس سے مردوں اور قبروں کی بے حرمتی اور بے ادبی نہ ہو۔ (۱)

ٹکڑے ملے

''لاش کے ٹکڑے ملے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۲۸)

---

(۱) وعن جابر، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تجصص القبور، وأن يكتب عليها، وأن توطأ. (مشكوة المصابيح: (ص. ۱۴۸) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: قديمي)

(قوله: وأن توطأ) أي بالأرجل لمافيه من الاستخفاف. (مرقاة المفاتيح (۱۶۶/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

ويكره أن يبنى على القبر أو يقعد أوينام عليه أو يوطأ عليه أو يقضي حاجة الانسان من بول أوغائط. (الهندية (۱۶۶/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن، ط: رشيديه)

ويكره أن يوطأ على القبر......يعني بالرجل......أو يقعد أو يقضي عليه حاجته. وفي "تجنيس الناصري" ولووجد طريقاً في المقبرة، ان وقع في قلبه بأنه حدث لايمشي، لأنه يجب تعظيم قبر المسلم، وان لم يقع لابأس بأن يمشي. (التاتارخانية (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الرابع......نوع آخر من هذا الفصل في القبر الدفن، ط: قديمي).

ٹیکس ناحق لینا

ابن القیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ بن محمد بن الحرانی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے گھر سے عصر کے بعد نکلا، ایک باغ میں پہنچا اور سورج غروب ہونے سے پہلے چند قبریں دیکھیں ان میں سے ایک قبر میں آگ بھری ہوئی تھی، اور نہایت تیز شعلہ نکلتا تھا جیسے شیشہ گر کی بھٹی، اور میت آگ کے درمیان میں تھی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ معلوم ہوا کہ یہ شخص تاجروں سے ناحق ٹیکس لیتا تھا، اور آج اس کا انتقال ہوا ہے۔(۱)

(۱) قال ابن القیم : حدثنا ابو عبد اللّٰه بن محمد بن الحرانی أنّه خرج من دارہ بآمد بعد العصر إلی بستان ، فلما کان قبل غروب الشمس ، توسط القبور ، وإذا قبر منها وهو جمرة نار مثل کور الزجاج ، والمیت فی وسطہ ، قال : فسألت عن صاحب القبر ، فإذا هو مکّاس ، قد توفی ذٰلک الیوم . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۲۲۷) باب عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

کور الزجاج : موقد نار صانع الزجاج الّذی یشکل فیه الزجاج .

المکّاس : یحصل المکوس ، وهی الضریبة الّذی تؤخذ من بائعی السلع فی الأسواق بغیر حق .

ث
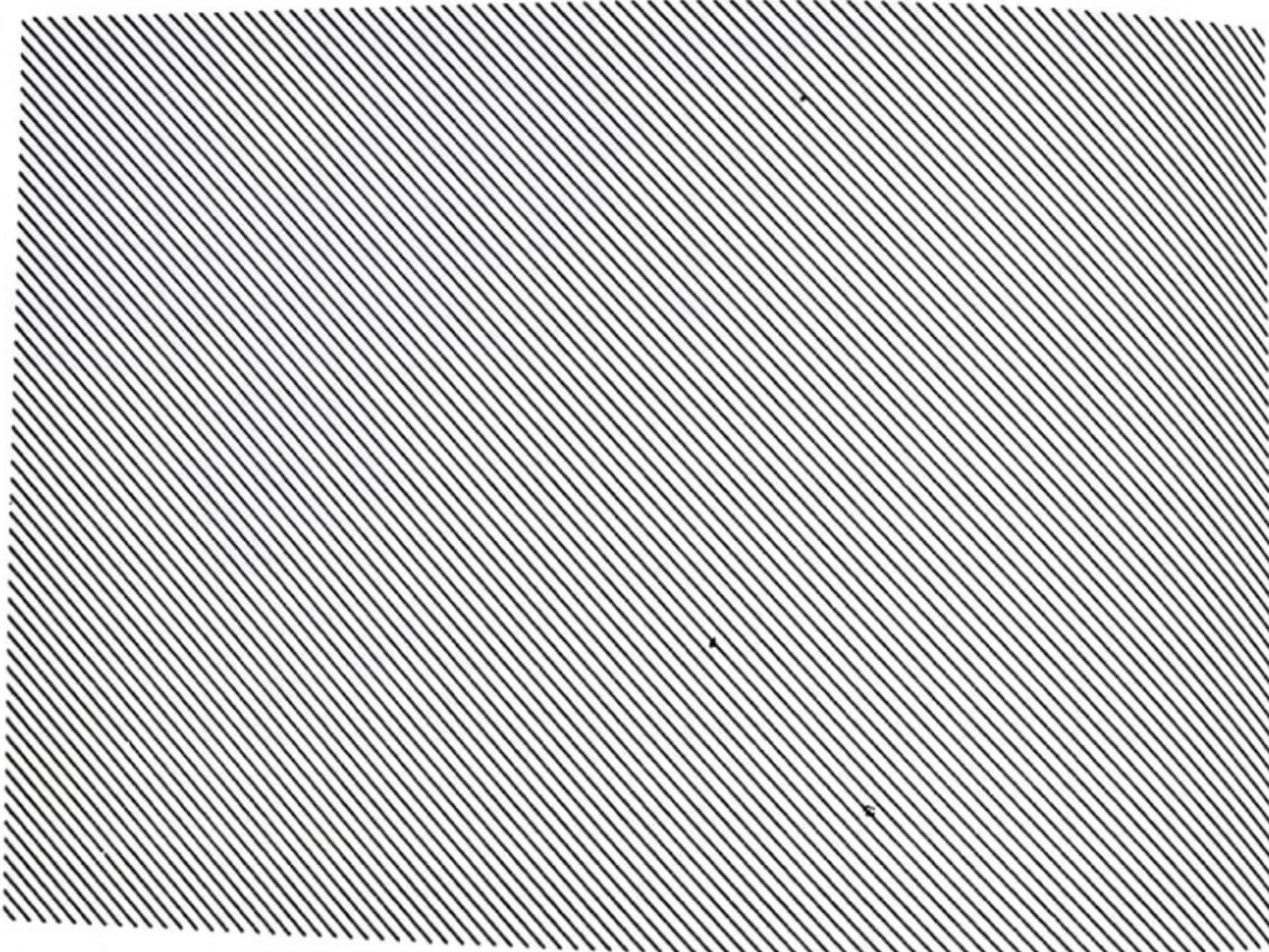
ثواب پہنچانے کا ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص ﴿قل هو الله احد﴾ پڑھی اور مردوں کی روحوں کو بخش دیا تو اس کو مردوں کی تعداد جتنا ثواب دیا جائے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔(۱)

ثواب پہنچانے کا طریقہ

''ایصالِ ثواب کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۰۲/۱)

ثواب پہنچانے کے لیے فوراً پہنچانے کی نیت کرنا شرط نہیں

''ایصالِ ثواب کے لیے فوراً ثواب پہنچانا لازم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!

ثواب پہنچانے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

''ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

ثواب پہنچتا ہے

میت کو صدقہ خیرات، قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف، استغفار اور ذکر و

---

(۱) وأخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل "قل هو الله احد" عن علی مرفوعاً "من مر علی المقابر وقرأ "قل هو الله احد" احدی عشر مرة ثم وهب أجرها للأموات أعطی من الأجر بعدد الأموات. (شرح الصدور للسیوطی (ص: ۱۳۵) باب فی قرأة القرآن للمیت أو علی القبر، ط: مطابع الرشید، المدینة المنورة)

(الدر المختار ۲/۲۴۳، ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی زیارة القبور، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور، ط: قدیمی)

اذکار کا ثواب پہنچتا ہے۔ اہلِ سنت والجماعت اصل ایصالِ ثواب میں متفق ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نفلی عبادت بدنیہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔ یعنی میت کو تمام نفلی عبادات کا ثواب ملتا ہے۔(۱)

ثواب پہنچنے کا انداز

"صدقے کا ثواب پہنچانے کا انداز" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۷۷)

ثواب تقسیم ہو کر پہنچتا ہے یا تقسیم کے بغیر

اگر قرآن مجید کی تلاوت، نفلی صدقات اور نفلی عبادات، ذکر واذکار، درود شریف اور استغفار کر کے ایک سے زائد مردوں کو ثواب پہنچایا جائے تو یہ تقسیم ہو کر جائے گا یا تقسیم کے بغیر، اس میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر پہنچے گا۔ بعض حضرات کی

(۱) وفی البحر: من صام أوصلی أو تصدیق وجعل ثوابه لغیره من الأحیاء والأموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعة کذا فی البدائع، ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أ ن یکون المجعول له میتاً أو حیاً. (الشامیة (۲/۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی قراء ة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

🗁 (بدائع الصنائع (۲/۲۱۲) کتاب الحج، فصل: وأما الذی یرجع الی النبات، ط: سعید)

🗁 (وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء (عنهم) أی عن الاموات (نفع لهم) أی للاموات خلافاً للمعتزلة. (شرح العقائد (ص: ۱۵۴) ط: میر محمد کتب خانه)

🗁 ألاصل أن کل من أتی بعبادة ما...... (قوله بعبادة) أی سواء کانت صلاة أوصوماً أوصدقة أو قراءة أوذکراً أو طوافاً أوحجاً أو عمرة......) له جعل ثوابها لغیره وان نواها عندالفعل لنفسه...... (قوله له جعل ثوابها لغیره) أی خلافاً للمعتزلة فی کل العبادات، والمالک والشافعی فی العبادات البدنیة المحضة کالصلاة والتلاوة فلا یقولان بوصولها بخلاف غیرها کالصدقة والحج. (الدرمع الرد (۲/۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی اهداء ثواب الأعمال للغیر، ط: سعید)

🗁 تبیین الحقائق (۲/۸۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: امدادیه.)

رائے یہ ہے کہ سب کو پورا پورا پہنچے گا۔ یہی قول راجح ہے۔(۱)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ اگر سب کو پورا پورا ثواب پہنچادیں تو ان کے یہاں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت کا تقاضا یہی ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب پہنچے۔ ثواب کی کمی زیادتی کا زیادہ تر دارومدار اخلاص پر ہے۔ اگر اخلاص کے ساتھ تھوڑی چیز کا ثواب پہنچایا جائے وہ زیادہ ہوتا ہے اور اگر اخلاص کے بغیر زیادہ چیز کا ثواب پہنچایا جائے وہ کم ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ ضرورت خلوص کی ہے۔ اگر خلوص کے ساتھ ثواب پہنچانے کی چیزیں زیادہ ہوں تو اور اچھی بات ہے، سونے پر سہاگہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفی كتاب الروح للحافظ أبی عبدالله الدمشقی الحنفی الشهیربابن قيم الجوزية...... ويوضحه أنه لوأهدى الكل الى اربعة لكل منهم ربع...... قلت:لكن سئل ابن حجر المكی عما لو قرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل يقسم الثواب بينهم أو يصل لكل منهم مثل ثواب ذلک كاملاً؟ فأجاب بأنه أفتى جمع بالثانی،وهو اللائق بسعة الفضل.(الشامية(۲ /۲۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب فی القراء ة للميت واهداء ثوابها له،ط:سعيد)

سئل "نفع الله به" عمن مر بمقبرة فقرأالفاتحة واهداها لهم فهل تقتسم بينهم أويصل لكل منهم مثل ثوابها كاملاً،فأجاب بأنه أفتى جمع بالثانی،وهو اللائق بسعة الفضل.(الفتاوی الفقهيه الكبرى (۲/۱۷) باب الجنائز، ط:المكتبة الاسلامية)

(۲) أن القراء ة فی نفسها عبادة، وكل عبادة لابدفيها من الاخلاص لله تعالیٰ بلارياء ،حتى تكون عبادة يرجى بهاالثواب، وقدعرفوا الرياء بالعبادة غير وجهه تعالیٰ، فالقاری بالأجرة ثوابه ماأراد القراءة لأجله، وهوالمال...... واذا كان لاثواب له لم تحصل المنفعة المقصودة للمستاجر لأنه استأجره لأجل الثواب فلاتصح الاجارة.(رسائل ابن عابدين(۱ /۱۶۷) الرسالة السابعة "شفاء العليل وبل الغليل فی حكم الوصية بالختمات والتها ليل،ط:سهیل اکیڈمی)

فاذا لم يكن للقاری ثواب لعدم النية الصحيحة فأين يصل الى المستأجر.(الشامية(۶ /۵۶) كتاب الصلاة،مطلب الاستجار على الطاعات،ط:سعيد)

وقد قال العلماء:أن القاری اذا قرأ لأجل المال فلا ثواب له فأی شئی يهدى الى الميت وانما يصل الى الميت العمل الصالح. (الفتاوی الكبرى لابن تيمية(۴/ ۴۹۱) كتاب الاجارة، ط: دار الكتب الحديثية.)

ثواب جمع رکھا تو کام آئے گا

اگر کسی نے اپنی زندگی میں کلمہ اور قرآن کریم پڑھ کر اپنے لیے ثواب رکھا تو مرنے کے بعد اس کو پہنچے گا۔(۱)

ثواب چند مردوں کو پہنچانا

☆...... اگر کوئی شخص کسی ایک عبادت کا ثواب چند مردوں کی ارواح کو پہنچائے تو وہ ثواب تقسیم کر کے ان مردوں کو نہیں دیا جاتا، بلکہ ہر میت کو پورا پورا ثواب جو اس عبادت کا مقرر ہے دیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) وفی البحر: من صام أوصلی أو تصدیق وجعل ثوابه لغیره من الأحیاء والأموات جاز، ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعة کذا فی البدائع. ثم قال: وبهذا علم أنه لافرق بین أن یکون المجعول له میتاً أو حیاً. والظاهر أنه لافرق بین أن ینوی به عند الفعل للغیر أو یفعله لنفسه. (الشامیة (۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة،مطلب فی القرأ ة للمیت واهداء ثوابها الیه، ط: سعید)

🗁 (رسائل ابن عابدین: (۱/ ۱۶۷) الرسالة السابعة "شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتها لیل،ط: سهیل اکیڈمی)

🗁 القربة متی حصلت وقعت عن الفاعل لغیره ولهذا تعتبر اهلیة الفاعل ونیته.(رسائل ابن عابدین (۱/ ۱۶۷) الرسالة السابعة "شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتها لیل،ط:سهیل اکیڈمی)

(۲) قلت: لکن سئل ابن حجر المکی عما لو قرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل یقسم الثواب بینهم أو یصل لکل منهم مثل ثواب ذلک کاملا؟ فأجاب بأنه أفتی بجمع الثانی وهو اللائق بسعة الفضل. (الشامیه (۲/ ۲۴۴) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی القراء ة للمیت واهداء ثوابهاله، ط: سعید).

🗁 سئل "نفع الله به" عمن مر بمقبرة فقرأ الفاتحة واهداها لهم فهل تقسم بینهم أو یصل لکل منهم مثل ثوابها کاملا ؟ فأجاب بقوله: أفتی جمع بالثانی وهو اللائق بسعة الفضل. (الفتاوی الفقهیة الکبری (۲/ ۱۷) کتاب الجنائز، ط: المکتبة الاسلامیه).

☆......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص ﴿قل ھو اللہ احد﴾ پڑھی اور مردوں کی روحوں کو بخش دی تو اس کو مردوں کی تعداد جتنا ثواب دیا جائے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔(۱)

(۱) وأخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل " قل هو الله احد" عن علی مرفوعا " من مر علی المقابر وقرأ "قل هو الله" احدى عشر مرة ثم وهب أجرها للأموات أعطى من الاجر بعددالأموات. (شرح الصدور للسيوطي (ص۱۳۵) باب في قرأة القران للميت أو على القبر، ط: مطابع الرشيد بالمدينه المنوره).

🗁 (الدر المختار (۲/۲۴۲، ۲۴۳) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب فی زيارة القبور، ط: سعيد).

🗁 مراقى الفلاح مع حاشيه الطحطاوى (ص: ۶۲۲) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فی زيارة القبور، ط: قديمى).

ج

جان کا نکلنا

ملک الموت کے بلانے پر جان اس طرح نکلتی ہے جیسے سپیرا سانپ کو اس کے سوراخ سے بلائے ، اور مومن اور کافر دونوں کے جسموں سے روح نکلنے کی حالت یکساں ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ مومن کی جان تو خود نکل جانا چاہتی ہے جیسے قے ، اور کافر کی جان ہونٹ تک آ کر پھر جسم کے اندر واپس جانا چاہتی ہے۔(۱)

جان نکلنے کے وقت رونا

''رونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۹۸)

جائے نماز کفن کے کپڑے سے نکالنا

☆...... جائے نماز کفن میں داخل نہیں ہے۔ اس کو کفن میں داخل نہ سمجھا جائے۔(۲)

باقی میت کا ولی وہ کپڑا جس کو دے دے وہ مالک ہو جائے گا۔ لیکن یہ بات

---

(۱) قال صاحب الأفصاح في معنى هذه الحديث: اعلم أن خروج الروح عند دعاء ملك الموت له، من جنس دعاء الحاوي الحية من جحرها، وخروج الجسمين عند دعاء على حد سواء، فأما المؤمن فيتهوع نفسه، أي يستدعي إخراجها، إذا التهوع إنّما هو استدعاء القي للبروز، وأمّا الكافر، فيتبلع روحه، والتبلُّع رد الجسم الّذي في الفم، أو يريد الرجوع إلى الجوف انتهى. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور: (ص: ۴۳) باب علامة خاتمة الخير، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) ويسن في الكفن له ازار و قميص ولفافة.(الدر المختار (۲/۲۰۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في الكفن،ط:سعيد)

🗀 كفن الرجل سنة ازار وقميص ولفافة.(الهنديه (۲/۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين،ط: رشيديه).

🗀 وكفنه سنة ازار وقميص ولفافة.(البحر الرائق (۲/۱۷۵) كتاب الجنائز، ط: سعيد).

یاد رہے کہ کفن کے کپڑے سے جائے نماز نکالنا ضروری نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے غلطی سے نکال لی تو وہ میت کے ولی کو دے دے، تاکہ وہ چاہے تو خود رکھے یا کسی محتاج کو دے دے۔ اگر میت کے ولی نے وہ کپڑا امام صاحب کو دے دیا اور امام نے اس سے کوئی کپڑا بنا کر پہنا اور نماز پڑھائی تو نماز اس کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆...... کفن سے کپڑا بچا کر امام کے لیے "جائے نماز" بنانا غلط رسم اور ناجائز ہے۔ اور یہ کفن کے مصارف میں داخل نہیں ہے۔(۲)

☆...... حدیث شریف اور فقہ کی کتابوں میں جہاں کفن کا ذکر ہے وہاں "جائے نماز" کا کہیں بھی ذکر نہیں۔(۳)

جذامی

اگر کسی جذامی کا انتقال ہو جائے، اور اس کو ہاتھ لگا کر غسل دینا دشوار ہو تو اس صورت میں مرد میت پر مرد اور عورت میت پر عورت لوٹے وغیرہ سے پانی بہا دے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھ پر تھیلی وغیرہ باندھ کر صرف تیمّم کرا دے۔(۴)

(۱) وبقی الکفن عاد الترکة. (الهندیة (۱/۱۶۲) کتاب الصلاة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه).

(۲) (فتاوی دار العلوم دیوبند (۵/۲۶۳) فصل ثالث مردوں کے کفن کا بیان، نماز جنازہ کے لئے جائے نماز اور اس کا حکم، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

(۳) ویسنّ فی الکفن له ازار و قمیص ولفافة. (الدر المختار (۲/۲۰۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ،مطلب فی الکفن،ط:سعید).

🗁 اکثر مایکفن فیه الرجل ثلاثه اثواب : ازار ورداء وقمیص. (بدائع الصنائع (۱/۳۰۶) کتاب الصلاة، فصل واما کیفیة وجوبه ،ط: سعید).

🗁 وکفنه سنة ازار وقمیص ولفافة. (البحر الرائق (۲/۱۷۵) کتاب الجنائز، ط :سعید).

(۴) ولو کان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التاتارخانیه. (الهندیة (۱/۱۵۸) کتاب الصلاة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)=

جذامی کی تدفین

مسلمان جذامی کی نعش کو غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے۔ اس پر نمک یا کیمیکل ڈال کر بھسم کرنا یا جلانا جائز نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے دیگر اموات کی طرح اس کو دفن کرنا ضروری ہے۔(۱)

جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے

بعض لوگ تاوان وصول کرنے کے لیے لوگوں کو اغوا کرتے ہیں، تاوان کی رقم نہ ملے تو قتل بھی کر دیتے ہیں اور موقع ملے تو قتل وغارت بھی کرتے ہیں، ایسے لوگ اگر ان جرائم کے دوران کسی طرح مقابلے میں مارے جائیں تو ان کے جنازے کی نماز تعزیر کے طور پر نہیں پڑھی جائے گی، تاکہ دوسرے لوگوں کو سبق ہو۔

= (التاتارخانيه (۲/۱۰۴) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، فى بيان كيفية الغسل، ط:قديمى).

والمنفتخ الذى تعذر مسه يصب عليه الماء. (مراقى الفلاح مع حاشيه الطحطاوى (ص: ۵۶۹، ۵۷۰) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمى).

ان عدم الماء يمم الميت لقوله تعالىٰ "فلم تجدوا ماء فتيمموا" ولقول رسول الله ﷺ : جعلت لى الأرض مسجدا وطهورا.......... وكذا لو كان الجسم بحيث لو غسل لتهرى. فقه السنة (۱/۳۳۶) الجنائز، صفة الغسل التيمم للميت عند العجز عن الماء، ط: دار ابن كثير دمشق بيروت).

(۱) قال القاضى: مذهب العلماء كافة، الصلاه على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا. (الكامل شرح النووى على الصحيح للمسلم (۱/۳۱۴) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمى).

فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيرا كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثى، حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى ﷺ : صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل واما الكلام فى صلاة الجنازة).

وهى فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطريق.......... اذا قتلوا فى الحرب...... وكذا أهل العصبة ومكابر فى مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد).

اور اگر ان جرائم میں ملوث افراد طبعی موت مرجائیں تو پھر مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے جنازے کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ٹارگٹ کلر، بھتہ وصول کرنے والے، اور لوگوں کو بلاوجہ قتل کرنے والے دہشت گردوں کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

جڑواں بچوں کے جنازے کی نماز

ایک عورت کے مثلاً: دو بچے ایک ساتھ پیدا ہوئے پھر دونوں بچوں کا ایک ساتھ ہی انتقال ہوگیا تو دونوں بچوں کے جنازے کی نماز الگ الگ پڑھنا بہتر ہے۔ اور ایک ساتھ بھی پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دونوں پر نماز پڑھنا لازم ہے چاہے دونوں کے جنازے کی نماز ایک ساتھ پڑھے یا الگ الگ پڑھے۔(۲)

---

(۱) وهي فرض على كل مسلم مات خلا أربعة : بغاة وقطاع طريق فلايغسلوا ولايصلي عليهم اذا قتلوا في الحرب ولو بعده صلي عليهم ...... الخ (الدر المختار مع الرد (۲/ ۲۱۰) كتاب الصلوة، باب الجنائز، مطلب في صلاة الجنازة، ط:سعيد)

🗀 الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم ...... الخ (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۱) فصل: الكلام في صلاة الجنازة، ط:سعيد)

🗀 الهندية، (۱/ ۱۶۳) كتاب الصلوة، الفصل الخامس في الصلوة على الميت، ط:سعيد)

(۲) واذا اجتمعت الجنائز فافراد الصلوة على كل واحدة أولىٰ من الجمع.....وان جمع جاز، قوله: وان جمع جاز أى بان صلى على الكل صلاة واحدة. الدر مع الرد (۲/ ۲۱۸، ۲۱۹) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، قبيل مطلب، في بيان من هو أحق بالصلاة على الميت، ط:سعيد.)

🗀 واجتمعت الجنائز فالافراد لكل منها أولىٰ...... وان اجتمعن...... وصلى مرة واحدة صح. مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۵۹۲) كتاب الصلوة باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗀 ولو اجتمعت الجنائز يخير الامام ان شاء صلى على كل واحدة على حدة، وان شاء صلى على الكل دفعة [illegible] على الجمع. الهندية (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلوة على الميت، ط: رشيديه)

جڑواں دو بچے

اگر ایک ساتھ زندہ پیدا ہونے والے دو بچے مرجائیں تو ان پر جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

اگر دونوں کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتے ہیں، البتہ الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

جسم پھٹ گیا

اگر میت کا جسم پانی وغیرہ میں ڈوب جانے کی وجہ سے پھول کر پھٹ جائے تو

---

(۱) عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبیّ ﷺ قال: الطفل لایصلی علیه ولا یرث ولایورث حتی یستهل. (جامع الترمذی: (۱/۲۰۰) أبواب الجنائز، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ علی الطفل حتی یستهل، ط: سعید)

ومن ولد فمات، یغسل ویصلی علیه ان استهل، والا غسل وسمی وادرج فی خرقة و دفن ولم یصل علیه. (الدر مع الرد: (۲/۲۲۷، ۲۲۸) کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/۳۳۰) کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته علیه، ط: رشدیه.

تبیین الحقائق: (۱/۵۸۱) کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته علیه، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) عن أبی مالک رضی اللہ عنه: أمر رسول اللہ ﷺ یوم أحد بحمزة، فوضع وجیئ بتسعة، فصلی علیهم رسول اللہ ﷺ فرفعوا وترک حمزة، ثم جیئ بتسعة، فوضعوا وصلی علیهم سبع صلوات، حتی صلی علی سبعین وفیهم حمزة رضی اللہ تعالٰی عنه فی کل صلاۃ صلاها.

(مراسیل أبی داؤد: (ص: ۱۸) فی الصلاۃ علی الشهداء، ط: سعید)

وإذا اجتمعت الجنائز فإفراد الصلاۃ أولٰی. (الدر مع الرد: (۲/۲۱۸) باب الجنائز، ط: سعید)

البحر: (۲/۳۲۸) کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس، ط: رشیدیه.

جنازے کی نماز ساقط ہو جاتی ہے۔(۱)

جسم کا بیشتر حصہ ملا

جب تک میت کے جسم کا بیشتر حصہ یا نصف حصہ سر کے ساتھ نہیں پایا جائے گا غسل دینا ضروری نہیں ہے۔(۲)

جسم کے بعض اعضاء ملیں

اگر جہاز وغیرہ کے حادثہ میں انسانی جسم متاثر ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، اور پورا جسم نہ ملے بلکہ بعض حصے دستیاب ہوں تو اس صورت میں اگر جسم کا اکثر حصہ مل جائے یا نصف حصہ سر کے ساتھ مل جائے تو اس پر جنازے کی نماز پڑھے جائے

---

(۱) وقیدبعدم التفسیخ لانه لایصلی علیه بعدالتفسخ لان الصلاة شرعت علی بدن المیت فاذا تفسخ لم یبق بدنه قائماً. البحر الرائق(۲/ ۱۸۲) کتاب الجنائز ،فصل السلطان أحق بصلوته، ط: سعید)

فان تفسخ لایصلی علیه مطلقاً لانهاشرعت علی البدن ولاوجودله مع التفسخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی.(ص:۵۹۲) کتاب الصلوة باب احکام الجنائز ،فصل الصلاة علیه، ط: قدیمی)

ولایصلی علیه بعد التفسخ لماسیاتی قریبا من عدم جوازها علی العضوعندنا.(حلبی کبیر (ص: ۵۹۰) فصل فی الجنائز ،ط،سهیل اکیڈمی)

(۲) ولووجد أکثر البدن او نصفه مع الرأس یغسل ویکفن ویصلی علیه......وان وجدنصفه من غیر الرأس أووجد نصفه مشقوقاًطولاً فانه لایغسل ولایصلی علیه ویلف فی خرقة ویدفن فیها. الهندیة (۱/ ۱۵۹) کتاب الصلوة ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ،الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه.)

ولووجدالأکثرمنه غسل، لان للاکثرحکم الکل وان وجدالاقل منه أوالنصف لم یغسل...... وذکر القاضی فی شرحه مختصرالطحاوی:انه اذا وجدالنصف ومعه الراس یغسل ، وان لم یکن معه الرأس لایغسل، فکانه جعله مع الرأس فی حکم الاکثر، لکونه معظم البدن. بدائع الصنائع، (۱/ ۳۰۲) کتاب الصلوة ،فصل: واما شرائط وجوبه(الجنازة)ط:سعید)

وجدطرف من أطراف انسان أونصفه مشقوقاً طولاً أوعرضاً یلف فی خرقه الااذا کان معه الرأس فیکفن کمافی البدائع. الشامیة،(۲/ ۲۰۵) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فی الکفن، ط: سعید)

گی۔اور اگر جسم کا اکثر حصہ نہ ملے تو جنازہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

جلا دینے کی وصیت کرنا

☆......اگر کسی صحیح عقیدے والے سچے مسلمان نے یہ وصیت کی کہ اس کو مرنے کے بعد دفن نہ کیا جائے بلکہ جلا دیا جائے تو اس کی یہ وصیت معتبر نہیں ہے۔اور لوگوں کے لیے اس کی لاش کو جلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کو سنت کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۲)

☆......اور اگر ایسی وصیت کرنے والے آدمی کا عقیدہ صحیح نہیں تھا۔اور وہ زندگی میں اسلامی قوانین اور احکام کے بارے میں بکواس کیا کرتا تھا اور نفرت کا

(۱) وذكر القاضي في شرحه مختصر الطحاوي: أنه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل، وان لم يكن مع الرأس لايغسل فكأنه جعله معه الرأس في حكم الأكثر، لكونه معظم البدن. (بدائع الصنائع، (۱/۳۰۲) كتاب الصلوة،(صلاة الجنازة) فصل: شرائط الوجوب،ط:سعيد)

ولووجد أكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه، كذا في المضمرات. (الهندية، (۱/۱۵۹) كتاب الصلوة،الباب الحادى والعشرون فى الجنازة الفصل الثاني في الغسل، ط: زشيديه)

رد المختار،(۲/۱۹۹) كتاب الصلوة،باب صلاة الجنازة، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع،ط:سعيد)

(۲) واذا اوصىٰ أن يدفن فى مسح كان اشتراه ويغل ويقيد رجله فهذه وصية بماليس بمشروع فبطلت ويكفن كفن مثله ويدفن كمايدفن سائر الناس. الهندية،(۶/۹۵،۹۶) كتاب الوصايا،الباب الثاني فى بيان الالفاظ التي تكون وصية والتى لاتكون وصية،ط:رشيديه)

لواوصى بان يكفن بالف دينار يكفن بكفن وسط،ولواوصىٰ بان يكفن فى ثوبين لايراعىٰ شرائط الوصية...... ولواوصىٰ بان يدفن مع فلان فى قبرواحد لايراعى شرطه. الشامية، (۶/۶۵۶، ۶۵۷) كتاب الوصايا،ط:سعيد)

اوصىٰ بان يكفن فى مسح ويغل يده ورجله يكفن كماهو الشرع ويدفن ولايلتفت الى وصية. البزازية على هامش الهندية(۶/۴۴۰) كتاب الوصايا،الرابع فى الدفن والكفن ومايتصل بهما، ط: رشيدية)

اظہار کرتا تھا، تو اس کو مسلمان تسلیم نہیں کیا جائے گا۔(۱)

اور اس کو سنت کے مطابق غسل اور کفن نہیں دیا جائے، اور جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ اس کو گڑھا کھود کر ایسے ہی دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

جل کر کوئلہ ہو گیا

جو شخص جل کر بالکل کوئلہ بن گیا یا بدن کا اکثر حصہ جل کر خاکستر ہو گیا ہو، اس کو غسل وکفن دینا اور جنازے کی نماز پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے۔ یوں ہی کسی کپڑے

(۱) والاستهزاء على الشريعة كفر، لان ذالک من امارات التكذيب، شرح العقائد (ص: ۱۵۰) ط: مير محمد كتب خانه)

وانما عدمنه (اى من الكفر) لبس الغيار وشد الزنار ونحوهما كفراً لانها تدل على التكذيب فان من صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم لايجترى عليها ظاهراً، لا لانها كفر في أنفسها. (تفسير بيضاوى (ص: ۲۷) سورة البقرة، الآية: ٦، ط: رحمانيه)

يكفر اذا وصف الله تعالىٰ بمالايليق به أو سخر باسم من أسمائه أو بأمر من أوامره او أنكر وعده ووعيده. (الهنديه، (۲۵۸/۲) كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجبات الكفر، ط: رشيديه)

(۲) واذ امات الكافر وله ولى مسلم يغسله ويكفنه ويدفنه ولكن يغسل غسل الثوب النجس ويلف فى خرقة ويحفر حفيرة من غير مراعاة سنة التكفين واللحد ولايوضع فيه بل يلقى. (الهنديه، (۱۶۰/۱) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

واما المرتد فيلقى فى حفرة كالكلب...... فلوله قريب فالأولىٰ تركه لهم...... (من غير مراعاة السنة) فيغلسه غسل الثوب النجس ويلفه فى خرقة ويلقيه فى حفرة. (الدر المختار (۲/ ۲۳۰، ۲۳۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، قبيل مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

(وان كان لكافر قريب مسلم) حاضر، ولا ولى له كافر، (غسله) المسلم (كغسل خرقة نجسة لايراعى فيه سنة عامة فى بنى آدم، ليكون حجة عليه، لاتطهيراً له...... وكفنه فى خرقة من غير مراعاة كفن السنة والقاه فى حفرة من غير وضع كالجيفة. (قوله: لايراعى فيه سنة) اى التغسيل من غير وضوء وبداءة بالميامن. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص: ۶۰۰، ۶۰۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل بعد فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے۔(۱)

جل کر مر گیا

☆......اگر کوئی شخص آگ یا بجلی وغیرہ میں جل کر مر گیا ہے لیکن لاش پھول کر پھٹی نہیں تو اسے سنت کے مطابق غسل اور کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے اور اگر لاش پھٹ گئی ہے تو جنازے کی نماز پڑھے بغیر ہی دفن کر دیا جائے۔(۲)

☆...... جو آدمی جل کر مر جاتا ہے وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوتا ہے، دنیوی احکام کے اعتبار سے شہید نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کو غسل اور کفن دے کر

(۱) ولو وجد أكثر البدن او نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه...... وان وجد نصفه من غير الرأس أووجد نصفه مشقوقاً طولاً فانه لايغسل ولايصلى عليه ويلف فى خرقة ويدفن فيها. (الهندية (۱/ ۱۵۹) كتاب الصلوة ،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

🗁 ولو وجد الاكثر منه غسل، لان للاكثر حكم الكل وان وجد الاقل منه أوالنصف لم يغسل...... وذكر القاضى فى شرحه مختصر الطحاوى: انه اذا وجد النصف ومعه الرأس يغسل وان لم يكن معه الرأس لايغسل فكأنه جعله مع الرأس فى حكم الاكثر لكونه معظم البدن ولو وجد نصفه مشقوقاً لايغسل لماقلنا.(بدائع الصنائع،(۱/ ۳۰۲) كتاب لجنائز ،فصل: وأما شرائط وجوبه، ط: سعيد)

🗁 وجد طرف من أطراف انسان اونصفه مشقوقاً طولاً أوعرضاً يلف فى خرقه الااذا كان معه الرأس فيكفن كمافى البدائع.(الشامية،(۲/ ۲۰۵) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فى الكفن، ط: سعيد.)

(۲) قيد بعدم التفسيخ، لانه لايصلى عليه بعدالتفسخ لان الصلاة شرعت على بدن الميت فاذا تفسخ لم يبق بدنه قائماً.(البحر الرائق(۲/ ۱۸۲) كتاب الجنائز ،فصل السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

🗁 فان تفسخ لايصلى عليه مطلقاً، لانهاشرعت على البدن ولاوجودله مع التفسخ. حاشية الطحطاوى على المراقى.(ص: ۵۹۲) كتاب الصلوة باب احكام الجنائز ،فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗁 ولايصلى عليه بعد التفسخ لماسياتى قريبا من عدم جوازها على العضوعندنا.(حلبى كبير (ص: ۵۹۰) فصل فى الجنائز،ط،سهيل اكيڈمى)

🗁 انظر الحاشية السابقة رقم: ۴ على الصفحة السابقة)

جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔(۱)

اگر غسل دینا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرانا ضروری ہے۔(۲)

☆اور اگر غسل کے بغیر دفن کر دیا ہے تو قبر پر دوبارہ جنازے کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ غسل کے بغیر جنازے کی جو نماز ہوئی ہے وہ معتبر نہیں۔ باقی دفن کر دینے کے بعد چوں کہ نکال کر غسل دینے کی اجازت نہیں لہٰذا غسل ساقط ہو جائے گا اور دوبارہ نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ مگر یہ حکم لاش پھٹنے سے پہلے پہلے

---

(۱) ویصلی علیه بلا غسل ویدفن بدمه وثیابه لحدیث "زملوهم بکلومهم......" وکل ذالک فی الشهید الکامل ،والا فالمرتث شهید الآخرة، وکذا الجنب...... والغریق والحریق،قوله: فی الشهید الکامل وهوشهید الدنیاو الآخرة ،وشهادة الدنیابعدم الغسل الا لنجاسة اصابته غیر دمه کما فی ابی سعود، وشهادة الآخرة بنیل الثواب الموعود للشهید. (الدرمع الرد(۲/۲۵۰، ۲۵۲) کتاب الصلوة، باب الشهید ط:سعید.)

🗀 ویغسل الشهید عن الامام ان قتل جنباً...... أوقتل حائضاً اونفساء...... او ارتث...... ای حمل من المعرکة رثیثاً ای جریحاً ،وبه رمق کذا فی الصحاح وسمی مرتثاً لانه صار خلقاً فی حکم الشهادة، بما کلف به من احکام الدنیا أو وصل الیه من منافعها (بعد انقضاء الحرب)فسقط حکم الدنیا وهوترک الغسل فیغسل، وهوشهید فی حکم الآخرة له الثواب الموعود للشهداء.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۲۲۷، ۲۲۹) کتاب الصلوة،باب احکام الشهید،ط:قدیمی)

🗀 وحاصله فی الشرع ان ینال بعد مرافق الحیاة فبطلت شهادته فی حکم الدنیا فیغسل وهو شهید فی حکم الآخرة فینال الثواب الموعود للشهداء.(البحر الرائق (۲/۱۹۸) کتاب الجنائز، باب الشهید، ط:سعید)

(۲) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کأن مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک،اما ان کان لایتقطع بصب الماء فلا یتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک،(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، (۱/۵۰۴) کتاب الصلوة ،مباحث الجنائز، شروط غسل المیت،ط:دار الفکر)

🗀 الهندیة(۱/۱۶۰) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل، ط:رشیدیه)

🗀 (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ہے۔ لاش پھٹنے کے بعد قبر پر بھی جنازے کی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۱)

جل گیا

☆......اگر جلنے کی صورت میں بدن کا اکثر حصہ جلنے سے محفوظ ہے اگر چہ سر کے بغیر ہو، یا آدھا بدن سر کے ساتھ محفوظ ہو، یا پورا جسم جلا ہو مگر معمولی جلا ہو، گوشت، کھال اور ہڈیاں سالم ہوں تو اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دینے کے بعد جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کرنا چاہئیے۔ (۲)

☆......اگر کوئی شخص جل کر مر گیا اور یہ ڈر ہے کہ غسل دیتے وقت جسم کو ملا گیا یا ملے بغیر ہی پانی بہا دیا گیا تو مردے کا جسم بگڑ جائے گا، تو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمّم

(۱) (وان دفن)او أهيل عليه التراب بلاصلوة لأمر اقتضىٰ ذٰلک (صلىٰ على قبره وان لم يغسل) لسقوط شرط طهارته لحرمة نبشه وتعاد(ولوصلى عليه قبل الدفن) بلا غسل لفساد الاولىٰ بالقدرة على تغسيله قبل الدفن...... مالم يتفسخ.((مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی (ص: ۵۹۱، ۵۹۲) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل بعد فصل : الصلاة عليه،ط:قديمی)

🗁 (وان دفن)او أهيل عليه التراب بغيرصلوة أو بها بلاغسل...... صلى على قبره استحساناً مالم يغلب على الظن تفسخه من غيرتقدير هو الاصح.(الدرالمختار(۲۲۴/۲)کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب فی كراهة صلاة الجناز فی المسجد،ط:سعيد.)

🗁 قوله: فان دفن بلا صلاة صلى على قبره مالم يتفسخ...... أطلقه فشمل ما اذا كان مدفونا بعد الغسل او قبله. (البحر الرائق (۲/ ۲۸۲) کتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته ،ط:سعيد.)

(۲) ولووجدأكثرالبدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه. (الهندية(۱۵۹/۱)کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل،ط:رشيديه.)

🗁 ولووجدالأكثرمنه غسل لأن للاكثرحكم الكل وان وجدالأقل منه أوالنصف لم يغسل...... وذكر القاضی فی شرحه مختصرالطحاوی:انه اذا وجدالنصف ومعه الراس يغسل، وان لم يكن معه الرأس لايغسل فكأنه جعله مع الرأس فی حكم الاكثر، لكونه معظم البدن.(بدائع الصنائع، (۳۰۲/۱) کتاب الصلوة ،فصل: وأما شرائط وجوبه،ط:سعيد)

🗁 وأجمعوا انه لووجداكثرالبدن يغسل ويصلى عليه...... وان كان نصف البدن ومعه الرأس غسل وصلى عليه ودفن.(التاتارخانية،(۱۳۶/۲)کتاب الصلوة،الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع...... نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات،ط:قديمی)

کرایا جائے۔ ہاں اگر پانی بہانے سے مردے کا جسم بگڑنے یا بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو تو تیمم نہ کرایا جائے، بلکہ جسم کو ملے بغیر ہی پانی بہا کر غسل دیا جائے۔(۱)

جماعت جنازے کی نماز میں شرط نہیں ہے

جنازے کی نماز میں جماعت شرط نہیں ہے۔ اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا، خواہ نماز پڑھنے والا مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ۔ اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گناہ گار ہوں گے۔ لیکن جنازے کی جماعت میں جتنے بھی زیادہ لوگ ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔(۲)

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کان مات حریقاً ویخشی ان یتقطع بدنه اذا غسل بدلک او بصب الماء علیه بدون دلک،اما ان کان لایتقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون دلک،(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۵۰۴) کتاب الصلوة ،مباحث الجنائز، شروط غسل المیت،ط:دارالفکر)

ولوکان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التتارخانیة.(الهندیة (۱/ ۱۵۸) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل،ط: رشیدیه)

وفی الفتاویٰ العتابیة : لوکان المیت متفسخاً یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه. (التتارخانیة، (۱/۱۰۴) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،فصل:فی بیان کیفیة الغسل،ط:قدیمی)

والمنتفخ الذی تعذرمسه یصب الماء علیه.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص: ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، ط:قدیمی.)

(۲) ومن صفتها انها فرض کفایة، اذا قام بها البعض.وفی شرح المتفق: واحداً کان او جماعةً ذکراً کان اوانثیٰ ،سقط عن الباقین،واذا ترک کلهم أثموا،وفی السراجیة: اذا صلت امرأة او عبد او امة جازت. (التتارخانیة،(۱/۱۱۷) کتاب الصلوة،الباب الثانی والثلاثون،الاول فی نفس الصلوة وصفتها، ط: قدیمی)

الصلوة علی الجنازة فرض کفایة اذا قام به البعض واحداً کان او جماعة ذکراً کان او انثیٰ سقط عن الباقین واذا ترک الکل أثموا...والصلاة علی الجنازة تتأدی باداء الامام وحده لان الجماعة لیست بشرط الصلاة علی الجنازة.(الهندیة(۱/۱۶۲) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت،ط:رشیدیه)

الصلاة علیه...... فرض کفایة...... ولوامرأة ،قوله: فرض کفایة...... والجماعة فیها لیست بشرط. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۸۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، فصل الصلوة علیه، ط:قدیمی.)

جماعت خانے میں جنازے کی نماز پڑھنا

اگر جنازے کی نماز پڑھنے کی متعین جگہ میں حاضرین کے سمانے کی گنجائش نہ ہو، اور جماعت خانے (شرعی مسجد) کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ ہو تو ایسی صورت میں جنازے کی نماز جماعت خانے میں بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

جماعت کی زیادہ ضرورت ہے جنازے کی نماز میں

''جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۶۳)

جماعت میں افراد زیادہ ہونے کے لیے تاخیر کرنا مکروہ ہے

''صفیں کم سے کم تین ہوں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۷۸)

جمعرات کی شام مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں نہیں آتیں

بعض عوام کا عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے؟ اگر کچھ ثواب مل گیا تو خیر، ورنہ مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتی ہیں۔ یہ خیال بھی سراسر غلط ہے۔ اور بُرا عقیدہ ہے۔

---

(۱) وصلوة الجنازة فی المسجد الذی تقام فیه الجماعة مکروهة...... ولاتکره بعذر المطر ونحوه هکذا فی الکافی.(الهندیة (۱/۱۶۵) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت،ط:رشیدیه)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۵۹۵) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلوة علیه، ط:قدیمی)

تتمة:انما تکره فی المسجد بلاعذر،فان کان فلا ، ومن الاعذار المطر کمافی الخانیة والاعتکاف کمافی المبسوط.(الشامیة،(۲/۲۲۶) کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب مهم، اذا قال ان شتمت فلاناً فی المسجد یتوقف علی کون الشاتم فیه،ط:سعید)

قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۱)

جمعہ تک جنازے کی نماز کو موخر کرنا

☆...... جمعہ کے دن موت ہونے پر اگر غسل کفن دے کر جنازے کی نماز پڑھ کر دفن کر کے جمعے کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو زیادہ لوگ شریک ہونے کی امید پر جمعہ کے بعد تک تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆......اور اگر جمعے کے دن ایسے وقت انتقال ہوا ہے کہ غسل کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کرنے کی صورت میں جمعہ کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو جمعہ تک موخر کرنا بلا کراہت درست ہے۔

☆...... واضح رہے کہ میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنا مستحب اور افضل ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا مکروہ ہے۔

☆......اگر کسی شہر میں قبرستان بہت دور ہے اور جمعہ سے پہلے دفن کرنے کی صورت میں جمعہ فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں جمعہ تک تاخیر کرنا بلا کراہت

---

(۱) عن سعيد بن جبير أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقي في المنام فيتعارف منها ماشاء الله ان يتعارف فيمسک التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرىٰ الىٰ اجسادها الىٰ انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفي (ص: ۱۰۴۰)سورة الزمر،الآية: ۴۲،ط:دار المعرفة.)

🗀 عن السدى والتى لم تمت فى منامها قال: يتوفاها فى منامها قال: فيلتقى روح الحى وروح الميت فيتذاكران ويتعارفان ،قال: فترجع روح الحى الى جسده فى الدنيا الىٰ بقية اجلها وتريد روح الميت ان ترجع الى جسده فتحبس.(مجموع الفتاوىٰ لابن تيمية،(۴۵۲/۵)شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان فى آية،فيمسک التى قضىٰ عليها الموت،ط:دار الرحمت)

🗀 كتاب الروح لابن القيم(ص: ۵۰)المسألة الثانى وهى هل تتلاقى أرواح الأحياء ،أرواح الأموات أم لا؟ط:دار الكتب العلمية بيروت.)

🗀 من قال ان ارواح المشائخ حاضرة يكفر.(بزازية على هامش الهندية،(۳۲۶/۶) كتاب الفاظ تكون اسلاماً او كفراً او خطاء،الثانى فيما يتعلق بالله تعالىٰ،ط: رشيديه.)

درست ہے۔(۱)

جمعہ کے دن موت آجائے

جمعہ کے دن موت آنے سے قبر کا عذاب معاف ہوجاتا ہے۔ البتہ آخرت کا عذاب معاف نہیں ہوتا۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی برکت سے قبر کے عذاب سے بچ جائے گا۔ اور آئندہ منازل آسان ہوجائیں گی۔ لیکن آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے عمل کی ضرورت ہوگی۔

خاص دنوں کی آمد پر قیدیوں کی قید میں تخفیف کا قانون دنیا میں بھی رائج ہے۔ اگر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کی عظمت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ شرابیوں اور سودخوروں کی قید میں تخفیف کردیں تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے۔(۲)

(۱) (قوله: وكذا يستحب الإسراع بتجهيزه كله) أى من حين يموت، فلو جهز الميت صبيحة يوم الجمعة يكره تاخير الصلوة عليه ليصلى عليه الجمع العظيم بعد صلاة الجمعة، ولو خافوا فوت الجمعة بسبب دفنه يؤخر الدفن. ((حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۶۰۴) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها و دفنها، ط: قديمى)

حلبى كبير، (ص: ۶۰۷) فصل فى الجنائز ط: سهيل اكيڈمى.)

وكره تاخير صلاته و دفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجمعة، الا اذا خيف فوتها بسبب دفنه، (الدر المختار، (۲/۲۳۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

(۲) عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر. (جامع الترمذى، (۱/۲۰۵) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى من يموت يوم الجمعة، ط: قديمى.)

مشكوة المصابيح (ص: ۱۲۱) كتاب الصلوة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ط: قديمى.)

فتنة القبر، اى عذابه وسواله... وهذا يدل علىٰ ان شرف الزمان له تاثير عظيم كما ان فضل المكان له اثر جسيم. (مرقاة المفاتيح (۳/۴۱۵) كتاب الصلوة، باب الجمعة، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

ويامن الميت من عذاب القبر ومن مات فيه او فى ليلته أمن من عذاب القبر، ولاتسجر فيه جهنم. (قوله: ويامن الميت من عذاب القبر الخ) قال اهل السنة والجماعة: عذاب القبر حق، وسؤال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن اذا كان كافراً فعذابه يدوم الىٰ يوم القيامة،=

جنابت کا غسل نہ کرنا

حضرت ابان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ہمسایہ مرگیا، میں اس کے غسل اور کفن ودفن میں شریک ہوا، جب قبر میں میت اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلّی کے مثل دیکھا، ہر چند کہ اس کے دفع کرنے کی کوشش کی مگر وہ دفع نہ ہوا، ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا، اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا، اس جگہ سے وہ بھی دفع نہ ہوسکا، پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا، یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا، اور وہ بھی کسی طرح دفع نہ ہوسکا، ناچار اسی میں دفن کردیا، جب مٹی کو برابر کیا تو قبر سے ایک خوفناک آواز سنی، لوگوں نے اس کی بیوی سے اس واقعہ کو بیان کیا، اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا، اس نے جواب دیا کہ وہ جنابت کے بعد غسل نہیں کرتا تھا۔ (۱)

= ویرفع عنه یوم الجمعة،وشهر رمضان فیعذب اللحم متصلٌ بالروح والروح متصلاً بالجسم فیتالم الروح مع الجسد وان کان خارجاً عنه،والمومن المطیع لایعذب بل له ضغطة یجد هول ذالک وخوفه والعاصی یعذب ویضغط لکن ینقطع عنه العذاب یوم الجمعة ولیلتها ثم لایعود، وان مات یومها اولیلتها یکون العذاب ساعة واحدة وضغطة القبر ثم یقطع، کذا فی المعتقدات للشیخ ابی المعین النسفی الحنفی من حاشیة الحنفی ملخصاً،(الدرمع الرد ,۱۶۵/۲) کتاب الصلوة ، باب الجمعة، مطلب مااختص به یوم الجمعة ،قبیل باب العیدین. ط:سعید.)

(۱) قال الحافظ ابن رجب ، وروی الهیثم بن عدی ، حدثنا أبان بن عبد اللّٰه البجلی ، قال : هلک جار لنا ، فشهدنا غسله و کفنه وحمله إلی قبره ، وإذا فی قبره شبیه بالهر ، فزجرناه ، فلم ینزجر فضرب الحفار جبهته بمدرة ، فلم یبرح ، فتحول إلی قبر آخر ، فلما لحد فإذا ذٰلک الهر فیه ، فصنعوا به مثل ما صنعوا أوّلاً ، فلم یلتفت ، فرجعوا إلی قبر ثالث ، فلما لحد فإذ اذٰلک الهرّ فیه ، فصنعوا به مثل ما صنعوا ، فلم یلتفت ، فقال القوم : یا هٰؤلاء ! إنّ هٰذه الأمر ما مر بنا مثله ، فادفنوا صاحبکم ، فدفنوه ، فلما سُوّی علیه باللبن ، سمعنا قعقعة عظیمةً ، فذهبوا إلی امرأته ، فقالوا : یاهٰذه ، ماکان عمل زوجک ؟ وحدثوها ما رأوا ، فقالت : کان لایغتسل من الجنابة . (القعقعة : حکایة صوت السلاح ، أو الشیئ الیابس الصلب) . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۲۲۶) باب عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

جنابت کی حالت میں انتقال ہو جائے

''حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۱۳)

جنابت کی حالت میں قبر کی زیارت کرنا

''ناپاک حالت میں قبر کی زیارت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۷۰)

جنابت والا

جنابت والا مرد یا عورت جب تک خود غسل نہ کرلیں مردہ کے پاس رہنا بہتر نہیں ہے۔ اس لیے ایسی حالت میں پہلے خود غسل کر کے پاک ہو جائے پھر مردہ کے پاس جائے۔(۱)

جنازوں کی تعداد زیادہ ہو جائے

''متعدد جنازوں کی نماز ایک ساتھ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۴۶)

جنازہ

''جنازہ'' اسی تخت یا چار پائی کو کہتے ہیں جس پر میت ہو۔(۲)

(۱) ویخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق (۲/۱۷۱) کتاب الجنائز، ط: سعید)

الدرالمختار (۲/۱۹۳) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی اطفال المشرکین، ط: سعید)

(واختلفوا فی اخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الاخراج امتناع حضور الملائکة محلاً به الحائض والنفساء (قوله: پ وجه الاخراج الخ) اخراجهم علی سبیل الأولویة اذا کان عن حضورهم غنی. (مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی (ص: ۵٦۳) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(۲) باب صلاة الجنازة، من اضافة الشئی لسببه وهی بالفتح المیت وبالکسر السریر وقیل لغتان. الدر المختار (۲/۱۸۹) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ط: سعید)

کتاب الجنائز، جمع جنازة، وهی بالکسر السریر وبالفتح المیت وقیل هما لغتان. البحر الرائق (۲/۱۷۰) کتاب الجنائز، ط: سعید.)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۵۵۷) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

جنازہ اٹھاتے وقت حیلہ کرنا

''حیلہ کرنا جنازہ اٹھاتے وقت'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۳۲۴)

جنازہ اٹھاتے وقت عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا

''عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۵۱۶)

جنازہ اٹھا کر چلنا

اگر قبرستان دور ہے، جنازے کو کاندھے پر لے جانا مشقت کا باعث ہے، تو جتنی دور مشقت نہ ہو کاندھے پر لے جائیں۔ اور جب مشقت ہونے لگے تو سواری پر رکھ دیں۔ (۱)

جنازہ اٹھا کر چلنے کا انداز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کو عام رفتار سے کچھ تیز لے جایا کرو۔ اگر وہ نیک ہے تو قبر اس کے لیے خیر ہے، یعنی اچھی منزل ہے، جہاں تم تیز چل کے اسے جلدی پہنچادو گے۔ اور اگر اس کے سوا دوسری صورت ہے، یعنی جنازہ نیک نہیں ہے تو ایک برا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے تم تیز چل کے جلدی اس کو اپنے کاندھوں سے اتار دو گے۔ (۲)

---

(۱) ویکرہ حمله علیٰ ظهر دابة بلاعذر. (قوله: بلاعذر) أما إذا كان عذر بأن كان المحل بعيداً يشق حمل الرجال له أو لم یكن الحامل إلا واحد فحمله علیٰ ظهره فلا كراهة اذن. (حاشیة الطحطاوی مع المراقی (ص: ۶۰۳) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)
امدادالفتاویٰ (۱/ ۵۲۷) کتاب الصلوة، باب الجنائز، عنوان: تحقیق حمل جنازہ برسواری، ط: دارالعلوم کراچی)

(۲) عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اسرعوا بالجنازة فان تک صالحة فخیر تقدمونها الیه، وان تک سوی ذٰلک فشر تضعونه عن رقابکم. (مشکوة (ص: ۱۴۴)) =

جنازہ اٹھا کر کتنے قدم چلے

''جنازے کو چاروں طرف سے کندھا دینے کا فائدہ'' (۱۸۱/۱) اور ''چالیس گناہ معاف'' عنوانات کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۹/۱)

جنازہ اٹھا کر لے جانے کا طریقہ

☆......اگر میت چھوٹا بچہ یا بچی ہے تو ایک آدمی اپنے ہاتھوں پر اٹھائے کافی ہے۔

☆......اگر میت بڑا یا بالغ ہے تو اس کو چارپائی پر رکھ کر چار آدمی اٹھائیں، پھر اس اٹھانے میں ایک تو نفسِ سنت ہے، اور ایک کمال سنت ہے۔ نفسِ سنت تو یہ ہے کہ بلا ترتیب چاروں پاؤں پکڑ کر دس دس قدم چلے۔ اور کمالِ سنت یہ ہے کہ: اول سرہانے کی دائیں جانب کو دائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پائینتی کے دائیں جانب کو دائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر سرہانے کی بائیں جانب کو بائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے، پھر پائینتی کی بائیں جانب کو بائیں کاندھے پر رکھ کر دس قدم چلے۔ اور جنازہ لے جاتے وقت میت کا سر آگے رکھیں اور جنازہ کو ذرا لپک کر لے چلیں، لیکن دوڑیں نہیں۔ (۱)

= کتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة و الصلاة عليها، ط: قديمي)

🗀 جامع الترمذی، (۱/ ۱۹۷) ابواب الجنائز، باب ماجاء في الاسراع بالجنازة، ط: سعيد)

🗀 الصحيح لمسلم (۱/ ۳۰۶) كتاب الجنائز، فصل الاسراع بالجنازة، ط: قديمي)

(۱) سن في حمل الجنازة أربعة من الرجال...... أذا حملوه على سرير أخذوه بقوائمه الأربع به وردت السنة...... ثم ان في حمل الجنازة شيئين نفس السنة و كمالها، أما نفس السنة فهي ان تاخذ بقوائمها الأربع على طريق التعاقب بأن تحمل من كل جانب عشر خطوات وهذا يتحقق في حق الجمع، وأما كمال السنة فلا يتحقق الا في واحد وهو ان يبدأ الحامل بحمل بين مقدم الجنازة...... فيحمله على عاتقه الأيمن ثم المؤخر الأيمن على عاتقه الأيمن ثم المقدم الأيسر على عاتقه الأيسر ثم المؤخر الايسر على عاتقه الأيسر...... وذكر الاسبيجابي أن الصبي الرضيع او الفطيم او فوق ذلك قليلاً اذا مات فلا بأس بان يحمله رجل واحد على يديه ويتداوله الناس بالحمل على أيديهم...... ويسرع بالميت وقت المشي =

جنازہ الٹا رکھا گیا

جنازہ کی نماز کے لیے میت کی چار پائی رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن جگہوں میں قبلہ مغرب کی جانب ہے تو میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب کر کے جنازہ کی نماز کے لیے میت کی چار پائی رکھی جائے۔ اگر کہیں لاعلمی میں میت کی چار پائی الٹی رکھی گئی اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی گئی تو نماز ادا ہوگئی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جان بوجھ کر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

جنازہ الٹا رکھنا

جنازے کی نماز کے دوران جان بوجھ کر جنازے کو الٹا رکھنا مکروہ ہے، بھول سے اگر ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

جنازے کو الٹا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جس جانب میت کا سر ہونا چاہیے اس جانب پیر اور جس جانب پیر ہونے چاہئیں اس طرف سر ہونا۔

= بلاخبب وحده ان يسرع به بحيث لايضطرب المت على الجنازة. (الهندية (۱۶۲/۱) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الرابع فى حمل الجنازة، ط: رشيديه)

▭ التتارخانيه(۱۱۴/۲، ۱۱۵) كتاب الصلوة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، فصل فى حمل الجنازة، ط:قديمى)

▭ بدائع الصنائع (۳۰۹/۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل فى حمله على الجنازة، ط: سعيد)

(۱، ۲) وصحت لووضعوا الرأس موضع الرجلين، وأساؤوا ان تعمدوا. (حاشية الطحطاوي على الدر، (۵۹۳/۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، ط:مكتبة العربية.)

▭ الدرالمختار(۲۰۹/۲) كتاب الصلوة ،باب صلوة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط:سعيد)

▭ وإذا أخطاوا بالرأس وقت الصلوة فجعلوه فى موضع الرجلين فصلوا عليها جازت الصلوة، فان فعلوا ذلک عمداً جازت صلواتهم وقد اساؤا، وفى شرح الطحاوى ولاتعاد. (التتارخانيه، (۱۳۵/۲) كتاب الصلوة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، القسم الرابع، المتفرقات، ط:سعيد)

جنازہ کی نماز بیٹھ کر پڑھائے

☆......اگر میت کا ولی بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر جنازے کی نماز پڑھائے اور مقتدی حضرات کھڑے ہو کر پڑھیں، تو بھی جنازے کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ نیز یہ حکم صرف ولی کے لیے نہیں ہے، بلکہ جس کو بھی جنازے کی نماز پڑھانے کا حق ہے اگر وہ بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر جنازے کی نماز پڑھے گا یا پڑھائے گا تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

☆...... بیماری کمزوری اور عذر کے بغیر جنازہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہو گی۔ ہاں اگر کھڑا نہیں ہو سکتا پھر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

(۱) وركنها شيئان التكبيرات الأربع.....والقيام فلم تجز قاعداً بلاعذر ، (قوله : بلاعذر).... ولو كان الولي مريضاً فصلى قاعداً والناس قياماً اجزاهم عندهما،وقال محمد: تجزى الامام فقط حليه. (الدرمع الرد(۲/۲۰۹) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي،ط:سعيد.)

🗀 وأركانها التكبيرات والقيام ......وشرائطها ستة.....والخامس كون المصلي عليها غير راكب وغير قاعد بلاعذر لان القيام فيها ركن فلا يترك بلا عذر.(قوله: بلا عذر) امابالعذر فتصح كما اذا كان مريضاً ولو اماماً فصلى قاعداً والناس خلفه قياماً أجزاه عندهما، لاعند محمد،بناء على الخلاف في صحة اقتداء القائم بالقاعد،وعدمها ولافرق في المصلي قاعداً بعذر بين كونه ولياً.أولا لأن كون الولي له حق التقدم لايمنع سقوط الفرض بغيره،ولوبغير اذنه وانماالولي له حق الاعادة ، وحينئذٍ فلا فرق في سقوط الفرض بصلاة غيرالولي بين أن يكون قائماً أو قاعداً لعذر.(حاشية الطحطاوي مع المراقي.(ص: ۵۸۱،۵۸۳)كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمي.)

🗀 البحر الرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد.)

(۲) ولوصلى عليها قاعداً من غيرعذر لايجوز.(البحر الرائق (۲/۱۷۹) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته،ط:سعيد.)

🗀 وركنها شيئان التكبيرات الاربع...... والقيام فلم تجز قاعداً بلاعذر.(الدرالمختار (۲/۲۰۹) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد.=

جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ملازم رکھنا

کسی کو جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ملازم رکھنا اور تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے، لیکن باقاعدہ ملازمت کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھا کر اجرت لینا حرام ہے۔(۱)

= وشرائطها ستة...... والخامس كون المصلى عليها غير راكب وغير قاعد بلاعذر لان القيام فيها ركن فلا يترك بلا عذر.(قوله: بلا عذر) أمابالعذر فتصح كما اذا كان مريضاً ولو اماماً فصلى قاعداً والناس خلفه قياماً اجزاه عندهما لاعند محمد.(حاشية الطحطاوی مع المراقی، (ص: ۵۸۱، ۵۸۳) كتاب الصلوة،باب أحكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمی.)

(۱) ولاتصح الاجارة لعسب التيس....ولالاجل الطاعات مثل الاذان والحج والامامة وتعليم القرآن والفقه،ويفتى بصحتها لتعليم القرآن والفقه والامامة والاذان.وفي الرد: ولايصح الاستجارة على القرأة واهدائها الى الميت لانه لم ينقل عن احدمن الائمة الاذن فی ذلک.....والاستيجار على مجرد التلاوة لم يقل به أحد من الائمة.(الدرمع الرد (۶/۵۵، ۵۷). كتاب الاجارة ،باب الاجارة الفاسدة،مطلب فی الاستيجار على الطاعات،ط:سعيد.)

وأن القرأة لشيء من الدنيا لايجوز،وأن الآخذ والمعطى آثمان لأن ذلک يشبه الاستيجار على القرأة ونفس الاستيجار عليها لايجوز فكذا ماأشبهه.... وانما أفتى المتأخرون بجواز الاستيجار على تعليم القرآن لاعلى التلاوة،(الشامية(۲/۷۳) كتاب الصلوة،باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل،ط:سعيد)

کفایۃ المفتی (۷/۱۴۴) کتاب الوقف ، پانچواں باب،تولیت وانتظام ،عنوان : نماز جنازہ کی اجرت لینے کا حکم،ط:دارالاشاعت۔)

وقد قال العلماء : أن القارى اذا قرأ لاجل المال فلا ثواب له فأى شيء يهدى الى الميت وانما يصل الى الميت العمل الصالح والاستيجارعلى مجرد التلاوة لم يقل به احد من الائمة. (الفتاوى الكبرى لابن تيمة (۴/۴۹۱) كتاب الاجارة،ط:دارالكتب الحديثية.)

فقد اتفقت النقول عن ائمتنا الثلاثة،أبی حنيفة وأبی يوسف ومحمد: ان الأستيجار على الطاعات باطل لكن جاء من بعدهم من المجتهدين الذين هم أهل التخريج والترجيح فأفتوا بصحته على تعليم القرآن لضرورة.....وأفتى من بعدهم أيضاً من أمثالهم بصحته على الاذان والامامة لانهما من شعائرالدين فصحوا الاستيجارعليهما للضرورة ايضاً....وقد اطبقت المتون والشروح والفتاوىٰ على نقلهم بطلان الاستئجارعلى الطاعات الا فيما ذكر،وعللوا ذلك بالضرورة، وهی خوف ضياع الدين وصرحوا بذلك التعليل ،فكيف يصح ان يقال: ان مذهب المتأخرين صحة الاستئجار على التلاوة المجردة مع عدم الضرورة المذكورة.(شرح عقود رسم المفتی(ص:۵۴، ۵۶)مطلب لابد من المراجعة الى الماخذ الاصلی،ط:دارالكتاب)

جنازہ کی نماز پڑھانے والا نہ ملے تو

جن علاقوں میں دینی مدارس اور علماء نہیں ہیں وہاں بعض دفعہ جنازہ کی نماز پڑھانے والا کوئی نہیں ہوتا، انتظار کے باوجود کوئی نہیں ملتا، لاش خراب ہونے کی وجہ سے مجبوراً میت کو جنازہ کی نماز کے بغیر دفن کر دیا جاتا ہے۔ یہ دینی اعتبار سے بے حسی، جہالت اور انتہائی غفلت ہے، اور ایسے لوگ سب گناہ گار ہوں گے۔

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ اگر نماز پڑھ لیں تو باقی ذمہ داری سے بری ہو جاتے ہیں، اگر ایک بھی نہ پڑھے تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب گناہ گار ہوں گے اور میت دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے بڑے خسارے میں رہے گی۔ اس لیے جنازہ کی نماز سیکھنا، پڑھنا پڑھانا ضروری ہے۔ اگر جنازہ کی نماز پڑھانے والا کوئی بھی نہ ملے تو ایک مرد یا ایک عورت وضو کر کے جنازہ کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھے پھر مزید تین مرتبہ "الله أكبر" کہہ دے تو کل چار تکبیریں ہو جائیں گی تو جنازہ کی نماز پڑھی ہوئی شمار ہوگی۔ اور سب گناہ سے بری ہو جائیں گے۔ (۱)

(۱) الصلاة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض واحداً كان أو جماعة ذكراً كان أو أنثىٰ سقط عن الباقين واذا ترك الكل أثموا.... والصلاة على الجنازة تتأدى بأداء الامام وحده لان الجماعة ليست بشرط الصلاة على الجنازة.... وصلاة الجنازة أربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته. (الهنديه (۱/ ۱۶۲، ۱۶۵) كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

ومن صفتها أنها فرض كفاية اذا قام بها البعض، وفى شرح المتفق: واحداً كان أو جماعةً ذكراً كان أو انثىٰ، سقط عن الباقين، واذا ترك كلهم أثموا. وفى السراجية اذا صلت امرأة أو عبد او امة جازت.... وفى الفتاوىٰ الحجة: والأمي والهنود الذين لايعلمون الادعية يكبر تكبيرات ويسلم تجوز صلاته لأن الأركان فيها التكبيرات. (التتارخانية. (۲/ ۱۱۸) كتاب الصلوة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، فصل فى الصلوة على الجنازة، ط: قديمى.)

الصلاة عليه..... فرض كفاية مع عدم الانفراد بالخطاب بها ولو امرأة وأركانها التكبيرات. (قوله: مع عدم الانفراد بالخطاب) فلو انفرد واحداً بأن لم يحضره الا هو تعين عليه تكفينه ودفنه. (حاشية الطحطاوى مع المراقى. (ص: ۵۸۰، ۵۸۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

جنازہ کی نماز پڑھنے کا طریقہ معلوم نہیں

''نماز کا طریقہ معلوم نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۴۲،۲)

جنازہ کی نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا

''نمازِ جنازہ پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز جماعت خانہ میں پڑھنا

''جماعت خانہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۱/۱)

جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنا گناہ ہے یا نہیں؟

☆......بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک بستی میں جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے پھر جب اس کو دوسری بستی میں لے جاتے ہیں تو اس جگہ کے مسلمان ہمدردی کے طور پر دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے، بلکہ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے الٹا گناہ ہوگا۔(۱)

☆......اگر جنازہ کی نماز ولی کی اجازت پر جماعت کے ساتھ ہو چکی ہے تو دوبارہ نہ پڑھی جائے۔ ہاں اگر پہلی بار جماعت کے بغیر جنازہ کی نماز ہوئی ہے تو دفن

---

(۱) رجل مات فی غیر بلده ثم جاء أهله فحملوه الی منزله ان كانت الصلوة باذن السلطان او القاضی لاتعاد. (الهندیه (۱/۱۶۴) کتاب الصلوة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلوة علی المیت، ط: رشیدیه)

🗁 التتارخانیه، (۲/۱۲۶) کتاب الصلوة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع فی بیان من هو أولی بالصلوة علی المیت، ط: قدیمی)

🗁 لأن تكرارها غیر مشروع ....وان صلی من له حق التقدم كقاض او نائبه أو امام الحی أو من لیس له حق التقدم وتابعه الولی لایعید لأنهم أولیٰ بالصلاة منه. (الدرالمحتار (۲/۲۲۳) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب تعظیم أولی الأمر واجب، ط: سعید)

کرنے سے پہلے پہلے دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز دو دفعہ پڑھنا

جنازہ کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوسری دفعہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

اسی طرح جن لوگوں نے پہلی دفعہ جنازہ کی نماز پڑھ لی وہ دوسری دفعہ جنازہ کی نماز ہونے کی صورت میں جماعت میں شریک نہ ہوں۔(۲)

جنازہ کی نماز رات میں پڑھنا

”رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۳)

(۱) فان صلى غيره) أى غيرمن له حق التقدم بلا اذن ولم يقتد به (أعادها) هو (ان شاء) لعدم سقوط حقه وان تأدى الفرض بها.قوله:بلااذان ولم يقتد به)أما اذا أذن له أولم يأذن ولكن صلى خلفه فليس له أن يعيد لأنه سقط حقه بالاذن ،أو بالصلوة مرة وهي لاتتكرر.(حاشية الطحطاوى مع المراقى.(ص: ۵۹۰، ۵۹۱)كتاب الصلوة ،باب احكام الجنائز،فصل بعد فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗀 فان صلى غيره أى الولى ممن ليس له حق التقدم على الولى ولم يتابعه الولى أعاد الولى ولوعلى قبره ان شاء لأجل حقه لا لاسقاط الفرض. (الدرالمختار(۲/ ۲۲۲،۲۲۳)كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة ،مطلب تعظيم أولى الأمر واجب،ط:سعيد)

🗀 البحرالرائق (۲/ ۱۸۱)كتاب الجنائز،فصل السطان احق بصلاته،ط:سعيد)

🗀 كتاب الفقه على المذاهب الأربعة(۱/ ۵۲۷)كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،هل يجوز تكرارالصلوة على الميت،ط:دار الفكر)

(۲) ليس لمن صلى عليها أن يعيد مع الولى لأن تكرارها غيرمشروع. (الدرالمختار (۲/ ۲۲۳) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب تعظيم أولى الأمر واجب،ط:سعيد)

🗀 (ولايعيد معه) أى مع من له حق التقدم (من صلى مع غيره) لان التنفل بها غيرمشروع كما لايصلى أحد عليها بعده وان صلى وحده.(حاشية الطحطاوى مع المراقى(ص: ۵۹۱)كتاب الصلوة ،باب احكام الجنائز،فصل بعد فصل: الصلاة عليه،ط:قديمى)

🗀 ولو اعادها الولى ليس لمن صلى عليها أن يصلى مع الولى مرة أخرىٰ. (البحرالرائق (۲/ ۱۸۱) كتاب الجنائز،فصل السطان احق بصلاته، ط:سعيد.)

(۳) عن ابن شهاب قال: أخبرنى أبو أمامة بن سهل بن حنيف انه قال اشتكت امرأة بالعوالى مسكينة فكان النبى صلى الله عليه وسلم يسألهم عنها وقال:ان ماتت فلا تدفنوها =

جنازہ کی نماز سنتوں سے پہلے یا بعد

موجودہ دور میں فرض اور سنت نماز ادا کرنے کے بعد جنازہ کی نماز ادا کرنا مناسب ہے۔ ورنہ فرض اور سنت کے درمیان جنازہ کی نماز پڑھنے سے سنت مؤکدہ ترک ہونے کا خطرہ ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز صحیح طور پر ادا کرنا کوئی نہیں جانتا

جہاں پر جنازہ کی نماز صحیح طور پر ادا کرنا کوئی نہیں جانتا ہو، وہاں موجود مسلمان

= حتی أصلی علیها فتوفیت فجاؤا بها الی المدینة بعد العتمة فوجدوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد نام فکرهوا أن یوقظوه فصلوا علیها ودفنوا ها ببقیع الغرقد فلما أصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم جاؤا فسالهم عنها فقالوا دفنت یارسول الله وقد جئناک فوجدناک نائماً فکرهنا أن نوقظک قال: فانطلقوا فانطلق یمشی ومشوا معه حتی اروه قبرها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وصفوا وراءه وصلی علیها وکبر اربعاً. (سنن النسائی(۱/۲۷۹) کتاب الجنائز، الصلوٰة علی الجنازة باللیل، ط:قدیمی.)

🗀 الصلوة علی الجنازة باللیل والنهار سواء ویکبر أربعاً ویسلم تسلیمتین. (کنز العمال (۵/ ۵۸۴) رقم الحدیث: ۴۲۲۹۰، الکتاب الرابع من حرف المیم، الباب الاول فی ذکر الموت، الفصل الرابع فی الصلوة علی المیت، ط؛اداره تالیفات اشرفیه)

🗀 وکره تحریما......صلوة مطلقاً ولو......علی جنازة......مع شروق......واستواء...... وغروب. (قوله: علی جنازة) أی اذا حضرت فی ذالک الوقت. (الدر مع الرد(۱/۳۷۰، ۳۷۱) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعید)

(۱) (و) تقدم (صلاة الجنازة علی الخطبة) وعلی سنة المغرب وغیرها والعید علی الکسوف، لکن فی البحر: قبیل الأذان عن الحلبی : الفتویٰ علی تاخیر الجنازة عن السنة وأقره المصنف کأنه الحاق لها بالصلوة. (الدر المختار(۲/۱۶۷) کتاب الصلوة، باب العیدین، مطلب: فیما یترجح تقدیمه من صلاة عید وجنازة...الخ، ط:سعید)

🗀 وفی شرح المنیة معزیا الیٰ حجة الدین البلخی: أن الفتویٰ علیٰ تاخیر صلاة الجنازة عن سنة الجمعة وهی سنة فعلی هذا یؤخر عن سنة المغرب لأنها آکد. (البحر الرائق(۱/۲۵۲) کتاب الصلوة، قبیل باب الاذان، ط:سعید.)

🗀 حلبی کبیر(ص:۶۰۶) فصل فی الجنائز، الثامن فی مسائل متفرقة، ط:سهیل اکیڈمی.)

جماعت کی شکل میں کھڑے ہوکر چار تکبیریں یکے بعد دیگرے کہیں، پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھ لیں، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد جو دعا یاد ہو پڑھ لیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔اور تکبیر سے مراد "اللہ أکبر" کہنا ہے۔

اور اگر ثنا، درود شریف اور دعا یاد نہیں تو میت کے سامنے کھڑے ہوکر "اللہ أکبر" کہہ کر ہاتھ باندھیں پھر بقیہ تین مرتبہ "اللہ أکبر" کہہ کر سلام پھیر دیں۔تو جنازہ کی نماز پڑھی ہوئی شمار ہوگی۔لوگ گناہ سے بری ہو جائیں گے۔(۱)

جنازہ کی نماز عورت پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟

"عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۵۰۴)

جنازہ کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

"فاسد ہوتا ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۷۵)

جنازہ کی نماز کا سلام آہستہ یا زور سے

"نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۴۱۰)

---

(۱) ومن لایحسن الدعاء....وهو لایقتضی رکنیة الدعاء ...لأن نفس التکبیرات رحمة للمیت وان لم یدع.(البحر الرائق(۲/۱۸۳) کتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلوته،ط:سعید)

🗁 ورکنها...... التکبیرات......(وسننها) ثلاثة (التحمید والثناء والدعاء فیها)......وهی أربع تکبیرات... یرفع یدیه فی الأول فقط...ویثنی بعدها...ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم... بعدالثانیة....ویدعوا بعدالثالثة...ویسلم...بعدالرابعة.(الدر المختار (۲/۲۰۹. ۲۱۳) کتاب الصلوٰة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ط: سعید)

🗁 وفی الفتاویٰ الحجة والأمی والهنود الذین لایعلمون الأدعیة یکبرتکبیرات ویسلم تجوز صلاته، لأن الأرکان فیها التکبیرات.(التتارخانیه،(۲/۱۱۸) کتاب الصلوة،الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الثانی فی کیفیة الصلاة علی المیت،ط:قدیمی.)

جنازہ کی نماز کا طریقہ

''نمازِ جنازہ کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۴۱۱)

جنازہ کی نماز کس کو پڑھنی چاہیے؟

جنازہ کی نماز مردوں کو پڑھنی چاہیے، عورتوں کو نہیں۔ تاہم اگر عورتیں جماعت کی نماز میں پیچھے کھڑی ہو جائیں تو ان کی نماز بھی ہو جائے گی۔(۱)

جنازہ کی نماز کی امامت کا حق دار کون ہے؟

☆...... جنازہ کی نماز کی امامت کی ترتیب یہ ہے کہ جنازہ کی نماز کی امامت کے لیے سب سے مقدم مسلم بادشاہ ہے اگر موجود ہو، یا اس کا نائب۔ پھر قاضی (جج)۔ پھر محلے کی مسجد کے امام اور مسجد کے امام کو زندہ ولی پر مقدم کرنا استحباب کے طور پر ہے۔ لہٰذا اگر مسجد کے امام ہونے کے باوجود ولی نے جنازہ کی نماز پڑھا دی تو درست ہے۔

(۱) ولاحق للنساء فی الصلوة علی المیت .(الھندیة(۱/۱۶۳) کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلوة علی المیت،ط:رشیدیه)

🗁 الجوھرة النیرة(۱/۱۲۸) کتاب الصلوة،باب الجنائز،ط:مکتبه حقانیه ملتان.

🗁 بدائع الصنائع (۱/۳۱۷) کتاب الصلوة،فصل: واما بیان من له ولایة الصلاة علی المیت،ط:سعید)

🗁 الصلاة علی الجنازة فرض کفایة، اذا قام به البعض واحداً کان أو جماعة، ذکراً کان أو أنثیٰ، سقط عن الباقین، واذا ترک الکل أثموا. (الھندیة: (۱/۱۶۲) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی صلوٰة الجنازة، ط: رشیدیه)

🗁 (التتارخانیه،(۲/۱۱۷،۱۱۸) کتاب الصلوة،الباب الثانی والعشرون فی الجنائز،فصل: فی الصلوة علی الجنازة،ط:قدیمی.)

🗁 مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۵۸۰،۵۸۱) کتاب الصلوة ،باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه،ط:قدیمی.)

☆......اگر محلّہ کے امام سے ولی افضل ہے تو محلّہ کے امام سے ولی کی امامت بہتر ہے۔(۱)

جنازہ کی نماز کیا ہے؟

جنازہ کی نماز حقیقت میں میت کے لیے ارحم الراحمین سے دعا ہے، تا کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں۔(۲)

جنازہ کی نماز کی شرائط

''نمازِ جنازہ کے لیے شرائط'' اور ''نمازِ جنازہ کی شرائط'' عنوانات کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز کی مشروعیت

جنازہ کی مشروعیت کے متعلق دو قول ہیں: ایک یہ کہ جنازہ کی نماز اسی امت کی

---

(۱) (ویقدم فی الصلوۃ علیه السطان) ان حضر (أو نائبه ...ثم القاضی...ثم امام الحی)فیه ایهام، وذلک ان تقدیم الولاۃ واجب وتقدیم امام الحی مندوب فقط بشرط ان یکون افضل من الولی، والا فالولی أولیٰ.(الدر المختار (۲/۲۱۹،۲۲۰) کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: هل فی بیان من هو أحق بالصلاۃ علی المیت، ط: سعید)

🗀 السلطان أحق بصلاته...ثم نائبه.... ثم القاضی...ثم امام الحی.قوله: ثم امام الحی) المراد به امام مسجدمحلته لکن بشرط أن یکون أفضل من الولی،والا فالولی أولی منه کما فی النهر...... وأما امام الحی فیستحب تقدیمه علی طریق الافضلیة ،ولیس بواجب.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی (ص:۵۸۸،۵۸۹) کتاب الصلوۃ ،باب احکام الجنائز ،فصل :بعد فصل: الصلاۃ علیه، ط: قدیمی.)

🗀 البحر الرائق (۲/۱۸۰) کتاب الجنائز ،فصل :السطان احق بصلاته،ط:سعید.)

(۲) أن المقصود الأعظم من الصلوۃ علی المیت طلب المغفرۃ والشفاعة له.(فتح الباری (۸/۴۲۷) کتاب التفسیر ،باب قوله استغفرلهم اولاتستغفرلهم..الخ.ط:قدیمی)

🗀 تحفة الأحوذی(۸/۴۸۴) کتاب التفسیر ،باب ومن سورۃ التوبة،ط:سعید.)

🗀 والاتیان بالدعوات استغفار للمیت.... أشار بهذا الی بیان المقصود من اتیان الدعوات للمیت بعد التکبیرۃ الثالثة. وهو أن المقصود من ذلک استغفار للمیت أی طلب المغفرۃ له. (البنایة فی شرح الهدایة (۳/۲۹۰)باب الجنائز ،فصل فی الصلاۃ علی المیت،ط:مکتبه حقانیه ملتان)

خصوصیت ہے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مشروع ہوئی ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ملائکہ نے جنازہ کی نماز پڑھی اور بعد والوں کے لیے بھی اس کو مقرر کر دیا۔(۱)

جنازہ کی نماز کے بعد ایصالِ ثواب کرنا

جنازہ کی نماز کے بعد فوراً اس کو دفن کرنے کا انتظام کرنا چاہیے، اس میں تاخیر

---

(۱) قيل هي من خصائص هذه الأمة كالوصية بالثلث، ورد بما أخرجه الحاكم، وصححه عنه صلى الله عليه وسلم أنه قال: كان آدم رجلاً أشقر طوالاً كأنه نخلة سحوق فلما حضره الموت نزلت الملائكة بحنوط، وكفنه من الجنة فلما مات عليه الصلاة والسلام غسلوه بالماء والسدر ثلاثاً، وجعلوه في الثالثة كافوراً، وكفنوه في وترمن الثياب، وحفروا له لحداً وصلوا عليه وقالوا لولده: هذه سنة لمن بعده، فان صح مايدل على الخصوصية تعين حمله على انه بالنسبة لمجرد التكبير والكيفية. قال الواقدي: لم تكن شرعت يوم موت خديجة، وموتها رضي الله عنها بعدالنبوة بعشر سنين على الأصح. وقوله: حفروا له لحداً أي بمكة عند حواء عليها السلام كما ذكره ابن العماد وهو أحد الأقوال، وكان جبريل هو امام الملائكة كذا في النهاية وجزم ابن العماد بأنه شيث، ويمكن الجمع كما ذكره بعض الأفاضل بأن شيثاً كان امام البشر، وجبريل امام الملائكة، أو ان جبريل كان مبلغاً والملائكة مقتدون به، وقديؤيد كلام ابن العماد بأن شيثاً كان لايعلم الكيفية فالظاهر أن الامام جبريل ليعلم الكيفية شيث منه كان وقع للنبي صلى الله عليه وسلم في أول صلوة فرض بعد افتراض الخمس. (حاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۵۸۰، ۵۸۱) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي.)

وفي الأوجز عن أنوار الساطعة: شرعت صلوة الجنازة بالمدينة المنورة في السنة الأولىٰ من الهجرة فمن مات بمكة المشرفة لم يصل عليه، وفي الاقناع: هي من خصائص هذه الأمة كما قال الفاكهاني المالكي في شرح الرسالة قال البجيرمي في هامشه: وشرعت بالمدينة لابمكة في السنة الاولىٰ من الهجرة، وذكر الفاكهاني في شرح الرسالة: ان صلوة الجنازة من خصائص هذه الامة لكن ذكر مايخالفه في شرح المذكور وروى: أن آدم عليه السلام لما توفي أتي بحنوط وكفن من الجنة ونزلت الملائكة فغسلته وكفنته في وترمن الثياب وحنطوه وتقدم ملك منهم فصلى عليه الى آخرما بسط من الكلام على ذلك. (لامع الدراري على جامع البخاري (۲/ ۱۰۵) كتاب الجنائز، متى شرعت صلوة الجنازة، ط: سعيد)

أوجز المسالك (۲/ ۴۹۱) كتاب الجنائز، متى شرعت الجنازة، ط: مكتبه امداديه.)

کرنا مکروہ ہے۔اس لیے جنازہ کی نماز کے بعد فوراً تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچانے کا التزام کرنا پھر اس کے بعد میت کو دفن کرنے کے لیے جانا اچھا نہیں ہے،مکروہ ہے۔کیوں کہ اس وجہ سے تاخیر ہوتی ہے۔(۱)

دوسرے اوقات میں یا اپنے دل میں اعلان اور التزام کے بغیر اگر کسی سورت کا ثواب پہنچایا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

جنازہ کی نماز کے بعد دعا کرنا

''دعا کرنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۴۷)

جنازہ کی نماز کے بعد معلوم ہوا میت کو غسل نہیں دیا گیا

''غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھی گئی''عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۵۷)

---

(۱) قال ابن المنير :فيه ان المندوبات قد تقلب مكروهات اذا رفعت عن رتبتها لأن التيامن مستحب فى كل شىء أى من امور العبادة لكن لما خشى ابن مسعود أن يعتقدوا وجوبه أشار الىٰ كراهته والله أعلم.(فتح البارى،(۲/۳۳۸) كتاب الصلوة،باب الانتقال والانصراف عن اليمين والشمال، ط:قديمى)

من أصر علىٰ مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال، فكيف من اصر علىٰ بدعة او منكر.(مرقاة المفاتيح(۳/۲۶) كتاب الصلوة ،باب الدعاء فى التشهد، ط:رشيديه)

الاصرار على المندوب يبلغه الىٰ حد الكراهة فكيف اصرار البدعة التى لااصل لها فى الشرع. (السعاية(۲/۲۶۵) كتاب الصلوة،باب صفة الصلاة،قبيل: فصل فى القراة،ط:سهيل اكيڈمى)

(۲) لايقوم فى الدعاء فى قرأة القرآن لأجل الميت بعد صلوة الجنازة وقبلها،(خلاصة الفتاوىٰ (۱/۲۲۵) كتاب الصلوة،الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز،نوع منه اذا اجتمعت الجنائز، ط: المكتبه الرشيديه)

ولايدعوا للميت بعد صلوة الجنازة لانه يشبه الزيادة فى صلوة الجنازة.(مرقاة المفاتيح ((۴/۱۴۹) كتاب الجنائز ،باب المشى بالجنازة والصلاة عليها،ط:رشيديه)

بزازيه على هامش الهنديه(۴/۸۰) كتاب الصلوة ،الخامس والعشرون فى الجنائز،قبيل:نوع آخر ذهب الى المصلى قبل الجنازة ينتظرها،ط:رشيديه)

جنازہ کی نماز کے بغیر میت دفن کردی

''نماز جنازہ کے بغیر میت دفن کردی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۸/۲)

جنازہ کی نماز کے فرائض

''نمازِ جنازہ کے فرائض'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۹/۲)

جنازہ کی نماز کے لیے تیمّم کرنا

''تیمّم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۱۳۱/۱)

جنازہ کی نماز کے لیے قبرستان میں چبوترہ بنانا

''قبرستان میں چبوترہ بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۱۴/۲)

جنازہ کی نماز مسافر پر

''مسافر پر جنازہ کی نماز'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۸۱/۲)

جنازہ کی نماز مغصوبہ زمین میں پڑھنا

غصب کی ہوئی زمین میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)(۶۴/۲)

جنازہ کی نماز مکروہ اوقات میں پڑھنا

''مکروہ اوقات میں جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۹۸/۲)

---

(۱) تکره صلاة الجنازة في الشارع وأراضي الناس. قوله: تكره الجنائز الخ) لشغل حق العامة في الاول، وحق المالك في الثاني، (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي(ص:۵۹۶) كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلوة عليه، ط: قديمي.)

الهنديه(۱۶۵/۱) كتاب الصلوة، الباب الحادي و العشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلوة على الميت.)

الشامية (۲۲۵/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب في كراهة صلوة الجنازة في المسجد، ط: سعيد)

جنازہ کی نماز میں امام اور مقتدی میں فرق

''نمازِ جنازہ میں امام اور مقتدی میں فرق'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۳۴)

جنازہ کی نماز میں بعد میں آ کر شامل ہوا

جو شخص جنازہ کی نماز میں بعد میں آ کر شامل ہوا، وہ امام کے سلام کے بعد صرف فوت شدہ تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دے۔ اگر جنازہ کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے تو دعا نہ پڑھے۔ اور اگر جنازہ کو اٹھا کر لے جانا نہ ہو تو دعا بھی پڑھے۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں پانچویں تکبیر

''پانچویں تکبیر نماز جنازہ میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۶۹)

جنازہ کی نماز میں تمام حاضرین کا شریک ہونا

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر حاضرین میں بعض لوگوں نے جنازہ کی نماز ادا کرلی تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گی۔ لیکن فرض سب پر ہے اس لیے سب کو

---

(۱) وان کان مسبوقاً بثلاث تکبیرات یکبر ثلاث تکبیرات بعد سلام الامام... وهل یأتي بالأذکار المشروعة بین التکبیرتین؟ ذکر الحسن في المجرد: أنه ان کان یأمن رفع الجنازة فانه یأتي بالأذکار المشروعة وان کان لایأمن رفع الجنازة یتابع التکبیرات ولایأتي بالأذکار. (التتارخانیه (۲/۱۲۰، ۱۲۱) کتاب الصلوة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، فصل: في الصلوة على لجنائز، ومما یتصل بهذا القسم.)

ثم یقضي المسبوق مافاته من التکبیرات قبل رفع الجنازة مع الدعاء ان أمن رفع الجنازة. (مراقي الفلاح مع حاشیة الطحطاوي (ص: ۵۹۴) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلوة علیه، ط: قدیمي.)

فقال الحنفیة: المسبوق ببعض التکبیرات یکبر للتحریمة.... ثم یکبر مافاته کالمدرک الحاضر بعد فراغ الامام تکبیراً متتابعاً بلادعاء ان خشي رفع المیت على الأعناق. (الفقه الاسلامي وادلته (۲/۴۹۷، ۴۹۸) کتاب الصلوة، المبحث الثامن صلوة الجنازة واحکام الجنائز، الفرض الثالث الصلوة على المیت، سادساً حالة المسبوق في صلوة الجنازة، ط: دار الفکر)

جنازہ کی نماز میں شامل ہونا چاہیے۔ باقی جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے ان کو ثواب ملے گا۔ اور جن لوگوں نے شرکت نہیں کی وہ گناہ گار تو نہیں ہوں گے۔ البتہ ثواب سے ضرور محروم ہوں گے۔ (۱)

اور جنازہ کی نماز پڑھنے کا ثواب احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (۲)

---

(۱) والکلام فی صلوۃ الجنازۃ فی مواضع فی بیان انہافریضۃ.... فالدلیل علیٰ فرضیتہا ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوا علی کل بروفاجر وروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: للمسلم علی المسلم ست حقوق وذکرمن جملتہا انہ یصلی علی جنازتہ وکلمۃ "علی" للایجاب وکذا مواظبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنہم والامۃ من لدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یومنا ھذا دلیل الفرضیۃ والاجماع منعقد علی فرضیتہا ایضاً الا انہا فرض کفایۃ اذا قام بہ البعض یسقط عن الباقین لأن ماھو الفرض وھو قضاء حق المیت یحصل بالبعض. (بدائع الصنائع. (۱/۳۱۰، ۳۱۱) کتاب الصلوۃ، فصل: فی صلاۃ الجماعۃ، ط: سعید)

الصلاۃ علی المیت فرض کفایۃ اذا قام بہ البعض واحداً کان او جماعۃ ذکراً کان او انثیٰ یسقط عن الباقین واذا ترک الکل اثموا. (الھندیۃ (۱/۱۶۲) کتاب الصلوۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الباب الخامس فی الصلوۃ علی المیت. ط: رشیدیہ.)

ھذا ھو حکم فرض الکفایۃ فانہ یکون فرضاً علی کل واحد واحد، لکن بحیث ان ادی بعض منہم، سقط عن الباقین وان لم یؤد واحد منہم، یأثم الجمیع بترک الفرض وان ادی الکل وجدوا ثواب الفرض. (عمدۃ الرعایۃ علی ھامش شرح الوقایۃ (۱/۳۰۶) رقم الحاشیۃ: ۱۶، کتاب الصلوۃ، ط: سعید.)

(۲) عن أبی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اتبع جنازۃ مسلم ایماناً واحتسابًا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الأجر بقیراطین، کل قیراط مثل أحد، ومن صلی علیہا ثم یرجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط. متفق علیہ. (مشکوۃ المصابیح. (ص: ۱۴۴) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازۃ والصلاۃ علیہا، الفصل الاول، ط: قدیمی.)

صحیح مسلم (۱/۳۰۷) کتاب الجنائز، فصل: فی حصول ثواب القیراط بالصلاۃ علی المیت، والقیراطین بالرجوع بعد دفنہ، ط: قدیمی.)

صحیح البخاری (۱/۱۷۶، ۱۷۷) کتاب الجنائز، باب فضل اتباع الجنائز، وباب من انتظر حتی یدفن، ط: قدیمی.)

جنازہ کی نماز میں تین چیزیں مسنون ہیں

''نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۳۴/۲)

جنازہ کی نماز میں جماعت شرط نہیں ہے

''جماعت جنازہ کی نماز میں شرط نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۰/۱)

جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے

جنازہ کی نماز میں جماعت کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لیے کہ یہ میت کے لیے دعا ہے۔ اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی چیز کے لیے دعا کرنا رحمت نازل ہونے اور دعا قبول ہونے کے لیے ایک عجیب حیثیت رکھتا ہے۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں سلام آہستہ یا زور سے

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۱۰/۲)

جنازہ کی نماز میں سلام ایک طرف یا دونوں طرف

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۱۰/۲)

---

(۱) وایضاً فلاجتماع المسلمین راغبین فی الله، راجین راهبین منه، مسلمین وجوههم الیه، خاصیة عجیبة فی نزول البرکات، وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء، والحج....... فلهذه المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیها وتغلیظ النهی عن ترکها. (حجة الله البالغة (۴۶/۲) الجماعة، ط: قدیمی.)

🗁 وانما شرعت الصلوة علی المیت لان اجتماع امة من المؤمنین شافعین للمیت له تاثیر بلیغ فی نزول الرحمة علیه. (حجة الله البالغة (۶۵/۲) الجنائز، ط: قدیمی.)

🗁 عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: مامن میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الاشفعوا فیه. (الصحیح لمسلم (۳۰۸/۱) کتاب الجنائز، فصل: فی قبول شفاعة الأربعین الموحدین فی من صلوا علیه، ط: قدیمی.)

🗁 جامع الترمذی (۲۰۰/۱) ابواب الجنائز، باب کیفیة الصلوة علی المیت، والشفاعة له، ط: سعید)

جنازہ کی نماز میں شرکت کا فائدہ

''کفن چور کی توبہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۶/۲)

جنازہ کی نماز میں عورت امام بن سکتی ہے یا نہیں؟

''عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کی نماز میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی ہوگئی

اگر جنازہ کی نماز میں عورت کسی مرد کے ساتھ کھڑی ہوگئی تو مرد کی نماز صحیح ہوجائے گی۔ کیوں کہ جنازہ کی نماز میں عورت کے برابر (محاذات) میں کھڑے ہونے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۱)

جنازہ کی نماز میں عورتوں کی جماعت

''عورتوں کی جماعت جنازہ کی نماز میں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۵۱۶/۱)

جنازہ کی نماز میں کم یا زائد تکبیر کا حکم

☆...... جنازہ کی نماز میں اگر امام چار تکبیروں سے زیادہ کہے تو مقتدی مزید

---

(۱) وتصف النساء خلف الرجال فی الصلوۃ علی الجنازۃ فان وقعت امرأۃ بجنب رجل فیہا لم تفسد علیہ صلوتہ (التاتارخانیہ (۱۳۴/۲) کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع، نوع آخر فی الخطأ الذی یقع فی الباب، قبیل المتفرقات، ط: قدیمی.)

🗀 محاذاۃ المرأۃ الرجل مفسد لصلوتہ ولہا شرائط.... ومنہا: أن تکون الصلوۃ مطلقۃ وہی التی لہا رکوع وسجود وان کان یصلیان بالایماء . (الہندیۃ (۸۹/۱) کتاب الصلوۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم. ط: رشیدیہ.)

🗀 فشروط المحاذاۃ المفسدۃ عشرۃ..... الرابع ان تکون الصلوۃ مطلقۃ أی ذات رکوع وسجود فلاتفسد المحاذاۃ صلوۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوۃ. (حلبی کبیر (ص: ۵۲۱) شروط المحاذاۃ، ط: سہیل اکیڈمی)

تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے، بلکہ سلام پھیرنے کا انتظار کرے۔ایسی صورت میں سب کی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

اور اگر امام قصداً چار سے کم تکبیر کہے، اور سلام پھیر دے تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی۔(۲)

اور اگر تکبیر سہواً (بھول سے) رہ گئی ہے تو ایک تکبیر اور کہے۔ لیکن اس کا سہو سجدہ نہیں ہے۔اور اگر وہ تکبیر نہیں کہی گئی تو نماز نہیں ہوئی۔دوبارہ پڑھے۔(۳)

(۱) ولو كبر امامه خمساً لم يتبع) لأنه منسوخ فيمكث المؤتم حتى يسلم معه اذا سلم به) يفتي. (الدر المختار(۲/۲۱۴) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

(ولو كبر امامه خمساً لم يتبع) لأنه منسوخ(ولكن ينتظر سلامه في المختار)ليسلم معه في الاصح.(حاشية الطحطاوي مع المراقي(ص:۵۸۷) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمي)

تاتارخانيه(۲/۱۱۹) كتاب الصلوة ،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،القسم الثاني كيفية الصلاة على الميت،ط:قديمي.)

الحنفية قالوا: اذا زادالامام عن اربع،فالمقتدى لايتابعه في الزيادة بل ينتظرحتى يسلم معه، وصحت صلاة الجميع أمااذا نقص عنها فتبطل صلاة الجميع ان كان النقص عمداً فان كان سهواً فالحكم كحكم نقص ركعة في الصلاة،الا انه لاسجود للسهو في صلاة الجنازة،(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة. (۱/۵۲۵) كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،اذا زادالامام في التكبير على اربع أو نقص،ط:دار الفكر بيروت)

(۲) (سلم مصلي الظهر) مثلاً (على) رأس (الركعتين توهماً) اتمامها (أتمها)أربعاً (وسجد للسهو) لأن السلام ساهياً لايبطل لانه دعاء من وجه.(بخلاف مالوسلم على ظن)أن فرض الظهر ركعتان، بان ظن أنه مسافر أو انها الجمعة أو كان قرب عهد بالاسلام فظن أن فرض الظهر ركعتان أو كان في صلاة العشاء فظن أنها التراويح فسلم،أو سلّم ذاكراً ان عليه ركنا حيث تبطل لانه سلام عمد. (الدرالمختار(۲/۹۱،۹۲) كتاب الصلوة،باب سجود السهو،ط:سعيد)

البحرالرائق (۲/۱۱۱) كتاب الصلوة،باب سجود السهو،ط:سعيد)

حلبي كبير(ص:۴۶۲) فصل: في سجود السهو،ط:سهيل اكيڈمي)

(۳) لوسلم الامام بعدالثلاثة ناسياً كبر الرابعة ويسلم.قوله: كبر)أي الامام ويسلم...... =

☆...... کسی نے جنازہ کی نماز کے اندر چوتھی تکبیر کو بھول کر نہیں کہا اور ایک طرف سلام بھی پھیر دیا، بعد میں یاد آیا تو اب چوتھی تکبیر کہہ لے اور پھر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

☆...... تین تکبیر پر جنازہ کی نماز ختم کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲) اور پانچ تکبیر پر نماز ختم کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

جنازہ کی نماز میں میت کی سمت قبلہ بدل گئی

"سمت قبلہ بدل گئی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۲۹)

جنازہ کی نماز میں نظر کہاں رکھے؟

"نظر کہاں ہونی چاہیے؟" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۹۹)

= ويحتمل أن الضمير راجع الى المأموم وهو بعيد لأن الامام اذا اقتصر على ثلاثة فسدت فيما يظهر، واذا فسدت على الامام فسدت على الماموم لترك ركن من أركانها.(حاشية الطحطاوى على المراقى،(ص:۵۸۷) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمى)

وصلاة الجنازة أربع تكبيرات ولوترك واحدة منها لم تجز صلاته .... ولو سلم الامام بعدالثالثة ناسياً كبر الرابعة ويسلم. (الهندية(۱/ ۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلوة،الباب الحادى العشرون فى الجنائز،الفصل الخامس فى الصلوة على الميت،ط:رشيديه)

وفى الفوائد التاجية :اذا سلم على ظن أنه أتم التكبير ثم علم انه لم يتم فانه يبنى لانه سلم فى محله وهو القيام فيكون معذوراً. (البحر الرائق(۲/ ۱۸۴) كتاب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته،ط:سعيد)

الحنفية قالوا: اذا زادالامام عن اربع،فالمقتدى لايتابعه فى الزيادة بل ينتظرحتى يسلم معه،وصحت صلاة الجميع أمااذا نقص عنها فتبطل صلاة الجميع ان كان النقص عمداً فان كان سهواً فالحكم كحكم نقص ركعة فى الصلاة،الا انه لاسجود للسهو فى صلاة الجنازة.(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة(۱/ ۵۲۵) كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،اذا زادالامام فى التكبير على اربع أو نقص،ط:دارالفكر بيروت)

(۲،۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم:؟؟؟؟ على الصفحة:؟؟؟؟ (لو سلم الامام بعدالثلاثة)

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم:؟؟؟؟؟ على الصفحة:؟؟؟؟ (سلم مصلى الظهر) مثلاً (على)

جنازہ کے آگے چلیں یا پیچھے؟

☆...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنازہ کو آگے رکھنا چاہیے، اور لوگوں کو پیچھے چلنا چاہیے۔ اس میں عبرت اور نصیحت بھی ہے اور میت کی تعظیم بھی ہے۔(۱)

☆...... جنازہ کے آگے رہنا بھی جائز ہے، مگر بہتر نہیں ہے۔ جنازہ کو کندھا دینے کے لیے کچھ لوگوں کا جنازہ کے آگے رہنا بھی جائز ہے، مگر جنازہ سے دور نہ رہیں۔ اور سب کا آگے چلنا اور جنازہ کو پیچھے چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ بعض لوگ جنازہ کے آگے لمبی قطار باندھتے ہیں اور جنازہ کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔

☆...... جنازہ کو کندھا دینے کے لیے کچھ لوگ جنازہ کے قریب ہوں اور اکثر لوگ پیچھے ہوں، آگے والے کندھا دے کر پیچھے ہٹ جائیں جس سے پیچھے والوں کو کندھا دینے کا موقع آسانی کے ساتھ میسر ہو جائے، ایسا طریقہ اختیار کیا

---

(۱) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنه قال: امرنا النبی صلی اللہ علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع أمرنا باتباع الجنائز ...... (الحدیث) (الصحیح للبخاری: (۱۶۶/۱) کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز.)

🗀 وندب المشی خلفها لأنها متبوعة. قوله: لانها متبوعة) یشیر الیٰ مافی صحیح البخاری عن البراء بن عازب أمرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم باتباع الجنازة قال علی: الاتباع لایقع الا علی التالی ولایسمی المقدم تابعا بل هو متبوع، والأمر للندب لاللوجوب للاجماع. وعن علی: قدمها بین یدیک واجعلها نصب عینیک فانما هی موعظة وتذکرة وعبرة وتمامه فی شرح المنیة. (الدر مع الرد: (۲۳۲/۲) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

🗀 حلبی کبیر: (ص: ۵۹۳) فصل فی الجنائز، الخامس فی الحمل والتشییع، ط: سهیل اکیڈمی)

جائے۔(۱)

جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے

☆......میت کے جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں داخل نہیں ہے۔اور یہ چادر جنازہ کے اوپر ڈالنے والے کی ملکیت ہے وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف کرسکتا ہے، چاہے خود رکھے چاہے کسی کو دے دے، چاہے تو کسی ادارے کو دوسری میت کے کفن کے لیے دے دے۔سب جائز ہے۔

☆......چونکہ یہ چادر کفن میں داخل نہیں ہے، اس لیے غریب لوگ اگر اس چادر کو خرید کر نہ ڈالیں بلکہ اپنی یا کسی کی پاک چادر عاریت پر ڈال دیں تب بھی کوئی بات نہیں۔پھر وہ چادر جس کی ہے اس کو دے دیں۔اگر اپنی ہے تو خود رکھے یا کسی غریب کو دے دیں۔(۲)

---

(۱) وندب المشی خلفهالأنها متبوعة....ولومشی أمامها جاز... ولکن ان تباعد عنهاأو تقدم الکل... کره. (الدر المختار: (۲/ ۲۳۲. ۲۳۳) کتاب الصلوٰة ،باب صلوٰة الجنازة، مطلب: فی حمل المیت، ط:سعید)

🗁 قوله ومشی قدامها) أی بلا مشی لمتبعها امامها لان المشی خلفها افضل عندنا للأحادیث الواردة باتباع الجنائز......قالوا: ویجوز المشی أمامها الا أن یتباعد عنها أو یتقدم الکل فیکره. (البحر الرائق:(۲/ ۱۲۹) کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعید)

🗁 الافضل للمشَیّع للجنازة المشی خلفها ویجوز أمامها الا أن یتباعد عنها أو یتقدم الکل فیکره. (الهندیة: (۱/ ۱۲۶) کتاب الصلوٰة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع، ط: رشیدیه)

(۲) واذا فضل عنه شیء صرف لمالکه وان لم یعرف کفن به آخر والا تصدق به. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی: (ص: ۵۷۴،۵۷۵) کتاب الصلوٰة باب احکام الجنائز، ط:قدیمی)

🗁 فان فضل شیء رد للمصدق ان علم والا کفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲/ ۲۰۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج، ط: سعید)

🗁 الهندیة:(۱/ ۱۶۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه)

☆......بعض علاقوں میں میت کی چارپائی کے اوپر جو چادر یا کپڑا ڈالا جاتا ہے اس کو برا سمجھتے ہیں اور استعمال کو منحوس سمجھتے ہیں، اس لیے میت کی قبر پر اس کو بچھا دیتے ہیں اور وہ خراب ہو جاتی ہے۔ اور قبرستان میں ہوا وغیرہ سے اڑ کر ضائع ہو جاتی ہے، یہ درست نہیں ہے۔ اس کپڑے میں کوئی خرابی یا نحوست نہیں ہے۔ اس لیے کفن دینے والا اس کو خود استعمال کرے یا کسی ضرورت مند کو دے دے تاکہ وہ اپنے استعمال میں لائے اور ضائع نہ کرے۔(۱)

جنازہ کے اوپر چادر ڈالنا

میت کا جنازہ لے جاتے وقت میت کے پلنگ یا چارپائی کے اوپر چادر ڈالنے میں میت کی تحسین اور اعزاز ہے۔ اور فقہ کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) واذا فضل عنه شیء صرف لمالکه وان لم یعرف کفن به آخر والا تصدق به. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحاوی: (ص: ۵۷۴،۵۷۵) کتاب الصلوٰة باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

🗀 فان فضل شیء رد للمصدق ان علم والا کفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲/ ۲۰۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج، ط: سعید)

🗀 الهندیة: (۱/ ۱۶۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه)

🗀 لاعدوی ولاطیرة ولاهامة ولاصفر و فرّ من المجذوم کما تفر من الاسد، رواه البخاری: (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۳۹۱) کتاب الطب والرقی باب الفال والطیرة، الفصل الاوّل، ط: قدیمی.

(۲) ولا بأس بالزیادة علی الثلاثة ویحسن الکفن لحدیث "حسنوا أکفان الموتی" (الدرالمختار: (۲/ ۲۰۲) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ط: سعید)

🗀 تکفین الرجل زیادة علی ثلاثة اثواب الی خمسة اثواب... لیس بمکروه ولاباس به وفی الظهیریة وتحسن الاکفان لما روی عن النبی ﷺ انه قال: حسنوا اکفان الموتی.... (الحدیث) (التاتارخانیة: (۲/ ۱۱۲) کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، قسم فی مقدار الکفن، ط: قدیمی)

🗀 حاشیة الطحاوی علی المراقی. (ص: ۵۷۵) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

جنازہ کے پیچھے پیدل جانا چاہیے

"پیدل جانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۸۸/۱)

جنازہ کے پیچھے چلنا

جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں ان کو جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔ اگرچہ جنازہ کے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ ہاں اگر سارے لوگ جنازہ سے آگے ہو جائیں گے تو مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازہ کے آگے گاڑی پر چلنا بھی مکروہ ہے۔ (۱)

جنازہ کے ساتھ اشعار پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے۔ اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ اس لیے جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کے لیے اشعار وغیرہ پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے۔ اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ (۲)

---

(۱) وندب المشی خلفها لأنها متبوعة.... ولو مشی أمامها جاز... ولكن ان تباعد عنها أو تقدم الكل... كره. (الدر المختار: (۲۳۲/۲، ۲۳۳) كتاب الصلوٰة باب صلوٰة الجنازة مطلب: فی حمل الميت، ط: سعيد)

قوله ومشی قدامها) أی بلا مشی لمتبعها امامها لان المشی خلفها أفضل عندنا للاحاديث الواردة باتباع الجنائز...... قالوا: ويجوز المشی أمامها الا أن يتباعد عنها أو يتقدم الكل فيكره.... وذكر الاسبيجابی: ولا بأس بأن يذهب الی صلاة الجنازة راكبا غير انه يكره له التقدم أمام الجنازة بخلاف الماشی. (البحر الرائق. (۱۹۲/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

الهندية: (۱۶۲/۱) كتاب الصلاة الباب الحادی والعشرون، ط: رشيديه.)

(۲) كره فيها رفع صوت بذكر أو قراءة. وفی الرد: وينبغی لمن تبع الجنازة أن يطيل الصمت فان اراد أن يذكر الله تعالیٰ يذكره فی نفسه لقوله تعالیٰ "انه لايحب المعتدين" أی المجاهرين بالدعاء.... قلت: واذا كان هذا فی الدعاء والذكر فما ظنك بالغناء الحادث فی هذا الزمان. (الدر مع الرد. (۲۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن الميت، ط: سعيد.)

وينبغی لمن تبع جنازة أن يطيل الصمت ويكره رفع الصوت بالذكر وقراءة القران وغيرها فی الجنازة.... وفی الظهيرية: فان اراد أن يذكر الله يذكر فی نفسه لقوله تعالیٰ: انه لايحب =

جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ پڑھنا

"کلمہ طیبہ بلند آواز سے جنازے کے ساتھ پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے ساتھ پیدل تشریف لے جاتے تھے۔ اور جب تک جنازہ کو کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ جانا

میت کا پڑوسی ہو یا اس سے قرابت ہو، یا میت نیک اور صالح ہو، تو اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جانا نوافل سے افضل ہے۔

جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز سے افضل ہے

اگر میت پڑوسی، یا رشتہ دار یا کوئی نیک پرہیز گار شخص ہے تو اس کے جنازہ

= المعتدين أى المجاهرين بالدعاء. (البحر الرائق: (۲/۱۹۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد.

ويكره رفع الصوت، بالذكر والقران وعليهم الصمت وقولهم كل حى سيموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة.

قوله: ونحو ذلک) كالاذكار المتعارفة. (حاشية الطحطاوى مع المراقى: (ص:۶۰۶، ۶۰۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل فى حملها ودفنها، ط: قديمى.

عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من احدث فى امرنا هذا ماليس منه فهو رد، (متفق عليه) (مشكاة المصابيح: (ص:۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الاوّل، ط: قديمى.

(۱) عن عبادة بن الصامتؓ قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتبع جنازة لم يقعد حتى توضع فى اللحد... (الحديث) (جامع الترمذى: (۱/۱۹۸) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى الجلوس قبل ان توضع، ط: سعيد،)

ابو داؤد: (۲/۹۹) كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ط: رحمانيه.

مشكوٰة: (ص، ۱۴۷) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة والصلوٰة عليها، الفصل الثالث، ط: قديمى.

کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا: الٰہی جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حکم ہوا اے داؤد! یہ ثواب ملے گا کہ وہ مرے گا تو میرے ملائکہ اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا، اور ایسی ہی روایت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔(۲)

جنازہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، بلند آواز سے ذکر کرنا

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليه ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الأجر بقيراطين كل قيراط مثل أحد ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فانه يرجع بقيراط. (متفق عليه) (مشكوٰة المصابيح. (ص: ۱۴۴) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

صحيح البخارى: (۱/۱۷۶، ۱۷۷) كتاب الجنائز، باب فضل اتباع الجنائز، ط: قديمى.

الاتباع أفضل من النوافل لو لقرابة او جوار أو فيه صلاح معروف. (الدرالمختار. (۲/۲۳۹) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبيل مطلب: فى الثواب على المصيبة، ط: سعيد)

البحر الرائق. (۲/۱۹۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

الهندية. (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الرابع فى حمل الجنازة، ط: رشيدية.

(۲) وأخرج ابن أبى الدنيا فى كتاب القبور عن ابى الخلد، قال: قرأت فى مسألة داود ربه: الٰهى ما جزاء من شيع الجنائز ابتغاء مرضاتك؟ قال: جزاؤه ان تشيعه الملائكة يوم يموت، واصلى على روحه فى الأرواح.

. وأخرجه ابن عساكر من وجه آخر، عن ابن مسعود عن النبىّ ﷺ قال: إن داود قال: الٰهى ما جزاء من شيّع ميتا إلى قبره، ابتغاء مرضاتك، قال: جزاؤه أن تشيعه ملائكتى، فتصلى على روحه فى الأرواح. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور: (ص: ۱۲۹) باب مشى الملائكة فى الجنازة ومايقولون، ط: المكتبة التيفيقية، مصر)

اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازہ کے ساتھ بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بھی مکروہ اور بدعت ہے۔ اگر کوئی درود شریف پڑھنا چاہے تو دل دل میں پڑھے۔(۱)

جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا

''عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۵۱۵)

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا

جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، بلند آواز سے نعت پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے۔ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو آواز کے بغیر دل میں پڑھے۔(۲)

جنازہ کے ساتھ ننگے سر جانا

''ننگے سر جنازہ کے ساتھ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۴۴۵)

جنازہ کے لیے پلنگ کیسا ہو؟

''پلنگ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۱۷۹)

جنازہ کے لیے ولی سے اجازت لینا

جنازہ کی نماز پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینا بہتر ہے، چونکہ عورت کا

(۲،۱) ویکره رفع الصوت، بالذکر والقران وعلیهم الصمت وقولهم کل حی سیموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة.

قوله: ونحو ذلک) کالأذکار المتعارفة. (حاشية الطحطاوی مع المراقی: (ص:۲۰۶، ۲۰۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قدیمی.

ﺍ وينبغي لمن جنازة أن يطيل الصمت ويكره رفع الصوت، بالذكر وقراءة القران وغيرهما فی الجنازة.... وفی الظهيرية: فان أراد أن يذكر الله يذكره فی نفسه لقوله تعالىٰ انه لايحب المعتدين ای المجاهرين بالدعاء. (البحر الرائق:(۲/۱۹۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، ط: سعيد.)

ﺍ الدر مع الرد: (۲/۲۳۳) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب: فی دفن الميت، ط: سعيد.)

سب سے قریب ترین ولی باپ ہے، لہٰذا باپ سے اجازت لینی چاہیے، اگر باپ نہیں تو اس کے بعد لڑکا سب سے مقدم ہے، اور لڑکوں میں سے سب سے بڑے لڑکے کا حق مقدم ہے، اس لیے اس سے اجازت لینی چاہیے۔ ویسے اجازت کے بغیر بھی جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

جنازہ لے جاتے وقت سر کدھر ہو؟

''سر کدھر ہو؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۱/۱)

جنازہ لے جاتے ہوئے ذکر کرنا

جنازہ لے جاتے ہوئے آہستہ آہستہ ذکر کرنے کی اجازت ہے، مگر بلند آواز سے ذکر کرنے کی اجازت نہیں، مکروہ ہے۔ لہٰذا جنازہ کے آگے پیچھے چند آدمیوں کا آواز کے ساتھ آواز ملا کر بلند آواز سے ذکر کرنے کا طریقہ سنت کے خلاف اور مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ جنازہ لے جاتے ہوئے دل دل میں اللہ کا ذکر کیا جائے، یہ جائز ہے۔(۲)

---

(۱) سابقہ حاشیہ ملاحظہ ہو: ۲، صفحہ نمبر: ؟؟؟؟؟ ویکرہ رفع الصوت،

(۲) وینبغی لمن تبع جنازة ان یطیل الصمت ویکرہ رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن وغیرھما فی الجنازة والکراھة فیھا کراھة تحریم .... وفی الظھیریة:فان أراد أن یذکر اللہ یذکرہ فی نفسہ لقولہ تعالیٰ: انہ لایحب المعتدین أی المجاھرین بالدعاء.(البحر الرائق (۱۹۲/۲) کتاب الجنائز السلطان أحق بصلوتہ ط سعید).

(الدر مع الرد (۲۳۳/۲) کتاب الصلوة باب صلوة الجنازة مطلب فی دفن المیت ط سعید)

ویکرہ رفع الصوت بالذکر والقرآن وعلیھم الصمت وقولھم : کل حی سیموت ونحو ذلک خلف الجنازة بدعة.قولہ: و نحو ذلک) کالأذکار المتعارفة.(حاشیة الطحاوی مع المراقی (ص :۶۰۶،۶۰۷) کتاب الصلاة باب احکام الجنائز فصل فی حملھا و دفنھا ط قدیمی)

جنازہ لے جانے کی مزدوری

جنازہ اٹھانا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ یہ کام بڑھ چڑھ کر انجام دینے کی کوشش کرے۔ کیوں کہ افضل الانبیاء سرکارِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ اٹھایا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔(۱)

لیکن اگر قبرستان اتنی دور ہو کہ ساتھیوں کے لیے وہاں تک لے جانا دشوار ہو تو اگر مزدوری پر ایسے مسلمان اشخاص مل سکیں جو قبرستان تک جنازہ پہنچادیں تو مزدوروں کے ذریعہ جنازہ لے جانا جائز ہے۔(۲)

جنازہ لے کر کس رفتار سے چلنا چاہیے؟

''رفتار چلنے کی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۸۴)

---

(۱) وحمل الجنازة عبادة فينبغي لكل أحد أن يبادر اليها فقد حمل الجنازة سيد المرسلين فانه حمل جنازة سعد بن عبادة نقله السيد عن الجوهرة.
(حاشية الطحطاوی علی المراقی. (ص:۶۰۳) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل فی حملها ودفنها ط قديمی).
🗀 (الجوهرة النيرة (۱/۲۶۷،۲۶۸) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل فی حملها ودفنها ط قديمی جديد).
🗀 ويحمل الجنازة من هو أفضل منه فان أفضل جميع الخلائق وهو نبينا ﷺ حمل جنازة سعد بن معاذ، لما أن حمل الجنازة عبادة فيجب على كل أحد أن يتبادر فی العبادة.(التاتارخانية (۲/ ۱۱۴،۱۱۵) كتاب الصلاة الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز نوع آخر من هذا الفصل فی حمل الجنازة ط قديمی)

(۲) والأفضل أن يغسل الميت مجاناً فان ابتغى الغاسل الأجر جاز ..... وينبغی حكم الحمال والحفار كذلک.(الدر المختار (۲/۱۹۹) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی حديث "كل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی "ط :سعيد).
🗀 يجوز الاستئجار على حمل الجنازة وحفر القبور.(خانية على هامش الهندية (۱/۱۹۰) =

جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا معلوم نہ ہو

اگر جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا، معلوم نہ ہو تو یہ نیت کرے کہ جس میت پر امام نماز پڑھتا ہے میں بھی امام کے ساتھ اس میت پر جنازہ کی نماز پڑھتا ہوں۔ اگر تعیین نہ کی، بلکہ مطلقاً جنازہ کی نماز کی نیت کی تب بھی درست ہے۔(۱)

جنازہ میں شرکت کرنے کا ثواب

جنازہ کی نماز میں شریک ہونے سے ایک قیراط اور تدفین تک ساتھ رہنے سے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔(۲)

= کتاب الصلاة باب فی غسل المیت وما یتعلق به الخ رشیدیة).

(البحرالرائق (۲/۱۷۳، ۱۷۴) کتاب الجنائز ط: سعید).

(۱) (ومصلی الجنازة ینوی الصلاة لله تعالیٰ وینوی ایضا الدعاللمیت .... وان اشتبه علیه المیت) ذکر أم أنثی (یقول: نویت أن أصلی مع الامام علی من یصلی علیه الامام.(الدر المختار (۱/ ۴۲۳) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،مطلب اذا اجتمعت الاشارة والتسمیة، ط:سعید).

(الدرالمنتقی مع مجمع الأنهر (۱/ ۱۲۹) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة).

وللجنازة ینوی الصلاة لله تعالیٰ والدعاء للمیت ...... ولو لم یعرف الجنازة ذکر أو أنثی یقول أصلی مع الامام علی المیت الذی یصلی علیه.

(مجمع الأنهر (۱/ ۱۲۹) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،ط: دار الکتب العلمیة).

الحنفیة قالوا یکفی أن ینوی فی نفسه صلاة الجنازة وبعضهم یقول لابد من أن ینوی الصلاة علی رجل أو أنثی أو صبی أو صبیة ومن لم یعرف یقول نویت أن أصلی الصلاة علی المیت الذی یصلی علیه الامام وذلک لأن المیت سبب للصلاة ولا بد من تعیین السبب وهذا هو الأحوط وبعضهم یقول انه لابد مع هذا أن ینوی الدعاء علی المیت أیضاً.(کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۱/ ۵۱۸) کتاب الصلاة، مباحث الجنازة ،أرکان صلاة الجنازة، ط: دارالفکر)

(۲) عن ابی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ من اتبع جنازة مسلم ایماناً واحتساباً وکان معه حتی یصلی علیها ویفرغ من دفنها فانه یرجع من الأجر بقیراطین کل قیراط مثل أحد...... الحدیث. (مشکوة (ص: ۱۴۴) کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلوة علیها، الفصل الاول، ط: قدیمی).=

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہے جب تک اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو، تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا۔ جن میں سے ہر قیراط ''احد'' پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اور جو آدمی صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے، دفن ہونے تک ساتھ نہ دے، تو وہ ثواب کا ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔(۱)

جنازہ میں شریک نہ کرنے کی وصیت کرنا

اگر کسی نے کسی سے لڑائی، جھگڑے اور اختلاف کی بنا پر یہ وصیت کی کہ فلاں آدمی کو اس کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے، یا وہ جنازہ میں شریک نہ ہو، تو یہ وصیت باطل ہے۔ اس پر عمل نہیں ہونا چاہیے۔ اگر یہ آدمی رشتہ دار ہے تو اس کو تجہیز، تکفین اور جنازہ تمام چیزوں میں شریک ہونا چاہیے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ ان میں سے ایک جنازہ ہیں

= (الصحيح البخاری (۱۷۷/۱) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى يدفن، ط: قديمی).

(الصحيح للمسلم (۳۰۷/۱) كتاب الجنائز، باب فی حصول ثواب القيراط بالصلوة على الميت والقيراطين بالرجوع بعد دفنه ،ط: قديمی).

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اتبع جنازة مسلم ايماناً واحتساباً وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها. فانه يرجع من الأجر بقيراطين، كل قيراط مثل أحد. ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن، فان يرجع بقيراط. متفق عليه. (مشكوة: ص: ۱۴۴) كتاب الجنائز، باب المشى بالجنازة و الصلاة عليها، الفصل الاول، ط: قديمی)

(السحيح للبخاری: (ص ۱۷۷/۱) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى يدفن، ط: قديمی)

(الصحيح للمسلم: (۳۰۷/۱) كتاب الجنائز، باب فی حصول ثواب القيراط بالصلوة على الميت والقيراطين بالرجوع بعد دفنه، ط: قديمی)

شریک ہونا بھی ہے۔(۱)

جنازہ میں موجود رہ کر نماز میں شریک نہ ہونا

جنازہ میں موجود رہ کر جنازہ کی نماز میں شریک نہ ہونا، اور تماشہ دیکھنے والوں کی طرح کھڑے رہنا انتہائی بے حسی اور بے مروتی کی بات ہے۔ میت کے حقوق اور نماز کے احترام دونوں کے خلاف ہے۔(۲)

جنازہ نہ پڑھنے کی وصیت کی

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کے انتقال کے بعد کوئی شخص اس کے جنازہ کی

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس تجب للمسلم على أخيه ردالسلام وتشميت العاطس واجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنائز. (الصحيح للمسلم. (۲/۲۱۳) كتاب السلام، باب حق المسلم للمسلم والسلام، ط: قديمى)

عن ابى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حق المسلم على المسلم خمس: ردالسلام وعيادة المريض، واتباع الجنائز، واجابة الدعوة، وتشمت العاطس متفق عليه. (مشكوة: (ص: ۱۳۳) كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، الفصل الاول، ط: قديمى)

(ابن ماجه: (ص: ۱۰۳) ابواب ماجاء فى الجنائز، باب ماجاء فى عيادة المريض، ط: قديمى)

حق المسلم على المسلم خمس) أى خصال كلهن فروض كفاية.

(مرقاة المفاتيح: (۴/۴) كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، الفصل الاول، ط: قديمى)

(۲) عن عمران بن حصين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان أخاكم قدمات فقوموا فصلوا عليه. (سنن النسائى: (۱/۲۷۵) كتاب الجنائز، باب الأمر بالسلوة على الميت، ط: قديمى)

هذا هو حكم فرض الكفاية فانه يكون فرضاً على كل واحد واحد، لكن بحيث ان أدى بعض منهم سقط عن الباقين وان لم يؤد واحدمنهم يأثم الجميع بترك الفرض، وان أدى الكل وجدوا ثواب الفرض. (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية: (۱/۲۰۶) رقم الحاشية: ۱۶ كتاب الصلاة. باب الجنائز، ط: سعيد)

والاجماع منعقدة على فرضيتها أيضاً الاأنهافرض كفاية اذاقام به البعض يسقط عن الباقين لأن ماهوالفرض وهوقضاء حق الميت يحصل بالبعض. (بدائع الصنائع: (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز، فصل: فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

نماز نہ پڑھے، ورنہ آخرت میں دامن گیر ہوگا۔ ایسے آدمی کا بھی جنازہ پڑھنا فرض ہے۔

جنازے ایک سے زیادہ ہوں

''متعدد جنازوں کی نماز ایک ساتھ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۴۶/۲)

جنازے پر چادر ڈالنا

☆...... بعض علاقوں میں اگر خاوند والی عورت مرتی ہے تو اس کے جنازے پر ایک سرخ چادر ڈالتے ہیں، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جنازے پر چادر ڈالنا تو درست ہے، لیکن سرخ چادر کی پابندی کہیں ثابت نہیں ہے۔ اس لیے سرخ رنگ کی پابندی نہیں کرنی چاہیے۔(۱)

☆...... مسنون کفن کے علاوہ مرد و عورت کے جنازے پر (پلنگ کے اوپر) سفید چادر ڈال دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ عام رواج ہے۔ لیکن عورت کے جنازے پر رنگین کپڑا ڈالنا اچھا نہیں ہے۔ لیکن جب وہ چادر پاک ہے تو اس کے ساتھ جنازے کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ نماز کے لیے اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی آئندہ کے لیے رنگین کپڑا نہ ڈالنا بہتر ہے، بلکہ سفید کپڑا میت پر ڈالا جائے، یہ مستحب ہے۔

---

(۱) من اصر علیٰ امر مندوب وجعله عزماً ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال. (مرقاة المفاتيح (۲۶/۳) كتاب الصلوة، باب الدعاء فی التشهد، ط: رشيديه)

🗀 الاصرار على المندوب يبلغه الى حدالكراهة فكيف اصرار البدعة التى لا اصل لها فى الشريعة. (البعاية (۲۶۵/۲) كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، قبيل فصل فى القرأة، ط: سهيل اكيڈمى)

🗀 قال ابن المنير، فيه: ان المندوبات قد تنقلب مكروهات اذ رفعت عن رتبتها لان التيامن مستحب فى كل شئ، أى من أمور العبادة، لكن لما خشى ابن مسعود ان يعتقدوا وجوبه، أشار الىٰ كراهته. (فتح البارى (۴۳۰/۲) كتاب الاذان، باب الانتقال والانصراف علىٰ اليمين والشمال، ط: قديمى.)

☆......اسی طرح بعض علاقے میں سبز رنگ کی چادر ڈالتے ہیں، یہ بھی بہتر نہیں ہے۔ بلکہ سفید رنگ کی چادر ڈالنا ہی بہتر ہے۔(۱)

جنازے زیادہ ہونے کی صورت میں دعا کون سی پڑھے؟

''متعدد جنازے جمع ہو جائیں تو دعا کون سی پڑھے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازے سے کسی کو روکا نہ جائے

جنازے کی نماز سے کسی کو روکنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ فرض کفایہ ہے۔(۲)

اور کسی مسلمان کو اگرچہ وہ فاسق (مثلاً: شرابی، زانی اور چور) ہو فرض ادا کرنے سے روکنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ولم يبين لون الأكفان لجواز كل لون لكن أحبها البياض. (البحر الرائق،(۱۷۶/۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد.)

🗀 (ولا باس في الكفن ببرود وكتان وفي النساء بحرير ومزعفر ومعصفر) لجوازه بكل مايجوز لبسه حال الحياة وأحبه البياض. (الدر المختار (۲/۲۵۰) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب في الكفن،ط: سعيد.)

🗀 حلبي كبير(ص: ۵۸۱، ۵۸۲)فصل في الجنائز،ط:سهيل اكيڈمی.)

(۲) والصلاة عليه...... فرض كفاية بالاجماع.(الدر المختار(۲۰۷/۲) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب في صلوة الجنازة،ط:سعيد.)

🗀 ومن صفتها أنها فرض كفاية.(التتارخانية(۱۱۷/۲) كتاب الصلوة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،الاول في نفس الصلاة وصفتها،ط:قديمي.)

🗀 حاشية الطحطاوي مع المراقي(ص:۵۷۰) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه.ط:قديمي.)

(۳) (ويكره ان يغلق باب المسجد) لانه يشبه المنع من الصلوة، قوله: لانه يشبه المنع من الصلوة، وهو حرام، قال تعالى:ومن اظلم ممن منع مساجدالله أن يذكر فيها اسمه.(فتح القدير، (۳۶۷/۱) كتاب الصلوة،فصل: ويكره استقبال القبلة،ط:رشيديه.)

🗀 العناية(۳۶۸/۱) كتاب الصلوة،فصل : ويكره استقبال القبلة،ط:رشيديه.

🗀 (وغلق بابه) أي باب المسجدلانه يشبه المنع عن الصلاة وهو حرام.(مجمع الانهر (۱/ ۱۹۰) كتاب الصلوة،باب مايفسد الصلوة ومايكره في الصلاة.ط:دارالكتب العلمية بيروت)

جنازے کو چاروں طرف کندھا دینے کا فائدہ

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازے کی چار پائی چاروں طرف سے اٹھالے یعنی چاروں طرف کندھا دے تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۱)

جنازے کو خاموشی کے ساتھ لے جانا چاہیے

''خاموشی کے ساتھ جنازہ لے جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۲۷)

جنازے کو دو آدمیوں کا اٹھانا

جنازے کو عمودی شکل میں لے کر چلنا مکروہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جنازے کو غیر مسلموں کی طرح صرف دو آدمی اٹھائیں، ایک آگے ہو اور دوسرا پیچھے یہ مکروہ ہے۔ البتہ کوئی مجبوری ہے تو ایسا کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) عن انس بن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل السرير الاربع كفر الله عنه اربعين كبيرة. (مجمع الزوائد(۳/۱۲۶)رقم الحديث: ۴۱۰۹) كتاب الجنائز،باب حمل السرير، رقم الباب:۷۷،ط: دار الفكر بيروت.)

وفي الدر: من حمل جنازة أربعين خطوة كفرت عنه أربعين كبيرة. وفي الرد: قوله: كفرت عنه أربعين كبيرة).... والكبيرة قد تطلق على الصغيرة لان كل ذنب صغيرة بالنظر لمافوقه، كبيرة بالنسبة لماتحته، أو المراد بالكبيرة حقيقتها،وقولهم ان الكبائر لاتكفر الا بالتوبة أوبمحض الفضل أو بالحج المبرور محمول علىٰ مالم يرد النص فيه. (الدرمع الرد(۲/۲۳۱) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة،مطلب في حمل الميت،ط:سعيد.)

مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي(ص: ۶۰۴) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،فصل في حملها ودفنها،ط:سعيد.

(۲) ويكره حملها بين العمودين بأن يحملها رجلان أحدهما مقدمها والآخر مؤخرها الا عند الضرورة مثل ضيق المكان وما اشبه ذلك. (الهندية (۱/۱۶۲) كتاب الصلوة،الباب الحادي والعشرون في الجنائز،الفصل الرابع في حمل الجنازة،ط: رشيديه)=

جنازے کو زمین پر رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے

''بیٹھنا منع ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۹/۱)

جنازے کو عزت واحترام کے ساتھ لے جانا

مسلمانوں کے جنازے کو غیر مسلموں کی طرح بانسوں، سیڑھی وغیرہ کے ساتھ لے جانا درست نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے جنازے کو عزت واحترام کے ساتھ لے جانا چاہیے۔

اور میت کو سریر (پلنگ، چارپائی) پر لے جانے کا رواج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک جاری ہے۔ اور ''جنازہ'' اسی تخت یا چارپائی کو کہتے ہیں جس پر میت ہو۔ (۱)

= التتارخانية (۱۱۵/۲) كتاب الصلوة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، الاول.... فصل في حمل الجنازة، ط: قديمي)

ويكره حمله عندنا بين عمودي السرير بل يرفع كل رجل قائمة باليد لاعلى العنق كالأمتعة ولذا كره حمله على ظهر ودابة. (الدرمع الرد (۲۳۱/۲) كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب في حمل الميت، ط: سعيد.)

(۱) وكيفية حملها فالسنة في حمل الجنازة ان يحملها أربعة نفر من جوانب الأربع عندنا وقال الشافعي السنة حملها بين العمودين.... ولنامارو ى عن عبد الله بن مسعود أنه قال: السنة أن تحمل الجنازة من جوانبها الأربع وروى ان ابن عمر رضي الله عنهما كان يدور على الجنازة من جوانبها الأربع ولان عمل الناس اشتهر بهذه الصفة وهو آمن من سقوط الجنازة وأيسر على الحاملين المتداولين بينهم، وأبعد من تشبيه حمل الجنازة بحمل الأثقال وقد أمرنابذلك. (بدائع الصنائع (۳۰۹/۱) كتاب الجنائز، فصل في حمله على الجنازة، ط: سعيد)

(ويؤخذ سريره بقوائمه الأربع) بذلك وردت السنة وفيه تكثير الجماعة وزيادة الاكرام والصيانة ويرفعونه اخذاً باليد لاوضعاً على العنق، كما تحمل الأمتعة. وفي مختصر الكرخي: ويكره أن يحمل بين عمودي السرير من مقدمه او مؤخره لأن السنة فيه التربيع. (البحر الرائق (۱۹۱/۲) كتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلوته، ط: سعيد.)

الدرمع الرد (۲۳۱/۲) كتاب الصلوة باب صلوة الجنازة، مطلب في حمل الميت، ط: سعيد.

جنازے کو قریبی راستے سے لے جانا

جنازے کو قریب کے راستے سے ہی لے جانا بہتر ہے کسی عذر کے بغیر قریبی راستے کو چھوڑ کر دور کا راستہ اختیار کرنا، اور جنازے کو محلّہ محلّہ گشت کرانے کا رواج پسندیدہ نہیں ہے۔ کیوں کہ اس سے میت کو دفن کرنے میں تاخیر کرنا لازم آئے گا۔ اور میت کو اضطراب سے بچانا مشکل ہوگا۔(۱)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

''کندھا دینے کا طریقہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۰۷)

جنازے کو گاڑی پر لے جانا

اگر قبرستان دور نہ ہو اور کوئی عذر نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اٹھا کر قبرستان لے جائیں، سواری اور گاڑی وغیرہ پر لے جانا مکروہ ہے۔ لیکن اگر

---

(۱) ویستحب الإسراع بها... وکذا یستحب الإسراع بتجهیزه کله ...بلاخبب...وهو مایؤدی الیٰ اضطراب المیت،فیکره للازدراء به واتعاب المتبعین.قوله: وکذا یستحب الاسراع بتجهیزه کله) أی من حین یموت فلو جهزالمیت صبیحة یوم الجمعة یکره تاخیرالصلوة علیه لیصلی علیه الجمع العظیم بعد صلاة الجمعة.(وقوله: للازدراء به)أی للاحتقار بالمیت.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی(ص:۶۰۴) کتاب الصلوة،باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها. ط: قدیمی.)

🗁 (ویسرع بها بلاخبب)أی عدو سریع ولوبه کره (وکره تاخیر صلاته ودفنه لیصلی علیه جمع عظیم بعد صلاة الجمعة. (قوله: بلاخبب) وحد التعجیل المسنون ان یسرع به بحیث لایضطرب المیت علی الجنازة ...والافضل ان یعجل بتجهیزه کله من حین یموت بحر.قوله: ولوبه کره) لأنه ازدراء بالمیت واضرر بالمتبعین .(الدر مع الرد (۲/۲۳۱) کتاب الصلوة ،باب صلوة الجنازة مطلب فی حمل المیت، ط:سعید)

🗁 (ویعجل به بلاخبب)....وحد التعجیل المسنون أن یسرع به بحیث لایضطرب المیت علی الجنازة... والأفضل أن یعجل بتجهیزه کله من حین یموت ولو مشوابه بالخبب کره لأنه ازدراء بالمیت واضرار بالمتبعین.(البحرالرائق(۲/۱۹۱) کتاب الجنائز،فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

قبرستان دور ہو، اور جنازہ اٹھانے والوں کو جنازہ لے کر اتنی دور پیدل چلنا مشکل اور دشوار ہو تو مجبوری کی حالت میں میت کو گاڑی یا ایمبولینس کے اگلے حصے میں رکھ لیا جائے اور اگر پیچھے جگہ ہو تو لوگ پیچھے بیٹھ جائیں یہ جائز ہے۔ اور گاڑی میں رکھنے کے لیے جتنے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اتنے آدمی اٹھا کر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن جنازے کو گاڑی تک لے جانے والے اور اٹھانے والے چار ہونے چاہییں، تاکہ سنت کے مطابق عمل ہو۔ (۱)

جنازے متعدد ہوں تو نیت کیسے کرے؟

اگر جنازے متعدد ہیں اور سب کے جنازہ کی نماز ایک ساتھ پڑھی جائے تو سب کے جنازے کی نماز پڑھنے کی نیت کرنی چاہیے۔ (۲)

---

(۱) (یسن لحملها...... اربعة رجال) تکریماً له وتخفیفًا وتحاشاً عن تشبیه بحمل الأمتعة ویکره حمله علىٰ ظهر ودابة بلاعذر. (قوله: بلاعذر) امام اذا کان عذر بأن کان المحل بعیداً یشق حمل الرجال له ...فحمله علی ظهره، فلا کراهة اذن. (حاشية الطحطاوی مع المراقی (ص: ۶۰۳) کتاب الصلوة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها. ط: قدیمی.)

🗁 یکره حمله بین عمودی السریر بل یرفع کل رجل قائمة بالید لاعلی العنق کالأمتعة ولذا کره حمله علىٰ ظهر ودابة. (قوله: کره عندناالخ) لان السنة التربیع بحر، ومانقل عن بعض السلف من الحمل بین العمودین ان ثبت فلعارضٍ کضیق المکان او کثرة الناس أو قلة الحاملین کمابسطه فی فتح القدیر. (الدرمع الرد (۲/ ۲۳۱) کتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید.)

🗁 بدائع الصنائع (۱/ ۳۰۹) کتاب الجنائز، فصل فی حمله علی الجنازة، ط: سیعد)

(۲) وذکر بحثاً أنه لابدمن تعیین السبب وهو المیت أو الأکثر، فان أراد الصلاة علی جنازتین نواهما معاً أو علی أحداهما فلابدمن تعیینها. (الشامیة: (۱/ ۴۲۳) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطالب: اذا اجتمعت الاشارة والتسمیة، ط: سعید)

🗁 (وان حضر موتی نواهم) أی الصلاة علیهم. (نهایةالمحتاج: (۲/ ۴۶۹) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: فی الصلاة علی المیت ط، دارالفکر بیروت)

🗁 (حواشی الشروانی وابن قاسم العبادی: (۳/ ۱۶۰) کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الصلاة علی المیت، ط: داراحیاء التراث العربی) =

جنازے کو مسجد کے صحن میں رکھنا

عذر اور مجبوری کے بغیر جنازے کو مسجد کے اندر یا صحن میں رکھنا منع اور مکروہ ہے، کیونکہ میت سے خون اور گندگی وغیرہ نکل کر مسجد کو گندہ کرنے کا ڈر ہوتا ہے، اور مسجد کو ان چیزوں سے پاک رکھنا ضروری ہے۔(۱)

جنازے کی تیاری

جنازے کی تیاری میں اتنا انتظار کرنا واجب ہے کہ موت کا یقین ہو جائے، لیکن جب موت کا یقین ہو جائے تو اب جنازے کی تیاری اور دفن میں جلدی کرنی چاہیے اور لوگوں کو موت کی خبر سے آگاہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

= فعندالكثرة ينوى الميت الذى يصلى عليه الامام كذافى فتح القدير.

(الاشباه والنظائر.(ص: ۳۹) الفن الاول:القواعدالكلية.القاعدة الثانية الأموربمقاصدها،تعيين المنوى وعدمه،ط:قديمي)

(فتح القدير:(۲۳۴/۱) كتاب الصلاة،باب شروط الصلاة، ط: رشيدية.)

(۱) وصلاة الجنازة فى المسجد الذى تقام فيه الجماعة مكروهة ...ولاتكره بعذر المطر ونحوه هكذا فى الكافى.(الهندية(۱۶۵/۱)كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت،ط:رشيديه)

تتمة:انما تكره فى المسجد بلاعذر،فان كان فلا، ومن الأعذار المطر كمافى الخانية والاعتكاف كمافى المبسوط.(الشامية،(۲۲۶/۲)كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة،مطلب مهم، اذا قال ان شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه،ط:سعيد.)

حاشية الطحطاوى على المراقى(ص:۵۹۵)كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،السلطان أحق بصلاته.ط:قديمى.)

(۲) ويجب الانتظار بتجهيزه حتى يتيقن موته،وبعد التحقق من الموت ينبغى الاسراع بتجهيزه ودفنه ويستحب اعلام الناس بموته،ولو بالنداء فى الاسواق ليشهدوا اجنازته من غير افراط المدح. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۵۰۲/۱) كتاب الصلوة،مباحث الجنائز،مبحث مايفعل بالميت قبل غسله ط:دارالفكر.) =

جنازے کی دعا آہستہ پڑھے

''نماز جناہ کی دعا آہستہ پڑھنا سنت ہے''عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۵/۲)

جنازے کی دعا میت زیادہ ہونے کی صورت میں

''متعدد جنازے جمع ہوجائیں تو دعا کون سی پڑھے؟''عنوان کے تحت دیکھیں!

جنازے کی مزدوری دینا اور لینا

جنازے کی مزدوری دینا اور لینا جائز ہے۔(۱)

= ویعلم به جیرانه وأقرباء ویسرع فی جهازه . قوله : ویسرع فی جهازه)لماروواه ابوداؤد عنه صلی الله علیه وسلم لماعاد طلحة بن البراء وانصرف قال "ماأری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذا مات فآذنونی حتی أصلی علیه وعجلوا به فانه لاینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی أهله" والصارف عن وجوب التعجیل الاحتیاط للروح الشریفة فانه یحتمل الاغماء،وقدقال الاطباء ان کثیرین ممن یموتون بالسکتة ظاهراً ویدفنون احیاءً لانه احیاء یعسر ادراک الموت الحقیقی بها الا علی افاضل الاطباء،فیتعین التاخیر فیها الیٰ ظهور الیقین بنحو التغیر امداد،وفی الجوهرة وان مات فجأة ترک حتی یتقین بموته،(الدرمع الرد(۱۹۳/۲)کتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطلب فی القرأة عندالمیت،ط:سعید.)

واذا تیقین موته یعجل بتجهیزه اکراماً له لما فی الحدیث،وعجلوا به فانه لاینبغی لجیفة مسلم أن تحبس بین ظهرانی أهله ،والصارف عن وجوب التعجیل الاحتیاط،قال بعض الأطباء أن کثیرین ممن یموتون بالسکتة ظاهراً ویدفنون احیاءً لانه یعسر ادراک الموت الحقیقی بها الا علی أفاضل الأطباء،فیتعین التاخیر فیها الیٰ ظهور الیقین بنحو التغیر.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی(ص:۵۶۵،۵۶۶)کتاب الصلوة،باب احکام الجنائز ، ط:قدیمی.)

الجوهرة النیرة (۲۵۳/۱)کتاب الصلوة،باب الجنائز،قبیل مطلب فی غسل المیت، ط: قدیمی.)

(۱) والافضل ان یغسل المیت مجاناً، فان ابتغی الغاسل الأجرجاز...... وینبغی حکم الحمال والحفار کذالک.(الدر المختار(۱۹۹/۲)کتاب الصلوة ، باب صلوة الجنازة،مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی،ط:سعید)

یجوزالاستیجار علی حمل الجنازة وحفرالقبور.(خانیه علی هامش الهندیه. (۱۹۰/۱) کتاب الصلوة،باب فی غسل المیت ومایتعلق به من الصلاة علی الجناذه والتکفین وغیر ذالک، ط: رشیدیه)

البحر الرائق(۱۷۳/۲،۱۷۴)کتاب الجنائز،ط:سعید.)

لیکن مزدور نیک صالح مسلمان ہوں۔ اور غیر مسلم کافروں سے مسلمان میت کا جنازہ اٹھوانا تو بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ جنازہ اٹھانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، تو مسلمانوں کے موجود ہوتے ہوئے کافروں سے جنازہ اٹھانے میں فرض کفایہ ترک ہوجاتا ہے۔

اور مسلمان فاسقوں سے اگرچہ جنازہ اٹھوانا حرام نہیں ہے، تاہم ان سے نہ اٹھوانا بہتر ہے۔ کیونکہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہونے کی وجہ سے ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا عقاب ہوتا ہے۔(۱)

جنازے کی نماز اجرت لے کر پڑھانا

''اجرت لے کر جنازے کی نماز پڑھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۶۸)

جنازے کی نماز ایک میت پر بار بار پڑھنا

''ایک میت کی نمازِ جنازہ دو تین مرتبہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) وقيد المصنف بالولي المسلم لان المسلم اذا مات وله قريب كافر فان الكافر لايتولى تجهيزه وانما يفعله المسلمون ،ويكره أن يدخل الكافر في قبر قرابته المسلم ليدفنه. (البحر الرائق (۲/ ۱۹۱) كتاب الجنائز،فصل السلطان احق بصلاته، ط:سعيد.)

🗁 وليس للكافر غسل قريبه المسلم. قوله: وليس للكافر الخ) أى اذا لم يكن للمسلم قريب مسلم فيتولى تجهيزه المسلمون. ويكره أن يدخل الكافر في قبر قريبه المسلم ليدفنه بحر. (الدر مع الرد (۲/ ۲۳۱) كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة،مطل في حمل الميت،ط:سعيد.)

🗁 وفيه اشارة...... الى ان الكافر لايمكن من قريبه المسلم لانه فرض على المسلمين كفاية، ولايدخل قبره لان الكافر تنزل عليه اللعنة والمسلم محتاج الى الرحمة خصوصاً في هذه الساعة. (قوله:لانه فرض على المسلمين كفاية) فلو تركوه للكافر أثموا لعدم قيام أحد من المسلمين بفرض الكفاية. (حاشية الطحطاوى مع المراقى. (ص: ۲۰۱) كتاب الصلوة،باب احكام الجنائز،قبيل فصل :في حملها و دفنها،ط:قديمي.)

جنبی مرجائے

اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں مرجائے تو اس کو بھی اسی طرح غسل دیا جائے گا، جس طرح دوسری میتوں کو غسل دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ایک مرتبہ غسل دینا کافی ہے۔(۱)

واضح رہے کہ جنبی اس آدمی کو کہتے ہیں جس پر ہمبستری یا احتلام یا شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل واجب ہوا ہے۔(۲)

---

(۱) ويوضأ...... بلامضمضة واستنشاق للحرج، وقيل يفعلان بخرقة، وعليه العمل اليوم، ولو كان جنبا أو حائضاً أونفساء فعلا اتفاقاً تتميماً للطهارة.

قوله: ولو كان جنباً) نقل أبوالسعود عن شرح الكنز للشلبي أن ماذكره الخلخالي أى فى شرح القدورى من أن الجنب يمضمض ويستنشق غريب مخالف لعامة الكتب اهـ. قلت: وقال الرملى أيضاً فى حاشية البحر: اطلاق المتون والشروح والفتاوى يشتمل من مات جنباً ولم أرمن صرح به لكن الاطلاق يدخله والعلة تقتضيه اهـ. ومانقله أبوالسعود عن الزيلعى من قوله بلامضمضة واستنشاق ولوجنباصريح فى ذلك لكنى لم أره فى الزيلعى. (الدرمع الرد: (۲/ ۱۹۶) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب، فى القرأة عندالميت، ط: سعيد)

والذى فى التبيين: أن الجنب كغيره..... وقدعرفنا غسل الشهيد الجنب بالنص، وهوغسيل الملائكة حنظلة بن الراهب حين استشهد، وهوجنب، فقال النبى صلى الله عليه وسلم: رأيت الملائكة تغسل حنظلة بن أبى عامر بين السماء والأرض بماء المزن فى صحائف الفضة، ولم يذكر فيه المضمضة والاستنشاق فانصرف الى المعهود فى غسل الميت، وهوالغسل بدونها فتأمل أفاده بعض الأفاضل. (حاشية الطحطاوى على المراقى. (ص: ۵٦۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

(منحة الخالق على هامش البحر: (۲/ ۱۷۱، ۱۷۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

(۲) فى المذهب: الجنب جنابت رسيده واحد وجمع ومذكر ومؤنث دريں يكساں بود فهذا اللفظ يطلق على كل من أنزل مع الدفق والشهوة أو وقع بينه وبين آدمى جماع ووقاع بغيبة الحشفة سواء كان فى قبل أودبر. (حاشية على التوضيح والتلويح: (ص ۲۳۴) فصل: فى الخفى والمشكل الخ، ط: المكتبة النعمانية)

والجنابة فى اللغة خروج المنى على وجه الشهوة يقال: أجنب الرجل اذا قضى شهوته من المرأة. (الهداية: (۱/ ۳۱) كتاب الطهارات، فصل فى الغسل، ط: المصباح)

والجنابة فى اللغة خروج المنى على وجه الشهوة) أى الجنابة حالة تحصل عندخروج المنى على وجه الشهوة. (الكفاية مع الفتح: (۱/ ۵۳) كتاب الطهارات، فصل فى الغسل، ط: رشيديه)

جنت کی قیمت

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دیکھو تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ پاک کی نسبت اچھا گمان رکھے کیونکہ اللہ سے اچھا گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے (یعنی شریعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ جس کو اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان ہوگا وہ یقینی طور پر جنت میں داخل ہوگا)

☆ نیک اعمال کے بغیر اللہ تعالیٰ سے امیدوں کا وابستہ رکھنا اچھا گمان نہیں ہے بلکہ سراسر دھوکہ ہے۔(۱)

جنت میں مکان تیار ہوتا ہے

''حدیث پڑھانے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۶)

جنگل میں مر گیا دفن نہیں ہوا

''دفن نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۵۶)

جوتا پہن کر قبرستان میں چلنا

قبر کے اوپر چلنا میت کی بے حرمتی ہے، خواہ جوتا پہن کر ہو یا ننگے پاؤں؛ اس لیے قبر کے اوپر جوتا پہن کر چلنا بھی منع ہے اور ننگے پاؤں بھی، البتہ جہاں قبر نہیں یا دو قبروں کے درمیان خالی جگہوں پر چلنا بے حرمتی نہیں ہے۔(۲)

(۱) وأخرج ابن عساكر عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ لايموتنّ أحد حتى يُحسن الظن بالله تعالىٰ، فإن حسن الظن بالله تعالىٰ ثمن الجنة. (شرح الصدور بشرح الحال الموتىٰ والقبور: (ص: ۳۸) باب تحسين الظن بالله والخوف منه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) ويكره الجلوس على القبر ووطؤه.....لووجد طريقاً ان وقع فى قلبه أنه محدث لايمشى عليه والافلابأس به. (الشامية: (۲/ ۲۴۵) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى اهداء ثواب القراة للنبى صلى الله عليه سلم. ط: سعيد)=

جوتا پہن کر نماز پڑھنا

جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر جنازہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔ اور اگر پاک نہ ہوں تو ان کو پہن کر یا ان پر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اور اگر اوپر سے پاک ہوں مگر نیچے سے تلوے پاک نہ ہوں تو ان پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

جوتا نکال کر زمین پر کھڑا ہونا

اگر جوتا نکال کر زمین پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو زمین کا پاک ہونا شرط ہے۔ اور زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔ جب کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے۔(۳)

= ویکره أن یوطأ علی القبر، یعنی بالرجل.. أو یقعد... ولو وجد طریقاً فی المقبرة ان وقع فی قلبه بأنه حدث لایمشی لأنه یجب تعظیم قبر المسلم وان لم یقع لابأس بأن یمشی. (تاتارخانیة: (۲/ ۱۳۰) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع...نوع آخر من هذا الفصل فی القبر والدفن، ط: شیدیه)

(عالمگیری: (۱/ ۱٦٦) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن، ط: رشیدیه)

(۱، ۲) ولوافترش نعلبه، وقام علیها جاز، فلایضر نجاسة ماتحتهما لکن لابدمن طهارة نعلبه ممایلی الرجل لاممایلی الأرض. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص ۵۸۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

لوقام علی النجاسة وفی رجلیه نعلان لم یجز ولوافترش نعلیه وقام علیهما جازت وبهذا یعلم مایفعل فی زماننا من القیام فی النعلین فی صلاة الجنازة لکن لابد من طهارة النعلین کما لایخفی. (البحرالرائق: (۲/ ۱۷۹) کتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته. ط: سعید)

ولوخلع نعلیه وقام علیهما جاز سواء کان ممایلی الأرض منه نجساً أو طاهراً اذا کان ممایلی القدم طاهراً. (عالمگیری: (۱/ ٦۲) کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثانی فی طهارة مایستربه العورة وغیرها ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیه)

(۳) ومنها: الجفاف وزوال الأثر. الأرض تطهر بالیبس وذهاب الأثر للصلاة لاللتیمم. (الهندیه: (۱/ ۴۴) کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس، ط: رشیدیه) =

جوتوں پر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر جوتے کا تلوا ناپاک اور اندر کا حصہ پاک ہو تو اسے اتار کر اوپر پاؤں رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆...... ہر ایسی چیز جس پر ایک طرف نجاست لگنے سے دوسری طرف سرایت نہ کرتی ہو، اس کی پاک جانب پر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ ایسا جوتا جس کے نیچے کا حصہ ناپاک ہو، پہن کر عام نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نماز پڑھنے والے کی حرکت سے ناپاک والی جانب حرکت کرے گی۔ اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہاں اگر نیچے سے تلوا بھی پاک ہو، اور انگلیوں کے سرے اور جوتے کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو پہن کر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ (۱)

= 🗀 واذا ذهب أثر النجاسة عن الأرض وقدجفت ولوبغير الشمس على الصحيح طهرت. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص: ۱۶۴) كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمى)

🗀 وذكر فى المحيط عن شمس الأئمة السرخسي: الأرض اذا جفت أى بعداصابة النجاسة لم يتبين اثر النجاسة فيهاتطهر. (حلبى كبير: (ص ۱۸۷) شرائط الصلاة، الشرط الثانى، ط: سهيل اكيڈمى.)

🗀 وانظر الحاشية السابقة أيضًا.

(۱) وصلاته على مصلى مضرب نجس البطانة. قوله: وصلاته على مصلى مضرب) أى مخيط...... ثم هذا قول أبى يوسف، وعن محمد يجوز... وعلى هذا لوصلى على حجرالرحى أوباب أوبساط غليظ أو مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عندأبى يوسف لايجوزنظراً الىٰ اتحاد المحل فاستوى ظاهره وباطنه، كالثوب الصفيق. وعندمحمد يجوز لأنه صلى فى موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس. بخلاف الثوب الصفيق لأن الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر اهـ. وظاهره ترجيح قول محمد وهو الأشبه. ورجح فى الخانية فى مسألة الثوب قول أبى يوسف بأنه أقرب الى الاحتياط، وتمامه فى الحلية. وذكر فى المنية وشرحها: اذا كانت النجاسة على باطن اللبنة أوالآجرة وصلى على ظاهرها جاز. وكذا الخشبة ان كانت غليظة بحيث يمكن أن تنشر بصفين فيما بين الوجه الذى فيه النجاسة والوجه الآخر والافلا، وهو اشارة الى اختياره، وهو حسن متجه، وكذا مسألة الخشبة على الاختلاف، وأن الأشبه الجواز عليها مطلقاً، ثم أيده بأوجه فراجعه. (الدر مع الرد: (۱/۶۲۶) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب، فى التشبيه بأهل الكتاب، ط: سعيد) =

جوتے پہن کر جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......اگر زمین اور جوتے کے اندر اور نیچے کی دونوں جانب پاک ہوں تو جوتے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

☆......اور اگر جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ لیے ہیں تو جوتوں کا اوپر کا حصہ جو پیر سے متصل (ملا ہوا) ہے پاک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

☆......اگر جوتوں کے نیچے کا حصہ ناپاک ہے، لیکن اوپر کا حصہ پاک ہے تو اس صورت میں جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

☆...... اور اگر جوتے کے نیچے اور اوپر کے دونوں جانب ناپاک ہیں تو جوتوں سے پیر نکال کر اوپر رکھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱)

= ولو خلع نعليه وقام عليها جازسواء كان ممايلي الأرض منه نجساً أوطاهراً اذاكان ممايلي القدم طاهراً.والاجر اذا كان أحد وجهيها نجساً فقام على الوجه الطاهر وصلى جاز مفروشة كانت أوموضوعة...واذا صلى على حجر الرحى أوعلى باب أوبساط غليظ أوعلى مكعب ظاهره طاهر وباطنه نجس.يجوز عندمحمدرحمه الله تعالىٰ وبه كان يفتي الشيخ أبوبكرالاسكاف وهوالأشبه بالترجيح.(الهندية:(١/ ٦٢)كتاب الصلاة،الباب الثالث فى شروط الصلاة،الفصل الثانى فى طهارة مايستربه العورة وغيره وممايتصل بذلك مسائل، ط:رشيديه)

ولوافترش نعليه وقام عليهما جازت وبهذا يعلم مايفعل فى زماننا من القيام فى النعلين فى صلاة الجنازة لكن لابد من طهارة النعلين كما لايخفى.(البحر الرائق:(٢ /١٧٩) كتاب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته.ط:سعيد)

(١) ولوافترش نعليه ، وقام عليها جاز،فلايضر نجاسة ماتحتهما لكن لابدمن طهارة نعليه ممايلى الرجل لاممايلى الأرض.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص: ٥٨٢) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز،ط:قديمي)

لوقام على النجاسة وفى رجليه نعلان لم يجز ولوافترش نعليه وقام عليهما جازت وبهذا يعلم مايفعل فى زماننا من القيام فى النعلين فى صلاة الجنازة لكن لابد من طهارة النعلين كما لايخفى. (البحر الرائق:(٢ /١٧٩) كتاب الجنائز،فصل: السلطان احق بصلاته.ط:سعيد)

ولوخلع نعليه وقام عليهما جاز سواء كان ممايلى الأرض منه نجساً أو طاهراً اذاكان ممايلى القدم طاهراً.(الهندية:(١/ ٦٢)كتاب الصلاة،البا الثالث فى شروط الصلاة،الفصل الثانى فى طهارة مايستربه العورة وغيره وممايتصل بذلك مسائل،ط:رشيديه)

جو عضو زندہ انسان سے علیحدہ ہو جائے

جو عضو زندہ انسان سے الگ ہو جائے اس پر غسل کفن اور جنازہ کی نماز نہیں ہے۔ بلکہ کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

جہاد میں شہید ہونے والا

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو جہاد میں شہید ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو چھ کرامات عطا فرمائے گا:

۱۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی کل گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔

۲۔ قبر کے عذاب سے اس کی نجات ہو جاتی ہے۔

۳۔ قیامت کے روز کے صدمے سے بے خوف وخطر ہوگا۔

۴۔ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا اس کے یاقوت کا ہر ایک دانہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہوگا۔

۵۔ جنت کی بہترین حور سے اس کا نکاح ہوگا۔

---

(۱) واذا وجد شئی من أطراف المیت کیدأورجل أورأس لم یغسل ولم یصل علیه لکنه یدفن. (التاترخانیة: ۲/ ۱۳۶) کتاب الصلاة،الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع.....نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات،ط:قدیمی)

🗁 ولایصلی علی بعض الانسان. بدائع الصنائع: (۱/ ۳۱۱) کتاب الصلاة،باب الجنائز فصل:فی صلوة الجنازة،ط: سعید)

🗁 واذا وجد اکثر البدن،أونصفه مع الرأس غسل وصلی علیه والافلا.

قوله: أونصفه مع الرأس)قیدبه لأنه لووجد النصف بدون رأس لایغسل ،ولایصلی علیه،بل یدفن، وهذا مستفاد من قوله،والالا والبدن اسم لماعداالأطراف.(حاشیة الطحطاوی مع المراقی:(ص: ۵۷۵) کتاب الصلاة ،باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

۶۔ یہ کہ اپنے خاندان کے ستّر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔(۱)

جھاڑو دینا مسجد کی

''مسجد کی جھاڑو دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۸۲)

جہاز کے حادثہ میں لاش پوری نہ ملے

''جسم کے بعض اعضاء ملیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۳۴)

جھانکنا قبر میں

''قبر میں مت جھانکو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۱۴۲)

---

(۱) وأخرج الترمذی وابن ماجه عن المقدام بن معدی کرب قال : قال رسول الله ﷺ للشهيد عند الله ست خصال : يغفر له في أوّل دفعة من دمه ، ويرى مقعده من الجنة ، ويجار من عذاب القبر ، ويأمن من الفزع الأكبر ، ويوضع على رأسه تاج الوقار ، الياقوتة منه خير من الدنيا وما فيها، ويزوج ثنتين و سبعين زوجة من الحور العين ، ويشفع في سبعين من أقاربه . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۲۳۲) باب ماينجی من عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفيقية ، مصر)

چ

چادر

جو چادر کسی مجبوری کی وجہ سے جنازہ کے پلنگ پر میت کے نیچے بچھائی جاتی ہے اس کو خیرات کر دینا ضروری نہیں ہے۔ اس کو استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱)

چادر چڑھانا

☆ ...... قبروں پر چادر چڑھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے قبروں پر چادر چڑھانا جائز نہیں۔ اس میں پیسے ضائع ہوتے ہیں اور میت کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ شریعت کے خلاف کرنے کی وجہ سے الٹا گناہ ہوتا ہے۔ اس لیے چادر چڑھانے کے بجائے اتنی رقم صدقہ خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچایا جائے تو پیسے ضائع نہیں ہوں گے۔ اور مردہ کو بھی فائدہ ہوگا۔ (۲)

(۱) واذافضل عنه شئى صرف لمالكه، وان لم يعرف كفن به آخر والاتصدق به. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۷۴، ۵۷۵) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

🗁 فان فضل شئى ردللمصدق ان علم والا كفن به مثله والا تصدق به. (الدر المختار: (۲ / ۲۰۶) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى كفن الزوجة على الزوج، ط: سعيد)

🗁 (الهندية: (۱/۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين، ط: رشيديه)

🗁 وبقى الكفن عادالى التركة ولو كفنه أجنبى أوقريبه من مال نفسه يعودالى المكفن كذا فى معراج الدراية. (الهندية: (۱/۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين، ط: رشيديه)

(۲) وفى البحر: من صام أوصلى أوتصدق وجعل ثوابه لغيره من الأحياء والأموات جازويصل ثوابها اليهم عندأهل السنة والجماعة. (شامى: (۲۴۳/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى القراءة للميت واهداء ثوابها اليه، ط: سعيد)=

☆......قبروں کو کعبۃ اللہ پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ کعبۃ اللہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود غلاف پہنایا ہے۔ اس لیے کعبۃ اللہ کو غلاف چڑھانا درست ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قبر پر چادر نہیں چڑھائی۔

= الأصل في هذا الباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أوصوماً صدقة أوغيرها كالحج وقراءة القرآن والأذكار.
(عالمگیری: (۱/۲۵۷) کتاب المناسک الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه)

فللأنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أوصوماً صدقه أوغيرها كالحج وقراءة القرآن والأذكار. أوغير ذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص: ۶۲۲) کتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: في زيارة القبور، ط: قديمی)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها....قال: ان الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن. (ابوداود: (۲/۵۷۲) کتاب اللباس، باب في الصور، ط: مير محمد)

(السنن الكبرى للبيهقي (۷/۲۷۲) كتاب الصداق، باب ماجاء في تستير المنازل، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها....قال: ان الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن. (الصحيح لمسلم: (۲/۲۰۰) كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان...... الخ ط: قديمی)

(مشكوة المصابيح: (ص: ۳۸۵) كتاب اللباس، باب التصاوير، ط: قديمی)

تتمه: في الأحكام عن الحجة: تكره الستور على القبور.
(الشامية: (۲/۲۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

(وايضافيه: ۶/۳۶۳، كتاب الحظر والأباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد)

(تنقيح الفتاوى الحامدية: (۲/۳۵۷) مسائل وفوائد شتى من الحظر والاباحة وغير ذلك. في وضع الستور على القبور، ط: مكتبه امداديه)

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهورد. (صحيح البخاري: (۱/۳۱۷) كتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهومردود، ط: قديمی)

وأما اهل السنة والجماعة فيقولون في كل فعل وقول لم يثبت عن الصحابة هوبدعة لأنه لوكان خيراً لسبقونااليه، لأنهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير وقدبادروا اليها. (تفسير ابن كثير (۵/۵۶۷) سورة الاحقاف آيت: ۱۱، ط: رشيديه كوئٹه)

اس لیے قبروں پر چادر چڑھانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

چادر ڈالنا جنازہ پر

''جنازے پر چادر ڈالنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۷۹)

چادر کو منحوس نہ سمجھے

''جنازہ کے اوپر جو چادر ڈالی جاتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۶۸)

چارپائی پر میت کو رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا

''تخت پر میت کو رکھ کر جنازہ کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۱۹۶)

چارپائی ناپاک ہے

اگر چارپائی ناپاک ہے، اور خشک ہے، تو اس پر پاک کپڑا اچھا کر مردہ کو رکھا جائے۔(۲)

---

(۱) عبدالرزاق عن ابن جريج قال: أخبرت أن عمر كان يكسوها القباطي، قال: أخبرني غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم: كساها القباطي والحبرات وأبوبكر وعمر وعثمان. (مصنف عبد الرزاق (۸۹/۵) رقم الحديث: ۹۰۵۸، كتاب الحج، باب الحلية التي في البيت، وكسوة الكعبة، ط: المجلس العلمي، ادارة القرآن.)

وروى الواقدي ايضاً عن ابراهيم بن أبي ربيعة قال: كسي البيت في الجاهلية الأنطاع، ثم كساه رسول الله صلى الله عليه وسلم الثياب اليمانية، ثم كساه عمر وعثمان القباطي...... وقال عبد الرزاق عن ابن جريج قال: أخبرت أن عمر كان يكسوها القباطي، قال: أخبرني غير واحد أن النبي صلى الله عليه وسلم: كساها القباطي والحبرات وأبوبكر وعمر وعثمان...... وروى أبوعروبة في "الاوائل" له عن الحسن قال: أول من لبس الكعبة القباطي النبي صلى الله عليه سلم. (فتح الباري (۵۸۵/۳، ۵۸۶) كتاب الحج، باب كسوة الكعبة. ط: قديمي)

(عمدة القاري: (۷/ ۱۵۸) كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ جعل الله الكعبة البيت الحرام الخ. ط: دار الفكر، بيروت)

(۲) وفي القنية: الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت =

چار تکبیرات سے جنازہ پڑھنا

اگر کسی کو جنازہ کی نماز کا طریقہ معلوم نہیں، دعا بھی یاد نہیں تو وہ جنازہ کی نماز کی نیت باندھ کر صرف چار تکبیرات کہہ دے تو جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو " اللہ أکبر" کہنا آتا ہے، اس کے لیے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

چار فرشتے روح قبض کرنے سے پہلے آتے ہیں

"موت کے وقت چار فرشتے آتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۹/۲)

چاروں طرف قبریں ہوں

جہاں پر چاروں طرف قبریں ہوں وہاں پر جنازہ کی نماز اور فرض پڑھنا

= والامام جميعاً. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: في صلوة الجنازة، ط: سعيد)

(البحر الرائق: (۱۷۹/۲) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

قال في القنية: الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الامام يعني المصلي، والميت جميعاً اهـ .... ثم المراد بالمكان الذي يشترط طهارته اما الجنازة، أو الأرض ان لم يكن جنازة. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۸۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

(۱) ومن لايحسن الدعاء..... وهو لايقتضي ركنية الدعاء.... لأن نفس التكبيرات رحمة للميت وان لم يدع له. (البحر الرائق: (۱۸۳/۲) كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلاته، ط: سعيد)

وركنها.. التكبيرات الأربع. (الدر المختار: (۲۰۹/۲) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

"وفي الفتاوى الحجة" والامي والهنود الذين لايعلمون الادعية يكبر تكبيرات ويسلم تجوز صلاته لأن الأركان فيها التكبيرات. (التاتارخانية: (۱۱۸/۲) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي)

مکروہ ہے۔(۱)

چالیس گناہ معاف

''کبیری'' نامی کتاب کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم اٹھا کر چلے گا اس کے چالیس گناہ معاف ہوں گے۔(۲)

چبوترہ

قبرستان میں زائرین کے لیے چبوترہ بنانا درست نہیں ہے۔(۳)

(۱) عن أنس بن مالک رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی أن یصلی علی الجنائز بین القبور.(مجمع الزوائد:(۳/۱۴۴)رقم الحدیث:۴۱۸۷،کتاب الجنائز،باب الصلاة علی الجنازة بین القبور،ط:دار الفکر)

نهی أن یصلی علی الجنائز بین القبور فانها صلاة شرعیة والصلاة فی المقابر مکروهة أی تنزیها.(فیض القدیر للمناوی:(۸/۴۷۸)رقم الحدیث:۹۵۱۹، ط:دار الحدیث قاهره)

وفی البدایع وغیرها قال أبوحنیفة لاینبغی أن یصلی علی المیت بین القبور.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص:۵۹۵)کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، ط:قدیمی)

(۲) ویستحب أن یجعلها من کل جانب عشر خطوات لماروی عنه علیه الصلاة والسلام أنه قال: من حمل جنازة أربعین خطوة کفرت عنه اربعین کبیرة رواه ابوبکر النجار.(حلبی کبیر:(ص:۵۹۲) فصل،فی الجنائز، الخامس فی الحمل والتشیع،ط:سهیل اکیڈمی)

(مجمع الزوائد:(۳/۱۲۶) رقم الحدیث:۴۱۰۹، کتاب الجنائز،باب حمل السیر، ط: دار الفکر، بیروت)

(کنز العمال:(۱۵/۵۹۸) رقم الحدیث:۴۲۳۶۵، ۴۲۳۶۶، الکتاب الرابع من حرف المیم من قسم الافعال، کتاب الموت الخ الفصل الخامس فی الشییع،الاکمال.ط:اداره تالیفات اشرفیه)

(۳) یکره أن یبنی علی القبر بیت أوقبة أو مدرسة أومسجداأوحیطان تحدق به کالحیشان.اذالم یقصد بهاالزینة والتفاخر والاکان ذلک حراماً، وهذا اذا کانت الأرض غیر مسبلة ولاموقوفة، والمسبلة هی التی اعتاد الناس الدفن فیها،ولم یسبق لأحدملکها،والموقوفة:هی ماوقفها مالک بصیغة الوقف..أما المسبلة والموقوفة فیحرم فیها البناء مطلقاً لمافی ذلک من الضیق والتحجیر علی الناس هذا الحکم متفق علیه بین الأئمة...(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/ ۵۳۶)کتاب الصلاة،مباحث الجنائز اتخاذ البناء علی القبور،ط:دار الفکر)=

چٹائی جنازہ کے پلنگ میں بچھانا

"میت کے نیچے گدا بچھانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۶۰/۲)

چراغ جلانا

قبر پر چراغ جلانا بدعت اور ناجائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین رحمہم اللہ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کسی کی قبر پر چراغ نہیں جلایا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔(۱)

= لأن المقابر وقف من أوقاف المسلمین لدفن موتاهم لایجوز تملکه لأحد. (عمدة القاری: (۴/ ۲۶۵) کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة ویتخذ مکانها مساجد. ط: دار الفکر)

(شرح سنن ابی داود للعینی: (۳۵۴/۲) کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد، ط: مکتبة الرشید)

فاذا تم ولزم لایملک ولایملک ولایعار ولایرهن.

قوله: لایملک) أی لا یکون مملوکاً لصاحبه ولایملک أی لایقبل التملیک لغیره بالبیع ونحوه. (الدر مع الرد: (۴/ ۳۵۱، ۳۵۲) کتاب الوقف قبیل مطلب فی شرط واقف الکتب أن لاتعار...... الخ، ط: سعید)

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنه قال: لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم: زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج. رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی. (مشکاة المصابیح. (ص: ۷۱) کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

(والسرج) جمع سراج. والنهی عن اتخاذ السراج لمافیه من تضییع المال لأنه لانفع لأحد من السراج، ولأنها من آثار جهنم، واماللاحتراز عن تعظیم القبور کالنهی عن اتخاذ القبور مساجد. (مرقاة المفاتیح. (۴۱۴/۲) کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: رشیدیه)

و ایقاد النار علی القبور فمن رسوم الجاهلیة والباطل الغرور.

(عالمگیری: (۱۶۷/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن.. ومما یتصل بذلک مسائل التعزیة، ط: رشیدیه)

لایجوز ممایفعله الجهال بقبور الأولیاء والشهداء فی السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد علیها من الاجتماع بعد الحول کالأعیاد ویسمونه عرساً. (تفسیر مظهری: (۶۵/۲) سورة آل عمران، آیت: ۶۴، ط: المکتبة رشیدیه.)

چراغ کا انتظام کرنا مسجد میں

"مسجد میں بتی کا انتظام کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۵/۲)

چڑھاوا بیچنا

قبرستان پر چڑھاوا بیچنا اور اس کو خریدنا جائز نہیں ہے۔(۱)

چلنے کا انداز

"جنازہ اٹھا کر چلنے کا انداز" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۴۶/۱)

چند قدم چل کر دعا کرنا

تدفین کے بعد چند قدم چل کر دعا کرنے کا رواج اور میت کے گھر دعا کرنے کے لیے جمع ہونے کا دستور سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) وفي البزازية: ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الاول والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام في المؤاسم. (الشامية: (۲/ ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: في كراهة القيامة من أهل الميت، ط: سعيد)

(الفتاوى البزازية على هامش الهندية: (۸۱/۴) كتاب الدعوى، الباب التاسع في دعوى الرجلين ومما يتصل بذلك مسائل، (ط: رشيديه)

(حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۶۱۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

(۲) قال كثير من متأخري أئمتنا رحمهم الله: يكره الاجتماع عند صاحب الميت حتى يأتي اليه من يعزى بل اذا رجع الناس من الدفن فليتفرقوا ويشتغلوا بأمورهم وصاحب الميت بأمره. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي. (ص: ۶۱۶، ۶۱۷) كتاب الصلاة، باب وُحكام الجنائز، فصل في حملها و دفنها، ط: قديمي)

(شامي: (۲/ ۲۴۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كراهة الضيافة من أهل الميت، ط: سعيد)

(البحر الرائق: (۱۹۲/۲) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

چند مردوں کو ایک قبر میں رکھنا

اگر قبر کھودنے میں دقت ہوتی ہو یا جگہ کم ہو تو قبر میں چند مردوں کو رکھ دینا جائز ہے۔ لیکن پہلے ایسے شخص کو رکھیں جو بڑا عالم یا پرہیزگار متقی ہو، اس کے بعد کم درجہ والا اور اس کے بعد کم درجہ والا۔ (۱)

چند مردوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

☆...... بلا ضرورت ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ مردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ مردوں کو دفن کرنے کی ضرورت پڑے تو گنجائش ہے۔ (۲)

---

(۱) ولابأس بدفن أكثر من واحد في قبر واحد للضرورة. قوله: للضرورة فان وجدت جازت الزيادة عليه فيقدم الأفضل فالأفضل الى جهة القبلة..... ومن الضرورة المبيحة لجمع ميتين فصاعداً في قبر واحد ابتداء على ماذكره ابن امير حاج قلّةُ الدافنين أوضعفهم أو اشتغالهم بماهو أهم. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۲۱۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها و دفنها، ط: قديمي)

🗀 وفي فتح القدير ولو اجتمعوا في قبر واحد فوضعهم على عكس هذا فيقدم الأفضل فالأفضل الى القبلة وفي الرجلين يقدم أكبرهما سناً وقرآناً وعلماً كما فعله عليه السلام في قتلى أحد من المسلمين. (البحر الرائق: (۱/۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

🗀 ولا يدفن اثنان أو ثلاثة في قبر واحد الا عند الحاجة فيوضع الرجل مما يلي القبلة ثم خلفه الغلام ثم خلفه الخنثى ثم خلفه المرأة ويجعل بين كل ميتين حاجز من التراب....وان كانا رجلين يقدم في اللحد أفضلهما. (عالمگیری: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر الدفن، ط: رشيديه)

(۲) ولا يجوز أن يدفن اثنان أو أكثر في قبر واحد الا عند الضرورة. (حلبي كبير. (ص: ۲۰۶) فصل: في الجنائز، الثامن في مسائل متفرقة ط: سهيل اكيڈمی)

🗀 دفن أكثر من ميت واحد في قبر واحد فيه تفصيل في المذاهب. (الحنفية. قالوا: يكره ذلك الا عند الحاجة، فيجوز عند الحاجة دفن أكثر من واحد.) واذا وقع ذلك جعل الأفضل جهة القبلة ويليه المفضول، ويلاحظ تقديم الكبير على الصغير، والذكر على الأنثى ونحو ذلك، ويندب =

☆......اگر اتفاق سے ایک ہی وقت میں ایک ہی قبر میں چند مردوں کو دفن کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اگر سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں تو افضل اور بہتر مردہ کو پہلے قبر میں رکھا جائے۔اس کے بعد غیر افضل کو۔اور اگر مردے مخلوط ہوں تو پہلے مرد کو رکھا جائے، اس کے بعد لڑکے کو، اس کے بعد خنثیٰ کو، اس کے بعد عورت کو۔اور ہر ایک کے درمیان مٹی کی آڑ بنادی جائے۔(۱)

چند مردوں کو ثواب پہنچانا

ایک ہی وقت میں چند مردوں کو ثواب پہنچانے سے سب کو ثواب پہنچ جاتا

= أن يفصل بين كل اثنين بتراب، ولا يكفي الفصل بالكفن. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/ ۵۳۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، دفن اكثر من واحد في قبر واحد: ط: دار الفكر)

🗁 (عالمگیری: (۱/ ۱۶۶) كتاب الصلاة باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن ط: رشيديه)

🗁 (البحر الرائق: (۲/ ۱۹۴) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، (قوله: ولا يجصص القبر، ط: سعيد)

(۱) وفي فتح القدير ولو اجتمعوا في قبر واحد فوضعهم على عكس هذا فيقدم الأفضل فالأفضل الى القبلة وفي الرجلين يقدم أكبرهما سناً وقرآناً وعلماً كمافعله عليه السلام في قتلى أحد من المسلمين. وفي البدائع ولو كان رجل وامرأة قدم الرجل ممايلي القبلة والمرأة خلفه اعتباراً بحال الحياة ولو اجتمع رجل وامرأة وصبي وخنثى وصبية دفن الرجل ممايلي القبلة ثم الصبي خلفه ثم الخنثى ثم الانثى ثم الصبية لأنهم كذا يصطفون خلف الامام حالة الحياة. (البحر الرائق: (۲/ ۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

🗁 ولا يدفن اثنان أو ثلاثة في قبر واحد الا عند الحاجة فيوضع الرجل ممايلي القبلة ثم خلفه الغلام ثم خلفه الخنثى ثم خلفه المرأة ويجعل بين كل ميتين حاجز من التراب....وان كانا رجلين يقدم في اللحد أفضلهما. (عالمگیری: (۱/ ۱۶۶) كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز، الفصل السادس في القبر الدفن، ط: رشيديه)

🗁 ولا بأس بدفن اكثر من واحد في قبر واحد للضرورة. قوله: للضرورة) فان وجدت جازت الزيادة عليه فيقدم الأفضل فالأفضل الى جهة القبلة...فيما اذا اتحد الجنس والا فالرجل ثم الغلام ثم الخنثى ثم الانثى كمافي البدائع. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص ۶۱۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: في حملها ودفنها، ط: قديمي)

ہے۔لیکن اگر ثواب پہنچانے والے نے کسی نیک کام کا ثواب پہلے کسی میت کو پہنچا دیا تو پھر دوسرے وقت میں اسی نیک کام کا ثواب دوسری میت کو نہیں پہنچا سکتا۔کیوں کہ وہ ثواب پہلی میت کو پہنچ گیا ہے۔(۱)

چندہ کی رقم بچ گئی

اگر کسی مسافر میت کی تجہیز و تکفین کے لیے چندہ کیا گیا اور اس میں سے کچھ رقم بچ گئی۔تو اگر یہ معلوم ہے کہ بچی ہوئی رقم کس کی ہے تو اس کو وہ رقم واپس کر دی جائے۔اور اگر یہ معلوم نہیں کہ بچی ہوئی رقم کس نے دی ہے تو اس رقم کو کسی دوسری غریب میت کی تجہیز و تکفین میں استعمال کیا جائے۔اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو وہ رقم کسی محتاج غریب کو صدقہ میں دے دی جائے۔(۲)

چنے پڑھنا تیسرے دن

''تیسرے دن چنے پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۲۱۱)

---

(۱) نعم اذا جعله لنفسه ثم نوى جعل ثوابه لغيره لم يكف، كمالونوى أن يهب أو يعتق أو يتصدق...... قلت:لكن سئل ابن حجر المكى عمالوقرأ لأهل المقبرة الفاتحة هل يقسم بينهم أويصل لكل منهم مثل ثواب ذلك كاملاً.فأجاب بأنه أفتى جمع بالثانى،وهواللائق بسعة الفضل. (الشامية:(۲/۲۴۳،۲۴۴) كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فى القراءة للميت واهداء ثوابها له،ط:سعيد)

(۲) رجل مات فى مسجد قوم فقام أحدهم وجمع الدراهم ففضل من ذلك شئى ان عرف صاحب الفضل رده عليه وان لم يعرف كفن به محتاجاً آخر وان لم يقدرعلى صرفه الى الكفن يتصدق به على الفقراء كذافى فتاوى قاضيخان.(عالمگیری:(۱/۱۶۱) كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثالث فى التكفين، ط:رشيديه)

(البحرالرائق:(۲/۱۷۸) كتاب الجنائز، ط:سعيد)

قلت:وفى مختارات النوازل لصاحب الهداية:فقيرمات فجمع من الناس الدراهم وكفنوه وفضل شئى ان عرف صاحبه يرده عليه والايعرف الى كفن فقيرآخر أويتصدق به. (الشامية:(۲/۲۰۶) كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فى كفن الزوجة على الزوج، ط:سعيد)

چوپایہ

حضرت یزید رقاشی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے، اور اس سے عبرت حاصل نہ کرے تو وہ ''چوپایہ'' ہے۔ وہ جب کسی قبر کو دیکھتے تو اس طرح چیختے جیسے بیل چیختا ہے۔(۱)

چوتھی تکبیر کے بعد

جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام کے درمیان کوئی دعا نہیں ہے۔(۲)

چوڑیاں توڑنا

شوہر کے انتقال پر عورتوں کا چوڑیاں توڑ کر ضائع کرنا غلطی ہے۔ اتار کر رکھ لیں، جب عدت پوری ہو جائے تو پھر پہن لیں۔(۳)

---

(۱) وكان يزيد الرقاشي في كلامه: أيها القبور في حضرته، المتخلي في القبر بوحدته. المستأنس في بطن الأرض بأعماله، ليت شعري بأي أعمالك استبشرت وبأي أقوالك اغتبطت ثم يبكي حتى يبل عمامته، ويقول: استبشر. والله. بأعماله الصالحة، واغتبط. والله. بأخوانك المعاونين له على طاعة الله، وكان اذا نظر الى القبر صرخ كمايصرخ الثور. (التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة: (ص: ۸۱) باب ماجاء أن القبر اول منازل الآخرة.)

(۲) ثم في ظاهر المذاهب ليس بعدالتكبير الرابعة دعاء إلاالسلام. (التاترخانية: (۱/۱۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثاني في كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي)

(ويسلم) وجوباً (بعدالتكبيرة الرابعة من غير دعاء) بعدها في ظاهر المذاهب. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۸۶) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

(ويسلم) بلادعاء (بعدالرابعة) تسليمين، قال المحقق ابن عابدين تحت قوله: بلادعاء) هو ظاهر المذهب. (الدرمع الرد: (۲/۲۱۳) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب، هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي، ط: سعيد)

(۳) (تحد...... مكلفة مسلمة ولوأمة منكوحة... اذا كانت معتدةبت أوموت)... اظهاراً للتأسف على فوات النكاح (بترك الزينة) بحلي أو حرير أوامتشاط بضيق الأسنان والطيب. (الدرالمختار مع الرد. (۳/۵۳۰، ۵۳۱) كتاب الصلاة. باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)=

چوکیدار کے لیے قبرستان میں کمرہ بنانا

''قبرستان میں دکان بنانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۶/۲)

چومنا

''بوسہ دینا'' نیز ''قبر کو چومنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۴۴/۱)

چھت کے بغیر میت پر مٹی ڈالنا

میت کو قبر میں رکھنے کے بعد چھت کے بغیر خالی میت پر مٹی ڈالنا سنت کے خلاف ہے۔ اس سے میت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اور میت کی بے حرمتی کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے قبر میں میت رکھنے کے بعد تختہ وغیرہ رکھ کر پھر مٹی ڈالی جائے۔ تا کہ میت پر براہِ راست مٹی نہ پڑے۔ (۱)

= وعلى المبتوتة والمتوفى عنها زوجها اذا كانت بالغة مسلمة الحداد فى عدتها. والحداد الاجتناب عن الطيب والدهن والكحل... ولبس القصب والخز والحرير ولبس الحلى والتزين والامتشاط. (عالمگیری. (۵۳۳/۱) كتاب الصلاة الباب الرابع عشر فى الحداد، ط: رشيديه)

وتجتنب المعتدة كل زينة نحو الكحل والحناء والدهن والتحلى والتطيب. (الخانية على هامش الهندية: (۵۵۴/۱) كتاب الطلاق، باب العدة فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشيديه)

(۱) ويسوى اللبن عليه والقصب. قوله: والقصب) قال فى الحلية: وتسد الفرج التى بين اللبن بالمدر والقصب كى لاينزل التراب منها على الميت، ونصوا على استحباب القصب كاللبن اهـ. (الدر مع الرد: (۲۳۶/۲) كتاب الصلاة باب صلوة الجنازة، مطلب: فى دفن الميت، ط: سعيد)

(ويسوى اللبن... عليه) أى على اللحد اتقاء لوجهه عن التراب.. ثم أكمل بالقصب. قوله: ثم أكمل بالقصب) خوف نزول التراب من الشقوق، قال ابوبرى: ويستحب اللبن والقصب والخشيش فى اللحد فيقيم اللبن عليه من جهة القبلة ويسد شقوقه لئلا ينزل التراب منها على الميت. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۶۰۹) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

(حلبى كبير: (ص: ۵۹۸) فصل: فى الجنائز، السادس: فى الدفن.)

عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم =

چہرہ

☆...... میت کو قبر میں دائیں کروٹ پر لٹایا جائے اور چہرہ بھی قبلہ رخ ہو۔ اس کے خلاف کرنا گناہ ہے۔(۱)

☆...... مسلمان میت کا منہ قبر میں قبلے کی طرف رکھنا چاہیے۔ جن ملکوں میں قبلہ مشرق کی طرف ہو، وہاں میت کا سر جنوب کی طرف اور پاؤں شمال کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

اور اگر قبلہ مغرب کی طرف ہے، تو وہاں میت کا سر شمال کی طرف اور پاؤں جنوب کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

اور اگر قبلہ شمال کی طرف ہے تو وہاں میت کا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کیا جائے۔

= قال: كسر عظم الميت ككسره حياً.(ابو داؤد:(۲/۴۵۷،۴۵۸)ابواب الجنائز،باب في الحفار يجد العظم، هل يتنكب ذلك المكان، ط:مير محمد)

🗀 (مشكوة المصابيح:ص ۱۴۹، كتاب الجنائز،باب دفن الميت،الفصل الثاني،ط:قديمي)

🗀 وقال الباجي:يريدأن له من الحرمة في حال موته مثل ماله منها حال حياته،وأن كسر عظامه في حال موته يحرم كمايحرم كسرها حال حياته...وقال الزرقاني رحمه الله:الاتفاق على حرمة فعل ذلك به في الحيوة والموت.(اوجز المسالك:(۴/۴۲۱) كتاب الجنائز،باب ماجاء في الاختفاء،ط:دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) ووجه اليها وجوباً،وينبغي كونه على شقة الأيمن. (الدر المختار مع الرد:(۲/۲۳۵) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة،مطلب:في دفن الميت،ط:سعيد)

🗀 ويوجه الى القبلة على جنبه الأيمن بذلك أمر النبي صلى الله عليه وسلم وفي حديث أبي داؤد: البيت الحرام قبلتكم أحياء وأمواتاً. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:(ص: ۶۰۹) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز،فصل:في حملها ودفنها، ط:قديمي)

🗀 ويوجه الميت في القبر الى القبلة على جنبه الأيمن ولا يلقى على ظهره.(حلبي كبير:(ص: ۵۹۷) فصل: في الجنائز،السادس:في الدفن،ط:سهيل اكيڈمی)

اور اگر قبلہ جنوب کی طرف ہے تو وہاں میت کا سر مغرب کی طرف اور پاؤں مشرق کی طرف کر کے دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر دفن کر دیا جائے۔

☆......میت کو قبر میں چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا بھی جائز ہے۔لیکن یہ سنت کے مطابق نہیں۔اس لیے پوری میت کو دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے۔یہ سنت ہے۔(۱)

چہرہ دیکھنا

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔البتہ غسل دینا اور کپڑے کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے۔

اور بیوی مردہ شوہر کے چہرہ بھی دیکھ سکتی ہے۔اور ہاتھ بھی لگا سکتی ہے۔اور ضرورت پڑے تو غسل بھی دے سکتی ہے۔(۲)

---

(۱) ویوجه الی القبلة علی جنبه الأیمن) بذلک أمر النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابی داؤد "البیت الحرام قبلتکم أحیاء وأمواتاً.قوله:ویوجه الی القبلة) وجوباً کمافی الدر أو استناناً کما فی ابن امیرحاج عن الامام فلووضع لغیر القبلة أوعلی یساره ثم تذکروا قال الامام ان کان بعد تسریج اللبن قبل أن ینهال التراب علیه أزالوا ذلک ووجه الیها علی یمینه وا ن أهالوا التراب لاینبش القبر لأن ذلک سنة والنبش حرام.قوله:بذلک امر النبی صلی الله علیه وسلم)علیاً لما مات رجل من بنی عبدالمطلب فقال:یاعلی استقبل به القبلة استقبالاً وقولوا جمیعاً باسم الله وعلی ملة رسول الله وضعوه لجنبه ولاتکبوه علی وجهه ولاتلقوه علی ظهره.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص:۶۰۹) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز.فصل:فی حملها ودفنها،ط:قدیمی)

🗁 ویوجه الیها) وجوباً ،وینبغی کونه علی شقه الأیمن ولاینبش لیوجه الیها قوله:ولاینبش لیوجهه الیها)أی لودفن مستدبراً لها وأهالوا التراب لاینبش لأن التوجة الی القبلة سنة والنبش حرام، بخلاف ماإذا کان بعداقامة اللبن قبل اهالة التراب فانه یزال ویوجه الی القبلة عن یمینه. (الدر مع الرد:(۲۳۵/۲) کتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فی دفن المیت،ط:سعید.)

🗁 (فتح القدیر:(۹۹/۲) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل فی الدفن، ط:رشیدیه)

(۲) ویمنع زوجها من غسلها ومسها، لامن النظر الیها علی الأصح...وهی لاتمنع من ذلک. =

چہرہ قبر میں قصداً قبلہ رخ نہ کرنا

میت کا چہرہ قبر میں قصداً قبلہ رخ نہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر غلطی سے ایسا ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر مٹی ڈالنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ میت کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہے تو قبر کھول کر یعنی اینٹ، بانس، تختہ اور سلیب وغیرہ ہٹا کر چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔ البتہ قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں ہے، گناہ ہے۔ اس لیے میت کو اسی حالت میں رہنے دیا جائے گا۔(۱)

چہلم

"تیجہ" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۲۱۰)

چھوٹی اولاد مر جائے

جو چھوٹی اولاد مر جاتی ہے ان کی جانب سے والدین کو بخشوانے کی کوشش کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے چھوٹی اولاد آخرت میں کام آنے والی ہے۔(۲)

= (الدر المختار مع الرد: (۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند القبر. ط: سعيد)

🗀 والمرءة تغسل زوجها.... بخلافه) أي الرجل فانه لايغسل زوجته لانقطاع النكاح. قوله: فانه لايغسل زوجته) وكذا لايمسها ولايمنع من النظر اليها في الأصح تنوير. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۷۱، ۵۷۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز. ط: قديمي)

🗀 (الدر المنتقى مع مجمع الانهر: (۲۶۶/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: دار الكتب العلميه)

(۱) أنظر الحاشية السابقة قبل عنوان " چهره ديكهنا "

(۲) وعنه (عن أبي هريرة رضي الله عنه) قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنسوة من الأنصار: "لايموت لإحداكن ثلاثة من الولد فتحسبه، الا دخلت الجنة" فقالت امرأة منهن: أو اثنان يارسول الله! أو اثنان، رواه مسلم وفي رواية لهما: ثلاثة بلغوا الحنث. (مشكوة المصابيح: (ص: ۱۵۰) كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الاول، ط: قديمي)=

چھوٹی اولاد والدین کو بخشوانے کی کوشش کرے گی

''چھوٹی اولاد مر جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۳۰۹)

چھوٹی لڑکی کا کفن

''نابالغ کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۶۷)

چھوٹے لڑکے کا کفن

''نابالغ کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۳۶۷)

= (الصحيح لمسلم:(۲/۳۳۰) كتاب الفضائل ،باب:افضل من يموت له وله فيحتسبه، ط: قديمی)

عن أنس قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:مامن الناس من مسلم يتوفى له ثلاثة لم يبلغوا الحنث الادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم. (صحيح البخاری:(۱/۱۶۷) كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب، ط:قديمی)

ح
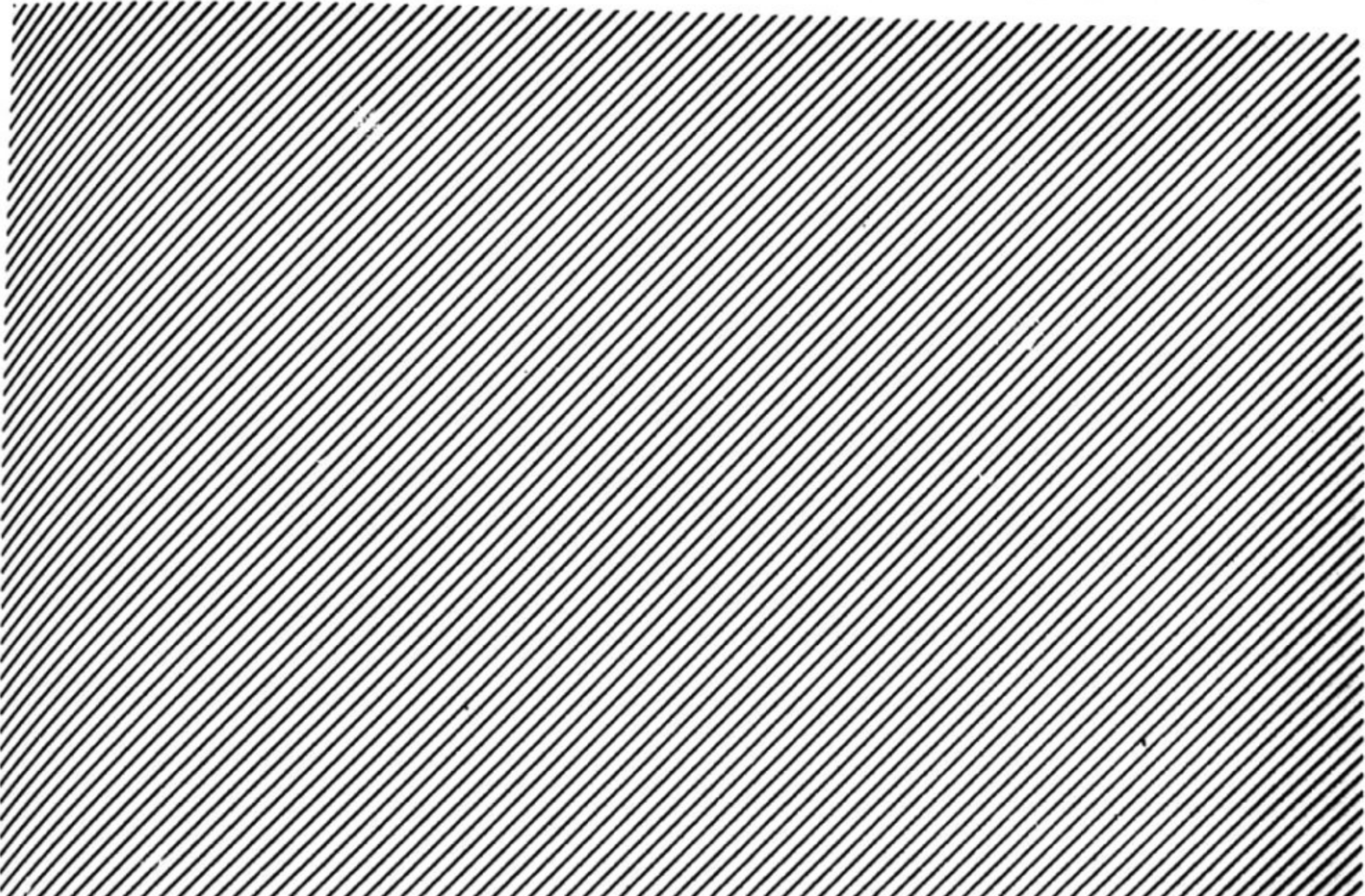
حادثہ میں مرنے والے کے جنازہ کی نماز

ریل یا موٹر وغیرہ سے گر کر یا ان میں کٹ کر مر جائے یا کسی چیز سے ایکسیڈنٹ ہو جائے تو یہ حقیقی شہادت نہیں ہے۔ اس پر شہید کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔ البتہ آخرت میں کسی نہ کسی اعتبار سے شہداء میں شمار ہوگا۔ (۱)

حاکم کا انجام

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ایک حکایت نقل کی ہے کہ ان کے ساتھی عبدالرحمٰن قصوی نے انہیں خبر دی کہ قسطنطنیہ کے کسی حاکم کے دفن کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی تھی، جب لوگوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور اس سے فارغ ہوئے اور اس حاکم کو اس میں رکھنا چاہا تو قبر میں ایک کالا سانپ نظر آیا، لوگ انہیں قبر میں اتارنے سے گھبرائے اور اس کے لیے ایک دوسری قبر کھودی، جب اس حاکم کو اس میں اتارنا چاہا تو دیکھا وہ سانپ اس میں موجود ہے۔ وہ یکے بعد دیگرے قبریں کھودتے رہے، تیس قبریں کھودیں، لیکن ہر قبر میں وہ سانپ پہنچ جاتا۔ لہٰذا لوگوں نے مشورہ یہ میں طے کیا کہ اس حاکم کو اس سانپ کے ساتھ دفن کر کے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں عافیت دیں اور پردہ پوشی

(۱) قید بکونہ مقتولاً لانہ مات حتف أنفه أوتردی من موضع أواحترق بالنار أومات تحت هدم أو غرق لایکون شهیداً أی فی حکم الدنیا والافقدشهدرسول الله صلی الله علیه وسلم للغریق وللحریق والمبطون والغریب بأنهم شهداء فینالون ثواب الشهداء ،کذا فی البدائع.

(البحرالرائق:(۱۹٦/۲، کتاب الجنائز)باب الشهید، ط:سعید)

(شامی:(۲۴۸/۲) کتاب الصلاة،باب الشهید، ط:سعید)

(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص :٦٢٦) کتاب الصلاة ،باب احکام الشهید، ط: قدیمی)

فرمائیں!(۱)

حاملہ عورت کا انتقال ہوگیا

جو عورت بچہ کی پیدائش کے وقت فوت ہوگئی، اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا، اس کے جنازہ کی نماز ایک ہی ہوگی، جب کہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مرگیا ہو کیوں کہ اس صورت میں بچہ کی الگ سے جنازہ کی نماز نہیں ہوتی۔ ہاں اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد مرگیا ہے تو اس صورت میں بچہ کے جنازہ کی نماز بھی لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) وأخبرني صاحبنا الفقيه العالم الشيخ الطريقة ابوعبدالله محمدبن احمدالقصري رحمه الله أنه توفي بعض الولادة بقسطنطنية فحفرله،فلما فرغوا من الحفر وأرادوا أن يدخلوا الميت القبر اذا بحية سوداء.داخل القبر،فهابوا أن يدخلواه فيه فحفروا له قبراً آخر فلما أرادوا أن يدخلوه اذبتلك الحية فيه فحفروا له آخر فاذا بتلك الحية فلم يزالوا يحفرون له نحواً من ثلاثين قبراً واذا بتلك الحية تتعرض لهم القبر الذى يريدون أن يدفنون فيه،فلما أعياهم ذلك سألوا ما يضعون فقيل لهم: ادفنوه معها، نسأل الله السلامة والستر في الدنيا والآخرة.(التذكره في أحوال الموتى وأمورالآخرة للقرطبي.(ص :۶۵)باب بسط الثوب على القبر عندالدفن ط: دار الحديث، قاهره)

(۲) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه ويرث ويورث ويسمىٰ ان استهل...(والا)يستهل غسل وسمى ولم يصلى عليه..الخ.(الدرمع الرد:(۲/۲۲۷،كتاب الصلاة)باب صلاة الجنازة،مطلب مهم اذا قال:ان شتمت فلاناً...الخ،ط:سعيد)

🗁 وان لم يستهل غسل وان يتم خلقه...وأدرج في خرقة وسمى ودفن ولم يصلى عليه.(قوله وان لم يستهل)مثله ما اذا استهل فمات قبل خروج أكثره وأما الاستهلال في البطن فغير معتبر بالأولىٰ. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي:(ص: ۵۹۸)كتاب الصلاة،باب أحكام الجنازة، فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:قديمي)

🗁 (البحرالرائق:(۲/۱۸۸) كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد)

🗁 فكل مسلم مات بعدالولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة.وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم:صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع:(۱/۳۱۱)كتاب الجنائز،فصل:وأما الكلام في صلوة الجنازة،ط:سعيد)

🗁 وهى فرض على كل مسلم مات. (الدرالمختار:(۲/۲۱۰)كتاب الصلاة ، باب صلوة الجنازة، مطلب : هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى ؟ ط:سعيد)=

حاملہ کی عدت

"عدت" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۸۷)

حائضہ میت کے منہ میں پانی ڈالنا

حیض، نفاس یا جنابت کی حالت میں انتقال ہو جائے تو غسل دیتے وقت منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے۔ البتہ دانتوں اور ناک میں تر کپڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں ہے۔ (۱)

حج

اگر میت پر حج فرض تھا اور وہ زندگی میں ادا نہیں کر سکا تو میت کی بستی یا شہر

= ویصلی علی کل مسلم مات بعدالولادة صغیراً کان أو کبیراً ذکراً کان أوأنثی حراً کان أوعبداً الاالبغاة. وقطاع الطریق ومن بمثل حالهم. (عالمگیری: (۱/۱۶۳) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

(۱) (ویوضأ) من یؤمر بالصلوة... بلامضمضة واستنشاق) للحرج، وقیل یفعلانِ بخرقة، وعلیه العمل الیوم، ولو کان جنباً أو حائضاً أو نفساء فعلا اتفاقاً تتمیماً لطهارة. کمافی امدادالفتاح مستمداً عن شرح المقدسی. قوله: ولو کان جنباً) نقل أبوالسعود عن شرح الکنز للشلبی أن ماذکره الخلخالی أی فی شرح القدوری من أن الجنب یمضمض ویستنشق غریب مخالف لعامة الکتب اهـ، قلت: وقال الرملی أیضاً فی حاشیة البحر: اطلاق المتون والشروح والفتاوی یشتمل من مات جنباً ولم أرمن صرح به لکن الاطلاق یدخله والعلة تقتضیه اهـ، ومانقله أبوالسعود عن الزیلعی من قوله بلامضمضة واستنشاق ولو جنباصریح فی ذلک لکنی لم أره فی الزیلعی. (الدر مع الرد: (۲/۱۹۵، ۱۹۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب، فی القراءة عند المیت، ط: سعید)

وضئی.... فی الصحیح... (بلامضمضة واستنشاق)، للتعسر ویمسح فمه وأنفه بخرقة علیه عمل الناس (الاأن یکون جنباً أو حائضاً أونفساً فیکلف غسل فمه وأنفه تتمیماً لطهارته. قوله: (الا أن یکون جنباً). هذا ماذکره الخلخالی وهوغریب مخالف لعامة الکتب کمافی الشلبی علی الکنز والذی فی التبیین أن الجنب کغیره ومافی شرح السید من أن ماذکره الخلخالی مخالفاً لغیره. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۶۶، ۵۶۷) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(البحر الرائق: (۲/۱۷۱، ۱۷۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

سے کسی کو حج بدل کے لیے بھیجا جائے اور پورا خرچہ بھی دیا جائے تا کہ میت کے ذمہ
سے حج معاف ہو جائے۔(۱)

حج بدل کرنا

☆......میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں۔ اگر اس نے حج بدل
کرانے کی وصیت کی تھی تو اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرایا جائے
گا (۲)

اور اگر ایک تہائی ترکہ سے حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اگر تمام ورثاء بالغ ہیں
اور کل مال سے حج بدل کرانے کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی حج بدل کرانا

(۱) من مات بعد وجوب الحج ولم يوص به لم يلزم الوارث أن يحج عنه من تركته خلافاً
للشافعي، وان أحب يحج عنه، وفعل الولد ذلك مندوب اليه جداً...تبرع الولد بالاحجاج،
أوالحج بنفسه عن أبويه اذا مات وعليه حج الفرض ولم يوص به مندوب جداً. (غنية الناسك:
(ص: ۳۲۲، ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، وآخر
الشرط السابع، ط: ادارة القرآن)

🗁 واذا مات عن وصية لايسقط الحج عنه واذا حج عنه يجوز عندنا باستجماع شرائط الجواز
وهى نية الحج....فان لم يبين مكاناً يحج عنه من وطنه عند علمائنا. (عالمگيري: (۱/ ۲۵۸،
۲۵۹) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج. ،ط: رشيديه)

🗁 (تاتارخانيه: (۲/ ۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس عشر الوصية بالحج، ط: قديمى)

🗁 الحادى والعشرون يحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث والافمن حيث يبلغ. (شامي: (۲/
۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون. ط: سعيد)

(۲) ويحج عنه من ثلث ماله سواء قيدالوصية بالثلث بأن أوصى أن يحج عنه بثلث ماله أو أطلق
بأن أوصى بأن يحج عنه..فان لم يبين مكاناً يحج عنه من وطنه عندعلمائنا وهذا اذا كان ثلث ماله
يكفى للحج من وطنه فأما اذاكان لايكفى لذلك فانه يحج عنه من حيث يمكن الاحجاج عنه
بثلث ماله. (عالمگيرى: (۱/ ۲۵۸، ۲۵۹) كتاب الحج، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج،
ط: رشيديه)

🗁 (تاتارخانيه: (۱/ ۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس عشر فى الوصية بالحج، ط: قديمى)

🗁 (الشاميه: (۲/ ۶۰۰) كتاب الحج، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد)

درست ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی تھی تو پھر وارثوں پر حج بدل کرانا لازم نہیں ہے۔تاہم اگر ورثاء اجتماعی یا انفرادی طور پر حج بدل کرا دیں گے تو حج بدل ہو جائے گا۔اور میت پر احسان ہوگا۔(۲)

حج سے نماز روزہ معاف نہیں ہوتے

"توبہ سے حقوق اللہ معاف نہیں ہوتے" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱،۲۰۹)

حج میت کی طرف سے کرنا

"میت کی طرف سے نماز روزہ ادا کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۲،۳۵۲)

(۱) (وتجوز بالثلث للأجنبي) عندعدم المانع(وان لم يجز الوارث ذلک لاالزيادة عليه الا أن تجيز ورثته بعدموته....وهم کبار. (الدرالمختار. (۶/۶۵۰،۶۵۱) کتاب الوصايا، ط:سعيد)

وهی مستحبة بمادون الثلث ان کان الورثة اغنياء أويستغنون بأنصبائهم ولايصح بمازاد علی الثلث ولالقاتله مباشرة ولالوارثه الا باجازة الورثة.قوله:الا باجازة الورثة)فی الصور الثلث، وهم کبار عقلاء.(الدرالمنتقی مع مجمع الأنهر:(۴/۴۱۸) کتاب الوصايا.ط:دارالکتب العلمية)

وهي مستحبة......ولاتصح بمازاد علی الثلث ولالقاتله ووارثه ان لم تجز الورثة).... قال: لاوصية لوارث الا أن تجيزها الورثة ويشترط أن يکون المجيز أهل التبرع بأن يکون عاقلاً بالغاً.

(تبيين الحقائق:(۶/۱۸۳) کتاب الوصايا،ط:مکتبه امداديه ملتان)

(۲) ومن مات وعليه فرض الحج ولم يوص به،لم يلزم الوارث أن يحج عنه،وان أحب أن يحج عنه حج،وأرجوا أن يجزيه ان شاء الله. (تاتارخانيه:(۲/۴۲۰) کتاب الحج،الفصل السادس عشر،الوصية بالحج،وط:قديمی)

فان لم يوص به حتی مات،أثم بتفويته الفرض عن وقته....حتی لايلزم الوارث الحج عنه من ترکته...وان أحب الوارث أن يحج عنه حج وأرجوا أن يجزيه ان شاء الله. (بدائع الصنائع: ۲/۲۲۱) کتاب الحج،وأما بيان حکم فوات الحج عن العمر،ط:سعيد)

ثم أعلم أن من مات من غير وصية،وعليه الحج لم يلزم الوارث أن يحج عنه...قال ابن الهمام وان فعل الولد ذلک مندوب اليه جدا انتهی فلوحج وارث أواجنبی يجزيه ويسقط عنه حجة الاسلام ان شاء الله تعالیٰ لأنه ايصال للثواب.(ارشادالساری الی مناسک لملا علی القاری: (ص ۴۶۲،۴۶۳) باب الحج عن الغير،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

حج میں مرنے والے کا کفن

جو عورت یا مرد حج یا عمرہ کے لیے گیا ہو، اور احرام کی حالت میں موت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اور غسل وغیرہ تمام کام اسی طرح کیے جائیں گے جس طرح دوسرے عام مرنے والوں کے لیے کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ موت سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا سر ڈھانکنا اور خوشبو لگانا وغیرہ سب اسی طرح ہوگا جس طرح عام مسلمانوں کا ہوتا ہے۔(۱)

حدیث پڑھانے والے

ابو القاسم ثابت سے روایت ہے کہ میں نے سعد رحمہ اللہ کو جو بڑے محدث تھے خواب میں دیکھا، وہ مجھ سے بار بار کہتے تھے، اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ حدیث پڑھانے والوں کے واسطے ہر مجلس کے عوض جنت میں مکان تیار کرتا ہے۔(۲)

---

(۱) ثم الحرام يكفن كما يكفن الحلال عندنا أى تغطى رأسه ووجهه ويطيب وقال الشافعي لايخمر رأسه ولايقرب من طيب.. ولنا ماروى عن عطاء عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: المحرم يموت خمروهم ولاتشبهوهم باليهود وروى عن على أنه قال فى المحرام اذا مات انقطع احرامه.(بدائع الصنائع:(۱ /۳۰۸) كتاب الصلاة،فصل:فى بيان من يجب عليه الكفن)

🗁 المحرم كالحلال) أى تغطى رأسه وتطيب أكفانه. (الدر المختار:(۲ /۲۰۴) كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:فى الكفن،ط:سعيد)

🗁 وفى المجتبى المكفنون اثناعشر...العاشر المحرم وهو كالحلال عندنا.(البحر الرائق:(۲/ ۱۷۷) كتاب الجنائز،ط:سعيد)

(۲) وأخرج عن أبى القاسم ، ثابت بن أحمد بن الحسين البغدادى قال : رأيت أبا القاسم سعد بن محمد الزنجانى فى النوم ، يقول لى مرة بعد أخرىٰ يا أبا القاسم ، إنّ اللّٰه يبنى لأهل الحديث بكل مجلس يجلسونه بيتا فى الجنة . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ۳۶۰) باب فى نبذ من أخبار من رأى الموتىٰ فى منامه وسألهم عن حالهم فاخبروه ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر »

حدیثیں لکھنا

"درود شریف کی برکت" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۴۶/۱)

حرام چیزوں سے علاج کرنا

علاج کے وقت جہاں تک ممکن ہو، حرام چیزوں کو دوائیوں کے طور پر استعمال نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حرام اور ممنوع چیزوں میں شفا نہیں رکھی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"ماجعل الله شفاء كم في ماحرّم." (بخاري، ۸۴۰/۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ (۱)

البتہ اگر کوئی ماہر تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حرام اور ناجائز چیزوں کے بارے میں یہ فیصلہ کردے کہ مریض کے لیے اس میں شفا ہے، اس کے بغیر علاج ممکن نہیں تو شریعت نے اس صورت میں جان بچانے کی خاطر حرام اور ناجائز چیزوں سے جان بچانے کی اجازت دی ہے۔ (۲)

---

(۱) قال الزهری: لايحل شرب بول الناس لشدة تنزل لأنه نجس، قال الله تعالىٰ: أحل لكم الطيبات، وقال ابن عباس ابن مسعود فى السّكر: ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم.

(الصحيح البخارى: (۲ /۸۴۰) كتاب الأشربة باب شراب الحلواء والعسل، ط: قديمى)

🗀 (مجمع الزوائد: (۵ /۱۱۳) رقم الحديث: ۸۲۰۰، كتاب الأشربة، باب ماجاء فى الخمر ومن يشربها، ط: دار الفكر، بيروت)

🗀 (مصنف عبدالرزاق: (۹ /۲۵۰) رقم الحديث: ۱۷۰۹۷، كتاب الأشربة، باب التداوى بالخمر، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه.

(۲) اختلف فى التداوى بالمحرم، وظاهر المذهب المنع كمافى رضاع البحر، لكن نقل المصنف ثمه وهنا عن الحادى: وقيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء آخر كمارخص الخمر للعطشان، وعليه الفتوى.

قوله: اختلف فى التداوى بالمحرم) ففى النهاية عن الذخيرة يجوز ان علم فيه شفاء ولم يعلم دواء آخر. =

حرامی کا جنازہ

''ولد الزنا کے جنازے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۴۶۰/۲)

حرمین میں فجر وعصر کے بعد جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......حرمین شریفین میں فجر اور عصر کی نماز کے فوراً بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، اس میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔ کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نوافل تو جائز نہیں ہیں، ان (نوافل) میں طواف کے بعد کی دو رکعتیں بھی شامل ہیں۔ مگر جنازہ کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔(۱)

= وفی الخانیة فی معنی قوله علیه الصلاة والسلام "ان الله لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم" کما رواه البخاری أن مافیه شفاء لابأس به، کما یحل الخمر للعطشان فی الضرورة. (الدر مع الرد: (۲۱۰/۱) کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب: فی التداوی بالمحرم.)

🗀 یجوز للعلیل شرب الدم والبول وأکل المیتة للتداوی اذا أخبره طبیب مسلم أن شفاءه فیه ولم یجد من المباح مایقوم مقامه. (عالمگیری: (۳۵۵/۵) کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات. ط: رشیدیه)

🗀 (المحیط البرهانی: (۸۳/۸) کتاب الکراهیة والاستحسان، الفصل التاسع فی التداوی والمعالجات، ط: ادارة القران)

(۱) (وکره نفل) قصداً... (وکل ماکان واجباً) لالعینه بل (لغیره) وهو مایتوقف وجوبه علی فعله (کمنذور ورکعتی طواف... بعدصلاة فجر وصلاة عصر.. لایکره قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة. (الدرالمختار مع الرد : (۳۷۵،۳۷۴/۱) کتاب الصلاة، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید)

🗀 (حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص ۱۸۸) کتاب الصلاة، فصل: فی الأوقات المکروهة، ط: قدیمی.)

🗀 تسعة أوقات یکره فیها النوافل ومافی معناها لاالفرائض... فیجوز فیها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة... ومنها مابعدصلاة الفجر قبل طلوع الشمس... ومنها: مابعدصلاة العصر قبل التغیر. (عالمگیری : (۵۳،۵۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الاول فی المواقیت الخ الفصل الثالث: فی بیان الأوقات التی لاتجوز فیها الصلوة وتکره فیها، ط: رشیدیه)

☆......عصر اور مغرب کے درمیان جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے، مکروہ نہیں ہے۔(۱)

حسنِ ظن رکھے

مرنے والے کے لیے اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا مستحب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: انسان کو چاہیے کہ موت کے وقت اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھے کہ وہ رحم فرمائے گا، اور گناہ معاف کردے گا۔

بخاری اور مسلم شریف میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے متعلق میرے بندے کا جیسا گمان ہوگا (یعنی جیسی توقع رکھے گا) میں ویسا ہی معاملہ کروں گا۔(۲)

(۱) (وكره نفل)قصداً...(وكل ما كان واجباً)لالعينه بل (لغيره) وهومايتوقف وجوبه على فعله (كمنذور وركعتي طواف...بعدصلاة فجر وصلاة عصر..لايكره قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة. (الدرالمختار مع الرد: (۱/۳۷۴،۳۷۵) كتاب الصلاة،مطلب:يشترط العلم بدخول الوقت،ط:سعيد)

(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص ۱۸۸) كتاب الصلاة، فصل:فى الأوقات المكروهة، ط: قديمى)

تسعة أوقات يكره فيها النوافل ومافى معناها لاالفرائض...فيجوزفيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة...ومنها مابعدصلاة الفجر قبل طلوع الشمس...ومنها:مابعدصلاة العصر قبل التغير. (عالمگيرى:(۱/۵۲،۵۳) كتاب الصلاة،الباب الاول فى المواقيت الخ الفصل الثالث:فى بيان الأوقات التى لاتجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط:رشيديه)

(۲)عن أبى هريرة :أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قال الله : أنا عند ظن عبدى بى . (صحيح البخارى،۲/۱۱۱۷) كتاب الردعلى الجهمية وغيرهم التوحيد،باب قول الله :يريدون أن يبدلوا كلام الله....ط:قديمى)

الصحيح للمسلم (۲/۳۴۳) كتاب الذكر الدعاء،باب فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالىٰ وحسن الظن به،ط:قديمى.)

ويندب للمحتضر أن يحسن ظنه بالله تعالىٰ ،لقوله صلى الله عليه وسلم :لايموتن أحدكم =

حمل ساقط ہو جائے

اگر حمل ساقط ہو جائے تو اس کے لیے صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر کفن دینا کافی ہے۔ مسنون کفن دینے کی ضرورت نہیں۔(۱)

حمل گر جائے

☆......اگر حمل گر جائے، اور اس کے ہاتھ، پاؤں، ناک، منہ وغیرہ کچھ عضو نہ بنے ہوں، تو اس کو غسل و کفن نہ دیا جائے، اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھی جائے اور

= الا وهو يحسن الظن بالله أنه يرحمه أو يعفو عنه. وفي الصحيحين قال الله تعالىٰ: أن عند ظن عبدي بي. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة (۱/۵۰۱) كتاب الصلوة، مباحث الجنائز، مايفعل بالمحتضر، ط: دار الفكر.)

🗀 عن جابر بن عبدالله الانصاري قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بثلاثة ايام يقول: لايموتن احدكم إلاوهو يحسن الظن بالله. (الصحيح للمسلم: ۲/۳۸۷، كتاب التوبة، باب الامر بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت، ط: قديمي)

🗀 (مشكوة المصابيح: ص ۱۳۹، كتاب الجنائز، باب تمني الموت وذكره، الفصل الاول، ط: قديمي)

🗀 (فيض القدير للمناوي: ۸/۶۹۰، رقم الحديث ۹۹۸۷، حرف اللام، ط: دار الحديث)

🗀 قوله: صلى الله عليه وسلم لايموتن احدكم الا وهو يحسن بالله الظن وفي روية الاوهو يحسن الظن بالله تعالىٰ، قال العلماء: هذا تحذير من القنوط وحث على الرجاء عند الخاتمة وقد سبق الحديث الآخر قوله سبحانه تعالىٰ: انا عندنا ظن عبدي بي قال العلماء: معنى حسن الظن بالله تعالىٰ ان يظن انه يرحمه ويعفو عنه، (الكامل شرح المسلم للنووي: ۲/۳۸۷، كتاب التوبة، باب المراد بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت، ط: قديمي)

(۱) ومن استهل بعد الولادة سمي وغسل وصلي عليه وان لم يستهل أدرج في خرقة ولم يصل عليه ويغسل في غير ظاهر الرواية وهو المختار. (عالمگيري: (۱/۱۵۹) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

🗀 وان لم يستهل غسل...(في المختار) لأنه نفس من وجه (وأدرج في خرقة) ودفن ولم يصل عليه. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص ۵۹۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

🗀 (البحر الرائق: (۲/۱۸۸) كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

باقاعدہ دفن بھی نہ کیا جائے، بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ویسے ہی گڑھا کھود کر زمین میں دبا دیا جائے۔ اور اس کا نام بھی نہ رکھا جائے۔ (۱)

☆......اگر حمل گر جائے، اور اس کے کچھ اعضاء بن گئے ہوں مگر پورا جسم نہ بنا ہو تو اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر کہیں بھی دفن کر کے زمین ہموار کر دی جائے۔ جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱) اذا لم يظهر فيه خلق أصلا، فالظاهر أنه لايغسل ولايسمى لعدم حشره. (حاشية الطحطاوى على المراقي: (ص: ۵۹۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

الحنفية. قالوا: ان السقط اذا نزل حيا بأن سمع له صوت أورؤيت له حركة وان لم يتم نزوله وجب غسله، سواء كان قبل تمام مدة الحمل أوبعده، أمااذا نزل ميتاً فان كان تام الخلق فانه يغسل كذلک وان لم يكن تام الخلق، بل ظهر بعض خلقه فانه لايغسل الغسل المعروف، وانما يصب عليه الماء، ويلف فى خرقة، وعلى كل حال فانه يسمى لأنه يحشر. (كتاب الفقه على المذاهب الأبعة: ۵۰۳/۱، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، شروط غسل الميت، ط: دار الفكر)

(والا) يستهل (غسل وسمى) عند الثانى وهو الأصح.. وفى النهر عن الظهيرية: واذاستبان بعض خلقه غسل وحشر هو المختار (فأدرج فى خرقة ودفن ولم يصل عليه) وكذا لايرث ان انفصل بنفسه. وقال المحقق ابن عابدين تحت (قوله: والايستهل غسل وسمى) شمل ماتم خلقه، ولاخلاف فى غسله، ومالم يتم وفيه خلاف، والمختار أنه يغسل ويلف فى خرقة ولايصلى عليه... وذكر فى شرح المجمع لمصنفه أن الخلاف فى الأول، وأن الثانى لايغسل اجماعاً... لكن قال فى الشرنبلالية يمكن التوفيق بأن من نفى غسله أرادالغسل المراعى فيه وجه السنة، ومن أثبته اراد الغسل فى الجملة كصب الماء عليه من غير وضوء وترتيب لفعله.... وهل يحشر؟ عن أبى جعفر الكبير أنه ان نفخ فيه الروح حشروالالا..... والذى يقتضيه مذهب أصحابنا أنه ان استبان بعض خلقه فأنه يحشر، وهوقول الشعبى وابن سيرين، ووجهه أن تسميته تقتضى حشره اذا لافائدة لها الافى ندائه فى المحشر بأسمه: (الردمع الرد: ۲ /۲۲۸، كتاب الصلاة ،بابصلاة الجنازة مطلب: مهم اذا قال: ان شتمت فلاناً.... ط: سعيد)

السقط الذى لم تتم أعضاؤه لايصلى عليه باتفاق الروايات واختلفوا فى غسله، والمختار أن يغسل ويدفن ملفوفاً فى حزقة وان سقط الغلام من بطن أمه ميتاً يغسل، ويكفن ولايصلى عليه وفى تسميته كلام.

(الخانية على هامش الهندية: ۱۸۶/۱، ۱۸۷، كتاب الصلاة، باب فى غسل الميت، وما يتعلق به من الصلاة على الجنازة والتكفين وغير ذلک، ط: رشيديه)

☆......اگر حمل گر جائے اور بچے کا پورا جسم بن چکا ہو، تو اس کے غسل کفن اور دفن میں مسنون طریقہ کی رعایت کی جائے گی، اور نام بھی رکھا جائے گا۔ لیکن جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ البتہ اگر زندہ پیدا ہونے کے بعد مرا تو جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اور سنت کے مطابق قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۱)

حمل گر جائے تو عدت کا حساب کیسے کیا جائے گا؟

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۸۷)

حنوط لگانا

''کفن پر خوشبو لگانا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۱۸۲)

---

(۱) (وان لم يستهل غسل)وان لم يتم خلقه (في المختار)لأنه نفس من وجه (وأدرج في خرقة وسمي ودفن ولم يصل عليه ويحشران بان بعض خلقه.قوله:وان لم يتم خلقه)وان لم يراع فيه السنة، وبهذا يصح بين من أثبت غسله وبين من نفاه فمن أثبته أرادالغسل في الجملة،ومن نفاه أراد الغسل المراعى،فيه وجه السنة،والمتبادرمنه انه ظهر فيه بعض خلق،وأمااذالم يظهر فيه خلق أصلاً فالظاهر أنه لايغسل ولايسمى لعدم حشره وحروه.(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: ص: ۵۹۸،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل:السلطان أحق بصلاته،ط:قديمي)

🗀 (والا) يستهل (غسل وسمي)عندالثاني وهوالأصح..واذاستبان بعض خلقه غسل وحشر هو المختار وأدرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه .

قوله: والايستهل غسل وسمي) شمل ماتم خلقه،ولاخلاف فيه ، ومالم يتم خلقه وفيه خلاف، والمختار أنه يغسل ويلف في خرقة ولايصلى عليه... قال في الشر نبلاليه:يمكن التوفيق بأن من نفى غسله أرادالغسل المراعى فيه وجه السنة، ومن أثبته أرادالغسل في الجملة كصب الماء عليه من غير وضوء وترتيب لفعله كغسله ابتداء بسدره وحرض اهـ ، قلت: ويؤيده قولهم ويلف في خرقة حيث لم يراعوا في تكفينه السنة فكذا غسله.قوله:عندالثاني) المناسب ذكره بعد قوله الآتي:واذا استبان بعض خلقه غسل لأنك علمت أن الخلاف فيه.(الردمع الرد: (۲/ ۲۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب: مهم اذا قال:ان شتمت فلانا في المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه الخ..... ط:سعيد)

🗀 (البحر الرائق مع حاشية منحة الخالق/۱۸۹، كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

حیض کی حالت میں قبر کی زیارت کرنا

"ناپاک حالت میں قبر کی زیارت کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۷۰)

حیض والی عورت میت کو غسل نہ دے

حیض یا نفاس والی عورت کسی میت کو غسل نہ دے، کیونکہ یہ مکروہ ہے۔ ہاں اگر غسل دینے کے لیے کوئی اور عورت نہیں ہے تو مجبوری میں دے سکتی ہے۔

حیض والی مرجائے

اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں مرجائے تو اس کو بھی عام میت کی طرح غسل دیا جائے گا، حیض اور غیر حیض اور نفاس اور غیر نفاس والی عورت کے غسل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ایک ہی دفعہ غسل دینا کافی ہے۔ حیض و نفاس کی وجہ سے دو دفعہ غسل نہیں دیا جائے گا۔ (۲)

---

(۱) ویغسله أقرب الناس الیه...... ویکره أن یکون جنباً أوبها حیض. قوله: ویکره أن یکون جنباً)...... الاذا لم یوجد غیره ذکراً فی حق المسلم أوأنثی فی حق المسلمة. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: ص ۵۷۰، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(الشامیة: ۲/۲۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبیل مطلب: فی الکفن، ط: سعید)

ولو کان الغاسل جنباً أوحائضاً أو کافراً جاز ویکره. (عالمگیری: (۱/۱۵۹) کتاب السلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

(۲) ویوضأ... بلامضمضة واستنشاق للحرج، وقیل یفعلان بخرقة، وعلیه العمل الیوم، ولو کان جنباً أوحائضاً أونفساء فعلا اتفاقاً تتمیماً لطهارة. کمافی امداد الفتاح مستمداً عن شرح المقدسی. قوله: ولو کان جنباً) نقل أبو السعود عن شرح الکنز للشلبی أن ماذکره الخلخالی أی فی شرح القدوری من أن الجنب یمضمض ویستنشق غریب مخالف لعامة الکتب. (الدرمع الرد: (۲/ ۱۹۵، ۱۹۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب، فی القرائة عند المیت، ط: سعید)

وضئ.... فی الصحیح... بلامضمضة واستنشاق، للتعسر و... (الاأن یکون جنباً أوحائضاً أونفساً فیکلف غسل فمه وأنفه تتمیماً لطهارته. قوله: (الا أن یکون جنباً). هذا ماذکره الخلخالی وهو غریب مخالف لعامة الکتب کمافی الشلبی علی الکنز والذی فی التبیین أن الجنب کغیره. =

حیض والی میت کے پاس نہ رہے

حیض والی عورت میت کے پاس نہ رہے تو بہتر ہے۔(۱)

حیلہ کرنا جنازہ اٹھاتے وقت

بعض علاقوں میں یہ دستور ہے کہ میت کو جنازہ گاہ میں لے جاتے وقت ایک قرآن شریف لے کر ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر طواف کرتے ہیں، اور اس کے بعد کچھ رقم مولوی صاحب کو دی جاتی ہے، اور یہ حیلہ میت کے گناہ معاف کرانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ گناہ معاف کرانے کا یہ طریقہ قرآن وحدیثِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں سے ثابت نہیں ہے۔ یہ بدعت اور ناجائز ہے، ترک کرنا لازم ہے۔ البتہ اگر مولوی صاحب غریب اور مستحق ہیں تو ان کو خیرات دینا اور میت کو ثواب پہنچانا درست ہے۔ اسی طرح دوسرے فقراء اور غرباء کو کھانا کھلانا، دینا یا رقم نقد یا کپڑا یا کوئی اور چیز میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے دینا بہتر ہے۔(۲)

= (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص ۵٦۷، ۵٦۸) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(منحة الخالق حاشیة البحر: ۱۷۱/۲، ۱۷۲، کتاب الجنائز، ط: سعید)

(۱) واختلفوا فی اخراج الحائض والنفساء والجنب من عنده) وجه الاخراج امتناع حضور الملائکة محلاً به الحائض أو نفساء. قوله: وجه الاخراج الخ) اخراجهم علی سبیل الأولویة اذا کان عن حضورهم غنی. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص ۵٦۳) کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ویخرج من عنده الحائض والنفساء والجنب. (البحر الرائق: (۱۷۱/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید)

(الدر المختار: ۱۹۳/۲، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الجنازة، مطلب: فی أطفال المشرکین، ط: سعید)

(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ومن احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد. (صحیح البخاری: (۱۷۱/۱) کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صح جور فهورد.)

(مشکوۃ المصابیح: (ص۲۷) کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتابة والسنة، الفصل الاول، ط: قدیمی)

ولاتقولوا لماتصف ألسنتکم الکذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا علی الله الکذب.)=

خ

خاتمہ کس کا برا ہوتا ہے؟

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا خاتمہ برا ہوتا ہے جو باطنی طور سے گناہوں پر مصر ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتا ہے۔ اور کبیرہ گناہوں پر اقدام کرتا ہے۔(۱)

خاموش رہتے ہوئے چلے

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے

= ویدخل فی هذا کل مبتدع ابتدع بدعة لیس له فیها مستندشرعی.(تفسیرابن کثیر: (۴/ ۷۵) سورة النحل: آیت: ۱۱۶، (مکتبه رشیدیه)

🗁 تعریف الشمنی لها(أی البدعة) بأنها ماأحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم أوعمل أوحال بنوع شبهة واستحسان،وجعل دیناً قویماً وصراطاً مستقیماً. (الشامیه: (۱/ ۵۶۰) کتاب الصلاة، باب الامامة،مطلب: البدعة خمسة اقسام، ط: سعید)

🗁 وفی البحر:من صام أوصلی أوتصدق وجعل ثوبها لغیره من الأحیاء والأموات جاز،ویصل ثوابها الیهم عندأهل السنة والجماعه کذا فی البدائع .(الشامیه:(۲/ ۲۴۳) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فی القراء ة للمیت واهداء ثوابها الیه،ط:سعید)

🗁 (بدائع الصنائع: ۲/ ۲۱۲ کتاب الحج،فصل،وأماالذی یرجع الی النبات،ط:سعید)

🗁 وفی دعاء الاحیاء للأموات وصدقتهم) أی صدقة الاحیاء،(عنهم...نفع لهم)أی للاموات. (شرح العقائد:ص ۱۵۴،ط:میرمحمدکتب خانه)

(۱) قال أبومحمدعبدالحق:!اعلم أن سوء الخاتمة..أعاذناالله منها.لاتکون ممن استقام ظاهره وصلح باطنه ماسمع بهذا ولاعلم به..الحمدلله...وانما تکون ممن کان له فساد فی العقل أواصرار علی الکبائرواقدام علی العظائم فربما غلب ذلک علیه حتی ینزل به الموت قبل التوبة فیصطلمه الشیطان عندتلک الصدمة ویختطفه عنه تلک الدهشة والعیاذ بالله ثم العیاذبالله. (التذکره فی أحوال الموتی وامورالاخرة:ص ۳۴،باب ماجاء فی سوء الخاتمة وما جاء أن الأعمال بالخواتیم، ط: دارالحدیث قاهره)

تو خاموش رہتے، اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے۔(۱)

☆...... جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا چاہیے، بلند آواز سے ذکر کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، کلمہ طیبہ کا ورد کرنا، نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور درود شریف وغیرہ پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے، اگر کوئی شخص ذکر کرنا چاہے، کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا چاہے تو آواز کے بغیر دل دل میں پڑھے۔(۲)

خاموشی اختیار کرنا

کسی کی وفات پر مجلس میں یا پارلیمنٹ میں تین چار منٹ خاموشی اختیار کر کے سوگ منانے کا طریقہ جائز نہیں ہے، اس میں عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ

(۱) كان اذا شهد جنازة)أى حضرها(اكثر الصمات)بضم السكوت (واكثر حديث نفسه)أى فى احوال الموت ومابعده من القبر والظلمة وغيرذلك.(فيض القدير للمناوى:(۶/۱۹۱)رقم الحديث: ۶۷۳۲، حرف الكاف، ط:دارالحديث،قاهره)

🗀 عن ابن عباس رضى اله عنها. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: كان اذاشهدجنازة رؤيت عليه كأبة واكثرحديث النفس.(مجمع الزوائد(۳/۱۳۱)رقم الحديث؛۴۱۵۱۲،كتاب الجنائز، باب الصمت والتفكر عن تبع الجنازة.)

🗀 (كنز العمال:(۱۵۸/۷)رقم الحديث: ۲۱۸۵۱۲،الباب الرابع فى شمائل تتعلق بالأخلاق والأفعال والأقوال،دفن الميت،ط:اداره تاليفات اشرفيه)

(۲) وفي شرح الطحاوي:وعلي متبعي الجنازة الصمت،ويكره لهم رفع الصوت بالذكروقراءة القرآن وفي الظهيرة:فان أراد أن يذكر الله بذكره في نفسه.(التاترخانية:(۲/۱۱۶) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون فى الجنائز،ط:قديمى)

🗀 ويكره رفع الصوت بالذكر والقرآن وعليهم الصمت وقولهم: كل حى سيموت ونحوذلك خلف الجنازة بدعة. (قوله: ونحو ذلك) كالأذكار المتعارفة . (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۲۰۶،۶۰۷) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز.فصل:فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

🗀 وينبغي لمن تبع جنازة أن يطيل الصمت ويكره رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن وغيرها فى الجنازة...... وفى الظهيرية:فان أراد أن يذكرالله يذكره فى نفسه لقوله تعالىٰ:انه لايجب المعتدين أى المجاهرين بالدعاء.(البحرالرائق: ۲/۱۹۲، كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلوته، ط:سعيد)

مشابہت لازم آتی ہے۔اس لیے اس رواج کو ترک کر دینا ضروری ہے۔

خاموشی اختیار کر کے تعزیت کرنا

موجودہ دور میں حکومتی سطح پر بھی جب کسی کی وفات پر اس کے پسماندگان سے تعزیت کی جاتی ہے تو اس کے لیے چند منٹ کی خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ اسلام میں جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ یہود ونصاریٰ اور غیر مسلموں کا تعزیت کرنے کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ یہود ونصاریٰ اور غیر مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے اس کو ترک کرنا لازم ہے۔(۱)

خاموشی سے سوگ منانا

"خاموشی اختیار کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۶/۱)

خاموشی کے ساتھ جنازہ لے جانا

جنازے کو خاموشی کے ساتھ لے جانے کا حکم ہے، حدیث شریف میں ہے

(۱) عن عبادة بن الصامت أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لايجلس حتى يوضع الميت في اللحد، فكان قائماً مع أصحابه على رأس قبر، فقال يهودي: هكذا نصنع بموتانا، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال: خالفوهم!

(جامع الترمذی:(۱۹۸/۱)ابواب الجنائز،بابماجاء في الجلوس قبل أن توضع،ط:سعید)

(سنن أبي داؤد: ۴۵۲/۲، كتاب الجنائز،باب القيام للجنازة،ط:میر محمد)

(مشكوة المصابيح:ص ۱۴۷، كتاب الجنائز،باب المشي بالجنازة،الفصل الثالث، ط: قديمي)

وعنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من تشبه بقوم فهومنهم.رواه احمد وأبوداؤد. (مشكوة المصابيح:ص ۳۷۵،كتاب اللباس،الفصل الثاني،ط:قديمي)

(المعصم الأوسط للطبراني:۱۷۹/۸ ،رقم الحديث:۸۳۲۷،من اسمه موسیٰ، ط: دار الحرمين قاهرة)

سنن أبي داؤد: ۲۰۳/۲، كتاب اللباس،باب ماجاء في الأقبية،ط:رحمانيه)

کہ جنازہ لے جاتے وقت خاموشی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔(۱)

ختم قرآن تیسرے دن کرنا

میت کے انتقال کے بعد تیسرے دن قرآن مجید ختم کرنے کو لازم سمجھنا اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کو ملامت کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ ورنہ بدعت ہونے کی وجہ سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ملے گا۔(۲)
البتہ دن اور تاریخ اور مہینہ کی تخصیص کے بغیر جب بھی موقع ملے اور جس دن بھی وقت ملے میت کو ثواب پہنچانا درست ہے۔(۳)

---

(۱) عن زيدبن أرقم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عزوجل يحب الصمت عندثلاث، عند تلاوة القرآن، وعندالزحف، وعندالجنازة. (مجمع الزوائد: (۱۳۰/۳) رقم الحديث: ۴۱۲۹، كتاب الجنائز، باب الصمت و التفكر لمن تبع الجنازة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)
(كنز العمال: ۲۵۰/۳، الكتاب الثالث من حرف الهمزة، الباب الاول فى الاخلاق والافعال المحمودة، الصمت، ط: اداره تاليفات اشرفيه)
(فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى: (۲۷۹/۲) رقم الحديث: ۱۸۶۸، حرف الالف، ط: دار الحديث قاهرة)
(۲) وفى البزازية ويكره اتخاذ الطعام فى اليوم الاول والثالث وبعدالأسبوع ونقل الطعام الى القبر فى المواسم، واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقرءة للختم أولقرائة سورة الانعام أوالاخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عندقراءة القرآن لأجل الاكل يكره...وهذه الأفعال كلها سمعة والرياء فيحترز عنها لأنهم لايريدون بها وجه الله تعالىٰ. (الشاميه: (۲/ ۲۴۰) كتاب الصلاة، باب صلوة الجنازة، مطلب: فى كراهة الضيافة من أهل البيت، ط: سعيد)
(بزازيه على هامش الهنديه: ۸۱/۴، كتاب الصلاة، الخامس والعشرون فى الجنائز. نوع آخر: ذهب الى المصلى قبل الجنازة، ط: رشيديه)
(حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص ۶۱۷، ۶۱۸) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط: قديمى)
(۳) فللأنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره عندأهل السنة والجماعة صلاة أوصوماً أوحجاً أوصدقةً أوقرءة للقرآن أوالاذكار أوغيرذلك من انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه =

واضح رہے کہ جو طریقہ سلف سے ثابت نہیں اس کو ثواب سمجھ کر لازم کر لینا جائز نہیں، اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

ختنہ نہیں ہوا

ختنہ کرنا انبیاء کی سنت اور مسلمانوں کی دینی علامت ہے، ختنہ نہ کرنا گناہ ہے۔ پاک ہونے میں شک ہوتا ہے، اور مختلف موذی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے ختنہ کرنا ضروری ہے۔(۲)

= قاله الزيلعي في باب الحج. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:(ص ۶۲۲) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز فصل:في زيارة القبور،ط:قديمي)

الأصل في هذا الباب أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً كان أو صوماً أو صدقةً أو غيرها كالحج وقراء ة القرآن والاذكار،الخ. (عالمگيرى:(۱/۲۵۷) كتاب المناسك،الباب الرابع عشر في الحج عن الغير،ط:رشيديه)

(الشاميه:(۱/۲۴۳) كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في قراء ة للميت واهداء ثوابها له، ط:سعيد)

(۱) تعريف الشمني لها(أي البدعة) بأنها مااحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان،وجعل ديناً قويما وصراطا مستقيماً.(الشاميه: (۱/۵۶۰) كتاب الصلاة،باب الامامة،مطلب:البدعة خمسة اقسام،ط:سعيد)

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:ومن احدث في امرنا هذا ماليس منه فهو رد.

(صحيح البخارى. (۱/۱۷۱) كتاب الصلح،باب اذا اصطلحوا على صلح جور فهورد.)

(مشكوة المصابيح.(ص۲۷) كتاب الايمان،باب الاعتصام بالكتابة والسنة،الفصل الاول، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:الفطرة خمس أو خمس من الفطرة الختان والاستحداد وتقليم الأظفار ونتف الابط وقص الشارب.(الصحيح للمسلم:(۱/۱۲۸) كتاب الطهارة،باب خصال الفطرة،ط:قديمي)

(سنن ابى داؤد. (۲/۱۲۱) كتاب الترجل،باب في أخذ الشارب،ط:ميرمحمد)

(مشكوة المصابيح:(ص ۴۴) كتاب الطهارة،باب السواك،الفصل الاول،ط:قديمي)

قوله صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس فمعناه خمس من الفطرة. وأما لفطرة فقداختلف في المراد بها فقال أبوسليمان الخطابي ذهب أكثر العلماء الىٰ أنها السنة وكذا ذكر جماعة غير الخطابي فقالوا:معناه انها من سنن الانبياء صلوت الله عليهم.(شرح النووى على صحيح المسلم: ۱/۱۲۸، كتاب الطهارة،باب خصال الفطرة،ط:قديمي)=

تاہم اگر کسی مسلمان نے اپنا ختنہ نہیں کرایا تو وہ مسلمان رہے گا، کافر نہیں ہوگا۔ اس لیے ایسے آدمی کو سنت کے مطابق غسل دے کر کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۱)

خدیجہ رضی اللہ عنہا پر جنازہ کی نماز

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنے کا

= والاصل أن الختان سنة كماجاء في الخبر وهومن شعائر الاسلام وخصائصه فلواجتمع أهل بلدة على تركه حاربهم الامام فلايترك الالعذر وعذرشيخ لايطيقه ظاهر.(الدر المختار مع الرد: ٦/ ١٥١، كتاب الحظر والاباحة،مسائل شتي،ط:سعيد)

قال النبي صلى الله عليه وسلم: "عشر من الفطرة قص الشارب،واعفاء اللحية، والسواك، والاستنشاق بالماء،وقص الأظفار،وغسل البراجم،ونتف الابط،وحلق العانة، وانتقاص الماء، يعني الاستجار،قال الراوي،ونسيت العاشرة الاأن تكون المضمضة"...وفيه فوائد جمة تقبله أذهان الناس أشدقبول...والغرلة(القلفة) عضو زائد يجتمع فيها الوسخ ويمنع الاستبراء من البول، وينقص لذة الجماع... (حجة الله البالغة: (١/ ١٨٢) القسم الثاني في بيان أسرار ماجاء عن النبي صلى الله عليه وسلم،مبحث خصال الفطرة ومايتصل بها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي)

(١) فكل مسلم مات بعدالولادة يصلي عليه صغيراً كان أوكبيراً ذكراً كان أوأنثى حراً كان أو عبداً الاالبغاة.وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم:صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع:(١/ ٣١١)كتاب الجنائز،فصل:وأما الكلام في صلوة الجنازة، ط: سعيد)

وهي فرض على كل مسلم مات.خلاأربعة بغاة وقطاع الطريق...اذا قتلوا في الحرب. (الدر المختار: (٢/ ٢١٠)كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط:سعيد)

قتيل وجدفي دارالحرب مختوناً غيرمقصوص شاربه لايصلي عليه لأن من الكفرة من يختتن ولو وجدغيرمختون ولكن مقصوص الشارب يصلي عليه اذليس منهم من يقص الشارب هكذا فتوى شمس الأئمة الحلواني رحمه الله.(تاترخانية:(٢/ ١٣٨)كتاب الصلاة،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،المتفرقات قبيل الفصل الثالث والثلاثون في بيان حكم المسبوق واللاحق.ط:قديمي)

(محيط البرهاني:(٣/ ١١٠)كتاب الصلاة،الباب الثاني والثلاثون في الجنائز،المتفرقات، قبيل الفصل الثالث والثلاثون في بيان حكم المسبوق واللاحق ط:ادارة القرآن)

حکم نہیں آیا تھا اس لئے ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔(۱)

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ معظّمہ میں ہوا اور جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم مدینہ منوّرہ میں آیا۔(۲)

خشک کرنا

میت کو غسل دینے کے بعد اس کی تری کو کپڑے وغیرہ سے خشک کرنے کے بعد کفن پہنایا جائے، تاکہ کفن نہ بھیگے۔(۳)

---

(۱) قال الواقدی : لم تكن شرعت يوم موت خديجة رضي الله عنها ، وموتها بعد النبوة بعشر سنين على الأصح . (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۵۸۰) أحكام الجنائز ، فصل: الصلاة عليه ، ط: قديمی)

عن ابن اسحاق قال : ثم ان خديجة بنت خويلد رضى الله تعالىٰ عنها وأبا طالب ماتا فی عام واحد ، فتتابعت على رسول الله ﷺ المصائب بهلاک خديجة وأبی طالب ، وكانت خديجة وزيرة صدق على الإسلام كان يسكن إليها قلت : بلغنی ان موت خديجة كان بعد موت أبی طالب بثلاثة أيّام ، والله أعلم .

قال الدكتور عبد المعطی قلعجي تحت هٰذا الحديث : ' روى عن حكيم بن حزام أنّها توفيت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنی هاشم من الشعب ، ودفنت بالحجون ، ونزل رسول اللّٰه ﷺ قبرها ، ولم تكن الصلاة على الجنازة شرعت . (التعليق على دلائل النبوة و معرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقی : (۲/ ۳۵۲ ، ۳۵۳) باب وفاة خديجة بنت خويلد زوج رسول الله ﷺ ورضي عنها ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

وقال محمد بن اسحاق: ماتت خديجة رضى الله تعالىٰ وأبو طالب فی عام واحد. (البداية والنهاية: (۳/۱۲۷) فصل فی موت خديجة بنت خويلد رضی الله تعالىٰ عنها ، ط: دار الفكر بيروت)

(۲) شرعت صلاة الجنازة بالمدينة المنوّرة فی السنة الأولىٰ من الهجرة فمن مار بمكّة المشرّفة، لم يصل عليه. (أوجز المسالک شرح مؤطا الإمام مالک : (۴/۱۹۱) كتاب الجنائز ، ط: إدارة تاليفات اشرفية ملتان)

(۳) (وينشف فی ثوب) وفی الرد قوله (وينشف فی ثوب) أی كی لاتبتل أكفانه وهو طاهر كالمنديل الذی يمسح به الحی بحر. (الدر مع الرد (۲/۱۹۷) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی القراءة عند الميت ط سعيد).=

خط سے تعزیت کرنا

اگر کسی مجبوری یا دوری کی بنا پر خود میت کے گھر نہیں آسکتا تو خط وغیرہ کے ذریعہ تعزیت کرلے۔ یہ بھی سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا تھا۔(۱)

خلاف شرع امور سے اجتناب کرنا

"علاج سے مایوس ہو کر خلاف شرع کام کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!

خلفائے راشدین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں شرکت کی

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز میں خلفاء کی شرکت" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۸۶/۲)

= ویندب أن یجفف بدن المیت بعد الغسل حتی لاتبتل أکفانه. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۱/ ۵۰۹) کتاب الصلاة مباحث الجنائز ما یندب أن یکون علیه الغاسل من الصفات ط دار الفکر).

قوله : (ونشف فی ثوب) کیلا تبتل أکفانه وفی الولوالجیة المندیل الذی یمسح به المیت بعد الغسل کالمندیل الذی یمسح به الحی اهـ یعنی انه طاهر. (البحر الرائق (۱۷۳/۲) کتاب الجنائز، ط: سعید).

(حلبی کبیر (ص: ۵۷۹) فصل فی الجنائز ط سهیل اکیڈمی).

(۱) من عزی مصابا فله مثل اجره (قوله من عزی مصابا) أی ولو بغیر موت بالمأتی لدیه أو بالکتابة الیه بما یهون المصیبة علیه ویحمله علی الصبر بوعد الاجر بالدعاء له. (مرقاة المفاتیح (۱۹۳/۴) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الثانی ط رشیدیه).

وعن اسامة بن زید قال: أرسلت ابنة النبی ﷺ الیه: أن ابناً لی قبض فأتنا. فأرسل یقرئ السلام ویقول: ان الله ماأخذ، وله ما أعطی، وکل عنده بأجل مسمی، فلتصبر ولتحتسب ..... الخ الحدیث. (مشکاة المصابیح (ص ۱۵۰) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الاول ط قدیمی).

قوله: (ولتحتسب)...... وهذا الحدیث أصل فی التعزیة ولذا قال الجزری فی الحصن: فاذا عزی أحدا یسلم ویقول: ان الله الخ قال: وکتب ﷺ الی معاذ فی ابن له بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیکم...... الخ. (مرقاة المفاتیح (۱۷۸/۴) کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت الفصل الاول ط رشیدیه).

خنثیٰ

☆......اگر "خنثیٰ" میں مرد ہونے کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: داڑھی نکل آئے یا مرد کی پیشاب گاہ سے پیشاب کرے، یا اس سے کسی عورت کو حمل ہو گیا ہو، تو اس کو مرد سمجھا جائے گا۔ اور اس کو غسل اور کفن وغیرہ تمام احکام میں مرد کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

☆......اور اگر خنثیٰ میں عورت کی علامات زیادہ ہیں، مثلاً: حاملہ ہو گئی، یا پستان ظاہر ہو گئے، یا حیض آنے لگے، یا عورت جیسی پیشاب گاہ سے پیشاب کرے، تو اس کو غسل اور کفن وغیرہ تمام احکام میں عورت کے حکم میں شمار کیا جائے گا۔

☆......اور اگر خنثیٰ دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہو، تو جہاں سے پہلے پیشاب نکلتا ہے اسی کا اعتبار ہو گا۔

☆......اور اگر خنثیٰ کی حالت مشتبہ ہو گئی ہو، کسی وجہ سے مرد یا عورت ہونے کو ترجیح نہ دے سکیں، تو اس کو "خنثیٰ مشکل" کہتے ہیں۔ (یعنی مشکل میں ڈالنے والا کہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ مرد ہے یا عورت)(۱)

---

(۱) وهو ذو فرج و ذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا فان بال من الذكر فغلام وان بال من الفرج فانثى وان بال منهما فالحكم للأسبق وان استويا فمشكل ولاتعتبر الكثرة) خلافا لهما هذا قبل البلوغ (فان بلغ وخرجت لحيته أو وصل الى امرأة أو احتلم) كما يحتلم الرجل (فرجل وان ظهر له ثدى أو لبن أو حاض أو حبل أو أمكن وطوه فامرأة وان لم تظهر له علامة أصلا أو تعارضت العلامات فمشكل) لعدم المرجح. (الدر المختار مع الرد (۲/۷۲۷، ۷۲۸) كتاب الخنثى، ط: سعيد).

(عالمگيرى (۲/۴۳۷، ۴۳۸) كتاب الخنثى، الفصل الاول فى تفسيره ووقوع الاشكال فى حاله، ط: رشيدية).

(المحيط البرهانى (۲۳/۴۵۴) كتاب الخنثى الفصل الاول فى تفسير ووقوف الاشكال فى حاله ط ادارة القرآن).

☆......اگر ’’خنثیٰ مشکل‘‘ چار سالہ ہے یا اس سے کم عمر کا ہے تو اس کو عورت بھی غسل دے سکتی ہے مرد بھی۔ اور اگر چار سال سے زائد ہو تو نہ مرد غسل دے سکتا ہے اور نہ عورتیں، بلکہ اس کو تیمم کرایا جائے گا۔(۱)

خنثیٰ کی امامت

جنازہ کی نماز میں بھی خنثیٰ کی امامت جائز نہیں ہے۔(۲)

خنثیٰ کے جنازہ میں کون سی دعا پڑھے؟

اگر خنثیٰ بالغ ہے تو جنازہ کی نماز میں تیسری تکبیر کے بعد بالغ میت کی دعا

---

(۱) ويمم الخنثى المشكل لو مراهقا والا فكغيره فيغسله الرجال والنساء.

(قوله مراهقا) المراد به هنا من بلغ حد الشهوة كما يعلم مما بعده. (قوله والا فكغيره) أى من الصغار والصغائر، قال فى الفتح: الصغير والصغيرة اذا لم يبلغا حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء وقدره فى الاصل بان يكون قبل أن يتكلم اهـ.(الدر مع الرد (۲/ ۲۰۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى حديث كل سبب ونسب منقطع الاسببى ونسبى، ط: سعيد).

🗀 وكذا الخنثى المشكل ييمم فى ظاهر الرواية.قوله: وكذا الخنثى المشكل) أى ولو مراهقا والا فهى كغيره فيغسله الرجال والنساء در. (مراقى الفلاح (ص : ۵۷۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط قديمى).

🗀 والخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولا امرأة ولم يغسلها رجل ولا امرأة وييمم وراء ثواب كذا فى الزاهدى. (عالمگیری (۱/ ۱۶۰) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين، ط: رشيدية).

(۲) ولا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثى وصبى مطلقا ولو فى جنازة. (الدر المختار (۲/ ۵۷۶، ۵۷۷) كتاب الصلاة باب الامامة قبيل، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده؟ ط: سعيد).

🗀 ولا يجوز للرجال أن يقتدوا بامرأة أو خنثى أو صبى مطلقا ولو فى جنازة أو نفل فى الأصح. (اللباب فى شرح الكتاب (۱/ ۹۱) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قديمى).

🗀 (عالمگیری (۱/ ۸۵) كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشيدية).

پڑھے اور اگر نابالغ ہے تو بچی والی دعا پڑھے۔(۱)

خنثیٰ مشکل کسی میت کو غسل نہ دے

''خنثیٰ مشکل''، یعنی جس کی جنس کا تعین نہ کیا جا سکے، جو مکلّف یا بالغ ہونے کے قریب ہو، وہ کسی مرد یا عورت میت کو غسل نہ دے۔ اور کوئی مرد یا عورت ایسے خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دے۔ بلکہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کو تیمم کرا دیں۔(۲)

خنثیٰ مشکل کی نماز جنازہ

☆خنثیٰ مشکل اگر بالغ ہے تو عام طور پر جنازہ کی نماز جس طرح پڑھی جاتی ہے اسی طرح پڑھی جائے گی کیونکہ مرد و عورت کی جنازہ کی نماز کی دعا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

☆اور اگر نابالغ ہے تو لڑکی والی دعا پڑھے ''خنثیٰ کے جنازہ میں کون سی دعا

(۱) وحاصله أنه كالأنثى في جميع الأحكام الا في مسائل،لايلبس حريرا ولاذهبا ولافضة، ولايتزوج من رجل،ولايقف في صف النساء،ولاحد بقذفه،ولايخلوا بامرأة ،ولايقع عتق ولاطلاق علقا علىٰ ولادتها انثى به ولايدخل تحت قوله: كل أمة.(الأشباه والنظائر،(۳/ ۳۷۹) احكام الخنثى المشكل،ط:ادارة القرآن)

(۲) ولو مات قبل ظهور حاله لم يغسل ويمم بالصعيد) لتعذر الغسل (ولايحضر) حال كونه مراهقاً (غسل ميت ذكر أو أنثى.

قوله: (ولايحضر) أى لايغسل رجلا ولاامرأة نهاية ومعراج،واخراج التقليد بالمراهق لكونه بعد البلوغ لايبقى مشكلا غالباً.،(الدرمع الرد (۶/ ۷۳۰) كتاب الخنثى، ط: سعيد).

▭ ولايحضر بعد ما راهق غسل رجل ولاامرأة لاحتمال الحالين. (مجمع الانهر (۴/ ۴۷۰) كتاب الخنثى، ط: دار الكتب العلمية).

▭ والخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولا امرأة ولم يغسلها رجل ولا امرأة وييمم وراء ثواب.(عالمگیری (۱/ ۱۶۰) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الثالث فى التكفين ط رشيدية).

▭ الحنفية قالوا: الخنثى المشكل المكلف أو المراهق لايغسل رجلا ولاامرأة ولا يغسله رجل ولاامرأة وانما ييمم وراء ثوب. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۵۲۰) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز حكم النظر الى عورة الميت ولمسها وتغسل الرجال والنساء وبالعكس، ط: دار الفكر).

پڑھے؟" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

خنثیٰ مشکل میت

خنثیٰ مشکل میت کو غسل نہ دیا جائے، بلکہ تیمّم کرا کر عورتوں کی طرح پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، مگر ریشم نہ ہو، اور زعفران کا رنگا ہوا نہ ہو۔(۱)

خنثیٰ نابالغ کے جنازہ میں کون سی دعا پڑھے؟

اگر خنثیٰ نابالغ ہے اور اس کی شناخت نہیں ہو سکتی کہ لڑکا ہے یا لڑکی، تو اس کے جنازہ کی نماز میں اختیار ہے، چاہے لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی۔(۲)

---

(۱) الخنثى المشكل المراهق لايغسل رجلا ولاامرأة ولا يغسلها رجل ولاامرأة وييمم وراء ثوب...... والخنثى يكفن كماتكفن المرأة احتياطا ويجتنب الحرير والمعصفر والمزعفر. (عالمگیری (۱/۱۶۰، ۱۶۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيدية).

(حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۵۷۹) كتاب الصلاة، با أحكام الجنائز، ط: قديمى).

(البحر الرائق (۲/۱۷۷) كتاب الجنائز ط سعيد).

(۲) (فتاوىٰ دار العلوم ديوبند (۵/ ۳۰۱) كتاب الجنائز ،فصل خامس! نماز جنازه،ط: دار الاشاعت كراچى)

(احسن الفتاوىٰ (۴/ ۲۱۲) باب الجنائز ،خنثىٰ نابالغ پر نماز جنازه كى دعا)

وان كان غير مكلف يقول...... اللهم اجعله لنا فرطاً اللهم اجرا وذخرا اللهم اجعله لنا شافعامشفعاً (حلبى كبير (ص: ۵۸۷) فصل فى الجنائز ،ط، سبيل اكيڈمى)

و سننها أربع...... والرابع من السنن الدعاء للميت... بعد التكبيرة الثالثة ولا يتعين له أى الدعاء (شئ) سوى كونه بأمور الاخرة ، (مراقى الفلاح مع حاشيه الطحطاوى : (ص: ۵۸۳، ۵۷۵)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

وروى مثله سفيان فى جامعه عن الحسن قال: والظاهر أنه يدعو بهذه الألفاظ الواردة فى هذه الأحاديث سواء كان الميت ذكرا أو أنثى ولايحول الضمائر المذكورة الى صيغة التأنيث اذا كانت الميت أنثى لأن مرجعها الميت وهو يقال على الذكر والأنثى اهـ . (تحفة الأحوذى (۴/ ۹۱) ابواب الجنائز ،باب مايقول فى الصلاة على الميت، ط: قديمى).

(فقه السنة (۱/ ۳۴۵) الجنائز، الصلاة على الميت، موضع هذه الأدعية، ط: دار ابن كثير)

خواب میں مردہ جو کچھ بتائے وہ سچ ہے

''مردہ خواب میں جو کچھ بتائے وہ سچ ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۶/۲)

خواب میں میت کا نظر آنا

''روح کا گھر میں آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۹۲/۱)

خودکشی کرنے والا

☆......خودکشی کرنے والے کو بھی غسل دیا جائے گا۔ اور جنازہ کی نماز بھی پڑھی جائے گی۔ البتہ حاکمِ وقت، خطیب یا اور کوئی بڑا آدمی جنازہ کی نماز نہ پڑھائے، بلکہ کوئی عام مسلمان جنازہ کی نماز پڑھائے۔

واضح رہے کہ بڑا عالم یا کوئی بڑی شخصیت اس کے جنازہ کی نماز پڑھ تو سکتے ہیں، لیکن خود جنازہ کی نماز نہ پڑھائیں، تاکہ لوگوں کو اس غلط حرکت کے بارے میں سبق ملے۔ (۱)

---

(۱) ومن قتل نفسه عمداًيغسل و يصلى عليه على المفتى به عندالحنفيه وعندالشافعيه وان كان اعظم وزراًمن قاتل غيره لأنه فاسق غير ساع فى الارض بالفساد وان كان باغياعلى نفسه كسائر فساق المسلمين ورای قوم كأبى يوسف وابن الهمام انه لايصل عليه لما فى صحيح المسلم انه عليه السلام أتى برجل قتل نفسه فلم يصلى عليه........وقال المالكيه ايضاً:و ينبعى لأهل الفضل ان يجتنبواالصلاة على المتبدعة ومظهرى الكبائرردعاً لامثالهم،(الفقه الاسلامى: (۲/ ۱۵۰۹) المبحث الثامن ،صلاةالجنازةواحكام الجنائز،الفرض الثالث الصلاةعلى الميت اولاًحكم الصلاة على الميت،ط:مكتبة الرشيديه)

🗁 من قتل نفسه ولوعمدا يغسل ويصلى عليه به يفتى وان كان اعظم وزراًمن قاتل غيره ورجح الكمال قول الثانى بما فى مسلم ''انه عليه السلام اتى برجل قتل نفسه فلم يصل عليه''.... قوله: ررجح الكمال قول (الثانى الخ)أى قول أبى يوسف انه يغسل ولا يصل عليه......قال فى البحر: فقد اختلف التصحيح ،لكن تأيد الثانى بالحديث ،اقول :قد يقال لا دلالة فى الحديث على ذلک لانه ليس فيه سوى انه عليه الصلاة والسلام لم يصل عليه،فالظاهر أنه امتنع زجراً لغيره =

☆......کفار اور ان کے معاونین کے خلاف جو مجاہدین خودکش حملہ (فدائی حملہ) کرتے ہیں، وہ شہید ہیں، ان کے جنازہ کی نماز بڑے عالم یا کوئی بڑی شخصیت پڑھا سکتی ہے۔(۱)

خودکشی کرنے والے کی توبہ

امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: خودکشی کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: یہ ایک ایسا دروازہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے کھول رکھا ہے، تم اسے بندمت کرو! سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت اور کیسا عظیم احسان ہے!

خوشبو پھیلنا قبر سے

''مشک کی خوشبو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۹۳)

= عن مثل هذا الفعل ، كما امتنع عن الصلاة على المديون ولا يلزم من ذلک عدم صلاة احد من الصحابة، اذلا مساواة بين صلاته و غيره . (الدالمختارمع الرد: (۲/۲۱۱، ۲۱۲) کتاب الصلاة، باب صلوٰة، صلوٰة الجنائز ،مطلب :هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ط:سعيد)

قال القاضی :مذهب العلماء كافة الصلوٰة علىٰ كل مسلم و محدود و مرحوم و قاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالک: أن الامام يجيب الصلوٰة على مقتول فی محدود وأن اهل الفضل لا يصلون على الفساق زجراًلهم (شرح النووی على مسلم :(۱/۳۱۴)،قبيل كتاب الزكوٰة ،ظ:قديمی)

(۱) وليس من أهلک نفسه فی طاعة الله ظالماً ولامتعدياً وقد اجمعوا على جواز تقحم المهالک فی الجهاد . (فتح الباری لابن حجر : (۱۲/۳۱۶) كتاب الاكراه،باب من اختار الضرب والقتل والهوان ،ط:دارالمعرفة بيروت.)

🗁 فاما اذا كان فی تلف نفسه منفعة عائدة على الدين فهذا مقام شريف مدح اللّٰه به أصحاب النبی صلى الله عليه وسلم فی قوله:ان الله اشترىٰ من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون فی سبيل الله فيقتلون ويُقتلون''وقال:ولاتحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله أمواتاً بل أحياء عندربهم يرزقون''وقال:ومن الناس من يشری نفسه ابتغاء مرضات الله''فی نظائر ذالک من الآی التی مدح الله فيها من بذل نفسه لله .(أحكام القرآن للجصاص،(۱/۳۲۸)سورة البقرة،باب فرض الجهاد،ط:داراحياء التراث العربی بيروت)

🗁 الجامع لأحكام القرآن للقرطبی(۲/۳۶۴)سورة البقرة،ط:دارعالم الكتب رياض.)

خودکشی کرنے والے کے جنازہ کی نماز

خودکشی کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور بہت بڑا جرم ہے۔ اور ایسا آدمی فاسق ہے، کافر نہیں ہے۔ اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ البتہ مقتدا اور ممتاز افراد اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، بلکہ عام لوگ جنازہ کی نماز پڑھیں، تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو۔(۱)

خودکشی کرنے والے کے لیے ایصالِ ثواب کرنا

''خودکشی کرنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

خودکشی کرنے والے کے لیے مغفرت کی دعا کرنا

خودکشی کرنے والا فاسق ہے۔ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ لیکن کافر نہیں ہے۔

(۱) ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عندالحنفية، وعندالشافعية وان كان اعظم وزراً من قاتل غيره لأنه فاسق غيرساع فى الأرض بالفسادوان كان باغياً على نفسه كسائر فساق المسلمين...... وقال المالكية ايضاً: وينبغى لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهر الكبائر ردعاً لامثالهم. (الفقه الاسلامى داولته: (ص: ۴۸۲، ۴۸۳) المبحث الثامن صلاة الجنازة، أحكام الجنازة، الفرض الثالث: الصلاة على الميت، حكم الصلاة على الميت، ط: مكتبة الرشيدية)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عندالحنفية، وعندالشافعية وان كان اعظم وزراً من قاتل غيره ورجح الكمال قول الثانى لمافى مسلم "أنه عليه الصلاة والسلام أتى برجل قتل نفسه فلم يصلى عليه... قوله: ورجح الكمال قول الثانى) أى قول أبى يوسف أنه يغسل ولايصلى عليه.... قال فى البحر: فقد اختلف التصحيح لكن تائيد الثانى بالحديث. أقول: قد يقال: لادلالة فى الحديث على ذلك لأنه ليس فيه سوى أنه عليه الصلاة والسلام لم يصلى عليه فالظاهر أنه امتنع زجراً لغيره عن مثل هذا الفعل، كماامتنع عن الصلاة على المديون ولايلزم من ذلك عدم صلاة من الصحابة، اذ لامساواة بين صلاته وصلاة غيره. (الدرالمختار مع الرد: (۲/ ۲۱۱، ۲۱۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)

قال القاضى: مذهب العلماء كافة الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولدالزنا وعن مالك: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول فى محدود وان أهل الفضل لايصلون على الفساق زجرا لهم. (شرح النووى على المسلم (۱/ ۳۱۴) قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمى).

گناہ گار مسلمان؛ ہے اس لیے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔(۱)

خوشبو لگانے کے اعضاء

میت کے سر، داڑھی، پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں، دونوں آنکھوں، دونوں کانوں اور دونوں بغلوں کے نیچے خوشبو لگانا مستحب ہے۔اور کافور کا خوشبو ہونا بہتر ہے۔(۲)

خیرات کرنا

مرنے والے کے لیے خیرت کرنے کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر میت نے

---

(۱) والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر لالكل المؤمنين كل ذنوبهم . (الدر المختار على الرد (۱/۵۲۲،۵۲۳) كتاب الصلاة باب صفة الصلاة مطلب فى الدعاء المحرم ط سعيد).

▭ والحق انه يكون عاصيا بالدعاء للكافر بالمغفرة غير عاص بالدعاء بالمغفرة لجميع المؤمنين. (البحر الرائق (۱/۳۳۰،۳۳۱) كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر...... الخ ط سعيد).

▭ (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص ۲۷۲) كتاب الصلاة باب شروط الصلاة فصل فى بيان سننها، ط:قديمى).

(۲) (ويجعل الحنوط) وهو عطر مركب من أشياء طيبة ولابأس بسائر أنواعه غير الزعفران والورس للرجال (على رأسه ولحيته)قوله : على رأسه ولحيته) وسائر جسده كمافى الجوهرة. (حاشية الطحطاوى على المراقى (ص: ۵۷۱) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز، ط :قديمى).

▭ (الجوهرة النيرة (۱/۱۲۶) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز ط قديمى).

▭ فاذا وضع مقمصا عليه وضع حينئذ الحنوط فى رأسه ولحيته وسائر جسده. (فتح القدير (۲/۷۴) كتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة ،فصل فى الغسل، ط: رشيدية).

▭ رابعها أن تطيب رأس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب ، بشرط أن لايكون الطيب زعفران وأن يوضع الطيب على الاعضاء التى يسجد عليها وهى الجبهة و الأنف واليدان والركبتان والقدمان وكذلك يوضع الطيب على عينيه واذنيه وتحت ابطيه والأفضل أن يكون الطيب كافورا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، تطييب رأس الميت ولحيته ،ط: دارالفكر بيروت).

زندگی میں خیرات کرنے کی وصیت کی ہے اور ترکہ بھی چھوڑا ہے تو میت کے کفن دفن کا خرچہ اور قرض ادا کرنے کے بعد جو کچھ باقی رہے گا، اس کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصے سے وصیت کے مطابق خیرات کی جائے گی۔ اور یہ وارثوں پر لازم ہے۔ اور باقی دو حصے وارثوں میں شریعت کے قانون کے مطابق تقسیم ہوں گے۔

اور اگر میت نے ایک تہائی سے زیادہ خیرات کرنے کی وصیت کی ہے تو ایک تہائی سے زائد میں ورثاء کی اجازت ضروری ہوگی۔ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب مل کر اجازت دے دیں تو زائد میں وصیت نافذ ہوگی، ورنہ زائد میں نافذ نہیں ہوگی۔

اور اگر میت نے زندگی میں خیرات کرنے کی وصیت نہیں کی تو انتقال کے بعد پورا ترکہ میت کی ملک سے خارج ہو کر ورثاء کی ملک میں آ جائے گا۔ اس صورت میں وارثوں کو اختیار ہوگا جس قدر چاہیں خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچا دیں۔ لیکن اگر کوئی وارث نابالغ ہے تو اس کے حصے سے صدقہ خیرات کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

خیر سے خالی زمانہ

''روح کا بدن سے نکل جانا بہتر ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۹۰)

---

(۱) وتجوز بالثلث للأجنبی) عند عدم المانع (وان لم یجز الوارث ذلک لاالزیادة علیه الا أن تجیز ورثته بعد موته .... وهم كبار .(الدرالمختار (۶/۶۵۰، ۶۵۱) كتاب الوصایا، ط: سعید).

وهی مستحبة بما دون الثلث ان كان الورثة أغنياء أو يستغنون بأنصبائهم ولا يصح بما زاد على الثلث ولالقاتله مباشرة ولا لوارثة الا باجازة الورثة.قوله: الا باجازة الورثة) فی الصور الثلاث وهم كبار عقلاء.(الدرالمنتقیٰ مع مجمع الأنهر(۴/۴۱۸) كتاب الوصایا،ط:دارالكتب العلمیة بیروت)

ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقی بعد الدين) أی ثم يبدأ بوصيته أی بتنفيذه من ثلث مابقی بعدالتجهيز والدين وفی أكثر الثلث لايجوز الا باجازة الورثة على مامر ثم يقسم الدين الباقی بين ورثته.(مجمع الانهر (۴/۴۹۵) كتاب الفرائض، ط :دارالكتب العلمیة).

ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقی بعد الدين ثم يقسم الباقی بين ورثته. (السراجی (ص: ۳) ط: قدیمی).

د

داشتہ

غیر مسلمہ داشتہ عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو، اور مر جائے تو اس بچہ کے جنازہ کی نماز پڑھ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔(۱)

دائی کا پیشہ کرنے والوں کی نماز جنازہ

بعض علاقوں مین دائی کا پیشہ کرانے والوں کو ذلیل قوم سمجھا جاتا ہے، حالانکہ وہ ذلیل نہیں ہیں۔(۲)

---

(۱) ورأيت في فتاوى الشهاب الشلبي قال واقعة الفتوى في زماننا مسلم زنا بنصرانية فأتت بولد فهل يكون مسلماً ؟ أجاب بعض الشافعية بعدمه وبعضهم باسلامه. وذكر ان السبكي نص عليه وهو غير ظاهر فان الشارع قطع نسب ولد الزنى وبنته من الزاني تحل له عندهم فكيف يكون مسلما. وأفتى قاضي القضاة الحنبلي باسلامه ايضا وتوقفت عن الكتابية فانه وان كان مقطوع النسب عن ابيه حتى لايرثه فقد صرحوا عندنا بانه بنته من الزنى لاتحل له وبأنه لايدفع زكاته لابنه من الزنى ولاتقبل شهادته له ... قلت: ويظهر لي الحكم بالاسلام للحديث الصحيح "كل مولود يولد على الفطرة حتى يكون ابواه هما اللذان يهودانه أو ينصرانه." (الشامية (۳/۱۹٦،۱۹۷) كتاب النكاح باب نكاح الكافر مطلب الولد يتبع خير الأبوين دينا ط سعيد).

قال ابن شهاب: يصلى على كل مولود متوفى وان كان لغية من أجل انه ولد على فطرة الاسلام يدعي أبواه الاسلام أو أبوه خاصة وان كانت أمه على غير الاسلام ... فان اباهريرة كان يحدث قال النبي ﷺ: ما من مولود الايولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه. (صحيح البخاري (۱/۱۸۱) كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه، ط: قديمي).

ذكر معناه: قوله: يصلى على كل مولود متوفى ... فالمراد منه وان كان المولود لكافرة أو زانية يصلى عليه اذا مات اذا كان ابواه مسلمين أو أبوه مسلم فقط. (عمدة القاري (۲/۲۴۴) كتاب الجنائز، باب اذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه ؟ ط: دار الفكر).

(۲) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوة باب الجنائز، فصل: الكلام في صلوة الجنازة. ط سعيد).=

ایسے لوگ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ کیونکہ یہ باغی اور ڈاکو وغیرہ نہیں ہیں۔(١)

دائیں کروٹ پر میت کو قبر میں لٹانا

"میت کو قبر میں دائیں کروٹ پر لٹانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(٢/٣٤٥)

دب کر مر گیا

جو شخص دیوار کے نیچے دب کر مر گیا، یا آگ میں جل کر مر گیا، غسل اس کو بھی

= وهی فرض على كل مسلم مات خلا)أربعة (بغاة وقطاع الطريق..الخ. (الدرالمختار مع الرد: (٢/ ٢١٠) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط: سعيد).

(عالمگیری (١/ ١٦٣) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيدية).

(١) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم أخو المسلم لايظلمه ولايخذله ولايحقره التقوى ههنا ويشير الى صدره ثلث مرار بحسب امرء من الشر أن يحقر اخاه المسلم كل مسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه. (مشكاة المصابيح (ص: ٤٢٢) كتاب الآداب باب الشفقة والرحمة على الخلق، الفصل الاول، ط: قديمى).

(الصحيح للمسلم (٢/ ٣١٧) كتاب البر والصلة ،باب تحريم الظلم والتجسس والتنافس والتناجس ونحوها ط قديمى).

(ولايحقره) ..... أى لايحتقره بذكر المعايب وتنابز الالقاب والاستهزاء والسخرية اذارآه رث الحال أو ذا عاهة فى بدنه أو غير لائق فى محادثته .....التقوى ههنا) وقال المظهر: يعنى لايجوز تحقير المتقى من الشرك والعاصى والتقوى محله القلب وماكان محله القلب يكون مخفيا عن أعين الناس واذا كان مخفيا فلايجوز لأحد أن يحكم بعدم تقوى مسلم حتى يحقره ويحتمل أن يكون معناه محل التقوى هو القلب فمن كان فى قلبه التقوى فلايحقر مسلما لأن المتقى لايحقر المسلم . قال الطيبى: والقول الثانى أوجه والنظم له أدعى لأنه ﷺ انما شبه المسلم بالأخ لينبه على المساواة وان لايرى أحد لنفسه على أحد من المسلمين فضلا ومزية ويحب له ما يحب لنفسه، ومراعاة هذه الشريطة أمر صعب لأنه ينبغى أن يسوى بين السلطان وأدنى العوام وبين الغنى والفقير وبين القوى والضعيف والكبير والصغير ولا يتمكن من هذه الخصلة الا من امتحن الله قلبه للتقوى وأخلصه من الكبر والغش والحقد. (مرقاة المفاتيح (٩/ ١٧٠) كتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على الخلق ،الفصل الاول، ط: رشيدية).

دیا جائے گا۔ ہاں اگر غسل دینے سے کھال وغیرہ گر جانے یا جسم بگڑنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرا دیا جائے گا۔(۱)

دب کر مرنے والے کے جنازے کی نماز

جو شخص کسی دیوار یا عمارت کے نیچے دب کر مر جائے اور نعش بھی مل جائے یا کسی بلند جگہ سے نیچے گرے، اور بدن کا اکثر حصہ محفوظ ہو تو اس کو باقاعدہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا چاہیے۔(۲)

---

(۱) ویقوم التیمم مقام غسل المیت عندفقد الماء أو تعذر الغسل کأن مات حریقا ویخشی أن یتقطع بدنہ اذا غسل بذلک أو بصب الماء علیہ بدون ذلک أما ان کان لایتقطع بصب الماء فلایتیمم بل یغسل بصب الماء بدون ذلک. (کتاب الفقہ علی مذاہب الأربعة (۵۰۴/۱) کتاب الصلاة مباحث الجنائز شروط غسل المیت ط دارالفکر).

ولو کان المیت متفسخا یتعذر مسحہ کفی صب الماء علیہ. (عالمگیری (۱۵۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز الفصل الثانی فی الغسل ط رشیدیة).

(تاتارخانیہ: (۱۰۴/۲) کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز فی بیان کیفیة الغسل، ط: قدیمی).

والمنتفخ الذی تعذر مسہ یصیب علیہ الماء. (مراقی الفلاح (ص ۵۶۹، ۵۷۰) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

ان عدم الماء ییمم المیت لقول اللہ تعالیٰ فلم تجدوا ماء فتیمموا ولقول رسول اللہ ﷺ: جعلت لی الارض مسجدا وطھورا .... وکذلک لوکان الجسم بحیث لو غسل لتھری. (فقہ السنة (۳۳۶/۱) الجنائز التیمم للمیت عن العجز علی الماء، ط: دارابن کثیر دمشق بیروت).

(۲) ولووجدأکثر البدن أونصفہ مع الرأس یغسل ویکفن ویصلی علیہ.(عالمگیری: ۱/ ۱۵۹، کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل،ط:رشیدیہ)

ولووجدالأکثرمنہ غسل لأن للأکثرحکم الکل.(بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱،کتاب الجنائز، فصل: وأماشرائط وجوبہ،ط:سعید)

وجدرأس آدمی)أواحدشقیہ(لایغسل و لایصلی علیہ)بل یدفن الاأن یوجدأکثر من نصفہ ولو بلارأس. (الدرالمختار مع الرد: ۱۹۹/۲ ،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی حدیث "کل سبب ونسب منقطع الاسبی ونسبی"ط:سعید)

درخت قبرستان سے ختم کرنا

''سبز گھاس قبرستان سے ختم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۱۹)

درخت لگانا

☆......اگر قبرستان میں خالی اور فارغ زمین موجود ہے اور اس میں درخت لگانے سے میت دفن کرنے میں کوئی خلل نہ ہو تو قبرستان کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے درخت لگانا جائز ہوگا۔(۱)

اور ان درختوں کی خرید وفروخت جائز ہوگی۔ پھل اور درخت کی قیمت قبرستان کے کام میں لگائی جائے گی۔(۲)

☆......واضح رہے کہ قبرستان کی خالی جگہ میں درخت لگانا اس وقت جائز ہوتا ہے جب کہ درخت لگانے اور ان کی حفاظت کرنے اور پھلوں کے توڑنے اور

(۱) ويجوز للمستاجر غرس الأشجار والكروم فى الأرض الموقوفة،اذا لم يضر بالأرض بدون صريح الاذن من المتولى.(الشامية:(۴/۴۵۴)كتاب الوقف،مطلب:للمستاجر غرس الشجر، ط: سعيد)

(البحر الرائق:(۵/۲۲۱)كتاب الوقف، ط:سعيد)

(فتاوى التنقيح الحامدية : (۲/۱۸۹)كتاب الوقف،الباب الثانى فى احكام استحقاق أهل الوقف الخ، فى الغرس بلااذن الناظر،ط:مكتبه امداديه)

(۲) مقبرة عليها أشجار غظيمة فهذا على وجهين...وفى القسم الثانى الحكم فى ذلك الى القاضى ان رأى بيعها وصرف ثمنها الى عمارة المقبرة فله ذلك، (عالمگيرى (۲/ ۴۷۳، ۴۷۴) كتاب الوقف،الباب الثانى عشر فى الرباطات والمقابر الخ،مطلب:الكلام على الأشجار فى المقبرة وغيرذلك،ط:رشيديه)

(المحيط البرهانى(۹/۱۴۷)كتاب الوقف،الفصل الثالث العشرون فى المسائل تعود الى الأشجار التى فى المقبر وأرضى الوقف وغيرذلك، ط:ادارة القرآن)

(تاترخانية:۵/۵۹۲،كتاب الوقف،الفصل الثالث والعشرون فى المسائل التى تعود الى الأشجار التى فى المقابر،ط:قديمى)

اس کے متعلقہ کاموں میں قبروں کو روندا نہ جائے اور ان کی حرمت کو پامال نہ کیا جائے ورنہ جائز نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور درخت لگانے کے لیے قبرستان کے فنڈ سے رقم لگانا اس وقت جائز ہوگا، جبکہ تجربے کی بنا پر نفع کی امید ہو، ورنہ جائز نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف جنازہ کے ساتھ پڑھنا

''جنازہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۷۲/۱)

درود شریف کی برکت

حفص بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوزرعہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان میں فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ان سے پوچھا کہ کس عمل سے آپ کو یہ درجہ ملا؟ کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے

---

(۱) عن ابی المرثد الغنوی قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لاتجلسوا علی القبور ولاتصلوا الیہا. (جامع الترمذی: ۲۰۳/۱، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور، الخ، ط: قدیمی)

وعن جابر قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أن تجصص القبور، وأن یکتب علیہا، وأن توطأ. (مشکوۃ المصابیح: (ص: ۱۴۸) کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

قولہ: وأن توطأ) أی بالأرجل لما فیہ من الاستخفاف. (مرقاۃ المصابیح (۱۶۶/۴) کتاب الجنائز، باب دفن المیت الفصل الثانی، ط: رشیدیہ)

ویکرہ أن یوطأ علی القبر.. یعنی بالرجل. أو یقعد أو یقضی حاجتہ. (تاتر خانیہ: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع.... نوع آخر: من ھذا الفصل فی القبر الدفن، ط: قدیمی)

(۲) وانما یحل للمتولی الاذن فیما یزید الوقف بہ خیراً. (الشامیۃ: ۴۵۴/۴، کتاب الوقف، مطلب: انما یحل للمتولی الاذن فیما یزید الوقف بہ خیراً، ط: سعید)

(البحر الرائق: ۲۲۱/۵، کتاب الوقف، ط: سعید)

(فتاوی التنقیح الحامدیۃ: (۱۸۹/۲) کتاب الوقف، الباب الثانی فی احکام استحقاق أھل الوقف ال[illegible] غرس بلااذن الناظر، ط: مکتبہ امدادیہ)

دس لاکھ حدیثیں لکھیں، اور ہر حدیث میں لکھتا تھا" عن النّبیّ ﷺ " اس درود کی برکت سے اللہ نے مجھے یہ مرتبہ بخشا۔(۱)

دعا کرنا

جنازہ کی نماز خود دعا ہے، اور اس میں میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ہی اصل ہے۔ جنازہ کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا قرآن وسنت، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمۂ مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مکروہ وممنوع اور بدعت ہے۔ ہاں انفرادی طور پر ہاتھ اٹھائے بغیر دل دل میں دعا کرنا جائز ہے۔(۲)

دعا کے بجائے سورت پڑھی جنازہ کی نماز میں

اگر کسی نے جنازہ کی نماز میں دعا کے بجائے "قل ھو اللہ احد" اور "انا اعطینا" سے نماز پڑھا دی تو جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن ایسا کرنا بُرا ہے۔

---

(۱) وأخرج عن حفص بن عبد اللہ ، قال : رأیتُ أبا زرعة فی النوم بعد موتہ ، یصلی فی السماء الدنیا بالملائکة ، قلت : بم نلت ھذا ؟ قال : کتبت بیدی الف الف حدیث ، أقول فیھا : عن النّبیّ ﷺ وقد قال النبیّ ﷺ : " من صلی علیّ صلاة صلی اللہ علیہ بھا عشرًا " . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص: ۳۶۱) باب فی نبذ من أخبار من رأی الموتٰی فی منامہ وسألھم عن حالھم فأخبروہ ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

(۲) لایقوم بالدعاء فی قراء ة القران لأجل المیت بعد صلاة الجنازة. (خلاصة الفتاوی (۱/ ۲۲۵) کتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز نوع آخر اذا اجتمعت الجنائز ط المکتبہ الرشیدیہ).

ولایدعو للمیت بعد صلاة الجنازة لانہ یشبہ الزیارة فی صلاة الجنازة.(مرقاة المفاتیح (۴/ ۱۴۹) کتاب الجنائز باب المشی بالجنازة والصلاة علیھا).

(بزازیہ علی ھامش الھندیہ (۴/ ۸۰) کتاب الصلاة، الخامس والعشرون فی الجنائز، قبیل نوع آخر ذھب الی المصلی قبل الجنازة الخ ط رشیدیہ).

کیونکہ جنازہ کی نماز میں قرآن کریم کی آیتوں اور سورتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ آئندہ ایسے آدمی کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ اور جنازہ کی نماز کو ثنا، درود شریف اور دعا سے ادا کرنا چاہیے۔(۱)

دعا یاد نہیں

☆......جن لوگوں کو جنازہ کی نماز کی دعا یاد نہیں ہے، وہ لوگ جلد از جلد جنازہ کی نماز کی دعا یاد کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک دعا یاد نہ ہو تب تک تینوں تکبیروں کے بعد "اللّٰهمّ اغفرلنا" پڑھیں، جنازہ کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن دعا کی سنت حاصل نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو قرأ الفاتحة فيها بنية الدعاء فلا بأس به وان قرأها بنية القراء ة لايجوز لانها محل الدعاء دون القراء ة ولم يعين المصنف الدعاء لانه لاتوقيت فيه سوى انه بأمور الآخرة وان دعا بالمأثور فما أحسنه وأبلغه. (البحر الرائق (۱۸۳/۲) كتاب الجنائز فصل السلطا أحق لصلوته ط سعيد).

🗀 وصلاة الجنازة أربع تكبيرات فيكبر للافتتاح ويقول سبحانک الخ ثم يكبر أخرى ويصلى على النبى ﷺ ثم يكبر أخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين وليس فيها دعاء مؤقت...... فان كان لايحسن يأتى بأى دعا شاء...... ولايقرأ فيها القران ولو قرأالفاتحة بنية الدعاء فلابأس به وان قرأها بنية القراء ة لايجوز لانه محل الدعاء دون القراء ة. (عالمگیری (۱۶۴/۱) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه).

🗀 ولاقراء ة ولاتشهد فيها) وعين الشافعي الفاتحة فى الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراء ة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه الصلاة والسلام. قوله وتكره بنية القراء ة) فى البحر عن التجنيس والمحيط: لايجوز لانها محل الدعاء دون القراء ة .... وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز أى لو قرأها بنية الدعاء ليوافق ماذكره غيره أو أراد بالجواز الصحة. (الدر مع الرد (۲/ ۲۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط: سعيد).

(۲) ثم أفاد أن من لم يحسن الدعاء بالمأثور يقول : اللهم اغفرلنا ولوالدينا وله وللمؤمنين والمؤمنات. (رد المختار (۲/ ۲۱۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط سعيد).

🗀 (البحر الرائق (۱۸۳/۲) كتاب الجنائز فصل السلطان أحق بصلوته ط سعيد).

🗀 (حاشية الطحطاوى مع المراقى (ص: ۵۸۶) كتاب الصلاة باب احكام الجنائز فصل الصلاة عليه، ط قديمى).

☆......اور اگر "اللّٰھمّ اغفر لنا" بھی یاد نہیں ہے، تو وہ صرف جنازہ کی نماز کی نیت کر کے یوں ہی امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور "الله أكبرُ" اور سلام پر اکتفا کریں تو نماز ہو جائے گی۔ اور میت کو ثواب ملے گا۔(۱)

دعوت

"ضیافت" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۸۲/۱)

دعوت میت والوں سے لینا

"میت والوں سے دعوت لینا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۶۵/۲)

دعوت میت والوں کی طرف سے

"اہلِ میت کی طرف سے دعوت" عنوان کے تحت دیکھیں!(۹۷/۱)

دفاعی جنگ میں مرنے والوں کا حکم

دفاعی جنگ میں حصہ لینے والے مقتولین شہید ہیں۔ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

---

(۱) وفي الفتاوى الحجه والأمي والهنود الذين لايعلمون الأدعية يكبر تكبيرات ويسلم تجوز صلاته لأن الأركان فيها تكبيرات .(التاتارخانية (۱۱۸/۲) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز نوع آخر من هذا الفصل في الصلاة على الجنازة القسم الثاني كيفية الصلاة على الميت، ط: قديمي).

ومن لايحسن الدعاء ... وهو لايقتضي ركنية الدعاء .... لان نفس التكبيرات رحمة للميت وان لم يدع.

(البحر الرائق (۱۸۳/۲) كتاب الجنائز ،فصل السلطان أحق بصلوته ط سعيد).

(وركنها التكبيرات).(الدر المختار (۲۱۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟ ط :سعيد).

(۲) ويدخل فيه المقتول مدافعاً عن نفسه أوماله أو المسلمين أو أهل الذمة، فانه شهيد، لكن لايشترط بمحدد. كما في البحر عن المحيط. (الدرمع الرد، كتاب الصلوة،(۲۴۸/۲)ط: سعيد)=

دفن امانت کے طور پر کرنا

''امانت کے طور پر دفن کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۹۲)

دفن تک شریک ہونے کا ثواب

''جنازہ میں شرکت کرنے کا ثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۷۶)

دفن رات میں کرنا

میت کو رات میں دفن کرنا بلا شبہ جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت یا ممانعت نہیں ہے۔(۱)

دفن سے پہلے میت کا چہرہ دیکھنا

''میت کا چہرہ دیکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۳۲)

دفن کرتے وقت پردہ کرنا

☆......عورت کو دفن کرتے وقت پردہ کا حکم سب عورتوں کے لیے عام ہے۔ پردہ والی عورت اور بے پردہ عورت میں کوئی فرق نہیں ہے، سب کے لیے حکم برابر ہے۔

= ومن قتل مدافعاً عن نفسه أوماله أو المسلمين أو أهل الذمة بأي آلة قتل بحديد أوحجر أو خشب فهو شهيد، كذا في محيط السرخسي. (الهنديه(۱/ ۱۶۸) كتاب الصلوة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ،الفصل السابع فى الشهيد،ط:رشيديه)

البحر الرائق(۲/ ۱۹۷)كتاب الجنائز ،باب الشهيد،ط:سعيد)

(۱) ولا بأس بالدفن بالليل ......(عالمگیری (۱/ ۱۶۶) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل السادس فى القبر والدفن الخ ،ط رشيديه).

لايكره الدفن ليلاً.(الدر المختار (۲/ ۲۴۵) كتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فى وضع الجريد ونحو الاٰس على القبور ط سعيد).

(حلبى كبير (ص ۶۰۸) أحكام الجنازة ط سهيل اكيڈمى).

☆......عورت کے جنازہ کے ساتھ نامحرم بھی ہوتے ہیں، اس لیے عورت کو دفن کرتے وقت قبرستان میں قبر کے پاس پردہ کیا جاتا ہے، تاکہ میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت اس کے جسم کو نامحرم نہ دیکھ سکیں۔(۱)

دفن کرتے وقت قبر گر جائے

اگر میت کو قبر میں رکھ کر تختہ وغیرہ لگا کر مٹی ڈالتے وقت تختہ نیچے گر جائے، تو اگر مٹی سے تختے چھپ گئے تو اکھاڑنا جائز نہیں ہے۔ ویسے ہی مٹی ڈال دی جائے۔ البتہ تختہ مٹی سے چھپنے سے پہلے گر جائے تو تختہ اکھاڑ کر درست کرنا اور اگر یہ قبر مرمت کے قابل نہ رہے تو ضرورت کی وجہ سے دوسری قبر بنانا جائز ہوگا۔(۲)

(۱) عن الثوری عن ابی اسحاق رضی الله عنه قال: شهدت جنازة الحارث فمدوا قبره ثوبا فجبذه عبدالله بن يزيد وقال انما هو رجل رواه ابن ابی شيبه فهذا هو الصحيح .(اعلاء السنن (۸/ ۳۱۳) ابواب الجنائز) باب تسجية قبر المرأة دون الرجل ط ادارة القرآن والعلوم الاسلامی).

ویسجی قبر المرأة بثوب لما روی أن فاطمة سجی قبرها بثوب ونعش علی جنازتها لأن مبنی حالها علی الستر فلولم یسج ربما انکشف عورة المرأة فیقع بصر الرجال علیها. (بدائع الصنائع (۱/ ۳۱۹، ۳۲۰) کتاب الصلاة باب الجنائز، واما سنة الدفن، ط: سعید).

ویسجی قبرها أی بثوب ونحوه استحبابا حال ادخالها القبر حتی یسوی اللبن علی اللحد کذا فی شرح المنیة والامداد ونقل الخیر الرملی أن الزیلعی صرح فی کتاب الخنثی أنه علی سبیل الوجوب.

(رد المختار (۲/ ۲۳۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید).

ویستحب ان یسجی) أی یستر (قبرها) أی المرأة سترا لها الی أن یسوی علیها اللحد (لا یسجی (قبره) لأن علیاً مر بقوم قد دفنوا میتا وبسطوا علی قبره ثوبا فجذب به وقال : انما یضع هذا بالنساء.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص: ۶۱۰) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها ،ط :قدیمی).

(۲) قوله: ولاینبش لیوجه الیها) أی لودفن مستدبرا لها وأها لوالتراب لاینبش لأن التوجه الی القبلة سنة والنبش حرام بخلاف ما اذا کان بعد اقامة اللبن قبل اهالة التراب فانه یزال ویوجه الی القبلة عن یمینه حلیة .(رد المختار (۲/ ۲۳۶) کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن المیت، ط: سعید).=

دفن کرنے کی وصیت کرنا

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اس کو انتقال کے بعد فلاں جگہ پر دفن کیا جائے، یہ وصیت معتبر نہیں ہے۔ وارثوں پر اس کے مطابق عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔ ورثاء جو بہتر سمجھیں اس پر عمل کر سکتے ہیں۔(۱)

دفن کرنے کے بعد کچھ دیر ٹھہرنا

''کچھ دیر ٹھہرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۷۷/۲)

دفن کے بارے میں وصیت کرنا

اگر مرنے والے نے یہ وصیت کی کہ اس کو فلاں آدمی دفن کرے، یا اس کو

= ولو وضع الميت لغير القبلة أو على شقه الأيسر أو جعل رأسه موضع رجليه وأهيل عليه التراب لم ينبش ولو سوى عليه اللبن ولم يهل عليه التراب نزع اللبن وروعي السنة.(عالمگیری (۱/ ۱۶۷) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز الفصل السادس فى القبر والدفن الخ ،ط رشيديه).

(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى (ص ۶۱۲) كتاب الصلاة باب أحكام الجنائز فصل فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

(۱) أوصى بأن يصلى عليه فلان أو يحمل بعد موته الى بلد آخر أو يكفن فى ثوب كذا...... فهى باطلة.(الدر المختار (۶/ ۶۶۶) كتاب الوصايا، قبيل باب الوصية بالثلث، ط: سعيد).

واذاترك شيئ من هذه الأشياء بأن وضع الميت غير موجه للقبلة أو جعل رأسه موضع رجليه أو وضع على ظهره أو على شقه الأيسر فان أهيل عليه التراب عليه لم ينبش بقصد تدارك ذلك أما قبل أهالة التراب عليه فينبغي تدارك مافات من ذلك ولو برفع اللبن بعد وضعه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/ ۵۳۵) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز حكم دفن الميت ومايتعلق به، ط: دارالفكر بيروت).

(عالمگیری (۶/ ۹۶) كتاب الوصايا، الباب الثانى فى بيان الألفاظ التى تكون وصية والتى لاتكون وصية الخ، ط: رشيديه).

(الخانية على هامش الهنديه (۳/ ۴۹۴) كتاب الوصايا، فصل فيما يكون وصية وفيما لايكون، ط :رشيدية).

فلاں جگہ پر، یا فلاں قبرستان میں دفنایا جائے، تو ایسی وصیت شریعت میں معتبر نہیں ہے۔ یہ چیزیں میت کے اختیار میں نہیں ہیں، یہ وارثوں کا حق ہیں، ورثاء جو بہتر ہو اس پر عمل کریں۔(۱)

دفن کے بعد باقی اعضاء ملے

کسی میت کے جسم کا اکثر حصہ ملا اور باقی حصہ نہیں ملا، اور بدن کے اکثر حصے کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا، اس کے بعد جسم کا باقی حصہ ملا، تو اب باقی حصے پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ یوں ہی کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۲)

دفن کے بعد سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھنا

"سورۂ بقرہ اول و آخر پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۳۴)

---

(۱) أوصى بأن يصلى عليه فلان أو يحمل بعد موته الى بلد آخر أو يكفن في ثوب كذا ...... فهي باطلة .(الدر المختار (۶/۶۶۶) كتاب الوصايا قبيل باب الوصية بالثلث ط سعيد).

🗀 (عالمگيری (۶/۹۶) كتاب الوصايا الباب الثاني في بيان الألفاظ التي تكون وصية والتي لاتكون وصية الخ ط رشيديه).

🗀 (الخانية على هامش الهنديه (۳/۴۹۴) كتاب الوصايا، فصل فيما يكون وصية وفيما لايكون، ط :رشيدية).

(۲) ولو وجد أكثر البدن أو نصفه مع الرأس يغسل ويكفن ويصلى عليه ..... واذا صلى على الأكثر لم يصل على الباقي اذا وجد ...... ويلف في خرقة ويدفن فيها .(عالمگيری (۱/۱۵۹) كتا الصلاة الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الثاني في الغسل ط رشيديه).

🗀 واذا وجد شيئ من أطراف الميت كيد أو رجل أو رأس لم يغسل ولم يصل عليه ولكنه يدفن .(تاتار خانيه(۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الرابع...... نوع آخر من هذاالفصل في المتفرقات، ط :قديمي).

🗀 ولايصلى عضو بعض الانسان .(بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الجنائز فصل في صلاة الجنازة، ط: سعيد).

دفن کے بعد میت کو منتقل کرنا

''میت کو دفن کے بعد منتقل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۳۶/۲)

دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا

''میت کے مکان پر آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۵۹/۲)

دفن کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

میت کو دفن کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی طور پر دعا کرنا جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کو دفن کرنے کے بعد قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔(۱)

دفن میں مسنون طریقہ اپنانا

میت کے دفن وغیرہ میں مسنون طریقہ اختیار کرنا چاہیے، تاکہ اس میں

---

(۱) وفي حديث ابن مسعود رضي الله عنه رأيت رسول الله ﷺ في قبر عبدالله ذي البجادين الحديث وفيه فلما فرغ من دفنه استقبل القبلة رافعا يديه. أخرجه ابو عوانة في صحيحه.(فتح الباري (۱۷۳/۱۱) كتاب الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة، ط: قديمي).

عن ابن مسعودؓ قال والله لكأني أرى رسول الله ﷺ في غزوة تبوك وهو في قبر عبدالله ذي البجادين وأبو بكر وعمر يقول أدنيا مني أخاكما وأخذه من قبل القبلة حتى أسنده في لحده ثم خرج رسول الله ﷺ وولاهما العمل فلما فرغ من دفنه استقبل القبلة رافعا يديه.(مرقاة المفاتيح (۱۶۴/۴) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه).

عن محمد بن قيس بن مخرمة بن المطلب أنه قال يوما ألا أحدثكم عني وعن أمي قال: فظننا أنه يريد أمه التي ولدته قال: قالت عائشة: ألا أحدثكم عني وعن رسول الله ﷺ قلنا بلى! قال: قالت لما كانت ليلتي التي كان النبي ﷺ فيها عندي انقلب ..... حتى جاء البقيع فقام فأطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات .... الحديث. قولها جاء البقيع فأطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات فيه استحباب اطالة الدعاء...... ورفع اليدين فيه.(مسلم مع شرح النووي (۳۱۳/۱) كتاب الجنائز، فصل في التسليم على أهل القبور والدعاء والاستغفار، ط: قديمي)

اسراف بھی نہ ہو، اور قرض خواہوں یا وارثوں کے حق میں نقصان بھی نہ ہو۔ مثلاً: قبر پکی بنائی جائے، خواہ میت مال دار ہو یا غریب، امیر ہو یا فقیر۔(۱)

غسل دینے والا یا قبر کھودنے والا اگر بلا اجرت نہ ملے تو یہ خرچہ بھی حیثیت کے مطابق متوسط درجہ کے حساب سے کریں۔

اگر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کی جگہ نہ ملے تو قبر کے لیے زمین خرید لی جائے۔ اس کی قیمت بھی تجہیز و تکفین کے سامان کی طرح ترکہ میں سے لے لی جائے۔(۲)

ولا یغالی فیہ، لقولہ ﷺ لاتغالوا فی الکفن فانہ یسلب سریعا. قولہ: ولایغالی فیہ) حتی لو أوصی أن یکفن بالف درھم کفن کفنا وسطا کذا فی البحر عن الروضة ویکون الباقی مما اوصی به میراثا.

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی (ص:۵۷۶) کتاب الصلاة، باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

☐ ویکرہ المغالاة فی الکفن یعنی زیادة علی الکفن المثل نھر. (الشامیة (۲/۲۰۳) کتاب الصلاة باب صلاة الجنازة مطلب فی الکفن، ط :سعید).

☐ وإن کان بالمال کثرة وبالورثة قلةفکفن سنة اولی وان کان علی العکس فکفن الکفایة اولی واذا اختلفت الورثة فی التکفین فقال بعضھم یکفن فی ثوبین وقال بعضھم فی ثلاثة کفن فی ثلاثة مسنون...... والکفن فی ماله ان کان له مال ویقدم علی الدین والوصیة والارث الی قدر السنة. (عالمگیری (۱/۱۶۱) کتا الصلاة الباب الحادی والعشرون فی الجنائز الفصل الثالث فی التکفین، ط: رشیدیه).

(۲) والأفضل أن یغسله مجاناً فان ابتغی الغاسل أجرًا جاز ان کان ثمه غیره، والا لا ،لتعیینه علیه واختلفوا فی اجرة خیاطة کفن ، وحمال ، وحفار وتکون من رأس المال کما فی البحر والشر نبلالیه وینبغی أن یکون مثل الاول لأن ذلک من فروض الکفایة. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی (ص:۵۷۰) کتاب الصلاة ،باب أحکام الجنائز، ط: قدیمی).

☐ (البحر الرائق (۲/۱۷۳، ۱۷۴) کتاب الجنائز، ط: سعید).

☐ (حلبی کبیر (ص ۶۰۷) فصل فی الجنائز، الثامن فی مسائل متفرقه من الجنائز ،ط: سھیل اکیڈمی).

☐ (الشامیة (۲/۲۰۰) کتاب الصلاة ،باب صلاة الجنازة ،مطلب فی حدیث کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی، ط:س سعید).

دفن نہیں ہوا

☆ جو آدمی مرکز زمین کے اوپر رہ جاتا ہے اور قبر مین دفن نہیں کیا جاتا، یہاں تک کہ اس کو جانور کھا جاتے ہیں، یا سڑ گل جاتا ہے، یا جس کو پھانسی یا سولی دیکر کئی دن لٹکائے رکھا جاتا ہے ان سب کو ضغطہ قبر اس طرح ہوتا ہے کہ زمین کے بجائے ہوا ایسا سخت دباتی ہے کہ ہڈی پسلی ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو انسان کی نظر سے چھپایا ہے، جس طرح فرشتوں اور شیطانوں کو ہماری نظر سے چھپائے رکھا ہے۔ (نور الصدور فی شرح القبور: (ص:۶۹) باب نمبر: (۱۶) ضغطۂ قبر یعنی قبر کے دبانے کا بیان، ط: دار الاِشاعت کراچی۔

☆ جو آدمی جنگل یا میدان مین مر گیا اور دفن نہیں ہوا، اس سے بھی سوال کیا جاتا ہے، اور عذاب یا ثواب دیا جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ کوئی دیکھ نہیں سکتا، جس طرح فرشتے اور شیطانوں کو دیکھنے سے آنکھوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اس کے بدن میں روح ڈالی جاتی ہے، مگر ہم اس کے زندہ ہونے کو نہیں پہچان سکتے، جیسے بے ہوش اور سکتہ کی بیماری والا آدمی کہ زندہ ہے، مگر ہم اس کی زندگی کو نہیں جان سکتے، اور اس کو ضغطۂ قبر بھی ہوتا ہے، زمین و آسمان کے درمیان کی ہوا اس کو دباتی ہے، اور ہم کو خبر نہیں ہوتی، جس کے دل میں ایمان ہے وہ ان سب کو سچ جانتا ہے اور تصدیق کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکالا، اور سب سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا، اور سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے، جس طرح اس پر ایمان لائے اسی طرح اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ (۱)

(۱) الرابعة: قال القاضي: ان من لم يدفن ممن بقي على وجه الأرض يقع لهم السؤال والعذاب،=

دکان قبرستان میں بنانا

"قبرستان میں دکان بنانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱۱۶،۲)

دنیا بے وفا اور مکار ہے

"شجرة المنتهى" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۶،۱)

دنیا تم کو دھوکہ نہ دے

"میت کا اعلان" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۲،۲)

دنیا تنگ جگہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے لئے دنیا ایسی تنگ جگہ ہے جیسے بچہ کے لئے ماں کا پیٹ تنگ جگہ ہے، جس وقت بچہ ماں کے پیٹ سے الگ ہو کر باہر آتا ہے تو اس مکان کی جدائی کا اس کو بڑا غم ہوتا ہے اور روتا ہے پھر جب دنیا کو روشن اور بہت بڑی دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ پہلا مکان نہایت تنگ اور اس میں نہایت اندھیرا تھا اور وہ رہنے کے لائق نہیں تھا، اسی طرح مومن دنیا سے نکلنے کو برا جانتا ہے اور موت سے ڈرتا ہے، لیکن جب دنیا کو چھوڑ کر دوسرے عالم میں جائے گا اور اس کی بڑائی اور خوبی دیکھے گا تب سمجھے گا کہ دنیا بہت تنگ اور خراب جگہ تھی اور رہنے کے

= يحجب الله أبصار المكلفين عن رؤية ذلك، كما حجبها عن رؤية الملائكة والشياطين، قال بعضهم: وترد الحياة إلى المصلوب، ونحن لا نشعر به كما أنا نحسب المغمى عليه ميتا، وكذلك يضيق عليه الجو كضمة القبر، ولا يستنكر شيئا من ذلك من خالط الإيمان قلبه، كذلك من تفرقت أجزاؤه، يخلق الله الحياة في بعضها أو كلها، ويوجه السؤال عليها، قال بعض العرب قال بعضهم: وليس هذا بأبعد من الذر الذي أخرجه الله من صلب آدم: "وأشهدهم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى!". (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۸۲) باب فتنة القبر وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

لائق ہرگز نہ تھی، اور دنیا میں دوبارہ جانے کو بھی کبھی پسند نہیں کرے گا، جس طرح بچہ دنیا میں آنے کے بعد ماں کے پیٹ میں واپس جانے کو پسند نہیں کرتا۔(۱)

دنیا رہنے کے لائق جگہ نہیں ہے

"دنیا تنگ جگہ ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۵۷/۱)

دنیا سراسر دھوکہ ہے

ابو عبداللہ ہجری سے روایت ہے کہ میرے چچا کا انتقال ہوا، میں نے ان کو خواب میں دیکھا، کہتے تھے کہ دنیا سراسر دھوکہ ہے اور آخرت نیک کام کرنے والوں کے واسطے خوشی کا گھر ہے اور مضبوط عقیدہ کے برابر اور مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی کرنے کے برابر کوئی چیز نہیں دیکھی، اور نیک کام کو ہلکی بات نہ سمجھو، اور جو اچھا کام کرو اور سمجھ لو کہ یہ میرا آخری کام ہے۔(۲)

دنیا کیا کہتی ہے

" شجرة المنتهٰى " عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۴۶/۱)

---

(۱) قلت : ويدل لما ذكره في الثالثة ماأخرجه ابن أبي الدنيا ، من مرسل سليم بن عامر الجبائي مرفوعًا: ان مثل المؤمن في الدنيا كمثل الجنين في بطن أمه ، إذاخرج من بطنها بكى على مخرجه، حتى إذا رأى الضوء ورضع لم يجب ان يرجع إلى مكانه ، وكذٰلك المؤمن ، يجزع من الموت فإذا أفضى إلى ربّه لم يحب أن يرجع إلى الدنيا كما لايحب الجنين أن يرجع إلى بطن أمّه. (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۳۱۶) باب مقر الأرواح ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وأخرج ابن أبي عبد اللّٰه الهجري ، قال : مات عم لي فرأيته في النوم وهو يقول : الدنيا غرور، والآخرة للعاملين سرورًا ، لم تر شيئًا مثل اليقين ، والنصح للّٰه وللمسلمين ، لاتحقرنّ من المعروف شيئًا ، واعمل عمل من يعلم أنّه مقصر . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۳۴۳) باب في نبذ من أخبار من رأى الموتٰى في منامه وسألهم عن حالهم فاخبروه، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

دنیا کی دعوت

ابوعبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ دنیا لوگوں کو فتنہ وفساد کی طرف بلاتی ہے اور شیطان برائی اور بدکاری کی طرف بلاتا ہے، ایسے حال میں دنیا میں رہنے سے اللہ کے پاس رہنا بہتر ہے۔(۱)

دنیا کی طرف مائل ہونے والی بات

مرنے والے کے پاس کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے۔ کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا ہے، دنیا کے ساتھ دل لگانے کا نہیں ہے۔(۲)

(۱) وأخرج أبو نعيم ...... عن أبي عبد الله الصنابحي ، قال : الدنيا تدعو إلى الفتنة ، والشيطان إلى خطيئة ، ولقاء الله خير من الإقامة معهما . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۲۱) ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) عن ام سلمةؓ قالت: قال رسول الله ﷺ: اذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ماتقولون. قالت: فلما مات ابوسلمة أتيت النبي ﷺ فقلت: يا رسول الله! ان أبا سلمة قدمات! قال: قولي: اللهم اغفرلي وله وأعقبني منه عقبى حسنة. قال: فقلت: فاعقبني الله من هو خير لي منه محمداً ﷺ.(الصحيح لمسلم (۱/۳۰۰) كتاب الجنائز، فصل في القول الخير عند المحتضر،ط: قديمي).

(جامع ترمذی (۱/۱۹۲) ابواب الجنائز، باب ماجاء في تلقين المريض عند الموت ،ط: سعيد).

(سنن النسائي (۱/۲۵۸) كتاب الجنائز كثرة ذكر الموت ط قديمي).

ويستحب أن يلقن الشهادة بأن تذكر عنده ليقولها لقوله ﷺ "لقنوا موتاكم لااله الا الله فانه ليس مسلم يقولها عندالموت الا انجته من النار" . وروى مسلم عن ابي هريرةؓ "لقنوا موتاكم شهادة ان لا اله الا الله" ولا يقال له: قل لئلا يقول: لا، فيساء به الظن ولايلح عليه متى نطق بها مخافة أن يضجر، الا اذا تكلم بكلام أجنبي بعد النطق بها فانه يعاد له التلقين ليكون النطق بها آخر كلامه في الدنيا. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۱/۵۰۱) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز ومايفعل بالمحتضر ،ط :دار الفكر).

دنیا کی لذت ختم ہو جاتی ہے

"موت کو زیادہ یاد کرنے والا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۱۰)

دنیا میں روح کا آنا

"روح کا دنیا میں آنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۳۹۲)

دو آدمیوں کا جنازے کو اٹھانا

"جنازے کو دو آدمیوں کا اٹھانا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۸۱)

دو بہنوں کو نکاح میں رکھنے والے کی نمازِ جنازہ

☆......اگر کسی نے دو حقیقی بہنوں سے نکاح کیا ہے تو پہلی بہن سے جو نکاح ہوا ہے وہ صحیح ہے۔ اس کے بعد جو سالی سے نکاح کیا وہ درست نہیں ہے۔ اس آدمی پر ضروری ہے کہ سالی کو الگ کر دے، (۱)

اور توبہ کرے، ورنہ سخت گناہ گار اور فاسق رہے گا۔ اور کبیرہ گناہ کرتا رہے گا۔ مسلمانوں پر اس سے بائیکاٹ کرنا، خوشی اور غمی غرض کہ کسی بھی معاملہ میں اس کا ساتھ

---

(۱) (و) حرم (الجمع) بين المحارم (نكاحاً) أى عقدا صحيحاً (وعدة ولو من طلاق بائن).

قوله: أى عقدا صحيحا) الأنسب حذف قوله صحيحا كما فى البحر والنهر ولذا قال لا ثمرة لهذا القيد فيما اذا تزوجها فى عقد واحد فانه لايكون صحيحا قطعا ولا فيما اذا تزوجها على التعاقب وكان نكاح الأولى صحيحا فان نكاح الثانية والحالة هذه باطل قطعاً. (الدر مع الرد (۳/۳۸) كتاب النكاح ،فصل فى المحرمات، ط: سعيد).

🗀 وان تزوجها فى عقدتين فنكاح الأخيرة فاسد ويجب عليه أن يفارقها ولو علم القاضى بذلك يفرق بينهما. (عالمگيرى (۱/۲۷۷) كتاب النكاح الباب الثالث فى بيان المحرمات القسم الرابع المحرمات بالجمع ط: رشيديه).

🗀 ومنها الجمع بين الأختين نكاحا حرتين كانتا أو أمتين ان تزوجهما جملة بطلا وان تزوجهما على التعاقب صح الأول وبطل الثانى. (الخانية على هامش الهندية (۱/۳۶۴) كتاب النكاح، باب فى المحرمات ،ط: رشيديه).

دینا جائز نہیں ہوگا۔ اور برادری یا جماعت ہونے کی صورت میں اس کو برادری اور جماعت سے الگ کردینا لازم ہوگا۔ البتہ جس وقت سالی کو الگ کردے گا اور اس گناہ سے توبہ کرلے گا، اس وقت بائیکاٹ ختم کردیا جائے گا۔ اور اس سے میل جول جاری رکھا جائے گا۔(۱)

اگر یہ شخص اس حالت میں مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اور اس میں سب لوگوں کے لیے شریک ہونا درست ہوگا۔(۲)

☆......اور اگر یہ آدمی توبہ کے بغیر مرگیا اور سالی کو الگ نہیں کیا، تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ البتہ اس میں عوام شریک ہوجائیں۔ اچھے، نیک صالح

---

(۱) فان هجرة أهل الاهواء والبدع واجبة على ممر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع الى الحق. (مرقاة المفاتيح (۹/۲۳۰، ۲۳۱) كتاب الأدب، باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الأول، ط: رشيديه).

(عون المعبود (۲/۲۲۵۵) رقم الحديث ۴۹۱۰ كتاب الأدب، باب هجرة الرجل أخاه، ط: دار ابن حزم).

لاهجرة بعد الثلاث) قال ابن الأثير يريد الهجر ضد الوصل يعني فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أو تقصير يقع من حقوق العشرة والصحبة لا ما كان منه في جانب الدين كهجر أهل الأهواء والبدع فانه مطلوب أبداً اهـ. (فيض القدير (۸/۲۶۱) رقم الحديث :۹۹۲۸، حرف :لا، ط :دار الحديث قاهره).

(۲) وهي فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (بغاة وقطاع الطريق ....اذا قتلوا في الحرب...... وكذا اهل عصبة ومكابر في مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار مع الرد (۲/۲۱۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبي؟س ط :سعيد).

فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ : صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل :الكلام في صلوة الجنازة. ط سعيد).

الصلاة على الجنازة فرض كفاية اذا قام به البعض .... يسقط عن الباقين واذا ترك الكل أثموا. (عالمگيرى (۱/۱۶۲) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون في الجنائز الفصل الخامس في الصلاة على الميت ط رشيديه).

اور بزرگوں کو شریک نہیں ہونا چاہیے، تاکہ فرض کفایہ بھی ادا ہو جائے، اور لوگوں کو عبرت اور سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔(۱)

دو دن، دو رات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو دن اور دو رات ایسی ہیں کہ کسی نے ایسی رات اور دن دیکھا، نہ سنا:

پہلا وہ دن جب پروردگار کی طرف سے فرشتہ اس کی رضامندی یا غضب کا حکم لے کر تیرے پاس پہنچے گا۔

دوسرا وہ دن ہے جس دن تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوگا، اور تیرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیں گے یا بائیں ہاتھ میں۔

اور پہلی وہ رات ہے جب مردہ اپنی قبر میں سوئے گا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی رات میں سویا نہیں ہوگا۔

اور دوسری وہ رات ہے جس رات کی صبح کو قیامت کا دن ہوگا کہ اس کے بعد رات

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيرا كان او كبيرا ذكرا كان أو انثى حرا كان أو عبدا الا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي ﷺ: صلوا على كل بر وفاجر.(بدائع الصنائع (۱/۳۱۱) كتاب الصلوٰة باب الجنائز، فصل :الكلام في صلوة الجنازة. ط سعيد).

قال قاضي: مذهب العلماء كافة الصلاة على كل مسلم و محدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا وعن مالك وغيره: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول في حدود وان أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم.(شرح النووي على المسلم (۱/۳۱۴) كتاب الجنائز فصل في جواز زيارة قبور المشركين .... قوله ﷺ قبيل الزكوة ط قديمي).

ومن قتل نفسه عمدا يغسل ويصلى عليه على المفتي به عند الحنفية والشافعية .... ورأى قوم كأبي يوسف وابن الهمام أنه لا يصلى عليه ...... وقال المالكية أيضاً: وينبغي لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهري الكبائر ردعًا لأمثالهم.(الفقه الاسلامي وادلته (۲/۱۵۰۹) المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلاة على الميت، اولاً حكم الصلاة على الميت. ط :مكتبه الرشيدية).

نہیں ہے، اس روایت کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے "شعب الإیمان" میں لکھا ہے۔ (۱)

دودھ پیتے بچے کی میت اٹھانے کا طریقہ

دودھ پیتے بچے یا دودھ چھوڑے ہوئے بچے یا اس سے کچھ بڑی عمر کے بچے کی میت کو اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ہاتھوں پر اٹھالیا جائے۔ اسی طرح باری باری لوگ اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر چلیں۔ اگر گاڑی پر بیٹھا ہوا کوئی شخص اسے اسی طرح ہاتھ پر اٹھا کر لے جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (۲)

دورات، دودن

"دودن، دورات" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶۲/۱)

---

(۱) وأخرج البیهقی فی شعب الإیمان ، عن انس بن مالک قال : الا أخبرکم بیومین ولیلتین لم یسمع الخلائق بمثلهما ؟ أول یوم یجیئک البشیر من الله ، إما برضی الله وإمّا بسخطه ، ویوم تقف فیه بین یدی الله ، تأخذ فیه کتابک ، إما بیمینک وإمّا بشمالک ، ولیلة یبیت المیت فی قبره، لم یبت لیلة قبلها مثلها ، ولیلة صبیحتها یوم القیامة ، لیس بعدها لیلة . (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور : (ص: ۱۵۲) قبل : باب فتنة القبر وسؤال الملکین ، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) وذکر الاسیجابی أن الصبی الرضیع أو الفطیم أو فوق ذلک قلیلا اذا مات فلا بأس بأن یحمله رجل واحد علی یدیه ویتداوله الناس بالحمل علی أیدیهم ولا باس بأن یحمله علیٰ یده وهو راکب.(عالمگیری (۱۶۲/۱) کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة ،ط: رشیدیة).

☐ (تاتار خانیه(۱۱۶/۲، ۱۱۷) کتاب الصلاة، الباب الثالث والثلاثون فی الجنائز، فصل فی حمل الجنازة ،ط: قدیمی).

☐ (بدائع الصنائع (۳۰۹/۱) کتاب الصلوٰة،فصل :الکلام فی حمله علی الجنازة، ط: سعید).

☐ وکیفیة حمل الصغیر الرضیع أو الفطیم أو فوق ذلک قلیلا هی أن یحمله رجل واحد علی یدیه ویتداوله الناس بالحمل علی ایدیهم ولا بأس بأن یحمله علی یدیه وهو راکب. (کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة (۵۳۱/۱) کتاب الصلاة، مباحث الجنائز حکم حمل المیت و کیفیته، ط: دار الفکر).

دوست

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ دو دوست مومن تھے، اور دو دوست کافر تھے، جب ایک مومن کا انتقال ہوا، اور اس کو جنت کی خوشخبری دی گئی تو اس نے اپنے دوست کو یاد کیا، اور کہا اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھ کو تیری عبادت اور تیرے رسول کی تابعداری کا حکم کرتا تھا اور نیکی کی طرف مجھے رغبت دلاتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے۔ اے اللہ! تو اس کو ہدایت دے اور نیک راستے پر چلا اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھے دکھایا ہے، اور تو اس سے راضی رہ جیسا تو مجھ سے راضی ہوا، پھر جب دوسرے دوست کا انتقال ہوتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے کو کہتی ہیں: تم ہمارے اچھے دوست تھے اور اچھے بھائی تھے۔

اور جب ایک کافر مرا اور اس کو دوزخ دکھائی گئی تو اس نے کہا اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ! میرا دوست تیری نافرمانی، تیرے رسول کی نافرمانی اور بُرے کام کا حکم کرتا تھا، اور نیکی سے منع کرتا تھا، اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم کو ملیں گے، اے اللہ! تو اس کو گمراہ کر اور اس کو بھی وہ دکھا جو ہم کو دکھایا، اور اپنا غضب اس پر نازل کر، جیسا مجھ پر نازل کیا، پھر جب دوسرا کافر مرتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ پر جمع ہو جاتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتی ہیں تو میرا بُرا بھائی اور بدتر ساتھی تھا۔ (۱)

---

(۱) أخرج البيهقى فى شعب الإيمان عن على ابن أبى طالب - كرم الله وجهه - قال: خليلان مؤمنان، وخليلان كافران مات أحد المؤمنين فبشر بالجنة، فذكر خليله، فقال: اللّٰهم ان خليلى فلانًا كان يأمرنى بطاعتك وطاعة رسولك، ويأم نى بالخير، وينهانى عن الشر، وينبئنى أنى ملاقيك، اللهم فلاتضله بعدى، حتى تريه كما أريتنى، وترضى عنه كما رضيت عنى، ثم يموت الآخر فيجمع بين أرواحهما فيقال: ليثنين كل راحد منكما على صاحبه، فيقول كل واحد منهما لصاحبه: نعم الأخ، ونعم الصاحب، ونعم الخليل. وإذا مات أحد الكافرين، بشر بالنار فيذكر خليله، فيقول: اللّٰهم ان خليلى كان يأمرنى بمعصيتك، ومعصية رسولك =

دولت کے لئے دین چھوڑنا

"شہید زندہ ہوتے ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۵۹/۱)

دونوں جانب سلام پھیرنا

"سلام دونوں جانب پھیرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۶/۱)

دھبہ دیکھا

جنازہ کی نماز پڑھانے کے بعد امام صاحب نے کپڑے پر دھبہ دیکھا اور غسل کی حاجت معلوم ہوئی تو وہ نماز نہیں ہوئی۔اس میت کے جنازہ کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱) اگر دفن ہو چکا ہو تو تین دن کے اندر اندر اس کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔تین دن کے بعد نہیں۔(۲)

=ويأمرني بالشر، وينهاني عن الخير ، وينبئني أنى غير ملاقيک . اللّٰهم فلا تهده بعدى حتى تريه كما أريتني وتسخط عليه كما سخطت على ، ثم يموت الآخر فيجمع بين أرواحهما ، فيقال : لينبئن كل واحد منكما على صاحبه ، فيقول كل واحد منهما لصاحبه : بئس الأخ، وبئس الصاحب . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۱۲۴) (آخر) باب ملاقاة الأرواح للميت إذا أخرجت روحه واجتماعهم به ، وسؤالهم له ، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

(۱) وفي القنية:الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط في حق الميت والإمام جميعا،فلو أم بلاطهاره والقوم بهاأعيدت.

قوله:أعيدت ؛ لأنه لاصحة لهابدون الطهارة وإذالم تصح صلاة الإمام لم تصح صلاة القوم. (الدر مع الرد:۲۰۸/۲،كتاب الصلاة،باب صلوٰة الجنازة،مطلب فى صلوٰة الجنازة،ط:سعيد)

(حاشية الطحطاوى على المراقى،ص:۵۸۲،كتاب الصلوٰة،باب احكام الجنائز،فصل الصلاة عليه،ط:قديمى)

(البحر الرائق:۱۷۹/۲،كتاب الجنائز،فصل :السلطان أحق بصلاته،ط:سعيد.)

(۲) ولودفن الميت قبل الصلاة أو قبل الغسل فإنه يصلى على قبره إلى ثلاثة أيام، (عالمگيرى: ۱۶۵/۱، كتاب الصلوٰة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه.)=

دہشت گرد مقابلہ میں مرجائے

''جرائم کے دوران ہلاک ہونے والے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲۳۱/۱)

دھونی

میت کے قریب دھونی دینا مستحب ہے۔اور تین موقعوں پر دھونی دینا مستحب ہے:

۱-ایک اس وقت جب میت کی جان قبض ہو رہی ہو۔یعنی جب موت کا یقین ہو جائے، تو اس کو تخت، پلنگ یا چبوترے وغیرہ جیسی اونچی جگہ پر رکھا جائے، اور اس جگہ پر رکھنے سے پہلے وہاں پر تین بار یا پانچ بار دھونی دی جائے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوبان یا دھونی کے برتن کو اس تخت وغیرہ کے ارد گرد تین، پانچ یا سات بار پھیرا جائے۔اس سے زیادہ نہیں۔اس کے بعد میت کو اس پر رکھا جائے۔

۲-دوسرا غسل دینے کے وقت دھونی کے برتن یا لوبان کو نہلانے کے تختے کے ارد گرد اسی طرح پھیرا جائے۔

۳-تیسرے کفن پہنانے کے وقت اسی طرح کیا جائے۔(۱)

= وإن دفن .....بغير صلاة أوبها بلاغسل.....صلى على قبره استحسانا مالم يغلب على الظن تفسخه من غير تقدير هو الأصح.

قوله:هو الأصح ؛ لأنه يختلف باختلاف الأوقات حراً وبرداً ، أو الميت سمنا وهزالاً، والأمكنة بحر. وقيل يقدر بثلاثة أيام.(الدر مع الرد: ۲۲۴/۲،كتاب الصلاة،باب صلوة الجنازة،قبيل مطلب: فى كراهة صلاة الجنازه فى المسجد،ط:سعيد.)

الجوهرة النيرة: ۱۲۹/۱ ،كتاب الصلاة،باب الجنائز ،ط:مكتبه حقانيه ملتان.)

(۱) ويوضع كمامات...على سرير مجمر وترا إلى سبع فقط فتح(ككفنه)وعندموته فهى ثلاث لاخلفه ولافى القبر.

قوله كمامات >....أى أنه يوضع على السرير عقب تيقن موته.قوله:إلى سبع فقط>أى بأن تدار المجمرة حول السرير مرة أو ثلاثا أو خمسا أو سبعا ولايزاد عليها كمافى الفتح.والكافى والنهاية.

قوله: ككفنه>فإنه يجمر وتراً أيضاً.ط، ________=

دین برباد کرنے کی کوشش

ابن جوزی نے عیون الحکایات میں ابوعلی ضریر سے نقل کیا ہے کہ: ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے، کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے، روم کے بادشاہ نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور کہا اگر تم لوگ عیسائی مذہب اختیار کرلو تو میں اپنا ملک تم کو دوں گا، اور اپنی لڑکیوں کا تم سے نکاح کردوں گا، ان لوگوں نے انکار کیا، اور فریاد کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم [ا] ہماری مدد کیجئے، یہ سن کر روم کے بادشاہ نے تین بڑی بڑی دیگیں تیل کی بھر کر آگ پر چڑھائیں، تین رات دن ان کے نیچے برابر آگ جلتی رہی، ہر روز ان کو دیگ کے پاس لے جاتا اور کہتا دین نصاریٰ قبول کرو نہیں تو تم لوگوں کو دیگ میں ڈال دونگا، یہ ہمیشہ انکار کرتے رہے، چوتھے روز بڑے بھائی کو دیگ میں ڈال دیا پھر دوسرے بھائی کو دیگ کے قریب لے

= قوله: فهي ثلاث... الخ قال في الفتح: وجميع مايجمر فيه الميت ثلاث عند خروج روحه لإزالة الرائحة الكريهة، وعند غسله وعند تكفينه ولايجمر خلفه ولافي القبرلماروى "لاتتبعوا الجنازة بصوت ولانار". (الدر مع الرد، ۱۹۵/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

(عالمگيري: ۱۶۱/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثالث في التكفين، ط: رشيديه.)

(فتح القدير، ۷۲/۲، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ط: رشيديه.)

الحنفية قالوا: يندب اطلاق البخور في ثلاثة مواضع، أحدها: عند خروج روح الميت، فمتى تيقن موته يوضع على مكان مرتفع سرير أو دكة، وقبل وضعه على المكان المرتفع يبخر ذلك المكان ثلاث مرات أو خمسا، بأن تدار المجمرة [المبخرة] حول السرير ثلاثا أو خمسا أو سبعا، ولايزاد على ذلك ثم يوضع الميت عليه، ثانيها: عند غسله بأن يدار المجمرة حول [دكة] غسله بالكيفية المذكورة، ثالثها: عند تكفينه بالصفة المتقدمة، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، ۵۰۸/۱، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، اطلاق البخور عند الميت وتجريده من ثيابه عند الغسل، ط: دار الفكر.)

جا کر ہر طرح سمجھایا اور کوشش کی کہ دین نصاریٰ قبول کرے اس نے بھی قبول نہ کیا
اور انکار کیا پھر ایک مجوسی آیا اور کہا کہ اے بادشاہ میں اس کو دین اسلام سے
پھیروں گا۔ بادشاہ نے پوچھا تو کس طرح اس کو پھیرے گا اس نے کہا: عرب کے
آدمی عورتوں کو بہت دوست رکھتے ہیں، میری ایک لڑکی بہت خوبصورت ہے، ملک
روم میں اس کے برابر کوئی خوبصورت نہیں ہے، یہ لڑکی اس کے حوالہ کروں گا یہ اس کو
دین سے پھیر لے گی اور چالیس دن کی مدت مقرر کر کے اس کو اپنے گھر لایا اور لڑکی
کے حوالے کیا اور تاکید کی کہ اس کو اپنے قبضہ میں لا کر اس کا دین برباد کرے، لڑکی
نے کہا میں ضرور یہ کام کروں گی، تم اطمینان رکھو، جوان ناچار ہو کر اس کے ساتھ
رہنے لگا تمام دن روزہ رکھتا اور تمام رات عبادت کرتا تھا یہاں تک کہ ایک مہینہ گزر
گیا مگر عورت کی طرف اس نے نظر نہ کی، ایک دن اس کے باپ نے پوچھا تو نے
اس کے ساتھ کیا کیا، لڑکی نے جواب دیا کہ اس کے دو بھائی اس شہر میں ہلاک کیے
گئے ہیں شاید ان کی فکر سے میری طرف متوجہ نہیں ہوتا مجھ کو اس کے ساتھ دوسرے شہر
میں بھیج دو اور باشاہ سے مدت زیادہ طلب کرو۔ اس نے مدت زیادہ کرا کے دوسرے
شہر میں بھیج دیا یہاں بھی اس جوان مرد نے اپنا وقت روزہ اور عبادت الٰہی میں بسر کیا
اور عورت کی طرف کبھی نہ دیکھا، اخیر مدت کی رات میں عورت نے اس سے کہا اے
جوان مرد! تو اپنے رب کی تابعداری اور فرمانبرداری میں کامل ہے تیرا رب سچا ہے،
میں نے بھی تیرا دین قبول کیا اور اپنے باپ داد کے باطل دین کو چھوڑا، اب جوان مرد
نے اس سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ کس حیلہ سے ہم یہاں سے بھاگ نکلیں، عورت ایک
مضبوط گھوڑا لائی دونوں اس پر سوار ہو کر تمام رات چلتے اور تمام دن چھپے رہتے، ایک
رات یہ دونوں جا رہے تھے کہ چند سواروں کی آواز سنی، دیکھا تو ان جوان کے دونوں

بھائی ہیں، اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہیں، جوان نے سلام کیا اور پوچھا کہ تم انتقال کر چکے تھے، اب کیونکر آئے؟ جواب دیا کہ ہماری موت صرف اس قدر تھی کہ دیگ میں ایک غوطہ لگایا اور جنت الفردوس میں پہنچ گئے، اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ اس عورت کا نکاح تم سے کر دیں، پھر ان دونوں نے ان دونوں کا نکاح کر دیا اور جہاں سے آئے وہاں چلے گئے۔ یہ جوان اپنی بیوی کو لے کر اپنے وطن ملک شام پہنچا اور ان کا یہ واقعہ تمام ملک میں مشہور ہوا چنانچہ انہی کے بارے میں ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

سیعطی الصادقین بفضل صدقٍ نجاةً فی الحیاةِ وفی الممات

یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کی برکت سے زندگی میں بھی نجات دیتا ہے اور مرنے کے بعد بھی۔(۱)

---

(۱) وأخرج ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسنده، عن أبی علی الضریر، وهو أوّل من سکن طرسوس حین بناها أبو مسلم، قال: أن ثلاثة إخوة من الشام کانوا یعزون، وکانوا فرسانا شجعانًا فأسرهم الروم مرة، فقال لهم الملک: انی اجعل فیکم الملک، وازوجکم بناتی، و تدخلون فی دین النصرانیة، فأبوا و قالوا: یا محمداه، فأمر الملک بثلاثة قدور، فصب فیها الزیت، ثم اوقد تحتها ثلاثة أیّام، یعرضون فی کل یوم علی تلک القدور، ویدعون إلی دین النصرانیة فیأبون، فألقی الأکبر فی القدر، ثم الثانی، ثم ادنی الأصغر، فجعل یفتنه عن دینه بکل أمر، فقال إلیه علج، فقال: أیّها الملک! أنا أفتنه عن دینه، قال: بماذا؟ قال قد علمت ان العرب اسرع شیئ إلی النساء، ولیس فی الروم أجمل من ابنتی، فادفعه إلی حتی أخلیه معها فإنّها ستفتنه، فضرب له أجلا أربعین یومًا، ودفعه إلیه، فجاء به فأدخله مع ابنته، وأخبرها بالأمر، فقالت له: دعه فقد کفیتک أمره فأقام معها، نهاره صائم، ولیله قائم، حتی مضی أکثر الأجل، فقال العلج لابنته: ماصنعت؟ قالت ماصنعت شیئًا، هٰذا رجل فقد أخویه فی هٰذه البلد، فأخاف أن یکون امتناعه من اجلهما کلما رأی آثارهما ولکن استزد الملک فی الأجل، وانقلنی إیّاه إلی بلد غیر هٰذه، فزاده أیّامًا، فأخرجهما إلی قریة أخریٰ فمکث علی ذٰلک أیّامًا، صائم النهار، قائم اللیل، حتی إذا بقی من الأجل أیّام قالت له الجاریة لیلة: یا هٰذا، إنّی أراک تقدس ربًا عظیمًا، وإنّی قد دخلت معک فی دینک، وترکت دین آبائی، قال لها: فکیف الحیلة فی الهرب: =

دین چھوڑنا بیوی اور دولت کے لئے

''شہید زندہ ہوتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴۵۹/۱)

= قالت : أنا أحتال لک ، وجائته بدابة فركباها ، فكانا يسيران بالليل ويكمنان بالنهار ، فبينما هما يسيران ليلةً إذ سمعا وقع الخيل فإذا هو بأخويه ، ومعهما ملائكة رسل إليه ، فسلم عليهما وسألهما عن حالهما ، فقالا : ماكانت الا الغطسة الّتى رأيت حتى خرجنا فى الفردوس ،وإن الله أرسلنا إليک لنشهد تزويجک بهٰذه الفتاة ، فزوجوه إيّاها ورجعوا ، وخرج إلى بلاد الشام فأقام معها، وكانا مشهورين بذٰلک ، مصروفين بالشام فى الزمن الأوّل ، وقد قال فيهما بعض الشعراء أبياتا منها :

سيعطى الصادقين بفضل صدقٍ　　نجاةً فى الحياتِ وفى الممات

(شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور : (ص: ۲٦۸ ـ ۲۷۰) با ب زيارة القبور وعلم الموتٰى بزوارهم ورؤيتهم لهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

ڈ

ڈاڑھی سفید ہو

تاریخ بغداد میں محمد بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے قاضی یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا کہ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور خطاب کیا کہ اے نالائق بڈھے! اگر تیری ڈاڑھی سفید نہ ہوتی تو تجھ کو آگ میں جلا دیتا، میرے تمام اعضاء خوف سے تھرتھرانے لگے، اسی طرح تین بار خطاب کیا، پھر جب مجھ کو افاقہ ہوا، تو میں نے عرض کی اے میرے پروردگار تیری طرف سے جس حدیث قدسی کی روایت مجھ کو ملی ہے وہ تو اس طرح کی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے کون سی حدیث تجھ کو ملی ہے (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) میں نے عرض کی کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے آپ کے نبی ﷺ سے، آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے، اور جبرئیل علیہ السلام نے تجھ سے روایت کی ہے کہ بے شک تو نے فرمایا "مَاشَابَ لِی عَبْدٌ فی الإسلام شَیْبَةً إِلّا اسْتَحْیَیْتُ منه أن أُعَذِّبَه بالنّار" یعنی جو میرا بندہ اسلام میں رہ کر نہایت بڈھا ہو جائے، تو مجھے شرم آتی ہے کہ آگ سے اس کو عذاب دوں"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبد الرزاق نے سچ کہا، اور معمر نے سچ کہا، اور زہری نے سچ کہا، اور انس نے سچ کیا اور میرے نبی نے سچ کہا اور جبرئیل نے سچ کہا واقعی! میں

نے یہ بات کہی ہے، اے میرے فرشتو! اس کو جنت میں لے جاؤ۔(۱)

ڈاڑھی کی لاج موت کے بعد

''ڈاڑھی سفید ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۷۱)

ڈاکو

☆......اگر ڈاکو مقابلہ میں مارا جائے تو اس کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا۔ اور جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی، ایسے ہی اس کو دفن کر دیا جائے گا تاکہ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت اور سبق حاصل ہو۔

☆......اور اگر ڈاکو اپنی موت مر جائے تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔ البتہ جنازہ میں پیشوا اور اچھے لوگ شرکت نہ کریں، بلکہ عام لوگ نماز پڑھیں۔(۲)

---

(۱) وأخرج الخطيب فى "تاريخ بغداد" عن محمد بن سالم الخواص الصالح، قال: رأيتُ يحيى بن اكثم القاضى فى النوم، فقلت: ما فعل الله بك؟ قال: اوقفنى بين يديه، و قال لى: شيخ السوء، لولا شيبتك لأحرقتك بالنّار، فأخذنى ما يأخذ العبد بين يدى مولاه، فلما أفقت، قال لى: يا شيخ السوء، فذكر الثلاثة مثال الأوليين، فلما أفقت، قلت: يا ربّ، ماهكذا حدثت عنك، فقال الله تعالىٰ وما حدثت عنى- وهو أعلم بذٰلك-، قلت: حدثنى عبد الرزاق بن همام، قال: حدثنا معمر ابن راشد، عن ابن شهاب الزهرى عن انس بن مالك، عن نبيك ﷺ عن جبرئيل عنك يا عظيم، انك قلت: "ما شاب لى عبد فى الإسلام شيبة الا استحييت منه أن أعذّبه بالنّار". فقال الله تعالىٰ صدق عبد الرزاق، و صدق معمر، و صدق الزهرى و صدق أنس، وصدق نبيى، و صدق جبرئيل، وأنا قلت ذٰلك، انطلقوا به إلى الجنّة. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۳۴۷، ۳۴۸) باب فى نبذ من أخبار من رأى الموتى فى منامه وسألهم عن حالكهم فأخبروه، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وهى فرض على كل مسلم مات خلا) أربعة (وبغاة، وقطاع الطريق) فلايغسلوا، ولايصلى عليهم (إذا قتلوا فى الحرب) ولو بعده صلى عليهم لأنه حدأو قصاص. =

☆...... اور اگر ڈاکو نے ڈاکہ ڈالنے سے توبہ کر لی، پھر اس کے بعد اس کا انتقال ہوا تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا، اور اس کے جنازہ میں پیشوا اور اچھے لوگ بھی شرکت کر سکتے ہیں۔(۱)

= قوله:فلايغسلوا..الخ)فى نسخة فلايغسلون وهى أصوب،إنما لم يغسلوا ولم يصل عليهم إهانة لهم وزجراً لغيرهم عن فعلهم.قوله:ولوبعد..الخ)قال الزيلعى:وأما إذا قتلوا بعد ثبوت يد الإمام عليهم فإنهم يغسلون ويصلى عليهم،وهذا تفصيل حسن،أخذ به كبار المشايخ،لأن قتل قاطع الطريق فى هذه الحالة حدأوقصاص،ومن قتل بذلك يغسل ويصلى عليهم.....وقد علم من هذا التفصيل أنه لومات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذأوبعده يصلى عليه كما بحثه فى الحلية،وقال ولم أره صريحا.قلت:وفى الأحكام عن أبى الليث:ولوقتلوا فى غير الحروب أو ماتوا يصلى عليهم. اه، وهو صريح فى المطلوب.(الدرمع الرد:۲/۲۱۰،۲۱۱،كتاب الصلوة،باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى،ط:سعيد)

🗀 (البحرالرائق:۲/۲۰۰،كتاب الجنائز،باب الشهيد،ط:سعيد)

🗀 (حاشية الطحطاوى مع المراقى:ص:۶۰۱،۶۰۲،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل:السلطان أحق بصلوته،ط:قديمى)

🗀 قال القاضى:مذهب العلماء كافة.الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا،وعن مالك وغيره:أن الإمام يجتنب الصلاة على مقتول فى حدود، وإن أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم.(شرح النووى على صحيح المسلم،۱/۳۱۴،كتاب الجنائز، فصل فى جواززيارة قبور المشركين....قوله صلى الله عليه وسلم:اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد، قبيل:كتاب الزكاة،ط:قديمى)

🗀 (الفقه الاسلامى و أدلته:۲/۱۵۰۹،المبحث الثامن صلاة الجنازةوأحكام الجنائز،الفرض الثالث:الصلاة على الميت،أولاً: حكم الصلاة على الميت،ط:رشيديه.)

🗀 (شامى:۲/۲۱۱،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط:سعيد.)

(۱) وكذاقطاع الطريق إذاأخذهم الإمام ثم قتلهم يصلى عليهم ذكره قاضيخان والوجه فيه أن فيه احتمال التوبة.(حلبى كبير ص:۵۹۱،فصل فى الجنائز،الرابع فى الصلوة عليه،ط:سهيل اكيڈمى)

🗀 لوجرح نفسه وبقى حيا أياما مثلا ثم تاب ومات فينبغى الجزم بقبول توبته ولو كان مستحلا لذلك الفعل،إذاالتوبة من الكفر حينئذ مقبولة فضلا عن المعصية.(الشامية:۲/۲۱۲،كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى،ط:سعيد)

☆ ......اگر ڈاکو، ڈاکہ ڈالتے وقت یا لڑائی کے وقت مارے گئے تو ان کو غسل نہ دیا جائے، تاکہ دوسرے لوگوں کے لیے سبق ہو۔ اور اگر ڈاکو، ڈاکہ ڈالتے وقت نہیں، بلکہ عام حالت میں مرگیا ہے تو اس کو غسل دیا جائے گا۔(۱)

ڈرانے والا

''موت کے قاصد'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۹/۲)

---

(۱) وهی فرض علی کل مسلم مات خلا) أربعة (وبغاة، وقطاع الطريق) فلايغسلوا، ولايصلی عليهم (إذا قتلوا فی الحرب) ولو بعده صلی عليهم لأنه حدأوقصاص.

قوله: فلايغسلوا...... الخ) فی نسخة فلايغسلون وهی أصوب، إنما لم يغسلوا ولم يصل عليهم إهانة لهم وزجراً لغيرهم عن فعلهم. قوله: ولوبعد.. الخ) قال الزيلعی: وأما إذا قتلوا بعد ثبوت يد الإمام عليهم فإنهم يغسلون ويصلی عليهم، وهذا تفصيل حسن، أخذ به كبار المشايخ، لأن قتل قاطع الطريق فی هذه الحالة حدأوقصاص، ومن قتل بذلک يغسل ويصلی عليهم.....وقد علم من هذا التفصيل أنه لومات أحدهم حتف أنفه قبل الأخذ أوبعده يصلی عليه كما بحثه فی الحلية، وقال ولم أره صريحا. قلت: وفی الأحكام عن أبی الليث: ولوقتلوا فی غير الحرب أو ماتوا يصلی عليهم. اه، وهو صريح فی المطلوب. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱، كتاب الصلوة، باب صلوة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

🗀 (حاشية الطحطاوی مع المراقی: ص: ۶۰۱، ۶۰۲، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: قديمی)

🗀 قال القاضی: مذهب العلماء كافة. الصلاة علی كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالک وغيره: أن الإمام يجتنب الصلاة علی مقتول فی حدود، وإن أهل الفضل لايصلون علی الفساق زجراً لهم. (شرح النووی علی صحيح المسلم، ۱/ ۳۱۴، كتاب الجنائز، فصل فی جواززيارة قبور المشركين.... قوله صلی الله عليه وسلم: اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد، قبيل: كتاب الزكاة، ط: قديمی)

🗀 الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۱۵۰۹، المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحكام الجنائز، الفرض الثالث: الصلاة علی الميت، أولاً: حكم الصلاة علی الميت، ط: رشيديه.

🗀 شامی: ۲/ ۲۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ ط: سعيد.

ڈوب کر مرے

جو شخص پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ حقیقی شہید نہیں ہے، البتہ اس کو شہید ہونے کا ثواب ملے گا۔ اس لیے اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا ضروری ہے۔(۱)

ڈوبنے والے کو غسل دینا

اگر کوئی شخص دریا وغیرہ میں ڈوب کر مر گیا ہے تو وہ جس وقت نکالا جائے، اس کو غسل دینا فرض ہے۔ پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس لیے کہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے۔ اور ڈوبنے میں زندوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو تین دفعہ پانی میں غوطہ دے دیں تو غسل ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) قيد بكونه مقتولا لأنه لومات حتف أنفه أوتردى من موضع أو احترق بالنار أومات تحت هدم أوغرق لايكون شهيدا أى فى حكم الدنيا وإلا فقد" شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنهم شهداء فينالون ثواب الشهداء"فينالون ثواب الشهداء. كذا فى البدائع. (البحر الرائق: ۱۹۶/۲، كتاب الجنائز،باب الشهيد،ط:سعيد)

شامى: ۲۴۸/۲، كتاب الصلاة،باب الشهيد،ط:سعيد

حاشية الطحطاوى على المراقى:ص: ۶۲۶، كتاب الصلاة،باب أحكام الشهيد،ط:قديمى.

(۲) ولو وجد ميت فى الماء فلابد من غسله ثلاثا)لأنا أمرنابالغسل فيحركه فى الماء بنية الغسل ثلاثا فتح. وتعليله يفيد أنهم لوصلوا عليه بلاإعادة غسله صح وإن لم يسقط وجوبه عنهم فتدبر. قوله وتعليله) أى تعليل الفتح بقوله لأناأمرناالخ أى ولم يقل فى التعليل لأنه لم يطهرط.(الدرمع الرد: ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:فى حديث "كل سبب ونسب منقطع إلا سببى ونسبى"، ط: سعيد)

(حاشية الطحطاوى على المراقى:ص: ۵۶۹، كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمى)

(عالمگيرى، ۱۵۸/۱، كتاب الصلوٰة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثانى فى الغسل،ط: رشيديه)

إذاجرى الماء على الميت أو أصابه مطر عن أبى يوسف رحمه الله تعالىٰ: =

ڈھانچہ برآمد ہوا

''گوشت الگ ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۳۱)

ڈھیلے سے استنجا کرانا

☆......میت کو غسل دینے میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھوں میں کپڑا یا دستانے وغیرہ پہن کر ڈھیلے سے صفائی کی جائے۔ یعنی استنجا کرایا جائے پھر پانی سے دھویا جائے۔

☆......فقہ کی کتابوں میں میت کے لیے استنجا کا حکم واضح طور پر موجود ہے اور استنجا کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کیا جائے، اور اس اطلاق میں میت بھی شامل ہے۔ لہٰذا میت کے لیے بھی ڈھیلے کا استعمال مسنون ہے۔ اگر چہ ڈھیلے کی بات کسی کتاب میں واضح طور پر نہ بھی ملے۔(۱)

= لاینوب عن الغسل، لأنا أمرنا بالغسل،وإصابة المطر وجريان الماء ليس بغسل،الغريق يغسل ثلاثا في قول أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ وعن محمد رحمه الله تعالى في رواية :إن نوى الغسل عند الإخراج من الماء يغسل مرتين وإن لم ينو يغسل ثلاثاً،وعنه في رواية يغسل مرة واحدة. (الخانية على هامش الهنديه، ۱/۱۸۷، كتاب الصلاة،باب في غسل الميت ومايتعلق به من الصلاة على الجنازة والتكفين وغيرذلك .ط:رشيديه.

(۱) وهي سنة مؤكدة مطلقا...وأركانه أربعة شخص(متنج،و)شئ(متنجى به) كماء وحجر.

وفي الرد: فكان الجمع سنة على الإطلاق في كل زمان،وهو الصحيح،وعليه الفتوىٰ...ثم اعلم أن الجمع بين الماء والحجر أفضل. (الدر مع الرد: ۱/۳۳۵-۳۳۸،كتاب الطهارة،باب الأنجاس، فصل الإستنجاء،ط:سعيد)

(والأفضل)في كل زمان (الجمع بين)استعمال(الماء والحجر)مرتبا(فيمسح)الخارج(ثم يغسل المخرج لأن الله أثنىٰ على أهل قباء باتباعهم الأحجار الماء فكان الجمع سنة على الإطلاق في كل زمان،وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ.

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي:ص:۴۵،كتاب الطهارة،فصل في الإستنجاء،ط:قديمي)

(عالمگيري: ۱/۴۸،كتاب الطهارة،الباب السابع في النجاسة وأحكامها،الفصل الثالث في الإستنجاء، ط: رشيديه)

ذ

ذکر کرنا جنازہ لے جاتے ہوئے

"جنازہ لے جاتے ہوئے ذکر کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۷۴)

ذلیل پیشہ کرنے والوں کی نماز جنازہ

ذلیل پیشہ کرنے والے اگر مسلمان ہیں، مثلاً: مردہ جانوروں کی کھال اتار کر دباغت کر کے فروخت کرتے ہیں، تو ان کے انتقال کے بعد بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيرا ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبي صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/۱ ۳۱، كتاب الصلاة، باب صلوٰة الجنازة، فصل: وأما الكلام فى صلوة الجنازة. ط: سعيد)

وهى فرض على كل مسلم مات خلا أربعة بغاة وقطاع طريق. (الدر المختار: ۲/۰ ۲۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)

(عالمگيرى: ۱/۳ ۱۶، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى صلاة الجنازة، ط: رشيديه)

(والصلاة خلف كل بر وفاجر من المؤمنين جائزة) أى لقوله صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم "صلوا خلف كل بر وفاجر" أخرجه الدارقطنى عن أبى هريرة رضى الله عنه، وكذا البيهقى، وزاد قوله: "وصلوا على كل بر وفاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر" (شرح ملاعلى القارى على الفقه الاكبر: ص: ۷٦، الكبيرة لاتخرج المؤمن عن الإيمان، ط: قديمى)

ر

رات کے اندھیرے میں قتل کردیا

''نامعلوم افراد کے ہاتھوں مارا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۷۶/۲)

رات کے وقت قبر کی زیارت کرنا

رات کے وقت قبر کی زیارت کرنا اور مردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۱)

رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا

رات میں جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) عن عائشة أنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل إلى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين واتاكم ماتوعدون غداً مؤجلون وإنا إن شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد.

(الصحيح للمسلم: ۳۱۳/۱، كتاب الجنائز، فصل في التسليم على أهل القبور والدعاء والاستغفار لهم، ط: قديمى)

(سنن النسائى: ۲۸۷/۱، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ط: قديمى)

(مشكاة المصابيح: ص: ۱۵۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: قديمى)

(۲) عن ابن شهاب قال أخبرني ابو امامة بن سهل بن حنيف انه قال: اشتكت امرأة بالعوالى مسكينة فكان النبى صلى الله عليه وسلم يسألهم عنها وقال: ان ماتت فلاتدفنوها حتى أصلى عليها فتوفيت فجاء وا بها إلى المدينة بعد العتمة فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نام فكرهوا ان يوقظوه فصلوا عليها ودفنوها ببقيع الغرقد فلماأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم جاؤا فسألهم عنها فقالوا دفنت يارسول الله!وقد جئناك فوجدناك نائما فكرهنا ان نوقظك قال فانطقوا فانطلق يمشى ومشوامعه حتى اروه قبرها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفواوراء ه فصلى عليها وكبر أربعا. (سنن النسائى: ۲۷۹/۱، كتاب الجنائز، الصلوة على الجنازة بالليل، ط: قديمى)

الصلوة على الجنازة بالليل والنهار سواء يكبر أربعا ويسلم تسليمتين. (كنز العمال: ۱۵/ ۵۸۴، رقم الحديث: ۴۲۲۹۰، الكتاب الرابع من حرف الميم، الباب الاول =

رات میں دفن کرنا

میت کو رات میں دفن کرنا جائز ہے۔ اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں ہے۔(۱)

راستہ بنانا قبروں پر

"قبروں پر راستہ بنانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۴۶/۲)

رجب میں خاص طور پر ایصالِ ثواب کرنا

بعض لوگ رجب کے مہینے میں خاص طور پر سورۂ ملک (تبارک الذي بيده الملك) پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس لیے اس سورت کو خاص سمجھ کر ایصالِ ثواب نہ کرے، بلکہ جس سورت کو بھی پڑھ کر ہو، اور جس دن بھی ہو، اور جس مہینے میں بھی ہو پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائے۔(۲)

=فی ذکر الموت......الخ، الفصل الرابع فی الصلوة علی المیت،ط:ادراہ تالیفات اشرفیہ.)

☐ وکرہ تحریما.....صلوة مطلقاولو....علی جنازة...مع شروق.....واستواء...وغروب.

قوله:علی جنازة)أی إذا حضرت فی ذلک الوقت.(الدر مع الرد: ۱/۳۷۰، ۳۷۲، کتاب الصلوة،مطلب:یشترط العلم بدخول الوقت،ط:سعید)

(۱) ولابأس بالدفن باللیل.(عالمگیری: ۱/۱۶۶، کتاب الصلوة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن،ط:رشیدیه)

☐ لایکرہ الدفن لیلاً.(الدر المختار مع الرد : (۲/۲۴۵) کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبور،ط:سعید)

☐ حلبی کبیر:ص:۶۰۸،فصل فی الجنائز،ط:سهیل اکیڈمی

(۲)عن ابی هريرة:عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لاتختصوا لیلة الجمعة بقیام بین اللیالی ولاتختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الاأن یکون فی صوم یصوم احدکم. (الصحیح للمسلم: ۱/۳۶۱، کتاب الصیام ،باب کراهة إفراد یوم الجمعة بصوم لایوافق عادته، ط: قدیمی)=

اور کسی دن، تاریخ اور مہینہ کی تخصیص کے بغیر جس دن چاہے فقراء کو کھانا کھلا کر اور نقد دے کر، نفلی صدقہ اور عبادت کر کے یا تلاوت کر کے میت کو ثواب پہنچا دے۔(۱)

رحم کرنا چاہتا ہے اللہ!

☆ حضرت وہیب ابن الورد سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب کسی بندہ پر میں رحم کرنا چاہتا ہوں، تو اس نے جس قدر گناہ کئے ہیں اس کے بدلے میں اس کو بیمار کرتا ہوں، اور اس گھر پر مصیبت نازل کرتا ہوں، اور اس کی روزی تنگ کرتا ہوں، تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے، پھر اگر کچھ گناہ باقی رہ گیا تو موت کے وقت اس پر سختی کرتا ہوں، یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک اور صاف ہو کر آتا ہے گویا اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اور جب کسی بندہ پر میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر نیکی کی ہے سب کے بدلے میں اس کو تندرست کرتا ہوں اور اس کی روزی زیادہ کرتا ہوں اور

= ▭ ومنها(أی من البدع)التزام العبادات المعينه فی اوقات معينة لم يوجدلها ذلک التعيين فی الشريعة. (الاعتصام لشاطبی:ص: ۳۹،الباب الاول فی تعريف البدع وبيان معناها وأشتق منه لفظاً، ط: دارالمعرفة،بيروت)

▭ لأن ذكر الله تعالیٰ إذا قصد به التخصيص بوقت دون وقت أوبشئ دون شئ لم يكن مشروعا حيث لم يرد به الشرع لأنه خلاف الشرع. (البحرالرائق: ۱۵۹/۲، كتاب الصلوة،باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) وفی البحر :من صام أوصلی أوتصدق وجعل ثوابه لغيره من الأحياء والأموات جاز،ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذافی البدائع،ثم قال :(الشامية: ۲۴۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب:فی القراء ة للميت وإهداء ثوابها إليه،ط:سعيد)

▭ (بدائع الصنائع: ۲۱۲/۲، كتاب الحج،فصل :وأما الذی يرجع إلی النبات،ط:سعيد)

▭ وفی دعاء الاحياء للأموات وصدقتهم...عنهم أی عن الأموات نفع لهم أی للأموات خلافاً للمعتزلة. (شرح العقائد:ص: ۱۵۴،ط:مير محمد كتب خانه)

▭ أنظر الحاشية الـ اقة رقم:؟؟؟؟؟؟، علی هذه الصفحة

...اس کے گھر میں امن قائم کرتا ہوں، پھر اگر کچھ نیکی باقی رہ گئی تو موت کو اس پر آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی، جس سے وہ دوزخ سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ (اسی کو استدراج کہتے ہیں) (۱)

☆ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ جب مومن پر کچھ گناہ باقی رہ جاتا ہے، جس کو نیک عمل کے سبب سے دفع نہ کر سکا تو موت کی سختی اس کو دفع کر کے جنت میں پہنچاتی ہے اور جب کافر نیک کام کرتا ہے تو موت اس پر آسان کی جاتی ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ دنیا میں ہو جائے اور انجام کار اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔ (۲)

رسول اللہ ﷺ کی سنت

حضرت ابراہیم ادہم سے روایت ہے کہ میں ایک جنازہ لے چلا اور دعا کی کہ یا اللہ! میری موت میں برکت دے، جنازہ کے اندر سے آواز آئی کہ موت کے

---

(۱) وأخرج الدينورى فى المجالسة ، عن وهيب بن الورد ، يقول الله تعالىٰ : " انى لا اخرج احداً من الدنيا وأنا أريد أن أرحمه ، حتى أوفيه بكل خطيئة كان عملها ، سقما فى جسده ، ومصيبةً فى أهله ، وضيقا فى معاشه واقتارًا فى رزقه ، حتى ابلغ منه مثاقيل الذر ، فإن بقى عليه شيئ شددت عليه الموت ، حتى يفضى إلىّ كيوم ولدته أمّه ، وعزتى لا اخرج عبدا من الدنيا وأنا أريد أن أعذّبه حتى أوفيه بكل حسنةٍ عملها صحة فى جسده ، وسعة فى رزقه ورغدًا فى عيشه ، وأمنا فى سربهٖ ، حتى ابلغ منه مثاقيل الذر ، فإن بقى شيئ هونت عليه الموت ، حتى يفضى إلىّ وليس له حسنة يتقى بها النّار .

قال فى الصحاح : فلان فى سربهٖ ، بالكسر أى فى نفسهٖ . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ۴۴) باب من دنا أجله وكيفية الموت و شدته ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) وأخرج ابن أبى الدنيا عن زيد بن اسلم ، قال : إذا بقى على المؤمن من ذنوبه شيئ لم يبلغه بعمله ، شدد عليه من الموت ، ليبلغ بسكرات الموت ، وشدائده درجته من الجنة ، وإن الكافر إذا كان قد عمل معروفا فى الدنيا هُوِّن عليه الموت ، ليستكمل ثواب معروفه فى الدنيا ، ثم ليصير إلى النّار . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص: ۴۵) باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

بعد بھی برکت کی دعا کرو، میں اس آواز سے ڈرا اور میت کو دفن کر کے قبر کے پاس بیٹھا، دیکھا کہ قبر سے ایک آدمی نکلا جو خوبصورت چہرہ کا تھا، اس سے خوشبو آتی تھی، کپڑے نہایت صاف پہنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا تو کون شخص ہے؟ اس نے جواب دیا میں وہی ہوں جس نے جنازہ کے اندر سے آواز دی تھی، میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ہوں، جو مجھ پر عمل کرتا تھا، میں دنیا میں اس کی حفاظت کرتا تھا اور قبر میں اس کے واسطے نور ہوں گا اور اس کا دوست بنوں گا اور قیامت کے دن اس کو جنت میں داخل کروں گا۔(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ

کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز امام بن کر نہیں پڑھائی، اور نہ کسی کو امام بننے کی جرأت ہوئی، بلکہ صحابۂ کرام جماعت در جماعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں داخل ہو کر آپ کے جنازہ کی نماز پڑھتے رہے۔ اس طرح آپ کا جنازہ متعدد بار ادا کیا گیا، اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی گئی:

"السلام علیک أیها النبي ورحمة الله، اللّٰهم انا نشهد أن محمداً قدبلّغ ما أنزل علیه، ونصح لأمته، وجاهد في سبیلک حتی أعز

---

(۱) وأخرج اللالکائی فی السنة، عن ابراهیم بن أدهم، قال: حملت جنازة، فقلت: بارک الله لی فی الموت، فقال قائل من السریر: و ما بعد الموت، فدخل عليّ منه رعب، فلما دفن المیت، جلست عند القبر متفکرًا، فإذا أنا بشخصٍ خرج من القبر، أحسن النّاس وجهًا، وأطیبهم ریحًا، وأنقاهم ثیابًا، وهو یقول: یا إبراهیم! قلت: لبیک، فمن أنت یرحمک الله؟ قال: أنا القائل لک من السریر: وما بعد الموت، قلت: فمن أنت؟ قال: أنا السنة، أکون لصاحبی فی الدنیا حافظًا، وعلیه رقیبًا وفی القبر نورًا ومؤنسًا، وفی القیامة سائقًا و قائدًا إلی الجنة. (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۲۰۱) باب فظاعة القبر وسهولته علی المؤمن، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

الله كلمته." (۱)

رشتہ داروں کی قبریں ایک ساتھ ہونا

اقارب اور رشتہ داروں کو ایک جگہ قریب قریب دفن کرنا مستحب ہے۔ اس سے رشتہ داروں کی قبروں کی پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی خواہش فرمائی تھی، اور ایسا کیا بھی۔ (۲)

رشتہ داروں کی قبریں قریب قریب ہونا

اپنے گھر والوں اور قریبی رشتہ داروں کی قبریں قریب قریب ہونے میں کوئی

(۱) لما كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع على سريره دخل أبوبكر وعمر فقال: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، ومعهانفر من المهاجرين والأنصار قدر مايسع البيت، فسلموا كما سلم أبوبكر وعمر. (الطبقات الكبرى، ۲/۲۲۱، ذكر الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دار الكتب العلمية)

ومنها: أنه صلى عليه الناس أفواجاً أفواجاً، روى الترمذي، قالوا لأبي بكر: أنصلي على رسول الله؟ قال: نعم! قال: وكيف نصلي؟ قال: يدخل قوم ويصلّون ويدعون ثم يدخل القوم فيصلّون فيكبرون ويدعون فرداً. (الزرقاني، ۷/۳۵۹، الفصل الرابع، مااختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دار الكتب العلمية)

وفيه أيضاً: وبغير دعاء الجنازة المعروف على أنهم كانوا يكبرون ويقولون: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله، اللّهمّ انا نشهد أن محمداً قد بلغ ماأنزل عليه ونصح لأمته وجاهد في سبيلك حتى أعز الله كلمته. (الزرقاني، ۷/۳۵۹، الفصل الرابع، مااختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات، ط: دار الكتب العلمية)

(۲) عن المطلب بن أبي رواحة قال: لمامات عثمان بن مظعون، أخرج بجنازته فدفن، فأمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً أن يأتيه بحجر، فلم يستطع حملها، فقام اليهارسول الله صلى الله عليه وسلم ..... فوضعهاعند رأسه، وقال: أعلم بها قبر أخي، وأدفن اليه من مات من أهلي. (مشكاة المصابيح، ص: ۱۴۹، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، ط: قديمى)

(ابوداؤد: ۲/۴۵۷، كتاب الجنائز، باب في جمع الموتى في قبره والقبر يعلم، ط: مير محمد)

ويستحب أن يجمع الأقارب في موضع لقوله صلى الله عليه وسلم وأدفن إليه من مات من أهلي، وكان عثمان أخاه من الرضاعة وأول من دفن إليه إبراهيم ابنه. (مرقاة المفاتيح: ۴/۱۶۸، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

مضائقہ نہیں ہے، بلکہ افضل ہے۔ مختلف جگہوں میں ہونے کی صورت میں پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایک جگہ ہونا بہتر ہے۔(۱)

رفتار چلنے کی

جنازہ کو اس رفتار سے لے کر چلنا چاہیے کہ میت کی چارپائی پر اضطراب نہ ہو، یعنی ادھر ادھر میت حرکت نہ کرے، اور میت کو جھٹکے نہ لگیں۔

یعنی جنازہ کو لے کر پوری رفتار سے چلنا چاہیے، لیکن دوڑنا نہیں چاہیے، جس سے جنازہ میں اضطراب ہو، اور نہ اتنا آہستہ لے جائیں جیسا کہ یہاں پر دستور ہے کہ بہت آہستہ آہستہ چلتے ہیں، اگر کسی نے پورا قدم اٹھایا تو سب منع کرتے ہیں کہ آہستہ آہستہ چلو۔ گویا کہ جنازہ کو بیمار تصور کرتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو ہسپتال لے جا رہے ہیں۔ حدیث شریف میں جنازہ کو عام رفتار سے تیز لے کر چلنے کا حکم ہے۔(۲)

(۱) انظر الحاشیة السابقة. رقم: ۲

(۲) عن ابن مسعود قال: سألنا نبینا صلی الله علیه وسلم عن المشی مع الجنازة فقال: مادون الخبب إن یکن خیرا تعجل إلیه وإن یکن غیر ذلک فبعداً لأهل النار. (سنن أبی داؤد: ۲/ ۴۵۳، کتاب الجنائز، باب الاسراع بالجنازة، ط: میر محمد)

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أسرعوا بالجنازة) وضابط الإسراع أخذاً من خبر ضعیف أنه صلی الله علیه وسلم نهی عن شده السیر بها فقال: مادون الخبب بأن یکون مشیه بها فوق المشی المعتاد، ودون الخبب وهو شدة المشی مع تقارب الخطأ. (مرقاة المفاتیح؛ ۴/ ۱۱۵، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة و الصلاة علیها، الفصل الاول، ط: رشیدیه)

ویسرع بها بلاخبب) أی عدو سریع ولو به کره.

قوله: بلاخبب) وحد التعجیل المسنون أن یسرع به بحیث لایضطرب المیت علی الجنازة للحدیث أسرعوا بالجنازة. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۳۱، ۲۳۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

(البحر الرائق: ۲/ ۱۹۱، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: ص: ۶۰۴، ۶۰۵، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها و دفنها، ط: قدیمی)

ایک حدیث میں ہے کہ جنازہ کو جلدی لے جاؤ، اگر وہ نیک و صالح ہے تو خیر ہے جس کو تم لے جا رہے ہو۔ اور اگر وہ صالح نہیں تو اپنی گردن پر سے جلدی شر دور کرو گے۔ (۱)

رُلانا

بعض جگہ میت کے گھر آنے والی عورتیں دیدہ دانستہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتی ہیں جس سے گھر والوں کو رونا آئے، اور بعض عورتیں بن بن کر تکلف کر کے روتی ہیں، یہ بھی شریعت کے خلاف ہے، ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ (۲)

رمضان کے روزے کی وجہ سے ترقی ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کو گئے، ایک ان میں سے شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال زندہ رہا، جب اس نے بھی انتقال کیا تو طلحہ بن عبید اللہ نے خواب

(۱) عن أبی هريرة،قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أسرعوا بالجنازة،فإن تک صالحة فخير تقدمونها إليه،وإن تک سوى ذلک فشر تضعونه عن رقابكم.(مشكاة المصابيح: ص: ۱۴۴، كتاب الجنائز،باب المشى بالجنازة و الصلاة عليها،الفصل الاول،ط:قديمى)

(الصحيح للمسلم، ۱/ ۳۰۶، كتاب الجنائز،فصل فى الإسراع بالجنازة،ط:قديمى)

(جامع الترمذى: ۱/ ۱۹۷، ابواب الجنائز،باب ماجاء فى الإسراع بالجنازة،ط:قديمى)

(۲)عن عبد الله رضى الله عنه قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم :ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية.(الصحيح للبخارى: ۱/ ۱۷۲، كتاب الجنائز،باب ليس منا من شق الجيوب،ط:قديمى)

(جامع الترمذى: ۱/ ۱۹۵، كتاب الجنائز،باب ماجاء فى النهى عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة،ط:سعيد)

(سنن ابن ماجه:ص؛ ۱۱۳، ابواب الجنائز،باب ماجاء فى النهى عن ضرب الخدود،ط: قديمى)

ويحرم النوح وشق الجيوب وخمش الخدود ولطمها ونحوذلک من الافعال لما فى الصحيح ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودع بدعوى الجاهلية. (حلبى كبير، ص: ۵۹۴، ۵۹۵، فصل فى الجنائز،الخامس فى الحمل والتشييع،ط:سهيل اكيڈمى)

میں دیکھا کہ جنت آراستہ ہے اور پچھلا آدمی شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوا، طلحہ کہتے ہیں کہ مجھ کو تعجب ہوا، صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سبب پوچھا کہ شہید سے پہلے جنت میں وہ کیوں داخل ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اس کے شہید ہونے کے بعد اس نے ایک مہینہ رمضان کا روزہ رکھا اور سال بھر میں چھ ہزار رکعت فرض نماز پڑھی اور اس قدر نفل نماز پڑھی۔(۱)

رمضان میں موت

عض کتابوں میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کی رمضان المبارک میں موت آجائے تو قیامت تک کے لیے اس سے قبر کا عذاب معاف ہوجاتا ہے، اور کافر سے صرف رمضان المبارک تک قبر کا عذاب اٹھالیا جاتا ہے البتہ یہ بات اتنی مضبوط نہیں۔

واضح رہے کہ عذاب دو قسم کے ہیں:

۱-عذابِ قبر۔ ۲-عذابِ آخرت۔

عذابِ قبر تو معاف ہوجاتا ہے۔عذابِ آخرت نہیں۔(۲)

(۱) عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: كان رجلان من حی من قضاعة اسلما مع رسول الله ﷺ، فاستشهد أحدهما، وآخر الآخر سنة، قال طلحة ابن عبيد الله، فرأيت الجنّة، ورأيتُ المؤخر منهما أُدخل قبل الشهيد، فعجبت من ذٰلک، فاصبحت فذكرت ذٰلک للنبیّ ﷺ، فقال: أليس قد صام بعده رمضان و صلى ستة آلاف ركعة، وكذا و كذا ركعة صلاة سنة؟ (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۱۶) باب فضل طول الحياة فی طاعة الله تعالىٰ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) قال أهل السنة والجماعة: عذاب القبر حق وسؤال منكر ونكير وضغطة القبر حق لكن إن كان كافراً فعذابه يدوم إلى يوم القيامة ويرفع عنه يوم الجمعة وشهر رمضان...والمؤمن المطيع لايعذب بل له ضغطة يجد هول ذلک وخوفه والعاصی يعذب ويضغط لكن ينقطع عنه العذاب يوم الجمعة وليلتها ثم لايعود وإن مات يومها أوليلتها يكون العذاب ساعة واحدة وضغطة القبر ثم ينقطع، كذا فی المعتقدات للشيخ أبی المعين النسفی الحنفی من حاشية الحنفی ملخصاً. (الشامية: ۲/ ۱۶۵، كتاب الصلاة، باب الجمعة، قبيل باب العيدين، ط: سعيد)=

رنڈی کی نماز جنازہ

رنڈی کا پیشہ کبیرہ گناہ ہے، ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ تاہم اگر مسلمان رنڈی مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا لازم ہے۔ البتہ اس کی نماز عام آدمی پڑھیں، پیشوا اور مقتدا حضرات نہ پڑھیں۔ تاکہ دوسروں کو سبق ملے۔(۱)

روافض کو کہاں دفن کریں؟

''شیعہ کو کہاں دفن کریں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۴۷۰)

= (حاشية الطحطاوی علی المراقی: ص؛ ۵۲۴، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمی)

وعن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان الناس فی شک من عذاب القبر حتی نزلت هذه السورة " الهٰكم التكاثر (۱) حتی زرتم المقابر (۲) كلاسوف تعلمون (۳) [التكاثر: الآيات: ۱، ۳] فتعلمون الاول اشارة إلى عذاب القبر، وتعلمون الثانی اشارة الی عذاب الآخرة. (مختصر تذكرة القرطبی للشعرانی ص: ۷۶، باب ماورد فی عذاب القبر، وفی اختلاف عذاب الكافرين والعصاة من الموحدين فيه، ط: دارالكتب العلمية، بيروت. (التذكرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة، ص: ۱۳۹، باب ماجاء فی عذاب القبر وأنه حق... ط: المكتبة التجارية مصطفیٰ امر الباز مكة المكرمة)

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلی عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثیٰ حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبی صلی الله عليه وسلم: صلوا علی كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: الكلام فی صلاة الجنازة، ط: سعيد)

قال القاضی: مذهب العلماء كافة: الصلاة علی كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا. وعن مالك وغيره: أن الإمام يجتنب الصلاة علی مقتول فی حدود وإن أهل الفضل لايصلون علی الفساق زجراً لهم. (شرح النووی علی الصحيح للمسلم: ۱/ ۳۱۴، كتاب الجنائز، قبيل كتاب الزكوة، ط: قديمی)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلی عليه علی المفتی به عند الحنفية والشافعية.... ورأی قوم كأبی يوسف وابن الهمام أنه لايصلی عليه .... وقال المالكية ايضا: وينبغی لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة علی المبتدعة ومظهری الكبائر ردعاً لأمثالهم.

(الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۱۵۰۹، المبحث الثامن، صلاة الجنازة، واحكام الجنائز، الفرض الثالث الصلاة علی المميت، اولاً: حكم الصلاة علی الميت، ط: رشيديه)

روتے ہیں آسمان وزمین

''زمین وآسمان روتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۴۰۶)

روح بدن سے نکل جائے

جب مرنے والے کے بدن سے روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں نہایت نرم اور آہستگی سے بند کردی جائیں۔ اور اس کا منہ کسی پاک کپڑے کی پٹی سے باندھ دیا جائے، اس طرح کہ وہ پٹی تھوڑی کے نیچے رکھی جائے، اور سر پر لے جا کر اس کے دونوں کنارے باندھ دیے جائیں۔ اور اس کے اعضاء سیدھے کر دیے جائیں، اور جوڑ نرم کر دیے جائیں، اس طرح کہ ہر جوڑ کو اس کی انتہا تک پہنچنے کے بعد کھینچ دیا جائے تا کہ صحیح حالت میں ہو جائے۔ اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیے جائیں تا کہ ٹانگیں پھیل نہ جائیں۔ پھر اس کے بعد کوئی چادر اوڑھا دیں۔ اور اس کے بعد اس کے غسل، تکفین اور جنازہ کی نماز کا انتظام کیا جائے۔ اور جلد از جلد دفن کر دیا جائے۔(۱)

---

(۱)فإذامات شدلحياه)بعصابة تعمها،وتربط فوق رأسه...وغمض عيناه...ثم يسجى بثوب...... وتوضع يداه بجنبه ...وتلين مفاصله وأصابعه بأن يرد ساعده لعضده وساقه لفخذه وفخذ لبطنه ويردها ملينةليسهل غسله وإدراجه فى الكفن....وإذا تيقن موته يعجل بتجهيزه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:ص:۵۶۳،۵۶۵،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمى)

وإذامات تشد لحياه وتغمض عيناه...ثم تمد أعضاؤه ...ويسرع فى جهازه.

قوله: تمد أعضاءه)أى لئلا يبقى مقوسا كما فى شرح المنية وفى الإمداد:وتلين مفاصله وأصابعه بأن يرد ساعده لعضده وساقه لفخذه وفخذه لبطنه ويردها ملينة ليسهل غسله وإدراجه فى الكفن.(الدر مع الرد:۲/۱۹۳،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: فى أطفال المشركين، ط:سعيد)

(حلبى كبير:ص۵۷۶،۵۷۷،فصل فى الجنائز،ط:سهيل اكيڈمى)

روح سب دیکھتی ہے

بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میت مرتی ہے تو اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں رہتی ہے اور غسل اور کفن دیتے وقت جو کچھ کرتے ہیں وہ سب دیکھتی ہے، اگر اس کو بات کرنے کی طاقت ہوتی تو لوگوں کو رونے اور چلانے سے منع کرتی۔(۱)

روح قبض کرنے سے پہلے

''شجرۃ المنتہٰی''اور''موت کے وقت چار فرشتے آتے ہیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔

روح کا اپنے غسل وغیرہ کو دیکھنا

حضرت ابن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں رہتی ہے، اپنے جسم کو دیکھتی ہے کہ کس طرح اس کو غسل دیا جارہا ہے، اور کس طرح کفن دیتے ہیں۔ کیسے لے کر چلتے ہیں، لاش ابھی غسل کے تختہ پر ہی ہوتی ہے کہ اس سے فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ جو تیری تعریف کررہے ہیں سن لے (کہ یہ خوش خبری اگلی نعمتوں کی تمہید ہے)(۲)

---

(۱) وأخرج ابن أبی الدنیا عن بکر بن عبد اللّٰہ المزنی ، قال : بلغنی أنّہ مات من میت یموت والا وروحہ فی ید ملک الموت، فھم یغسلونہ و یکفنونہ ، وھو یری مایصنع بہ أھلہ ، فلو یقدر علی الکلام لنھاھم عن الرنۃ والعویل . (شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور : (ص:۱۲۶) باب معرفۃ المیت من یغسلہ ویجھزہ وسماعہ مایقال فیہ ، ومایقال لہ ، والجنازۃ مارۃ ، ط: المکتبۃ التوفیقیۃ، مصر)

اخرجہ أبو نعیم فی '' الحلیۃ '' : (۳/۳۴۹)

(۲) ونقل القرطبی عن ابن دینار انہ مامن میت إلا وروحہ فی ید ملک ینظر إلی بدنہ کیف یغسل ویکفن وکیف یمشی بہ وکیف یقبر قال: ویقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیک ذکرہ. (فیض القدیر، ۳/ ۱۳۳، رقم الحدیث: ۲۱۳۴، حرف الألف، ط: دار الحدیث، قاھرہ)

(شرح الصدور للسیوطی: ص:۳۹، باب معرفۃ المیت بمن یغسلہ ویجھزہ ..... الخ،=

روح کا بدن سے نکل جانا بہتر ہے

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! جو روح بدن سے نکل جاتی ہے وہ میرے نزدیک میری روح سے بہتر ہے، بلکہ مکھی کی روح جو اس کی بدن سے نکل جاتی ہے وہ بھی میری روح سے بہتر ہے، یہ کلام سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھبرا گئے، اور پوچھا کہ کیا سبب ہے؟ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے خوف ہے کہیں وہ زمانہ نہ آجائے جس میں میں نیک کام کا حکم نہ کر سکوں اور برے کام کی ممانعت نہ کر سکوں، اس زمانہ میں خیریت نہیں ہے۔(۱)

روح کا بھٹکنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص خودکشی کر کے مرجائے تو اس کی روح بھٹکتی پھرتی ہے، اصل روحوں میں جا کر نہیں ملتی۔ یہ بات غلط ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ البتہ خودکشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس کے بعد توبہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ زندگی ختم ہو جاتی ہے۔(۲)

ـ ط: مطابع الرشید بالمدینہ المنورۃ)

(حلیۃ الأولیاء، ۳/ ۳۴۹، عمرو بن دینار، ط: دار الکتب العربی)

(۱) وأخرج ابن أبی الدنیا والخطیب وابن عساکر عن أبی بکرۃ الصحابی -رضی اللہ عنہ- قال: واللہ ما من نفس تخرج أحب إلی من نفسی ہذہ، ولا نفس ہذا الذباب الطائر، ففزع القوم، فقالوا: لم؟ قال: أخاف أن أدرک زمانا لا أستطیع أن آمر فیہ بمعروف، ولا أنہی عن منکر، وما خیر یومئذ؟ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۲۲) باب جواز تمنی الموت والدعاء بہ لخوف الفتنۃ فی الدین، ط: المکتبۃ التوفیقیۃ، مصر)

(۲) عن سعید بن جبیر: أن أرواح الأحیاء وأرواح الأموات تلتقی فی المنام فیتعارف منہا ما شاء اللہ أن یتعارف فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الأخری إلی أجسادہا إلی انقضاء مدۃ حیاتہا (تفسیر النسفی ص: ۱۰۳۰، سورۃ الزمر، آیت: ۴۲، ط: دار المعرفۃ بیروت)

عن السدی (والتی لم تمت فی منامہا) قال: یتوفاہا فی منامہا قال: فیلتقی روح الحی وروح

روح کا تعلق بدن کے ساتھ

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم کا ہے:

پہلا تعلق: روح کا تعلق ماں کے شکم میں، اور یہ تعلق ضعیف ہے۔

دوسرا تعلق: روح کا تعلق پیدا ہونے سے عمر بھر تک، یہ تعلق پہلے سے قوی ہے۔

تیسرا تعلق: روح کا تعلق نیند کی حالت میں، یہ تعلق بہت کمزور اور ضعیف ہے۔ کیونکہ خواب میں روح کا تعلق عالم برزخ سے ہو جاتا ہے، اس لئے بدن کا تعلق ضعیف ہو جاتا ہے، اور خواب وغیرہ جو کچھ انسان دیکھتا ہے وہ اسی عالم برزخ کی سیر کا نتیجہ ہے۔

چوتھا تعلق: برزخ کا جو موت کے بعد ہوتا ہے، اس میں موت کے سبب سے اگرچہ روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے لیکن روح اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی، بلکہ بدن کے ساتھ روح کو ایک قسم کا تعلق اور واسطہ باقی رہتا ہے اور روح کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں، ایک عالم سے دوسرے عالم میں آنے جانے میں کچھ دیر نہیں ہوتی، پلک مارنے میں آتی اور چلی جاتی ہے، جس طرح سویا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے کہ آن کی آن میں اس کی روح عالم دنیا کی سیر کر لیتی ہے اور عجائبات دیکھتی ہے اور دم کے دم میں آ جاتی ہے، اس تعلق کی وجہ سے قبر کی زیارت مسنون ہوئی، زیارت کرنے والوں کا سلام روح سنتی ہے اور جواب دیتی ہے، یہ تعلق قیامت تک باقی رہتا ہے۔

= الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترج روح الحی إلى جسده فی الدنیا إلى بقية أجلها وترید روح الميت أن ترجع إلى جسده فتجلس. (مجموع الفتاویٰ لابن تیمیه: ۲۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية، القولان فی آیة (فیمسک التی قضی علیها الموتی، ط: دار الرحمت)

(کتاب الروح، ص: ۵۰، المسئلة الثانية، وهی هل تتلاقی أرواح الأحیاء وأرواح الأموات أم لا؟ ط: دار الکتب العلمیه)

پانچواں تعلق: قیامت کے دن کا، جب قبر سے اٹھائے جائیں گے، یہ تعلق نہایت قوی اور کامل ہے کہ کمزور نہیں ہوسکتا اور نہ زائل ہوسکتا ہے، پہلے تعلقات سے اس تعلق کو کوئی نسبت نہیں، کیونکہ اس تعلق کے بعد بدن سڑنے اور گلنے کا نہیں ہوتا، اور نہ نیند آتی ہے نہ موت۔(۱)

روح کا دنیا میں آنا

مردوں کی روح دنیا میں نہیں آتی، اس لیے مردوں کی روح کے بارے میں دنیا میں آنے جانے کا خیال رکھنا غلط ہے۔ کیونکہ جو مردہ نیک کار اور دین دار ہے وہ دنیا میں آنا نہیں چاہتا۔ اور جو مردہ بدکار ہے اسے دنیا میں آنے کی اجازت نہیں مل سکتی ہے۔(۲)

روح کا گھر میں آنا

☆......میت کی روح گھر میں نہیں آتی، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جمعرات کے دن میت کی روح اپنے رشتہ داروں کے گھر آتی ہے، اور ثواب کی امیدوار ہوتی ہے۔ اور جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس جاتی ہے، اس کا کچھ ثبوت نہیں ہے۔ ایسا خیال کرنا

(۲،۱) وقال (ابن القيم) فى موضع آخر: للروح بالبدن خمسة أنواع من التعلق متغائرة، الأولىٰ: فى بطن الأم، الثانى: بعد الولاة، والثالث: فى حال النوم، فلها به تعلق من وجه و مفارقة من وجه، والرابع: فى البرزخ، فإنّها وإن كانت قد فارقته بالموت فإنّها لم تفارقه فراقا كليا بحيث لم يبق لها إليه التفاوت، والخامس: تعلقها به يوم البعث وهو أكمل أنواع التعلقات، ولانسبة لما قبله إليه، إذا لايقبل البدن معه موتا ولا نوما ولافسادا.

وقال فى موضع آخر للروح من سرعة الحركة والانتقال الّذى كلمح البصر مايقتضى عروجها من القبر إلى السماء فى أدنىٰ لحظة، وشاهد ذٰلک روح النائم، فقد ثبت ان روح النائم تصعد حتى تخرق السبع الطباق، وتسجد لله بين يدى العرش، ثم ترد إلى جسده فى ايسر زمان. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۲۹۹، ۳۰۰) باب مقر الأرواح، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

اور عقیدہ رکھنا غلط ہے۔(۱)

☆......روحانی تعلق کی بنا پر مردہ خواب میں نظر آتا ہے، خواب میں نظر آنے کا مکان میں آنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بہت سے زندہ لوگوں کو خواب میں دیکھا جاتا ہے، حالانکہ وہ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ خواب دیکھنے والے کے مکان میں نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا خواب کا قصہ جدا ہے، ظاہری اجسام کا اتصال اس کے لیے ضروری نہیں ہے۔ عالم ارواح ایک دوسرا عالم ہے، جو اس دنیا سے الگ ہے۔(۲)

---

(۱) عن سعيد بن جبير: أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقى فى المنام فيتعارف منهاماشاء الله أن يتعارف فيمسك التى قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادهاإلى انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفى: ص: ۱۰۴۰، سورة الزمر، آيت: ۴۲، ط: دار المعرفه، بيروت)

🗀 عن السدى: (والتى لم تمت فى منامها) قال: يتوفاها فى منامها قال: فيلتقى روح الحى و رح الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترجع روح الحى إلى جسده فى الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوى لابن تيميه: ۴۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان فى آية (فيمسك التى قضى عليهاالموتى، ط: دار الرحمت)

🗀 (كتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهى هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات أم لا؟، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثانى فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

(۲) عن سعيد بن جبير: أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقى فى المنام فيتعارف منهاماشاء الله أن يتعارف فيمسك التى قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادهاإلى انقضاء مدة حياتها. (تفسير النسفى: ص: ۱۰۴۰، سورة الزمر، آيت: ۴۲، ط: دار المعرفه، بيروت)

🗀 عن السدى: (والتى لم تمت فى منامها) قال: يتوفاها فى منامها قال: فيلتقى روح الحى و رح الميت فيتذاكران ويتعارفان، قال: فترجع روح الحى إلى جسده فى الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس. (مجموع الفتاوى لابن تيميه: ۴۵۲/۵، شرح حديث النزول، تفسير النشأة الثانية القولان فى آية (فيمسك التى قضى عليهاالموتى، ط: دار الرحمت)

🗀 (كتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهى هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات أم لا؟، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثانى فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

روح کے چار مکان ہیں

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ روح کے چار مکان ہیں، اور ان چاروں مکان میں اس کا گزر ہوتا ہے:

پہلا مکان: ماں کا پیٹ، یہ مکان نہایت تنگ قید خانہ ہے، اور اس میں سخت اندھیرا ہے۔

دوسرا مکان: دنیا ہے، جس میں پیدا ہوا، اور اچھے بُرے کام کئے۔

تیسرا مکان: عالم برزخ، یعنی موت کے بعد سے قیامت تک، اور یہ مکان دنیا سے بہت زیادہ بڑا ہے، جس طرح دنیا ماں کے پیٹ سے بڑی ہے۔

چوتھا مکان: جس کے بعد کوئی دوسرا مکان نہیں، وہ آخرت کا مکان ہے، یعنی جنت یا جہنم۔(۱)

= أن تتذكر أمر النائم وإنه قد يرىٰ في نومه حية تلدغه وهو يتألم بذلك حتى تراه ربما يصيح ويعرق جبينه وقد ينزعج من مكانه كل ذالك يدركه من نفسه ويتأذى به كما يتأذى اليقظان وهو يشانده وأنت ترىٰ ظاهره ساكتاً، ولاترى حواليه حية ولاعقربا والحية موجودة في حقه، والعذاب حاصل ولكنه في حقك غير مشاهد .(حجة الله البالغة ۱/ ۱۴، المبحث الأول في أسباب التكليف والمجازاة، باب ذكر عالم المثال، ط: كتبخانه رشيديه دهلى)

(۱) فائدة: قال ابن القيم: للنفس أربعة دور، كل دار أعظم من الّتي قبلها، الأولىٰ: بطن الأم، وذلك محل الحصر والضيق والغم والظلمات الثلاث.

والثانية: هٰذه الدار الّتي نشأت فيها وألفتها واكتسبت فيها الخير والشرّ.

والثالثة: دار البرزخ، وهي أوسع من هٰذه الدار وأعظم ونسبة هٰذه الدار إليها كنسبة الدار الأولىٰ إلى هٰذه.

والرابعة: الدار الّتي لادار بعدها، دار القرار، الجنة أو النّار، ولها في كل دار من هٰذه الدور حكم، وشأن غير شأن الأخرىٰ. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۳۱۲) باب مقر الأرواح، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

روحوں کا ایک دوسرے سے ملنا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جو مدینہ منورہ سے بہت دور قسطنطنیہ میں مدفون ہیں، روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے: جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے، تو اللہ کے بندوں میں سے رحمت کے اہل حضرات اس سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح تم دنیا میں خوش خبری دینے کے لیے ملتے ہو، وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں: ذرا اس کو آرام کر لینے دو، اس لیے کہ یہ سخت تکلیف برداشت کر کے آیا ہے۔ فرمایا: وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کیسا ہے؟ فلانی کیسی ہے؟ کیا اس نے شادی کی یا نہیں؟ جب کسی ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہو تو وہ کہتا ہے: اس کا تو پہلے انتقال ہو چکا ہے۔ اس پر وہ کہتے ہیں: "انا للہ وانا الیہ راجعون" اس کو اس کے ٹھکانے جہنم میں لے جایا گیا ہے، جو بہت برا ٹھکانہ اور بہت ہی بری جگہ ہے۔ فرمایا: پھر ان کے سامنے اس کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اگر اچھے اعمال ہوتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اسے خوش خبری دیتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ آپ کے بندے پر آپ کی نعمت ہے، اس لیے اسے کامل ومکمل فرما دیجیے! اور اگر برے اعمال دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: اے اللہ! اپنے بندے کو واپس لے جائیے!(۱)

---

(۱) ابن المبارک عن أبی أیوب الأنصاری رضی الله عنه قال: إذا قبضت نفس المؤمن تلقاها أهل الرحمة من عباد الله تعالیٰ کمایتلقون البشیر فی الدنیا، فیقبلون علیه یسألونه فیقول بعضهم لبعض: أنظروا أخاکم حتی یستریح، فإنه کان فی کرب شدید، قال: فیقبلون علیه فیسألونه: مافعل فلان؟ مافعت فلانة هل تزوجت؟ فإذا سألوه عن الرجل قد مات قبله، فیقول: إنه هلک، فیقولون: إنا لله وإنا إلیه راجعون، ذُهب به إلی أمه الهاویة، فبئست الأم وبئست المربیة، قال: فتعرض علیهم أعماله، فإن رأوا حسنا فرحوا واستبشروا وقالوا: اللهم هذه نعمتک علی عبدک فأتمها، وإن رأوا شرا قالوا: اللهم راجع بعبدک. (التذکرة فی أحوال الموتیٰ وأمور الآخره، ص:۵۹، باب ماجاء فی تلاقی الأرواح فی السماء والسؤال عن أهل الأرض وفی عرض الأعمال، ط: المکتبة التجاریة مصطفیٰ الباز)=

روحوں کی ملاقات

☆ ''مردوں کی ملاقات'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۶۲)

☆ ''مردہ کی روح سے سابقہ مردوں کی روحیں ملاقات کرتی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۶۷)

روحیں جمعرات کو گھر نہیں آتیں

''جمعرات کی شام مردوں کی روحیں اپنے گھروں میں نہیں آتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۴۱)

روحیں شبِ براءت میں نہیں آتیں

''شبِ براءت میں روحیں نہیں آتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۴۴۵)

= 📂 وأخرج ابن أبي شيبة في "المصنف" والحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا عن إبراهيم بن ميسرة، قال غزى أبو أيّوب القسطنطينية فمرّ بقاصّ وهو يقول: إذاعمل العبد العمل في صدر النهار عرض على معارفه إذاأمسىٰ من أهل الآخرة، وإذا عمل العمل في آخرالنهار عرض على معارفه إذا أصبح من أهل الآخرة، فقال أبوأيّوب: انظر ما تقول! قال: والله إنّه لكما أقول، فقال أبو أيّوب: اللّهم إنّي أعوذبك أن تفضحني عند عبادة بن الصامت وسعد بن عبادة فيما عملت بعدهم، فقال القاصّ: والله لايكتب الله ولايته لعبد إلّاستر عوراته وأثنى عليه بأحسن عمله.

وأخرج الحكيم الترمذي وابن أبي الدنيا في "كتاب المنامات" والبيهقي في "شعب الإيمان" عن النعمان بن بشير سمعت رسول الله ﷺ يقول: الله الله في إخوانكم من أهل القبور، وأنّ أعمالكم تعرض عليهم.

📂 وأخرج ابن أبي الدنيا وابن منده وابن عساكر عن أحمد بن عبدالله بن أبي الحوارى، قال: حدّثني أخي محمّد بن عبدالله، قال: دخل عبّاد الخواص على إبراهيم بن صالح الهاشمي -وهو أمير فلسطين-، فقال له إبراهيم: عظني! فقال: قد بلغني إنّ أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم من الموتى، فانظر ما تعرض على رسول الله ﷺ من عملك." (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور، (ص: ۱۱۴-۱۱۵) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: مطابع الرشيد بالمدينة المنورة، ۱۴۰۳ھ- ۱۹۸۳م)

روزہ کی حالت میں مرجائے

اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں مرگیا، اور افطار نہیں کرسکا، تو اس آدمی کے جنازے کی نماز بھی ادا کی جائے گی۔ افطار سے پہلے انتقال ہونے کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں اس کو اجر ملے گا۔ (۱)

روزہ کی حالت میں مرگیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مرگیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت تک کے روزہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (۲)

روزہ میت کی طرف سے ادا کرنا

''میت کی طرف سے نماز روزہ ادا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۳۵۲)

---

(۱) ویؤجر لو صبر ومثله سائر حقوقه تعالیٰ كإفساد صوم وصلاة وقتل صيد حرم أو في إحرام وكل ما ثبتت فرضيته بالكتاب. اهـ (الشامية، ۲/ ۴۲۱، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: قديمي)

أكره المريض والمسافر فإن الإفطار واجب ولا يسعه الصوم حتى لو امتنع من الإفطار فقتل يأثم كالإكراه على أكل الميتة بخلاف ما إذا كان صحيحا مقيما فاكره بقتل نفسه فإنه يرخص له الفطر، والصوم أفضل حتى لو امتنع من الافطار حتى قتل يثاب إليه لأن الوجوب ثابت حالة الإكراه وأثر الرخصة بالإكراه في سقوط الاثم بالترك لا في سقوط الواجب كالاكراه على الكفر كذا في البدائع. (البحر الرائق: ۲/ ۲۸۳، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

(بدائع الصنائع: ۲/ ۹۶، كتاب الصوم، فصل: وأما حكم فساد الصوم، ط: سعيد)

(۲) وأخرج الديلمي، عن عائشة ـ رضي الله عنها ـ قالت: قال رسول الله ﷺ: من مات صائما، أوجب الله له الصيام إلى يوم القيامة. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۳۸۷) باب أحسن الأوقات للموت، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

روزے کا فدیہ

ہر روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔ یعنی تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت۔ اور قیمت میں فدیہ ادا کرنے کے دن کا اعتبار ہے۔ اس دن گندم کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے فدیہ ادا کیا جائے۔ (۱)

اگر رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ اور روزوں کی کوئی نذر و منت مانی ہوئی تھی اور رکھ نہ سکا تو اس کا فدیہ بھی یہی ہے۔ (۲)

رونا

☆...... بعض جگہ میت کی جان نکلنے کے وقت کلمہ اور سورۂ یٰسین پڑھنے کے

---

(۱) وهى نصف صاع من بر أو دقيقة أوسويقه ...ويجوز دفع القيمة.

قوله: ويجوز دفع القيمة)قال فى التنوير: وجاز دفع القيمة فى زكاة وعشروخراج ،وفطرة ونذر وكفارة غير الاعتكاف..اه.(حاشية الطحطاوى مع المراقى،(ص: ۷۲۴)، كتاب الزكاة،باب صدقة الفطر ،ط:قديمى)

🗀 وهى نصف صاع من بر أوصاع من شعير.....وذكر فى الفتاوى أن أداء القيمة أفضل من عين المنصوص عليه وعليه الفتوىٰ.......(عالمگیری،(۱/۱۹۱،۱۹۳)كتاب الزكاة،الباب الثامن فى صدقة الفطر،ط:رشيديه)

🗀 تجب ....نصف صاع....من برأو دقيقة ....ودفع القيمة.....أفضل من دفع العين على المذهب المفتى به.(الدرالمختار مع الرد:(ص: ۲/۳۶۴،۳۶۶)، كتاب الزكاة،باب صدقة الفطر، مطلب:فى مقدار الفطر بالمد الشامى،ط:سعيد)

(۲) والحاصل أن كل ماكان عبادة بدنية فإن الوصى يطعم عنه بعد موته عن كل واجب كالفطرة. (الدر المختار: ۲/۴۲۷،كتاب الصوم،باب مايفسد الصوم ومالايفسده،فصل فى العوارض، ط: سعيد)

🗀 (البحرالرائق: ۲/۲۸۵،كتاب الصوم،باب مايفسد الصوم ومالايفسده،فصل فى العوارض، ط: سعيد)

🗀 (حاشية الطحطاوى على المراقى،(ص:۴۳۷)، كتاب الصلاة،باب صلوٰة المريض،فصل:فى إسقاط الصلاة والصوم، ط:قديمى)

بجائے عورتیں رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہیں، اس سے مریض کو اگر کچھ ہوش ہے تو پریشانی ہوتی ہے، حالانکہ جان نکلتے وقت جو تکلیف ہوتی ہے وہ تمام تکلیفوں سے بڑھ کر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کی تکلیف سے پناہ مانگی ہے۔ پھر رونا پیٹنا شروع کر کے اس کو مزید تکلیف پہنچانا عقلمندی کی بات نہیں ہے۔(۱)

واضح رہے کہ بلند آواز سے رونا، چلانا، ماتم کرنا، اور گریبان پھاڑنا سب حرام اور گناہ ہے۔ البتہ رونا آئے تو چیخے چلائے بغیر آنسوؤں سے رونے میں کوئی

---

(۱) عن عائشة أنها قالت: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم: وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده فى القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول: اللهم أعنى على غمرات الموت وسكرات الموت.

▢ عن ابن عمر عن عائشة قالت: ماأغبط أحدابهون موت بعد الذى رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم.

▢ عن عبدالله ابن بريدة عن أبيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: المؤمن يموت بعرق الجبين. (جامع الترمذى: ۱/۱۹۲، ابواب الجنائز، باب ماجاء فى التشديد عند الموت، ط: قديمى)

▢ قوله: المؤمن يموت بعرق الجبين.. الخ) فى شرح حديث الباب اقوال، قيل: أن عرق الجبين حسا عند الموت من علامات الخير، وقيل: ليس العرق حسا بل المراد انه يكون فى الشدة قبل النزع وتكون الشدة كفارة للسيئات. (زهر الربى على هامش الترمذى: (۱/۱۹۲، ۱۹۳)، ابواب الجنائز، باب حدثنا ابن بشار... الخ، ط: قديمى)

▢ (ابن ماجه: (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) ابواب الجنائز، باب ماجاء فى ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: قديمى)

▢ ويستحب لأقرباء المحتضر وأصدقائه وجيرانه الدخول عليه) للقيام بحقه وتذكيره وتجريعه..... ويذكرون فضل الله وسعة كرمه ويحسنون ظنه بالله تعالىٰ...... ويتلون عنده سورة يٰس) للأمر به. وفى خبر: "مامن مريض يقرأ عنده ليس إلا مات ريانا وأدخل قبره ريانا واستحسن بعض المتأخرين قراءة سورة الرعد لقول جابر رضى الله عنه: فإنها تهون عليه خروج روحه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۲، ۵۶۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمى)

مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

☆......خوشی اور مسرت والی باتوں سے خوش ہونا، اور رنج وغم کی چیزوں سے غمگین اور پریشان ہونا، اور آنکھوں سے آنسو بہانا یہ انسانیت کا کمال ہے۔ اگر کسی کا یہ حال نہ ہو تو یہ اس کا نقص ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک رنج وغم والے حوادث سے رنجیدہ اور غمگین ہو جاتا تھا، اور اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بھی بہتے تھے۔(۲)

(۱،۲) عن اسامة بن زيد قال كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم فارسلت اليه احدى بناته تدعوه وتخبره ان صبيا لها أوابنا لها فى الموت فقال: للرسول إرجع إليها فأخبرها إن لله ماأخذ، وله ماأعطى وكل شئ عنده باجل مسمى، فمرها فلتصبر ولتحتسب، فعاد الرسول فقال: إنها قد اقسمت لتأتينّها قال: فقام النبى صلى الله عليه وسلم وقام معه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وانطلقت معهم فرفع اليه الصبى ونفسه تقعقع كأنها فى شنة ففاضت عيناه فقال له سعد ماهذا يارسول الله ؟قال هذه رحمة جعلها الله فى قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء.

قوله: ففاضت عيناه فقال له سعد ماهذا يارسول الله.....الخ)معناه ان سعدا ظن ان جميع انواع البكاء حرام وأن دمع العين حرام وظن أن النبى صلى الله عليه وسلم نسى فذكره فاعلمه النبى صلى الله عليه وسلم :ان مجرد البكاء ودمع العين ليس بحرام ولا مكروه بل هو رحمه وفضيلة وإنما المحرم النوح والندبة والبكاء المقرون بهما أوبأحدهما كما سيأتى.......

وفى الحديث الآخر :العين تدمع والقلب يحزن لانقول مايسخط الله ......وبعد صفحة قال.....) واجمعوا على اختلاف مذاهبهم على أن المراد بالبكاء ههنا البكاء بصوت ونياحة لا مجرد دمع العين.(الصحيح للمسلم مع شرح النووى: ۱/ ۳۰۱،۳۰۲،كتاب الجنائز، لابأس بفيض العين من الدمع والحزن.....الخ،ط:قديمى)

وإنا بفراقک يا إبراهيم لمحزونون)أى طبعاً وشرعاً وفيه اشارة إلى أن من لم يحزن فمن قساوة قلبه، ومن لم يدمع فمن قلة رحمته ،فهذا الحال أكمل عندأرباب الكمال من حال من مات له ولد من المشائخ فضحک فإن العدل أن يعطى كل ذى حق حقه.

وفى رواية سندها حسن يارسول الله أتبكى أولم تنه عن البكاء؟فقال لا ولكنى نهيت عن النوح (مرقاة المفاتيح: ۴/ ۱۷۷، كتاب الجنائز ،باب البكاء على الميت، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(عون المعبود: ۲/ ۱۴۱۸، كتاب الجنائز ،باب فى البكاء على الميت،ط: دارابن حزم)

رونا آواز کے بغیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر سب سے زیادہ راضی ہونے والے، اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کرنے والے تھے، اس کے باوجود اپنے صاجزادے ابراہیم پر محبت، شفقت اور قلبی رقت کی وجہ سے رو دیے۔ مگر اس حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک اللہ تعالیٰ کی رضا اور شکر سے بھرا ہوا تھا اور زبان اس کے ذکر اور تعریف میں مشغول تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ آواز کے ساتھ رونا منع ہے، آواز کے بغیر رونا منع نہیں ہے۔(۱)

ریتیلی زمین میں لحد بنانا

اگر ریتیلی زمین میں قبر قائم نہیں رہتی ہے تو ضرورت کی وجہ سے ہر جانب لحد میں کچی اینٹیں رکھنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) عن انس قال: دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابى سيف القين، وكان ظئراً لابراهيم، فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله وشمه، ثم دخلنا عليه بعد ذالک، وابراهيم يجود بنفسه، فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان، فقال له عبد الرحمن بن عوف: وأنت يارسول الله؟ فقال: ياابن عوف إنها رحمة ثم أتبعها بأخرى، فقال: إن العين تدمع، والقلب يحزن، ولانقول إلا مايرضى ربنا، وإنا بفراقک ياإبراهيم لمحزونون. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۵۰)، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الأول، ط: قديمى)

(الصحيح للمسلم، ۲/۲۵۴، كتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال......الخ. ط: قديمى)

ماأفاده الحديث من جواز البكاء، ولو بعد الموت لكن من غير نوح ورفع صوت نقل جماعة فيه الإجماع. (مرقاة المفاتيح: ۴/۱۸۰، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(۲) ويسوى اللبن عليه والقصب، لاالآجر) المطبوخ والخشب لوحوله، أما فوقه فلايكره ابن ملک. =

= قوله: لوحوله)قال فی الحلية: وكرهوا الآجر والواح الخشب،وقال الإمام التوماشي:هذا إذا كان حول الميت، فلوفوقه لايكره لانه عصمة من السبع وقال مشايخ بخاري: لايكره الآجر فی بلدتنا للحاجة إليه لضعف الأراضی.(الدر المختارمع الرد: ۲۳۶/۲،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: فی دفن الميت، ط:سعيد)

ويسوی اللبن عليه والقصب.....لاالآجر والخشب)لأنهما لإحكام البناء والقبر موضع البلاء.......أطلق المصنف فی منعهما،وقيده الامام السرخسی بأن لايكون الغالب علی الاراضی النزو والرخاء ة فإن كان فلابأس بهما كإتخاذ تابوت من حديد لهذا.(البحرالرائق:۲/ ۱۹۴،كتاب الجنائز،فصل:السلطان أحق بصلوته،ط:سعيد)

(حاشية الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۶۱۰)،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل: فی حملها ودفنها،ط:قديمی)

ز

زانی کے جنازہ کی نماز

☆......اگر کوئی مسلمان زنا کرنے کی حالت میں مرجائے تو وہ شخص فاسق اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔کافر نہیں ہے۔اس لیے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔

☆......امام اور علماء زانی اور زانیہ کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں۔عام مسلمان جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔(۱)

زکاۃ

زکاۃ جتنے سال کی رہ گئی ہے اس کا حساب کر کے پورا پورا ادا کرنا لازم ہے۔ اس کا کوئی فدیہ یا کفارہ نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فكل مسلم مات بعد الولاده يصلى عليه صغيرا كان أو كبيرا ذكراً كان أو أنثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم لقول النبى صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاه، باب صلاة الجنازة، فصل: الكلام فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

قال القاضى: مذهب العلماء كافة: الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالك وغيره: ان الامام يجتنب الصلاة على مقتول فى حدود وان أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم. (شرح النووى على المسلم: ۱/ ۳۱۴، قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمى)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عند الحنفية والشافعية..... ورأى قوم كأبى يوسف وابن الهمام أنه لايصلى عليه........ وقال المالكية ايضا: وينبغى لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهرى الكبائر ردعا لأمثالهم. (الفقه الاسلامى وأدلته: ۲/ ۵۰۹، المبحث الثامن، صلاة الجنازة، الفرض الثالث، الصلاة على الميت، اولا: حكم الصلاة على الميت، ط: مكتبه رشيديه)

(۲) والحاصل أن كل ما كان عبادة بدنية فإن الوصى يطعم عنه بعد موته عن كل واجب كالفطرة والمالية كالزكاة يخرج عنه القدر الواجب. (الدر المختار، ۲/ ۴۲۷، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: ۲/ ۲۸۵، كتاب الصوم، باب مايفسد الصوم ومالايفسده، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۴۳۷)، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل: فى اسقاط الصلاة والصوم، ط: قديمى)

زکاۃ سے قبرستان کا احاطہ بنانا

زکاۃ کی رقم سے قبرستان کا احاطہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے۔ اس سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔(۱)

زم زم چھڑکنا

میت کو غسل دے کر کفن دینے کے بعد کفن پر تبرک کے لیے زمزم چھڑکنا جائز ہے۔ کیونکہ میت اور کفن دونوں پاک ہیں۔

زم زم سے تر کیا ہوا کفن

زم زم سے تر کر کے خشک کیا ہوا کپڑا برکت حاصل کرنے کی غرض سے کفن میں استعمال کرنا درست ہے۔ اس میں بے ادبی اور بے احترامی جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) ویشترط أن یکون الصرف تملیکا لاإباحه کما مر ولایصرف إلی بناء نحومسجد ولاإلی کفن میت وقضاء دینه.

(قوله:نحو مسجد) کبناء القناطیر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الأنهار، والحج والجهاد وکل مالاتملیک فیه. (الدر مع الرد: (۲/۳۴۴) کتاب الزکاة، باب المصرف، ط: سعید)

قوله:(بناء مسجد وتکفین میت وقضاء دینه وشراء قن لیعتق)بالجر بالعطف علی ذمی والضمیر فی دینه للمیت وعدم الجواز لانعدام التملیک الذی هو الرکن فی الاربعة....الخ (البحر الرائق: ۲/ ۲۴۳، کتاب الزکاة ،باب المصرف،ط:سعید)

تاتارخانیه: ۲/۲۰۵، کتاب الزکاة ،الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فیه الزکاة، ط: قدیمی)

(۲) ثم یمسح به(أی بماء زمزم)وجهه ورأسه ویصب علی رأسه قلیلاً منه إن تیسر له ذلک، والتوضؤ بماء زمزم والاغتسال به جائز.(مناسک ملا علی القاری:(۶۳۰)، کتاب ادعیة الحج، الدعاء عند شرب ماء زمزم ،ط:إدارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(فائدة) یجوز الوضوء والغسل بماء زمزم عندنا من غیر کراهة،بل ثوابه اکثر،وفصل صاحب لباب المناسک آخر الکتاب فقال: یجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم إن کان علی طهارة للتبرک.(حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۲۱، ۲۲)، کتاب الطهارة،ط:قدیمی)=

زمین پر ننگے پاؤں کھڑا ہونا

''ننگے پاؤں زمین پر کھڑا ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲،۴۴۴)

زمین چالیس دن تک روتی ہے

ابویعلی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث روایت کی ہے، اس میں ایک جزءیہ ہے کہ جب ملک الموت روح قبض کرلیں گے، تو روح بدن سے کہے گی، اللہ تجھ کو نیک بدلہ دے کہ اس کی عبادت کرنے میں تو میرا مددگار تھا، اور برائی کی طرف سے مجھ کو روکتا تھا، آج کا دن تجھ کو مبارک ہو، تو نے نجات پائی اور مجھ کو بھی نجات دی، اسی طرح یہی بات بدن بھی روح سے کہے گا۔

آپ نے فرمایا: اس وقت اس میت کے انتقال ہونے پر چالیس دن تک زمین کا ہر حصہ روئے گا، جس پر اس نے عبادت کی تھی، اور آسمان کے وہ سب دروازے روئیں گے جن سے اس کے نیک عمل اوپر کو جاتے تھے اور جن سے اس کی روزی نازل ہوتی تھی۔(۱)

= قال فی الأسرار المحمدية: لو وضع شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم أو عصاه أو سوطه علی قبر عاص، لنجاذلک العاصی ببرکات تلک الذخیرة من العذاب...... ومن هذا القبیل ماء زمزم والکفن المبلول به وبطانة استار الکعبة والتکفین بها. (تفسیر روح البیان: ۳،۳۶۲، سورة التوبة، رقم الآیة، ۸۴، ط: دار احیاء التراث العربی)

(۱) وأخرج أبو یعلی فی مسنده، وبن أبی الدنیا، من طریق یزید الرقاشی، عن أنس، عن تمیم الداری عن النبی صلی الله علیه وسلم ...... فإذا قبض ملک الموت روحه یقول الروح للجسد: جزاک الله عنی خیرًا، لقد کنت بی سریعًا إلی طاعة الله تعالیٰ، بطیئًا لی عن معصیته، فهنیئا لک الیوم، فقد نجوت ونجیت، ویقول الجسد للروح مثل ذلک، قال: وتبکی علیه بقاع الأرض الّتی کان یطیع الله علیها، وکل باب من السماء کان یصعد منه عمله وینزل منه رزقه أربعین لیلة الخ. (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور: (ص: ۷۹، ۸۰) باب من یحضر المیت من الملائکة وغیرهم، ومایراه المحتضر ومایقال له، ومایبشر به المؤمن وینذر به الکافر، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

زمین وآسمان روتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کے واسطے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں، ایک دروازہ سے اس کے نیک اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازہ سے اس کی روزی نازل ہوتی ہے، پس جب مومن بندہ مرتا ہے تو یہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے سوال کیا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں: ''فما بكت عليهم السماء والأرض'' یعنی نہیں روئے ان پر آسمان اور زمین، اور پوچھا کہ کیا آسمان وزمین کسی پر روتے ہیں؟، فرمایا کہ ہاں! ہر ایک کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے ان کی روزی آتی ہے، دوسرے دروازے سے نیک عمل جاتا ہے، پس جب مومن روتا ہے تو اس کے آسمان کے دونوں دروازے بند ہو جاتے ہیں، جس سے روزی آتی تھی اور جس سے نیک عمل جاتا تھا، یہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں، اور جس زمین پر نماز پڑھا کرتا تھا وہ زمین اس کا مصلّی نہیں دیکھتی، اور اللہ کا ذکر نہیں سنتی، تو اس پر روتی ہے، فرعون کی قوم کے نیک اعمال نہیں تھے، نہ زمین پر نہ ایسے کہ آسمان کی طرف جائیں تو یہ دروازے ان پر نہیں روتے تھے، اس روایت کو ابن جریر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

☆ شریح حضرمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بندہ سفر میں مر جاتا ہے، اور اس پر کوئی رونے والا نہیں رہتا ہے تو آسمان وزمین روتے ہیں، اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ''فما بكت عليهم السماء والأرض'' پھر آپ نے فرمایا، کافر کے مرنے پر یہ نہیں روتے۔

اور مجاہد سے روایت ہے کہ مومن کے مرنے سے زمین و آسمان چالیس دن تک روتے ہیں۔

اور عطا خراسانی سے روایت ہے کہ مومن جس نے جس جس زمین پر سجدہ کیا ہے وہ زمین قیامت کے دن اس کے واسطے گواہی دے گی، اور اس کے مرنے پر روئے گی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس دن تک زمین مومن پر روتی ہے۔(۱)

زندگی کا دارومدار سانس پر ہے

''زندگی کیا ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۰۸)

---

(۱) قال الله تعالیٰ : ﴿ فما بكت عليهم السماء والأرض ﴾

وأخرج الترمذی وأبو نعيم وأبو يعلى وابن أبی الدنيا وابن أبی حاتم ، عن أنس - ﷺ - قال : " ما من إنسان إلّا له بابان فی السماء ، باب يصعد عمله فيه ، و باب ينزل منه رزقه ، فإذا مات العبد المؤمن بكيا عليه .

وأخرج ابن جرير ، عن ابن عباس أنّه سئل عن قوله تعالیٰ : ﴿ فما بكت عليهم السماء والأرض ﴾ هل تبكی السماء والأرض على أحد ؟ قال : نعم أنّه ليس أحد من الخلائق إلاّ له باب فی السماء ينزل رزقه منه ، وفيه يصعد عمله ، فإذا مات المؤمن فأغلق بابه من السماء الّذی كان يصعد عمله فيه ، وينزل منه رزقه ، فقد بكی عليه ، وإذا فقده مصلاه من الأرض الّذی كان يصی فيه ، ويذكر الله فيه ، بكت عليه ، وأن قوم فرعون لم يكن لهم فی الأرض آثار صالحة ، ولم يكن يصعد إلى الله منهم خير ، فلم تبك عليهم السماء والأرض .

وأخرج ابن جرير وابن أبی الدنيا والبيهقی فی الشعب عن شريح ابن عبيد الحضرمی، قال: قال رسول الله ﷺ : ما مات مؤمن ف غربة غابت عنه فيها بواكيه ، الاّ بكت عليه السماء والأرض، ثم قرأ : ﴿ فما بكت عليهم السماء والأرض ﴾ ثم قال : أنّهما لايبكيان على كافر.

وأخرج سعيد بن منصور وأبو نعيم عن مجاهد ، قال : ما من مؤمن يموت إلاّ تبكی عليه الأرض أربعين صباحًا .

وأخرج أبو نعيم عن عطاء الخراسانی ، قال : ما من عبد يسجد لله سجدة فی بقعة من بقاع الأرض ، الاّ شهدت له يوم القيامة وبكت عليه يوم موت الخ . (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور : (ص: ۱۲۹ ـ ۱۳۱) باب بكاء السماء والأرض على المؤمن إذ مات ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

زندگی کیا ہے؟

زندگی ایک مختصر خواب کی طرح ناپائیدار ہے، صرف سانس کی آمدورفت پر زندگی کا دارومدار ہے۔ ممکن ہے، بلکہ یقین ہے کہ معمولی وجہ یا بیماری سانسوں کی آمدورفت کو ختم کردے۔ اور دنیا اور دین کی ساری امیدیں ختم ہوجائیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں آخرت کا سامان جمع کرے۔ اگر اس نے اپنی صحت وتندرستی کے زمانہ میں اس کی طرف توجہ نہیں کی تو کم سے کم بیماری کے ایام میں اگر ہوش وحواس باقی ہے تو عبادات اور علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے اور کارِ خیر میں حصہ لے، تاکہ آخرت میں کام آئے۔ جیسا کہ مواعظ کی کتابوں میں ہے:

"خیر المال ما أنفق في سبیل اللہ." (۳)

بہترین مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

---

(۳) خیر المال ما أنفق فی سبیل اللّٰہ وما وقی بہ المؤمن عرضہ . (مفتاح الأفکار للتاھب لدار القرار...... لأبی محمد عبد العزیز بن محمد بن عبد الرحمٰن المتوفی ۱۴۲۲ھ : (۲۳/۳) فصل...... موعظة (۲۹۱) خیر المال ما أنفق فی سبیل الطاعة ق شرہ ما أنفق فی سبیل اللھو والھذیان.

یومیات شامیة لمحمد بن عیسیٰ بن محمود بن کنان المتوفی ۱۱۵۳ھ ، (۱۳۴/۱) من کلام الإمام علی حرف الخاء .

داووا مرضاکم بالصدقة فانھا تدفع عنکم الامراض والاعراض. (فیض القدیر: ۵۷۹/۴، حرف الدال، رقم الحدیث: ۴۱۰۱۵، ط: دارالحدیث، قاھرہ)

(کنز العمال: ۲۳/۱۰، الکتاب الثالث فی حرف الطاء، کتاب الطب والرقی والطاعون، الباب الاول فی الطب، الفصل الاول فی الترغیب، رقم الحدیث: ۲۸۱۸۱، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ).

(السنن الکبری للبیھقی: ۳۸۲/۳، کتاب الجنائز، باب وضع الیدین علی المریض، رقم الحدیث: ۲۸۳۲، ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ)

عن الأسود عن عبداللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: حصنوا اموالکم بالزکاة، وداووا مرضاکم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء. (المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲۸/۱۰) رقم الحدیث: ۱۰۱۹۲، ط: مکتبة العلوم والحکم، الموصل الطبعة الثانیة. ۱۴۰۴ھ)=

صحت کی حالت میں جو شخص عمل کا پابند ہوگا تو بیماری یا سفر کی وجہ سے عمل نہ کر سکنے کے باوجود اس کے نامۂ اعمال میں اس عمل کا ثواب مسلسل لکھا جاتا رہیگا۔(۱)

زندگی میں اپنے لیے قبر بنانا

☆......موت سے پہلے زندگی میں اپنی ذاتی زمین میں قبر تیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر قبرستان عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے تو اس میں زندگی میں اپنے لیے قبر تیار کرنا درست نہیں، کیونکہ زمین اس کی ملکیت نہیں ہے۔

☆......اگر قبرستان عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے اور اس میں

= عن الاسود بن يزيد عن عبدالله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: داووا مرضاكم بالصدقه، وحصنوا اموالكم بالزكاة. (السنن الكبرىٰ(۳/۳۸۲) كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، رقم الحديث: ۶۸۳۲، ط: مجلس دائره المعارف، هند، الطبعة الاولىٰ ۱۳۴۴ھج)

(۱) عن ابى موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا مرض العبد أو سافر كتب له بمثل ماكان يعمل مقيما صحيحا. رواه البخارى.

(مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۵)، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، الفصل الاول، ط: قديمى)

(صحيح البخارى: ۱/۴۲۰، كتاب الجهاد، باب مايكتب للمسافر مثل ماكان يعمل فى الاقامة، ط: قديمى)

(الشامية: ۲/۳۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب: المسائل الستة الشرعية، ط: سعيد)

(۲) ومن حفر قبراً لنفسه فلابأس به ويؤجر عليه كذافى التاتارخانية.

(عالمگيرى: ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن... الخ، ط: رشيديه)

ومن حفر لنفسه قبراً فلابأس به و يؤجر عليه. كذا عمل عمر بن عبدالعزيز والربيع ابن خيثم وغيرهما ذكره فى التاتارخانية.

(حلبى كبير: (ص: ۶۱۰)، فصل فى الجنازة، قبيل فصل فى احكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمى)

الدر مع الرد: ۲/۲۴۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى إهداء ثواب القراءة للنبى صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد)

کوئی شخص اپنے لیے قبر کھدوا کر محفوظ چھوڑ دے، اور کوئی دوسرا شخص اس میں اپنی میت کو دفن کر دے تو اس صورت میں بھی دفن کرنے والے کو صرف قبر کھودنے کی اجرت ادا کرنی پڑے گی۔ قبر کھدوانے والے کو نعش نکلوانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر قبر نہیں کھودی صرف اپنے لیے دل میں یہ خیال کر لیا کہ یہاں دفن ہوں گا، اس صورت میں دوسری میت کو دفن کرنے والے سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں ہوگا۔

☆......اگر کسی نے اپنے ذاتی زمین میں قبر بنائی، اور اس کی اجازت کے بغیر دوسری میت کو دفن کر دیا گیا، اس صورت میں زمین کے مالک کو یہ حق ہوگا کہ اپنی زمین سے دوسروں کی میت کو نکلوا دے۔

☆......اگر کسی شخص نے اپنی زندگی میں عام قبرستان میں اپنی قبر کے لیے زمین قیمت دے کر خرید لی، اور اس جگہ کسی دوسرے مردے کو دفن کر دیا گیا، تو اس مردہ کو نکلوانے کا اختیار نہیں ہوگا، البتہ جتنی قیمت دے کر زمین خریدی تھی اتنی قیمت واپس لینے کا اختیار ہوگا۔(۱)

---

(۱) إذا حفر قبراً فی غیر ملکه لیدفن فیه میتاله فدفن غیر میته لاینبش القبر ولکن یضمن قیمة حفره وکان فیه رعایة الحقین،وإن دفن المیت فی أرض غیره بغیر إذن المالک فالمالک بالخیار إن شاء أمر باخراج المیت ،وإن شاء سوی الأرض فیها.(تاتارخانیه:۵/کتاب الوقف، الفصل الثانی والعشرون فی المسائل التی تعود إلی الرباطات والمقابر والخانات..الخ، ط: قدیمی)

(المحیط البرهانی:(۹/۱۴۵،۱۴۶)، کتاب الوقف ،الفصل الثانی والعشرون فی المسائل التی تعود إلی الرباطات والمقابر والخانات...الخ،ط:ادارة القرآن)

(عالمگیری: ۲/۴۷۲، کتاب الوقف،الباب الحادی عشر فی المسجد ومایتعلق به...الخ، مطلب:یجوز وقف البناء وحده فی مسألة القنطرة،ط:رشیدیه)

رجل حفر قبراً فأرادوا دفن میت آخر فیه، إن کانت المقبرة واسعة یکره وإن کانت ضیقة جاز ولکن یضمن ماانفق صاحبه فیه.(هندیه،(۱/۱۶۶) کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادق فی الوقت والنقل،ط:رشیدیه)

(تاتارخانیه،(۲/۱۷۸) کتاب الصلاة،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات،ط:ادارة القرآن)

زندگی میں فدیہ دینا

اگر مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اور آئندہ بھی شفایاب ہو کر طاقت ور ہونے کی امید نہیں، تو زندگی کے آخری اسٹیج پر روزوں کا فدیہ دینا درست ہے، لیکن نماز کا فدیہ زندگی میں دینا درست نہیں ہے اور نمازیں اس فدیہ سے معاف نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اور اگر رکوع سجود کے ساتھ پڑھ نہیں سکتا تو اشارہ سے پڑھے۔(۱)

(۱) ولو فدى عن صلاته فى مرضه لايصح بخلاف الصوم)....وفى القنية :ولا فدية فى الصلاة فى حالة الحياة بخلاف الصوم.قلت: وجه ذلك أن النص إنما ورد فى الشيخ الفانى أنه يفطر ويفدى فى حياته حتى إن المريض والمسافر إذاأفطر يلزمه القضاء إذاأدرك أياماآخروإلا فلاشئ عليه...... (الدر مع الرد: ۷۴/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ،ط:سعيد)

(البحرالرائق: ۱۱۶/۲ ، كتاب الصلاة،باب صلاة المريض،ط:سعيد)

فإن تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدى فى حياته ولايتحقق عجزه عن الصلاة لأنه يصلى بما قدر ولومؤمياًبرأسه...(من تعذر عليه القيام)أى كله (لمرض)حقيقى وحدُّه أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى ....أو حكمى .....صلى قاعداً..... بركوع وسجود......(وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف،(لاالقيام أومأ)بالمهز(قاعداً)....ويجعل سجوده أخفض من ركوعه)لزوماً... (وإن تعذر القعود)ولوحكماً(أومأ مستلقيا)على ظهره (ورجلاه نحوالقبلة...أو على جنبه الأيمن) أو الأيسر وجهه إليها(والأول أفضل)على المعتمد. (الدرالمختار مع الرد: ۹۵/۲، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹ ،كتاب الصلاة،باب صلاة المريض، ط: سعيد)

(الفقه على المذاهب الأربعة: ۴۹۷/۱ ،كتاب الصلاة،مباحث صلاة المريض كيف يصلى، ط: دار الفكر، بيروت)

(الهندية: ۱۳۶/۱ ،كتاب الصلاة،الباب الرابع فى صلاة المريض،ط:رشيديه)

(وفى اليتيمة: سئل الحسن بن على رضى الله عنهما، عن الفدية عن الصلاة فى مرض الموت هل يجوز؟ فقال:لا.وسئل حمير الوبرى وأبويوسف بن محمد: عن الشيخ الفانى هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كماتجب عليه عن الصوم وهو حى، فقال لا، كذافى التاتارخانيه. (عالمگيرى: ۱۲۵/۱ ،كتاب الصلاة،الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت،مسائل متفرقه، ط: رشيديه)

البتہ اس کے مرنے کے بعد جو نمازیں اس کے ذمہ رہ جائیں یا روزے رہ جائیں اور فدیہ دینے کی وصیت کرے اور مال بھی چھوڑے تو اس کے وارثوں کے ذمہ فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔(۱) اور اس کا حکم زکاۃ کی مانند ہے۔ یعنی فدیہ کی رقم کسی مستحق زکاۃ آدمی کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے۔ اگر یہ رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کے لیے دی جائے تو ثواب زیادہ ملے گا۔ کیوں کہ علمِ دین کے طلبہ کی امداد کرنا صدقہ جاریہ ہے۔(۲)

زندگی میں کفن تیار کرنا

زندگی میں اپنے لیے کفن تیار کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولو مات وعليه صلوات فائته وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلوٰة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم.(الدر المختار: ۲/ ۷۲، ۷۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب: فى اسقاط الصلاة عن الميت، ط:سعيد)

إذا مات الرجل وعليه صلوات فائته فأوصى بأن تعطى كفارة صلوته تعطى لكل صلوٰة نصف صاع من بر، وللوتر نصف صاع، ولصوم يوم نصف صاع من ثلث ماله. (عالمگیری: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، مسائل متفرقه، ط: رشيديه)

مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص؛ ۴۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، فصل: فى اسقاط الصلاة والصوم، ط: قديمى)

(۲) أى مصرف الزكاة والعشر.... هو فقير..... ومسكين.... (قوله: أى مصرف الزكاة والعشر) وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة. (الدر المختار: ۲/ ۳۳۹، كتاب الزكاة، باب المصرف، ط: سعيد)

(عالمگیری: ۱/ ۱۸۹، كتاب الزكاة، الباب السابع فى المصارف، ط: رشيديه)

والشيخ الفانى الذى لايقدر على الصيام: يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا كمايطعم فى الكفارات. (الهداية: ۱/ ۲۰۶، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ط: المكتبة البشرىٰ)

(۳) ويحفر قبرا لنفسه، وقيل يكره، والذى ينبغى أن لايكره تهيئة نحو الكفن. (الدر المختار: ۲/ ۲۴۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى إهداء ثواب القراءة للنبى صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد)

(ومن حفر لنفسه قبرا فلابأس به ويوجر عليه ...... والذى ينبغى أن لايكره تهيئة نحو الكفن لأن الحاجة إليه متحققة غالبا بخلاف القبر (حلبى كبير: (ص: ۲۱۰)، فصل فى الجنازة، قبيل: فصل فى أحكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمى) =

زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے اعمال تمہارے اُن قرابت داروں اور محلّہ والوں کو دکھائے جاتے ہیں جو انتقال کر چکے ہیں، اگر تمہارے اعمال نیک ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر نیک نہیں ہیں تو وہ سب کہتے ہیں: اے اللہ! ان کی جان قبض نہ کر، جب تک کہ تو ان کو ہدایت نہ دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی۔(۱)

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور جمعہ کو انبیاء اور ان کے ماں باپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں کو دیکھ کر یہ سب لوگ خوش ہوتے ہیں، اور ان کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں، پس اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور مُردوں کو تکلیف نہ دو، یعنی بُرے کام نہ کرو، جنہیں دیکھ کر ان کو صدمہ اور رنج پہنچے۔(۲)

مزید "مردہ کی روح سے سابقہ مردہ کی روحیں ملاقات کرتی ہیں" عنوان کے تحت دیکھیں!

= (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۶۱۲)، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها و دفنها، ط: قدیمی)

(۱) أخرج أحمد والحكيم الترمذی فی نوادر الأصول وابن منده عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ أعمالكم تعرض على أقاربكم و عشائركم من الأموات، فإن كان خيرا استبشروا به وإن كان غير ذلك قالوا: اللّهم لا تُمِتهم حتى تهديهم كما هديتنا. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۳۲۵) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وأخرج الحكيم الترمذی، فی نوادره من حديث عبد الغفور بن عبد العزيز عن أبيه عن جده، قال: قال رسول الله ﷺ: تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس على الله و تعرض على الأنبياء وعلى الآباء والأمهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم، وتزداد وجوههم بياضًا وإشراقًا، فاتقوا الله ولا تؤذوا موتاكم. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۳۲۶) باب عرض أعمال الأحياء على الأموات، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

زندہ انسان سے کوئی عضو الگ ہو جائے

”جو عضو زندہ انسان سے علیحدہ ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۲۹۳)

زندہ انسان کا کوئی عضو الگ ہو جائے

”عضو الگ ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/ ۴۹۴)

زندہ پیدا ہونے کی علامت ہے

اگر پیدا ہونے والے بچے میں زندہ ہونے کی کوئی علامت معلوم ہو تو جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور اگر زندہ ہونے کی کوئی علامت معلوم نہ ہو تو جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ (۱)

زندہ دوبارہ ہو جائے

”میت دوبارہ زندہ ہو جائے تو جائیداد کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۳۱)

زوال کے وقت جنازہ حاضر ہو

اگر عین زوال کے وقت جنازہ حاضر ہو تو اسی وقت جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ لیکن اگر جنازہ زوال سے پہلے حاضر ہو تو عین زوال کے وقت جنازہ کی

---

(۱) ومن ولد فمات يغسل ويصلى عليه)...... ويسمى (إن استهل)...... أى وجد منه مايدل على حياته...... وإلا يستهل غسل وسمى.... وأدرج فى خرقه ودفن ولم يصل عليه..... (الدر المختار: ۲/ ۲۲۷، ۲۲۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب لهم: إذا قال إن شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

ومن استهل بعد الولادة سمى وغسل وصلى عليه...... والإستهلال مايعرف به حياة الولد من صوت أو حركة. (عالمگيرى: ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۵۹۶، ۵۹۷)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

زیارتِ قبر کس جہت سے کرے؟

اگر میت کے سر کی جانب کھڑے ہو کر زیارت کی جائے تو یہ میت کے لیے دشواری کا باعث ہے۔ اس لیے پیر کی جانب سے آتے ہوئے میت کے سینے کے برابر میت کی دائیں جانب کھڑے ہو کر زیارت کرنا اور فاتحہ وغیرہ پڑھ کر ثواب پہنچانا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ثلاث ساعات لاتجوز فيها المكتوبة ولاصلاة الجنازة ولاسجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند احمرارها إلى أن تغيب..... وهذا إذا وجبت صلاة الجنازة وسجدة التلاوة فى وقت مباح وأخرتا إلى هذا الوقت فانه لايجوز قطعاً، أما لو وجبت فى هذا الوقت وأديتا فيه جاز. (عالمگیری، ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الباب الاول فى المواقيت..... الخ، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لاتجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيديه)

وكره تحريما..... صلاة مطلقا ولو قضاء..... أو على جنازة..... مع شروق..... واستواء..... وغروب..... (وسجدة التلاوة، وصلاة الجنازة تليت) الآية (فى كامل وحضرت) الجنازة (قبل) لوجوبه كاملا فلايتأدى ناقصا، فلو وجبت فيها لم يكره فعلهما: أى تحريما وفى التحفة: الافضل ان لاتوخر الجنازة.

قوله: فلو وجبتا فيها) أى بأن تليت الآية فى تلك الأوقات أو حضرت فيها الجنازة. (الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰، ۳۷۴، كتاب الصلاة، قبيل مطلب: هل يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد)

(بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: وأما بيان مايكره فيها، ط: سعيد)

(۲) وفى شرح اللباب للملا على القارى: ثم من آداب الزيارة ماقالوا، من أنه يأتى الزائر من قبل رجلى المتوفى لامن قبل رأسه لأنه أتعب لبصر الميت. (الشامية: ۲/ ۲۴۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى زيارة القبور، ط: سعيد)

(مناسك الملاعلى القارى: (ص: ۵۰۱) باب المتفرقات، فصل: يستحب زيارة أهل المعلى، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

قالوا: فى زيارة القبور مطلقاً الأولى: أن يأتى الزائر من قبل رجلى المتوفى لامن قبل رأسه فانه أتعب لبصر الميت، (فتح القدير: ۳/ ۹۵، كتاب الحج، مسائل منثورة، المقصد الثالث فى زيارة قبر النبى صلى الله عليه وسلم، ط: رشيديه)

زیارت کرنے والوں کو مردے پہچانتے ہیں

''مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

زیارت کرنے والے کے بارے میں مردہ کو خبر ہوتی ہے

ابن القیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو مردہ کو خبر ہوتی ہے، اور جب زیارت کرنے والا سلام کرتا ہے، تو مردہ اس کا سلام سنتا اور جواب بھی دیتا ہے چاہے جمعہ کا دن اور رات ہو، یا دوسرا دن اور رات ہو، چاہے میت شہید ہو یا شہید نہ ہو۔

جب رسول اللہ ﷺ کا گزر قبرستان کی طرف سے ہوتا تو سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے، اور اپنے اصحاب کو بھی قبروں کی زیارت کرنے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم دیتے تھے۔(۱)

زیرِ ناف

''بال'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/ ۱۲۰)

---

(۱) وقال ابن القم : الأحاديث والآثار على أن الزائر متى جاء علم به المزور ، وسمع كلامه ، وأنس به ، ورد سلامه عليه ، وهذا عام فى هق الشهداء وغيرهم ،و أنّه لاتوقيت فى ذلك ، قال : وهو أصح من أثر الضحاک الدال على التوقيت قال وقد شرع - ﷺ - لأمّته أن يسلموا على أهل القبور سلام من يخاطبونه ممن يسمع ويعقل ...... وأخرج الترمذى عن ابن عباس رضى الله عنه قال : مرّ رسول الله ﷺ بقبور المدينة ، فأقبل عليهم بوجهه فقال : السلام عليكم يا أهل القبور يغفر الله لكم ، وأنتم لنا سلف ونحن بالأثر . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۲۸۰ ، ۲۸۱) با زيارة القبور وعلم الموتى بزوارهم ورؤيتهم لهم ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

س

سات چیزوں کا ثواب

''قبر میں ثواب پہنچتا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۱۴۰)

سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے

''صدقۂ جاریہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۶۷۴)

سات میتوں کو غسل دینا

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میتوں کو غسل دینا فرض ہے، یہ بات غلط ہے، میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کام کو کر لیں تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو جائے گا۔ ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں رہتا۔ (۱)

ساتھیوں کو پیش کیا جاتا ہے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ وہ مرے مگر یہ کہ اس پر ان ساتھیوں کو پیش کیا جاتا ہے جن کے ساتھ یہ اٹھتا بیٹھتا تھا، اگر یہ دنیا دار ہوتے ہیں تو دنیا داروں کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر دین دار ہوتے ہیں تو دین داروں کو پیش کیا جاتا ہے۔

---

(۱) غسل الميت حق واجب على الاحياء بالسنة وإجماع الأمة.....لكن إذاقام به البعض سقط من الباقين. (عالمگیری، ۱/۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

والصلاة عليه ....فرض كفاية بالإجماع... كدفنه وغسله وتجهيزه فإنها فرض كفاية. (الدر المختار مع الرد: ۲/۲۰۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۸۰) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

حضرت ربیع بن شبرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: شام میں ایک شخص کے پاس نزع کے عالم میں گیا، اس سے کہا گیا: فلانے! "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دو، اس نے کہا تم بھی پیو، اور مجھے بھی پلاؤ!

ایک اور شخص سے "اہواز" نامی شہر میں کہا گیا کہ: کلمہ پڑھ لو، وہ کہنے لگا: دس گیارہ، بارہ۔ یہ شخص منشی اور محاسب تھا۔ اس لیے اسے وہی یاد رہا۔ (۱)

سامان رہ جائے

اگر قبر میں میت کو دفن کرتے وقت کسی کا سامان رہ گیا اور مٹی ڈال کر قبر برابر کر دی گئی، اس کے بعد معلوم ہوا تو اس قبر کو کھود کر سامان اور رقم وغیرہ نکالنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وروى ابن المبارك وسفيان عن ليث عن مجاهد قال: مامن ميت إلا تعرض عليه أهل مجلسه الذين كان يجالس، إن كان أهل لهو فأهل لهو، وإن كان أهل ذكر فأهل ذكر. وقال الربيع بن شبرة بن معبد الجهني، وكان عابداً بالبصرة: أدركت الناس بالشام، وقيل لرجل: يافلان قل: لاإله إلا الله. قال: اشرب واسقني، وقيل لرجل بأهواز يافلان قل: لااله الا الله فجعل يقول: ده يازده، دوازده تفسيره: عشرة، احدعشر، اثنا عشر، كان هذا الرجل من أهل العمل والديوان، فغلب عليه الحساب والميزان. (التذكرة فی احوال الموتی وأمور الآخرة، ص: ۳۲، باب ماجاء أن الميت يحضر الشيطان عند موته وجلساءه فی الدنيا ومايخاف من سوء الخاتمة، ط: دار الحديث، قاهره)

(۲) وإن وقع فی القبر متاع فعلم بذالک بعد ماأهالوا عليه التراب، ينبش.... قالوا: ولو كان المال درهما. (عالمگیری، ۱/۱۶۷، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر، ط: رشيديه)

وفی البحر: قوله: ولايخرج من القبر إلا أن تكون الأرض مغصوبة) أی بعدماأهيل التراب عليه، لايجوز اخراجه بغير ضرورة..... وأشار بكون الارض مغصوبة، إلى أنه يجوز نبشه لحق آدمی كما إذاسقط فيها متاعه.... أو دفن معه مال، احياء لحق المحتاج.... قالوا: ولو كان المال درهما. (البحر الرائق، ۲/۱۹۵، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

ولايخرج منه) بعد إهالة التراب (إلا) لحق آدمی كان تكون الارض مغصوبة.
قوله: كان تكون الارض مغصوبة) وكما إذا سقط فی القبر متاع..... أو دفن معه مال، قالوا: ولو كان المال درهما. (الدر مع الرد: ۲/۲۳۷، ۲۳۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی دفن الميت، ط: سعيد)

سامانِ غسل

"غسل کا سامان" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۵۵)

سایہ کرنا

میت پر اس کے اعمال کا سایہ ہوتا ہے، دھوپ کی وجہ سے میت کو چھتری وغیرہ کا سایہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، خاص کر عورت کے جنازہ پر شال وغیرہ ڈالنا اسلامی طریقہ نہیں ہے۔(۱)

سبز گھاس قبرستان سے ختم کرنا

درخت اور سبز گھاس قبرستان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد بیان کرتی ہیں، اس لیے اسے قبروں سے ختم کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ خشک گھاس کو ختم کرنے کی اجازت ہے۔(۲)

---

(۱) ورأى ابن عمر فسطاطاً على قبر عبدالرحمن، فقال: إنزعه، ياغلام، فإنما يظله علمه. (الصحيح للبخاري: ۱/۱۸۱، كتاب الجنائز، باب الجريدة على القبر، ط: قديمي)

وعن ابن عمر، انه رأى فسطاطا على قبر اخيه عبدالرحمن، فقال: انزعه، ياغلام وانما يظله عمله. (مرقاة المفاتيح، ۴/۱۵۶، رقم الحديث: ۱۶۹۷، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الاول، ط: رشيديه)

(فتح البارى، ۳/۲۸۴، ۲۸۵، كتاب الجنائز، باب الجريدة على القبر، ط: قديمى)

وفى كلام ابن عمر مايشعر بأنه لاتأثير لمايوضع على القبر، بل التاثير للعمل الصالح. (فقه السنه: ۱/۳۷۶، الجنائز، الدفن، وضع الجريد على القبر، ط: دار ابن كثير.)

(۲) كره قطع الحشيش الرطب وكذا الشجرة من المقبرة؛ لأنه مادام رطباً يسبح الله تعالىٰ فيونس الميت، وتنزل بذكر الله تعالىٰ الرحمة، ولابأس بقلع اليابس منهما الحشيش والشجر لزوال المقصود. (مراقي الفلاح مع الحاشية عليه للامام السيد احمد الطحطاوي، (ص: ۶۲۳، ۶۲۴) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، قبيل باب احكام الشهيد، ط: قديمى

ويكره قطع الحطب والحشيش من المقبرة الا اذا كان يابساً ولايستحب قطع الحشيش الرطب. (البحر الرائق، ۲/۱۹۶ كتاب الجنائز، ط: سعيد)=

سجدۂ تلاوت رہ گیا

اگر کسی میت کے ذمہ میں سجدۂ تلاوت رہ گیا تھا تو احتیاط اس میں ہے کہ ہر سجدۂ تلاوت کے بدلے ایک صدقۂ فطر کے برابر فدیہ ادا کردے۔(۱)

سرحد پر ایک دن ٹھہرنا

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جہاد میں دشمن کے مقابلے کے واسطے دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن ٹھہرنا ایک مہینہ کے روزہ اور ایک مہینہ کی رات کی عبادت سے افضل ہے اگر وہ اس درمیان مرگیا تو وہ جو نیک عمل کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا اور اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو برابر ملے کرے گی اور منکر ونکیر کے سوال سے محفوظ رہے گا۔(۲)

☆ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

= الهندية: ۱/۱٦٧، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس: فى القبر والدفن والنقل من مكان الى آخر، ط: رشيديه)

(۱) ولارواية فى سجود التلاوة أنه يجب أولا. (البحر الرائق، ۲/۹۱، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

ولارواية فى سجدة التلاوة أنه يجب أولا يجب كما فى الحجة، والصحيح أنه لايجب كما فى الصيرفيه اسمعيل. (ردالمحتار، ۲/۷۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائب، مطلب فى اسقاط الصلاة على الميت، ط: سعيد)

ويخرج عن كل سجدة تلاوة كفرض صلاة على الأحوط، (مجموعة رسائل ابن عابدين، ۱/۲۱۱، الرسالة الثامنة منه الجليل لبيان اسقاط ماعلى الذمة من كثير وقليل، ط: سهيل اكيڈمى)

(۲) وأخرج مسلم عن سلمان سمعت رسول الله ﷺ يقول: رباط يوم وليلة، خير من صيام شهر وقيامه وإن مات جرى عليه عمله الذى كان يعمله، وأجرى على رزقه وأمن من الفتانين. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۱۸٦) باب من لايسأل فى القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے کل نیک عمل ختم ہو جاتے ہیں (یعنی فرشتے اس کے نامۂ اعمال کو مہر لگا کر علیین میں رکھ دیتے ہیں اور اس میں اب کچھ نہیں لکھتے) لیکن جو آدمی اللہ کی راہ میں سرحد پر ٹھہرا ہے اور اسلام کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے واسطے مستعد اور تیار ہے، اگر وہ مرجائے تو اس کے نیک اعمال قیامت تک بڑھتے رہیں گے، اور فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہیں گے، اور قبر کے فتنے سے وہ محفوظ رہے گا (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے یہ بھی روایت ہے کہ جنت سے اس کی روزی ملتی رہے گی اور وہ قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔

سر کدھر ہو؟

☆...... قبرستان خواہ کسی بھی طرف ہو، مشرق کی جانب ہو یا مغرب کی جانب، شمال کی طرف ہو یا جنوب کی طرف، بہر حال چارپائی کا سرہانہ آگے کی طرف ہونا چاہیے، یعنی میت کا سر آگے ہونا چاہیے۔

☆...... میت کا سر آگے ہی کرنا چاہیے اور اگر میت کو مشرق کی جانب لے جانے کی وجہ سے میت کے پیر قبلہ کی طرف ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) وأخرج الترمذی وصححه عن فضالة بن عبيد عن رسول الله ﷺ قال: كل ميت يختم على عمله الا الذی مات مرابطا فی سبيل الله، فإنّه ينمو عمله إلى يوم القيامة، ويأمن من فتنة القبر. وأخرجه أبوداؤد بلفظ "ويؤمن من فتانی القبر". (شرح الصدور بشرح حال الموتٰى والقبور: (ص: ۱۸۶) باب من لايسأل فی القبر، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وفی حال المشی بالجنازة يقدم الرأس. (تاتارخانية؛ ۱۱۵/۲، كتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فی حمل الميت، ط: قديمی)

عالمگيری: ۱۶۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة، ط: رشيديه)

البحر الرائق: ۱۹۳/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان احق بصلوته، ط: سعيد)

سر کی کچھ ہڈیاں ملی ہیں

جنگل وغیرہ میں یا سیلاب یا طوفان کے بعد مردے کا تمام جسم دستیاب نہیں ہوا، صرف سر کی کچھ ہڈیاں ملی ہیں تو اس صورت میں ان ہڈیوں کے غسل، کفن اور جنازہ کی نماز کی ضرورت نہیں ہے صرف ان ہڈیوں کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

سر کے علاوہ باقی جسم موجود ہے

اگر کسی مردے کے سر کے سوا باقی جسم موجود ہے، تو اس کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(۲)

سر ملا

اگر کسی مردہ کا صرف سر ملا اور باقی جسم یا اعضاء نہیں ملے، تو اس کو غسل اور کفن

---

(۱) أن العظام لایصلی علیها بالاجماع. (بدائع الصنائع، ۳۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، وأما شرائط وجوب الغسل، ط: سعید)

🗀 المحیط البرهانی، ۱۰۷/۳، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، نوع آخر من هذاالفصل فی المفرقات، ط: ادارة القرآن.

🗀 وإذاوجد شئ من أطراف المیت کید أورجل أورأس لم یغسل ولم یصل علیه ولکنه یدفن. (تاتارخانیه: ۱۳۶/۲، کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع.... نوع آخر من هذ الفصل فی المتفرقات، ط: قدیمی)

(۲) ولو وجد أکثر البدن أونصفه مع الرأس، یغسل ویکفن ویصلی علیه. (عالمگیری: ۱۵۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

🗀 ولو وجد الأکثر منه، غسل لأن للأکثر حکم الکل. (بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل وأما شرائج وجوبه، ط: سعید)

🗀 وشرائطها ستة اولها إسلام المیت..... والرابع حضوره أوحضور أکثر بدنه. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی؛ (ص: ۵۸۱، ۵۸۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

نہیں دیا جائے گا اور جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی البتہ کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔(۱)

سرمہ لگانا

میت کی آنکھوں میں سرمہ لگانا درست نہیں ہے، کیونکہ یہ زینت ہے اور میت کو زینت کی ضرورت نہیں ہوتی؛ اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

سفر میں موت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جنازہ کی نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی، اور فرمایا کیا خوب ہوتا اگر یہ شخص سفر میں مرا ہوتا، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے،

(۱) وإذا وجد شئ من أطراف الميت كيد أورجل أورأس لم يغسل ولم يصل عليه ولكنه يدفن.
(تاتارخانيه: ۱۳۶/۲، كتاب الصلاة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، القسم الرابع.... نوع آخر من هذ الفصل فى المتفرقات، ط: قديمى)

بدائع الصنائع: ۳۰۲/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: فى شرائط وجوبه (الغسل)، ط: سعيد)

والسقط يلف ولايكفن كالعضومن الميت. (قوله: كالعضو من الميت) أى لو وجد من أطراف الانسان أونصفه مشقوقا طولاً أو عرضا يلف فى خرقة. (الدر مع الرد: ۲۰۴/۲، ۲۰۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى الكفن، ط: سعيد)

(۲) قوله: ولايسرح شعره ولحيته ولايقص ظفره وشعره) لانها للزينة وقد استغنى عنها. والظاهر أن هذاالصنيع لايجوز، قال فى القنية: أماالتزين بعد موتها والإمتشاط وقطع الشعر لايجوز.
(البحر الرائق: ۱۷۳/۲، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

ولايؤخذ شئ من شعر الميت ولاظفره.... لأن ذالک فى الحى يفعل للزينة والميت قد فارق الزينة وأهلها. (حلبى كبير: ص: ۵۷۹، فصل فى الجنازة، ط: سهيل اكيڈمى)

ولايسرح شعره) أى تحريما...... قوله: يكره تحريما) لمافى القنية: من أن التزيين بعد موتها والإمتشاط وقطع الشعر لا يجوز نهر. (الدر مع الرد: ۱۹۷/۲، ۱۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى حديث كل سبب ونسب منقطع إلا سببى ونسبى" ط: سعيد)

آپ نے جواب دیا جو آدمی اپنے گھر سے جتنی دور مرے گا اتنی ہی دور تک حساب کر کے اس کو جنت میں زیادہ جگہ دی جائے گی۔ ایسی ہی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔(۱)

سفید ڈاڑھی

''ڈاڑھی سفید ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۷۱/۱)

سکوت اختیار کرنا

''خاموشی اختیار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۲۶/۱)

سلام آخری تکبیر کے بغیر پھیر دیا

جنازہ کی نماز میں اخری تکبیر کہے بغیر ایک طرف سلام پھیر دیا، لیکن یاد دہانی کے بعد امام نے چوتھی تکبیر کہی، پھر سلام پھیرا تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وأخرج أحمد والنسائی، وابن ماجه، عن ابن عمرو قال: توفی رجل بالمدینة، فصلی علیه رسول الله ﷺ فقال: یا لیته قد مات فی غیر مولده، فقال رجل من النّاس: لما یا رسول الله! قال: إن الرجل إذا توفی فی غیر مولده، قیس له من مولده إلی منقطع أثرہٖ فی الجنة. وأخرج أبو القاسم بن مندة، عن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: یفسح للغریب فی قبرہٖ کبعدہٖ عن أهله. (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور: (ص: ۱۹۳، ۱۹۴) باب فظاعة القبر وسهولته وسعته علی المؤمن، ط: المکتبة التوفیقیة، مصر)

(۲) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسیا، کبر الرابعة ویسلم. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۵۸۷، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه، ط: قدیمی)

عالمگیری: ۱۶۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت. ط: رشیدیه)

وفی الفوائد التاجیة: إذا سلم علی ظن أنه أتم التکبیر ثم علم أنه لم یتم فإنه یبنی، لأنه سلم فی محله وهو القیام فیکون معذوراً (البحر الرائق، ۱۸۴/۲، کتاب الجنائز، =

سلام آہستہ یا زور سے

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۱۰/۲)

سلام ایک طرف یا دونوں طرف جنازہ کی نماز میں

''نماز جنازہ کا سلام آہستہ یا زور سے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۲/۲)

سلام بھول گیا

☆...... جنازہ کی نماز میں امام چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا واجب نہیں اور سہو سجدہ بھی نہیں ہے۔

☆...... جنازہ کی نماز میں سلام فرض نہیں، بلکہ دوسری نمازوں کی سلام کی طرح واجب ہے، لہٰذا اگر یہ سلام رہ جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔(۱)

سلام پھیرتے وقت نیت کیا کرے؟

''سلام دونوں طرف کرنا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۴۲۷/۱)

= فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعید)

(۱) ولو سلم الامام بعد الثلاثة ناسیا، کبر الرابعة ویسلم.(قوله: کبر)أی الامام الرابعة ویسلم. ولم یبینوا هل یجب علیه سجود السهو.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:ص:۵۸۷، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز،فصل: الصلاة علیه،ط:قدیمی)

🗁 وسننها اربع...... ویسلم وجوبا بعد التکبیرة الرابعة.قوله: وسننهاأربع.. الخ) الأولی أن یذکر الواجب قبل السنن، وهو التسلیم مرتین بعد الرابعة کما ذکره بعد.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۵۸۳،۵۸۶) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل :الصلاة علیه، ط: قدیمی)

🗁 خامسها:السلام بعد التکبیرة الرابعة وهو رکن عند ثلاثة،وقال الحنفیة:أنه واجب کالسلام فی باقی الصلوات ،فلاتبطل الصلاة بترکه.(کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۵۱۹/۱،۵۲۱، کتاب الصلاة، مباحث الجنائز ،أرکان صلاة الجنازة،ط:دارالفکر.

🗁 فقه السنة: ۳۴۶/۱،الجنائز، الصلاة علی المیت،السلام،ط:دارابن کثیر)

سلام پھیر دیا تین تکبیروں کے بعد

"تین تکبیروں کے بعد سلام پھیر دیا" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۶/۱)

سلام پھیرنا

جنازہ کی نماز میں سلام پھیرنا سلفاً وخلفاً معمول رہا ہے۔ (شروع سے اب تک یہی معمول ہے) اور سلام پھیرنے کے بارے میں کنز العمال میں تین روایات ہیں۔(۱)

سلام دونوں جانب پھیرنا

جنازہ کی نماز میں دونوں جانب سلام پھیرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، لہٰذا ایک سلام پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) الصلاة على الجنازة بالليل والنهار سواء، يكبر أربعا ويسلم. (كنز العمال: ۵۸۴/۱۵، ۵۸۵ رقم الحديث: ۴۲۲۹۰، الكتاب الرابع، من حرف الميم، الباب الاول فى ذكر الموت... الخ الفصل الرابع فى الصلاة على الميت، ط: اداره تاليفات اشرفيه.)

صلت الملائكة على أدم، فكبرت عليه أربعا وسلموا تسليمتين. (كنز العمال: ۵۸۴/۱۵، ۵۸۵، رقم الحديث: ۴۲۲۹۳، الكتاب الرابع، من حرف الميم، الباب الاول فى ذكر الموت... الخ الفصل الرابع فى الصلاة على الميت، ط: اداره تاليفات اشرفيه.)

عن ابى امامة بن سهل بن حنيف، قال: السنة فى الصلاة على الجنازة، يقرأ فى التكبير الأولى بأم القرآن مخافة، ثم يكبر ثلاثا ويسلم عند الآخرة، (كنز العمال، ۷۱۸/۱۵، رقم الحديث: ۴۲۸۲۱، كتاب الموت من قسم الافعال، صلاة الجنازة، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(۲) وسننها اربع .... ويسلم وجوباً بعد التكبيرة الرابعة. (قوله: وسننها أربع.. الخ) الاولى ان يذكر الواجب قبل السنن، وهو التسليم مرتين بعد الرابعة كما ذكره بعد. (حاشية الطحطاوى مع المراقى: (ص: ۵۸۳، ۵۸۶) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

ويسلم بعد الرابعة تسليمتين. (الدر المختار: ۲۱۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط: سعيد)

البحر الرائق: ۱۸۳/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

السلام: وهو متفق على فرضيته بين الفقهاء ماعدا اباحنيفة بأن التسليمتين يميناً وشمالاً واجبتان وليستا ركنين. (فقه السنة، ۳۴۶/۱، الجنائز، الصلاة على الميت، السلام، ط: دار ابن كثير)

سلام دونوں طرف کرنا ہے

جنازہ کی نماز میں دو سلام پھیرتے ہیں، پہلا سلام دائیں جانب جس میں دائیں جانب والوں کی نیت کی جائے اور دوسرا سلام بائیں جانب جس میں بائیں جانب والوں کی نیت کی جائے، اور دونوں سلاموں میں سے کسی سلام میں میت کو سلام کرنے کی نیت نہ کرے۔(۱)

سلام کا جواب ملتا ہے

''قبر پر سلام کرنے کا فائدہ'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۸۸)

سلام مردے سنتے ہیں

''قبرستان جا کر یہ کہنا چاہئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۹۹)

سلام ہاتھ چھوڑ کر کریں یا ہاتھ باندھ کر

☆......بعض فقہاء کے نزدیک جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر کہہ کر چاہے ہاتھ

---

(۱) ولم يبين المنوى بالتسليمتين للإختلاف. ففى التبيين وفتح القدير: ينوى بهما الميت مع القوم، وفى الظهرية: ولاينوى الإمام الميت فى تسليمتى الجنازة بل ينوى من عن يمينه فى التسليمة الاولىٰ ومن عن يساره فى التسليمة الثانية. ا ه. وهو الظاهر، لأن الميت لايخاطب بالسلام عليه حتى ينوى به، إذ ليس أهلاً له. (البحر الرائق، ۲/۱۸۳، كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

ولاينوى الإمام الميت فى تسليمتى الجنازة بل ينوى من عن يمينه بالتسليمة الاولى ومن عن يساره بالتسليمة الثانية. (الخانية على هامش الهندية، ۱/۱۹۴، كتاب الصلاة، باب فى غسل الميت...... بيان أن النقل من بلد إلى بلد مكروه. ط: رشيديه)

(الجوهرة النيرة: ۱/۱۳۰، كتاب الجنائز، ط: قديمى)

ثم يسلم تسليمتين، أحدهما: عن يمينه، وينوى بها السلام على من على يمينه، ثانيتهما: على يساره، وينوى بها السلام على من على يساره، ولا ينوى السلام على الميت فى التسليمتين. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۵۱۷، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، صفة صلاة الجنازة، ط: دار الفكر)

چھوڑ کر سلام پھیرے، چاہے سلام پھیر کر ہاتھ چھوڑے، دونوں کی گنجائش ہے۔ البتہ سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ چھوڑنا بہتر ہے۔ اور یہی راجح ہے۔ (۱)

☆...... جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر کے بعد مسنون ذکر ہے، پہلی تکبیر کے بعد ثنا اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں مسنون ذکر ہے۔

چوتھی تکبیر کے بعد دعا نہیں ہے، لیکن ذکر کرنا جائز ہے، اور "سلام" ایک ذکر ہے، فقہاء کرام کا عام طور پر جنازہ کی تکبیرات میں ہاتھ نہ چھوڑنے کو مسنون فرمانا دلیل کے لیے کافی ہے۔ صریح عبارت اور جزئیہ کے بغیر اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے۔ (۲)

سلیب

میت کے اوپر کی طرف بلاضرورت بھی سیمنٹ کے سلیب لگانا جائز

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۱۸/۵، کتاب الجنائز، فصل خامس نماز جنازہ، سلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہیے یا ہاتھ باندھے ہوئے؟ ط: دارالاشاعت کراچی۔

🗀 (فتاوی محمودیہ: ۵۵۷/۸، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الفصل الثالث فی الصلاۃ علی المیت، عنوان: نماز جنازہ میں ہاتھ کس وقت چھوڑے؟ ط: فاروقیہ)

🗀 (فتاوی رحیمیہ: ۳۸/۷، کتاب الجنائز، صلاۃ الجنائز، عنوان: نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے یا چھوڑے؟ ط: دارالاشاعت کراچی)

(۲) والأصل أن كل قيام فيه ذكر مسنون يعتمد فيه ومالا فلا. هو الصحيح فيعتمد في حالة القنوت وصلاة الجنازة. (هدايه، ۱۰۲/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: المصباح)

🗀 ويسلم .... بعد الرابعة تسليمتين. (الدرا لمختار: ۲۱۳/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق: ۱۸۳/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلوته، ط: سعيد)

🗀 تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو گذشتہ حاشیہ نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۷۳، میں درج کتب فتاوی)

-(۱)

سمت قبلہ بدل گئی

اگر غلطی سے جنازہ کا سر جنوب کی طرف اور پیر شمال کی طرف رکھے گئے اور جنازہ کی نماز پڑھا دی گئی تو بھی نماز درست ہوگئی، دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

سمندر میں فوت ہوگیا

اگر کوئی شخص بحری جہاز یا کشتی وغیرہ میں فوت ہوگیا، اور جہاز یا کشتی کنارے تک پہنچنے تک میت میں کسی قسم کے تغیر کا کوئی اندیشہ نہیں ہے تو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر خشکی میں دفن کیا جائے، ورنہ غسل اور کفن دے کر جنازہ کی

---

(۱) ويسوى اللبن عليه والقصب، لا الآجر) المطبوخ والخشب لو حوله ،أما فوقه فلايكره ابن ملك. قوله: لو حوله..الخ)قال في الحلية: وكرهوا الآجر وألواح الخشب ،وقال الإم التمرتاشي: هذا إذا كان حول الميت،فلو فوقه لايكره ؛لأنه عصمه من السبع.(الدر مع الرد:۲/۲۳۶،كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب في دفن الميت،ط:سعيد)

ويسوى للبن عليه والقصب ....لا الآجر والخشب).....وقيده في شرح المجمع بأن يكون حوله أمالو كان فوقه فلايكره؛ لأنه عصمه من السبع.(البحرا لرائق،۲/۱۹۴،كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۶۱۰)،كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل: فى حملها ودفنها،ط:قديمى)

(۲) وصحت لو وضعوا الرأس موضع الرجلين وأساء وا ان تعمدوا . (الدر مع الرد : (۲/۲۰۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، ط: سعيد)

وإذا خطأوا بالرأس وقت الصلاة ، فجعلوه فى موضع الرجلين فصلوا عليها ، جازت الصلاة فإن فعلوا ذلک عمدًا جازت صلاتهم ، وقد أساؤا . (التاتارخانية : (۲/۱۷۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز ، نوع آخر من هذا الفصل فى المتفرقات ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۲/۵۴) كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل : وأمّا بيان ما تصح به الصلاة وماتكره ، ط: رشيديه .

نماز پڑھ کر وزنی پتھر وغیرہ ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈال دیا جائے۔(۱)

سنت پر عمل

محمد بن نصر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد جنازہ کی نماز پڑھنے کے بہت شائق تھے، جو کوئی ملاقاتی یا غیر ملاقاتی انتقال کرتا، اس کی نماز پڑھتے، انہوں نے مجھے بیان کیا کہ ایک بار ایک میت کے جنازہ کے واسطے میں گیا، جب اس کو دفن کرنے لگے تو دو روحیں قبر میں داخل ہوئیں، پھر ایک تو نکل کر چلی گئی اور دوسری رہ گئی اور سب لوگ قبر میں مٹی ڈالنے لگے، میں نے کہا: اے لوگو! مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کرتے ہو، لوگوں نے کہا اس میں کوئی زندہ نہیں ہے، میں نے کہا شاید مجھ کو شبہ ہو گیا ہے، پھر میں نے کہا کہ یقیناً میں نے دیکھا ہے کہ دو روحیں آئیں اور ایک چلی گئی اور دوسری رہ گئی، جب دفن کر کے سب لوگ چلے گئے تو میں ٹھہر گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کا بھید مجھ پر کھولے، میں نے دس بار سورۂ یٰس اور دس بار سورۂ تبارک الذی پڑھ کر اللہ کے دربار میں عاجزی کی اور دعا کی کہ یارب! اس کا بھید مجھ پر ظاہر کر دے، میری عقل حیران ہے، مجھے اپنے دین میں شبہ پڑنے کا ڈر ہے، اچانک قبر پھٹ گئی اس سے ایک شخص نکل کر تیزی سے چلا، میں نے کہا اے شخص! میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ذرا ٹھہر جا، مجھے تجھ سے کچھ

---

(۱) مات فی سفینة غسل و کفن وصلی علیه و ألقی فی البحر إن لم یکن قریبا من البر.

قوله: وألقی فی البحر) قال فی الفتح: وعن أحمد: یثقل لیرسب...... قوله: إن لم یکن قریبا من البر) الظاهر تقدیره، بان یکون بینهم وبین البر مدة یتغیر المیت فیها، ثم رأیت فی نور الایضاح التعبیر بخوف الضرر به. (الدر مع الرد: ۲۳۵/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی دفن المیت، ط: سعید)

ومن مات فی سفینة و کان البر بعیدا وخیف الضرر به، غسل و کفن وصلی علیه وألقی فی البحر، وعن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله: یثقل لیرسب.

قوله: وخیف الضرر به) أی التغیر أما إذا لم یخف علیه التغیر، ولو بعد البر أو کان قریبا وأمکن خروجه فلا یرمی کما یفیده مفهومه. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۶۱۳) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: فی حملها ودفنها، ط: قدیمی)

(فتح القدیر: ۱۰۲/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل فی الدفن، ط: رشیدیه)

پوچھنا ہے، اس نے کچھ خیال نہیں کیا یہاں تک کہ میں نے دو بار اور تین بار کہا تب اس نے کہا: تیرا نام ''نصر'' ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا تو مجھ کو نہیں پہچانتا، میں نے کہا نہیں، کہا ہم دونوں رحمت کے فرشتے ہیں، ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے واسطے مقرر کیا ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے اور مر جائے تو ہم دونوں اس کی قبر میں جاتے ہیں اور قبر کی دلیل اسے بتاتے ہیں، یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔(۱)

سنت رسول

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۸۱)

سنتوں سے پہلے یا بعد جنازہ کی نماز پڑھنا

''جنازہ کی نماز سنتوں سے پہلے یا بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۱/۲۵۴)

سوا لاکھ کلمہ پڑھ کر ثواب پہنچانا

سوا لاکھ کلمہ شریف پڑھ کر اگر میت کو بخشا جائے تو مغفرت کی امید ہے۔ یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ملی۔ البتہ بعض مشائخ نے اس کو نقل فرمایا ہے۔

---

(۱) وأخرج اللالكائي في السنة بسنده، عن محمد بن نصر الصائغ، قال: كان أبي مولع بالصلاة على الجنائز، من عرف ومن لم يعرف، قال: يا بني حضرت يوماً جنازة، فلما دفنوها نزل إلى القبر نفسان، ثم خرج واحد، وبقي الآخر، وحثّى النّاس التراب، فقلت: يا قوم، يدفن حيٌّ مع ميت؟ فقالوا: ما ثمَّ أحد، فقلت: لعله شُبّه لي، ثم رجعت، فقلت: ما رأيت الا اثنين، خرج واحد و بقي الآخر، لا ابرح حتى يكشف اللّٰه لي ما رأيت، فجئت إلى القبر، وقرأت عشر مرات يس، و تبارك، وبكيت، وقلت: يا ربِّ اكشف لي عما رأيتُ، فإنّي خائف على عقلي و ديني، فانشق القبر، وخرج منه شخص فولّى مدبرًا، فقلت: يا هٰذا بمعبودك الاوقفتَ حتى أسالك، فما التفت إليّ، فقلت له الثانية، والثالثة، فالتفت و قال: أنت نصر الصائغ؟ قلت: نعم، قال: فماتعرفني؟ قلت: لا، قال: نحن ملكان من ملائكة الرحمة، وُكّلنا بأهل السنة، إذا وضعوا في قبورهم نزلنا حتى نلقنهم الحجة، وغاب عني. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۱۸۰) باب فتنة القبر وسؤال الملكين، قبيل: "فصل فيه فوائد"، ط: المكتبة التوفيقية مصر)

لہٰذا اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

اور سوا لاکھ کلمہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ: "لا الـــہ الا اللہ" پڑھے۔ کبھی کبھار "محمد رسول اللہ" کو بھی ملا کر پڑھے۔

☆......اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ: افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے: اور افضل دعاء: "الحمد للہ" ہے(۱)

سود خور

☆......سود لینا، دینا، لکھنا اور اس میں گواہ بننا ناجائز اور حرام ہے، (۲) اور یہ اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کا اعلان ہے، (۳) اس سے باز رہنا اور اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہے، ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور ایسے لوگوں سے علیحدہ رہنا چاہیے۔ (۴)

---

(۱) (فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲۹۸/۵، کتاب الجنائز، آٹھویں فصل: زیارت قبور اور ایصالِ ثواب، عنوان: سوا لاکھ کلمہ پڑھ ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے؟ ط: دار الاشاعت)

عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: افضل الذكر لاإله إلاالله، وأفضل الدعاء الحمد لله، رواه الترمذی و ابن ماجه. (مشكاة المصابيح، (ص: ۲۰۱، كتاب الدعوات، باب ثواب التسبيح والتحميد، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(جامع الترمذی: ۱۷۶/۲، ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجا أن دعوة المسلم مستجابة، ط: سعيد)

(ابن ماجه: (ص: ۲۶۹، ابواب الدعوات، فضل الحامدين، ط: قديمی)

(۲) عن جابر قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء، قال النووی: هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعة بين المترابيين والشهادة عليها. (صحيح مسلم مع شرح النووی: ۲۷/۲، ۲۸، كتاب المساقاة والمزارعة، باب الربا، ط: قديمی)

مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۴۴، باب الربوٰا، الفصل الاول، ط: قديمی)

جامع الترمذی: ۲۲۹/۱، أبواب البيوع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء فی أكل الرباء، ط: قديمی)

(۳) يـاايها الذين آمنو اتقوا وذروا مابقى من الربا ان كنتم مؤمنين فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب من الله ورسوله. (سورة البقرة، آيت: ۲۷۸، ۲۷۹)

(۴) فـإن هـجـرة أهل الأهواء والبدع واجبة على مـمـر الاوقـات مـالم يظهر منه التوبة =

☆...... اگر سود خور مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا بھی لازم ہے، کیونکہ وہ کافر نہیں ہے، گناہ گار مسلمان ہے، اور ایسے لوگوں کے جنازہ میں عام لوگ شریک ہوں، خاص لوگ شریک نہ ہوں۔(۱)

سود کی رقم سے قبرستان کا احاطہ بنانا

سود کی رقم سے قبرستان کا احاطہ بنانا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ حلال کمائی نہیں

= والرجوع إلى الحق. (مرقاة المفاتيح: ۹/ ۲۳۰، ۲۳۱، كتاب الأدب، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الاول، ط: رشيديه)

عون المعبود: ۲۲۵۵/۲، رقم الحديث: ۴۹۱۰، كتاب الأدب، باب هجرة الرجل اخاه، ط: دار ابن حزم)

لاهجرة بعد ثلاث) قال ابن الأثير: يريد الهجر ضد الوصل يعنى فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أو تقصير يقع من حقوق العشرة والصحبة لاماكان منه فى جانب الدين كهجر أهل الاهواء والبدع فانه مطلوب أبداً. ا ه. (فيض القدير، ۸/ ۶۶۱، رقم الحديث: ۹۹۲۸، حرف لا، ط: دارالحديث قاهرة)

(۱) فكل مسلم مات بعد الولادة يصلى عليه صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو أنثى حراً كان أوعبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم، لقول النبى صلى الله عليه وسلم: صلوا على كل بر وفاجر. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: الكلام فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

قال القاضى: مذهب العلماء كافة: الصلاة على كل مسلم ومحدود ومرجوم وقاتل نفسه وولد الزنا، وعن مالك وغيره: أن الامام يجتنب الصلاة على مقتول فى حدود وإن أهل الفضل لايصلون على الفساق زجراً لهم. (الكامل، شرح النووى على الصحيح للمسلم: ۱/ ۳۱۴، كتاب الجنائز، قبيل كتاب الزكاة، ط: قديمى)

ومن قتل نفسه عمداً يغسل ويصلى عليه على المفتى به عندالحنفية والشافعية.... ورأى قوم كأبى يوسف وابن الهمام: أنه لايصلى عليه..... وقال المالكية ايضا: وينبغى لأهل الفضل أن يجتنبوا الصلاة على المبتدعة ومظهرى الكبائر ردعاً لامثالهم. (الفقه الاسلامى وأدلته، ۲/ ۱۵۰۹، المبحث الثامن، صلاة الجنازة واحكام الجنائز، الفرض الثالث، الصلاة على الميت، أولاً حكم الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

ہے۔(۱)

سورت پڑھنا دعا کی جگہ پر

"دعا کے بجائے سورت پڑھی جنازہ کی نماز میں" عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۴۷/۱)

سورۂ اخلاص پڑھنا بیماری میں

"بیماری میں "قل هو الله أحد" پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۱/۱)

سورۂ بقرہ اول وآخر پڑھنا

☆......میت کو دفن کرنے کے بعد جب مٹی ڈالنے کا کام مکمل ہوجائے تو ایک شخص سرہانے کھڑے ہوکر سورۂ بقرہ کا اول "الم" سے "مفلحون" تک، اور دوسرا شخص پائنتی کی جانب کھڑے ہوکر سورۂ بقرہ کا آخر "آمن الرسول" سے آخر تک آہستہ آواز سے پڑھے۔

☆......میت کو دفن کرنے کے بعد سورۂ بقرہ کا اول وآخر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، لیکن شہادت کی انگلی کا قبر کی مٹی پر رکھنا ثابت نہیں، بلکہ بعض مشائخ کا معمول ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں مضائقہ نہیں۔ (۲)

---

(۱) قال تاج الشريعة :أمالوأنفق فى ذالك مالا خبثيا ومالا سببه الخبيث والطيب،فيكره،لأن الله تعالىٰ لايقبل إلاالطيب.(الشامية، ۱/ ۶۵۸، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب: كلمه لابأس دليل على أن المستحب غيره..الخ،ط:سعيد)

📂 فلوالمال خبيثا أوفيه شبهة الخبث فيكره،لأن الله تعالىٰ لايقبل الاالطيب،(طحطاوى على الدر: ۱/ ۲۷۸،كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة،ط:مكتبة العربيه)

📂 والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم،والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه،(شامى: ۵/ ۹۹،باب البيع الفاسد،مطلب فيمن ورث مالاحراما، ط: سعيد) و (۲/ ۳۸۵)فصل فى البيع(قوله كما بسطه الزيلعى)ط:سعيد.

(۲) وعن عبدالله بن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: =

سورۂ تبارک الّذی

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرد سے کہا: کیا میں تم کو ایسا تحفہ نہ دوں کہ تم خوش ہو جاؤ، کہا ضرور دیجیے، فرمایا: ''سورۂ تبارک الّذی'' پڑھو اور اپنے بیوی، بچوں اور اپنے گھر کے سب لوگوں کو اور اپنے ہمسایوں کو بھی سکھاؤ، اس سورۃ کا نام ''منجیہ'' ہے یعنی قبر کے عذاب سے نجات دینے والی اور ''مجادلہ'' ہے یعنی پروردگار کے پاس کوشش کر کے سفارش کرنے والی، اور دوزخ کے عذاب سے پناہ دینے والی اور قبر کے عذاب سے نجات دینے والی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو سر جواب دے گا، ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورۂ ملک ہے، پھر پاؤں کی طرف سے آئے گا، تو پاؤں جواب دے گا کہ ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس پاؤں سے کھڑے ہو کر اس نے سورۂ ملک پڑھی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ تبارک الّذی پڑھے گا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

= إذامات احدكم فلاتحبسوه وأسرعوابه إلى قبره وليقرأ عند رأسه فاتحة القبر وعند رجليه بخاتمة البقرة .رواه البيهقي في شعب الايمان.(مشكاة المصابيح،(ص: ۱۴۹) كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث،ط:قديمى)

(الشامية : ۲/ ۲۳۷ ، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:في دفن الميت،ط:سعيد)

فقد ثبت "أنه عليه الصلاة والسلام:قرأ أول البقرة عندرأس ميت وآخرها عند رجليه. (الشامية: ۲/ ۲۴۲ ، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب في زيارةالقبور، ط:سعيد)

(مناسک للملا علی القاری:(ص: ۵۰۱)،باب المتفرقات، فصل: يستحب زيارة اهل المعلى، ط:اداراةالقرآن والعلوم الاسلامية)

(فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۲۶۵/۵، کتاب الجنائز، فصل سادس، قبر دفن اور اس کے متعلقات، عنوان: قبر کے سرہانے اور پائتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے؟ ط: دارالاشاعت)

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ سوتے وقت تبارک الّذی اور سورہ سجدہ پڑھا کرتے تھے۔(۱)

سورۂ فاتحہ جنازہ کی نماز میں پڑھنا

جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے، دعا کی نیت سے پڑھنا درست ہے، قراءت کی نیت سے پڑھنا مکروہ ہے۔اس لیے جنازہ کی نماز میں ثنا، درود شریف اور دعا پڑھنی چاہیے۔سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔(۲)

---

(۱) وأخرج عبد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ أنّہ قال لرجل : علیّ اتحفک بحدیث تفرح بہ ؟ قال : بلی ، قال : اقرأ : " تبارک الّذی بیدہ الملک " علمھا أھلک و جمیع ولدک وصبیان بیتک و جیرانک فإنّھا المنجیة والمجادلة ، تجادل أو تخاصم یوم القیامة عند ربّھا لقارئھا ، وتطلب لہ ان ینجیہ من عذاب النّار ، وینجو بھا صاحبھا من عذاب القبر .

وأخرج خلف بن ھشام فی فضائل القرآن ، والحاکم وصححہ والبیھقی ، عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال : " سورة الملک ، ھی المانعة ، تمنع من عذاب القبر ، ویؤتی صاحبھا فی قبرہ من قبل رأسہ ، فیقول رأسہ : لاسبیل علیّ ، فإنّہ وعی فیّ سورة الملک ، ثم یؤتی من قبل رجلیہ ، فیقول رجلاہ : لیس لک علیّ سبیل ، إنّہ کان یقوم بی سورة الملک .

وأخرج النسائی ، عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال : من قرأ تبارک الّذی بیدہ الملک کل لیلةٍ منعہ اللّٰہ بھا من عذاب القبر ، وکنا فی عھد رسول اللّٰہ ﷺ نسمیھا المانعة .
(شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور : (ص: ۲۳۳) باب ماینجی من عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

وأخرج ھو والترمذی ، عن جابر قال : کان النّبیّ ﷺ لاینام حتی یقرأ " الم تنزیل " السجدة، و " تبارک الملک " . (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور : (ص: ۲۳۵) باب ماینجی من عذاب القبر ، ط: المکتبة التوفیقیة ، مصر)

(۲) ولو قرأ الفاتحة فیھا بنیة الدعاء ،فلابأس بہ وإن قرأ بنیة القراء ة لایجوز،لأنھا محل الدعاء دون القراء ة ولم یعین المصنف الدعاء،لانہ لاتوقیت فیہ سوی انہ بأمور الآخرة،وإن دعا بالماثور فما أحسنہ وأبلغہ.(البحر الرائق: ۲/ ۱۸۳ ،کتاب الجنائز ،فصل: السلطان أحق بصلوتہ، ط: سعید)

وصلاة الجنازة أربع تکبیرات..... فیکبر للافتتاح ویقول: سبحانک الخ ثم یکبر أخری =

سوگ کی مدت

☆...... کسی رشتہ دار کی موت پر تین دن تک سوگ منانا جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔(۱)

☆...... مصیبت کے وقت تین دن تک گھر میں بیٹھے رہنا جائز، نہ بیٹھنا بہتر ہے۔لیکن نوحہ کرنا ناجائز ہے۔

☆...... چالیس دن تک سوگ منانا غلط ہے کیونکہ یہ قرآن وحدیث سے

= ويصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ثم يكبر أخرى ويدعو للميت وجميع المسلمين وليس فيها دعاموقت.... ولايقرأ فيها القرآن ولو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلاباس به وإن قرأها بنية القراءة لايجوز، لانه محل الدعاء دون القراءة.(عالمگیری، ۱/۱۶۴، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

ولا قراءة ولاتشهد فيها) وعين الشافعى الفاتحة فى الأولى، وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه الصلاة والسلام.(الدر المختار: ۲/۲۱۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى، ط: سعيد)

(۱) قالت زينب دخلت على أم حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم حين توفى أبوها أبو سفين بن حرب فدعت أم حبيبة بطيب فيه صفرة خلوق أوغيره فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله مالى بالطيب من حاجة غير أنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لايحل لامرأة تومن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال إلا على زوج اربعة اشهر وعشرا...... (صحيح البخارى: ۲/۸۰۳، كتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها اربعة اشهر وعشرا.)

(جامع الترمذى: ۱/۲۲۷، ابواب الرضاع والطلاق، باب ماجاء اين تعتد المتوفى عنها زوجها، ط: سعيد)

ويباح الحدادعلى قرابة ،ثلاثة ايام فقط.

وفى الرد: قوله: ويباح الحداد)أى للحديث الصحيح: لايحل لامرأة تومن بالله واليوم الآخر أن تحد فوق ثلاث إلا على زوجها، فانها تحد اربعة اشهر وعشرا، فدل على حله فى الثلاث دون مافوقها. (الدر مع الرد: ۳/۵۳۳، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل: فى الحداد، ط: سعيد)

ثابت نہیں ہے۔(۱)

سید کی موجودگی میں دوسرا آدمی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

سید کی موجودگی میں بھی دوسرا شخص جنازہ کی نماز پڑھا سکتا ہے، اس لیے بعض لوگوں کا یہ خیال کہ سید کی موجودگی میں دوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا، یہ غلط ہے۔(۲)

سیلاب سے مٹی بہہ گئی

اگر سیلاب سے قبر کی مٹی بہہ گئی تو اس نشان پر دوبارہ مٹی ڈال کر قبر درست کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) الجلوس فی المسجد ثلاثة ایام للمصیبة مکروه،وفی غیر المسجد جاء ت الرخصة ثلاثة ایام للرجال وفوقها یکره، وترک الجلوس احسن.(التاتارخانیه: ۱۳۹/۲، کتاب الصلاة، الباب الثانی والثلاثون فی الجنائز،فصل فی التعزیة والماتم،ط:قدیمی)

ولاباس لأهل المصیبة أن یجلسوا فی البیت...... ثلاثة أیام والناس یاتونهم ویعزونهم وفی خزانة الفتاویٰ:والجلوس للمصیبة ثلاثة ایام رخصة،وترکه احسن.(عالمگیری، ۱۶۷/۱، کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادس فی القبر والدفن، ط: رشیدیه)

(البحر الرائق،۱۹۲/۲،کتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعید)

(۲) قوله: ثم الولی).....قال فی شرح المنیة: الأصل ان الحق فی الصلاة للولی. (الشامیة: ۲/ ۲۲۰، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب: تعظیم أولی الامر واجب)

حلبی کبیر:(ص:۵۸۴)فصل فی الجنازة،الرابع فی الصلاة علیه،ط:سهیل اکیڈمی)

التاتارخانیة؛۱۲۵/۲،کتاب الصلاة،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،القسم الرابع: فی بیان من هو أولی بالصلاة علی المیت،ط:قدیمی)

(۳) وکان عصام بن یوسف یطوف حول المدینة ویعمر القبور الخربة.(مجمع الانهر: ۲۷۶/۱، کتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:دارالکتب العلمیة)

وإذا خربت القبور فلاباس بتطیینها،لما روی أن النبی صلی الله علیه وسلم،مربقبر ابنه ابراهیم فرأی فیه حجر یسقط منه،فسده وأصلحه،ثم قال من عمل عملاً فلیتقنه. (تاتارخانیه: ۱۲۹/۱، کتاب الصلاة،الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،نوع آخر من هذا النص فی القبر والدفن، ط: قدیمی)

(عالمگیری: ۱۶۶/۱،کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادس فی القبر والدفن،ط:رشیدیه)

سیلاب میں مرنے والوں کی نماز جنازہ

''سیلاب میں مرنے والوں کو غسل دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۴۳۹)

سیلاب میں مرنے والے کو غسل دینا

☆...... سیلاب میں جو لاشیں پائی جائیں تو اگر میت میں مسلمان ہونے کی کوئی علامت پائی جائے تو اس کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی علامت نہ ہو تو مسلمانوں کا ملک ہونے کی وجہ سے اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اس لیے غسل دے کر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

☆...... سیلاب سے مسلمانوں کی جو لاشیں ملیں، ان کو غسل دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ غسل دیے بغیر بھی جنازہ کی نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے والے گناہ گار ہوں گے، جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے سیلاب کا غسل کافی ہے، لیکن زندوں کی جانب سے غسل دینا جو فرض ہے وہ ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) لولم يدر أمسلم أم كافر ولا علامة، فإن في دارنا، غسل وصلى عليه، وإلا لا. (الدر المختار، ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في حديث "كل سبب ونسب منقطع الا سببي ونسبي'، ط: سعيد)

🗀 ومن لايدرى أمسلم أم كافر، إن كان عليه سيما المسلمين أوفي بقاع ديار الاسلام، يغسل وإلا فلا. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۴، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 (عالمگیری، ۱/ ۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه)

(۲) والغريق يغسل ثلاثا عند أبي يوسف، وعن محمد: إذا نوى الغسل عند الإخراج من الماء يغسل مرتين وإن لم ينو الغسل ثلاثا، وفي رواية: يغسل مرة واحدة...... والظاهر: اشتراط النية فيه، لإسقاط وجوبه عن المكلف، لا لتحصيل طهارته، وهو شرط صحة الصلاة عليه. (البحر الرائق: ۲/ ۱۷۴، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗀 ولو وجد ميت في الماء فلابد من غسله ثلاثا) لأنا أمرنا بالغسل، فيحركه في الماء بنية =

سیمنٹ

☆...... قبر کے اندر میت کے اطراف میں بلاضرورت سیمنٹ لگانا مکروہ تحریمی ہے۔

☆...... اگر زمین بہت نرم ہو، یا اس میں نمی ہو، اور قبر گرنے کا اندیشہ ہو تو بقدر ضرورت سیمنٹ لگانے کی اجازت ہوگی۔(۱)

سینہ بند

عورت کے کفن میں ''سینہ بند'' لفافہ (چادر) کے نیچے اور قمیص کے اوپر ہونا چاہیے، یعنی لفافہ نظر میں سب سے اوپر رہے، اس کے بعد ''سینہ بند''۔ اور اگر لفافہ

= الغسل ثلاثا فتح. وتعليله يفيد انهم لو صلوا عليه بلاإعادة غسله صح، وإن لم يسقط وجوبه عنهم. (الدر المختار: ۲/۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى حديث "كل سبب ونسب منقطع الاسببى ونسبى، ط:سعيد)

🗁 الميت اذا وجد فى الماء فلابد من غسله؛ لأن الخطاب بالغسل توجه على بنى آدم ولم يوجد من بنى آدم فعل إلا أن يحركه فى الماء بنية الغسل عند الإخراج. (عالمگیری، ۱/۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل، ط: رشيديه)

(۱) ويسوى اللبن عليه والقصب .... لاالآجر والخشب) لأنهما لإحكام البناء، والقبر موضع البلاء...... أطلق المصنف فى منعهما وقيد الامام السرخسى بأن لايكون الغالب على الارض النزو الرخاءة فان كان فلاباس بهما كاتخاذ تابوت من حديد لهذا. (البحر الرائق: ۲/۱۹۴، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

🗁 ويسوى اللبن عليه والقصب لاالآجر) المطبوخ والخشب لو حوله، أما فوقه فلايكره ابن ملك.

قوله: لو حوله.. الخ) قال فى الحلية: وكرهوا الآجر وألواح الخشب، وقالمشايخ بخارى: لايكره فى بلدتنا للحاجة اليه لضعف الاراضى (الدر مع الرد: ۲/۲۳۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فى دفن الميت، ط:سعيد)

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۶۱۰)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط: قديمى)

کے اوپر رکھ دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۱)

سینہ پر کلمہ لکھنا

☆......میت کو غسل دینے کے بعد اس کے سینے پر "لا الـه الا الله محـمـد رسول الله صـلـى الله عـلـيه وسلم" روشنائی وغیرہ کے بغیر صرف انگلی کے اشارے سے لکھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر اس طرح اشارہ سے لکھنے کو لازم سمجھتے ہیں تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وقال فی الجوهرة: وقول الخجندی: تربط الخرقة علی الثديين فوق الأكفان يحتمل أن يراد به تحت اللفافة وفوق الإزار والقميص وهو الظاهر. اه (الشامية، ۲/۲۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

الجوهرة النيرة: ۲/۱۲۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمي)

اللباب فی شرح الكتاب: ۱/۱۳۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، الكفن للميت، ط: قديمي)

(۲) نعم نقل بعض المحشين عن فوائد الشرجي: أن ممايكتب علی جبهة الميت بغير مداد بالإصبع المسبحة ـ بسم الله الرحمن الرحيم ـ وعلی الصدر. لااله الاالله محمد رسول الله، وذلك بعد الغسل قبل التكفين. اه. (الشامية، ۲/۲۴۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فيمايكتب علی كفن الميت، قبيل باب الشهيد، ط: سعيد)

(۳) عن عائشة رضی الله عنهاقالت: قال النبی صلی الله عليه وسلم: من احدث فی امرنا هذا ماليس منه فهو مردود. (صحيح البخاری، ۱/۳۷۱، كتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط: قديمي)

من اصر علی امر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصه، فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال، فكيف من اصر علی بدعة أومنكر. (مرقاة المفاتيح: ۳/۲۶، رقم الحديث: ۹۴۶، كتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، ط: رشيديه)

الاصرار علی المندوب يبلغه الی حدالكراهة، فكيف اصرار البدعة التی لااصل لها فی الشرع (السعاية، ۲/۲۶۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل فصل: فی القراءة، ط: سهيل اكيڈمی)

سینے کے برابر امام کھڑا ہو

☆......امام کے لیے میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا مستحب ہے، میت خواہ عورت ہو یا مرد، بالغ ہو یا نابالغ، بچہ ہو یا بچی، سب کے سینے کے مقابل سیدھ میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔

☆......بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو سامنے رکھ کر اس کے بیچا بیچ کھڑے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھائی ہے، اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ سینے کے برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی ہے، کیوں کہ سر اور ہاتھ سینہ سے اوپر ہیں اور پیٹ اور پیر سینے سے نیچے ہیں، لہٰذا سینہ درمیان میں ہوا۔ دوسری وجہ سینہ ایمان، حکمت اور علم کا محل ہے۔ اس لیے بھی سینے کو فوقیت حاصل ہے۔ اور ایسا کرنا مستحب ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے میت کے گھٹنے یا کاندھے کے مقابل کھڑے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھا دی، تب بھی جنازہ کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆......واضح رہے کہ جنازہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے میت کے کسی حصہ کا

---

(۱) ویقوم من الرجل والمرأة بحذاء الصدر بماروی احمد: ان اباغالب قال: صلیت خلف انس رضی اللہ عنه علی جنازة فقام حیال صدره"ولان الصدر محل الایمان ومعدن الحکمة والعلم، وهو ابعد من العورة الغلیظة، فیکون القیام عنده إشاره الی ان الشفاعة وقعت لاجل إیمانه،وعن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ وابی یوسف: انه یقوم من الرجل بحذاء صدره ومن المرأة بحذاء وسطها،وأن انسا رضی الله عنه فعل کذالک،وقال: هو سنة. وعن سمرة بن جندب رضی الله عنه أنه قال: صلیت وراء رسول الله صلی الله علیه وسلم علی امرأة ماتت فی نفاسها،فقام وسطها، قلنا: الوسط هو الصدر، فإن فوقه یدیه ورأسه،وتحته بطنه ورجلیه. (تبیین الحقائق، ۱/ ۲۴۲، کتاب الصلاة،باب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: امدادیه ملتان)

(مبسوط: ۱۰۵/۲، کتاب الجنائز،باب غسل المیت،ط: رشیدیه)

البحرالرائق: ۱۸۶/۲، کتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط: سعید)

سامنے اور مقابلہ میں ہونا شرط ہے۔اگر میت کا کوئی حصہ بھی امام کے سامنے نہ ہوگا تو جنازہ کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) كونه (أى الامام)بالقرب من الصدر مندوب والا فمحاذاة جزء من الميت لابد منها قهستاني. (الشامية: ۲۱۶/۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى،ط:سعيد)

📁 ويقوم من الرجل والمرأة بحذاء الصدر).....وهذا ظاهر الرواية وهو بيان الاستحباب،حتى لو وقف فى غيره أجزأه.(البحر الرائق،۱۸۶/۲، كتاب الجنائز،السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

📁 حاشية الطحطاوى مع المراقى:(ص:۵۸۳) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل: الصلاة عليه،ط:قديمى)

ش

شارع عام میں جنازہ کی نماز پڑھنا

شارع عام میں جنازہ کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن جگہ نہ ہونے کے عذر کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

شافعی امام کے پیچھے جنازہ کی نماز

شوافع کے نزدیک جنازہ کی نماز میں پانچ تکبیریں ہیں، اور ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں، اور احناف کے نزدیک چار تکبیریں ہیں اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں، اس کے باوجود شافعی امام کے پیچھے حنفی کی نماز صحیح ہے لیکن پانچویں تکبیر میں متابعت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔(۲)

---

(۱) تكره صلاة الجنائز في الشارع وأراضي الناس (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، (ص: ۵۹۶) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فَصل: الصلاة عليه، ط: قديمي)

(هنديه: ۱/۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

(الشامية: ۲/۲۲۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في كراهة صلاة الجنازة في المسجد، ط: سعيد)

ثم محل الكراهة إذا لم يكن عذر، فإن كان فلا كراهة اتفاقاً. (طحطاوي على المراقي: (ص: ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمي)

(۲) وقال الشافعية والحنابلة: لصلاة الجنازة أركان سبعة.... ۱. النية كسائر الصلوات.....
۲. أربع تكبيرات بتكبيرة الاحرام.... فإن خمس الإمام لم تبطل الصلاة في الاصح عند الشافعية، ولا يتابعه المأموم، بل يسلم أو ينتظره ليسلم معه. (الفقه الاسلامي وأدلته، ۲/ ۴۹۱، ۴۹۲، المبحث الثامن: صلاة الجنازة، واحكام الجنائز والشهداء والقبور، الفرض الثالث: الصلاة على الميت، رابعاً: اركان صلاة الجنازة....... ط: دار الفكر)=

شبِ براءت میں روحیں نہیں آتی ہیں

بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ شبِ براءت وغیرہ میں مردوں کی روحیں گھر میں آتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لیے کچھ پکایا ہے یا نہیں؟ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔(۱)

= ثانيها:التكبيرات، وهي أربع بتكبيرة الاحرام،وكل تكبيرة منها بمنزلة ركعة،وهي ركن باتفاق، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۱۹/۱،كتاب الصلاة،مباحث الجنائز،أركان صلاة الجنازة،ط؛دار الفكر)

ثم يكبر أربعا لما روى جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم كبر على الميت أربعاً..... والتكبيرات الاربع واجبة......(المهذب فى فقه الامام الشافعي: ۱۳۳/۱، كتاب الجنائز،فصل في قراء ة الفاتحة،ط:مكان النشر بيروت)

أوبمن يرى تكبيرات الجنازة خمساً لايتابعه لظهور خطئه بيقين لأن ذلک كله منسوخ. بدائع. (شامي: ۱۷۲/۲ ،كتاب الصلاة،باب العيدين،مطلب: امرا لخليفة لايبقى بعد موته، ط: سعيد)

ولو كبر امامه خمسالم يتبع) لانه منسوخ(فيمكث الموتم حتى يسلم معه اذا سلم)به يفتىٰ. (الدر المختار: ۲۱۴/۲ ،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ط:سعيد)

ولو كبر امامه خمسالم يتبع) لانه منسوخ (ولكن ينتظر سلامه فى المختار)ليسلم معه فى الاصح. (حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۵۸۷)كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،فصل: الصلاة عليه ،ط:قديمى)

تاتارخانيه: ۱۱۹/۲ ،كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،القسم الثانى، كيفية الصلاة على الميت،ط:قديمى)

(۱) عن سعيد بن جبير:أن أرواح الأحياء وأرواح الأموات تلتقى فى المنام فيتعارف منهاماشاء الله أن يتعارف فيمسک التى قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجسادهاإلى انقضاء مدة حياتها.(تفسير النسفي: ص: ۱۰۴۰ ،سورة الزمر،آيت: ۴۲،ط:دار المعرفه،بيروت)

عن السدى:(والتى لم تمت فى منامها)قال: يتوفاها فى منامها قال: فيلتقى روح الحى ورح الميت فيتذاكران ويتعارفان ،قال: فترجع روح الحى إلى جسده فى الدنيا إلى بقية أجلها وتريد روح الميت أن ترجع إلى جسده فتحبس.(مجموع الفتاوى لابن تيميه: ۴۵۲/۵،شرح حديث النزول، تفسير النشاة الثانية القولان فى آية(فيمسک التى قضى عليها الموتى، ط: دار الرحمت)=

شجرۃ المنتہٰی

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ''الدر الحسان'' میں روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے، اس کے پتے تمام خلائق کی گنتی کے برابر ہیں، اس کا نام شجرۃ المنتہٰی ہے، جب کسی بندہ کی عمر ختم ہو جاتی ہے اور چالیس دن باقی رہ جاتے ہیں، تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اس کا ایک پتہ گرتا ہے اس پر اس بندہ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اس وقت سے تمام فرشتے اس کو مردہ کہتے ہیں اور وہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہے، پس اگر وہ نیک بخت ہے تو ملک الموت اس کے نام کے گرد نورانی لکیر دیکھتا ہے، جب چالیس دن پورے ہو جاتے ہیں تو ملک الموت اس کے پاس آتا ہے اور اس کے سامنے بیٹھتا ہے، اس وقت مریض اپنی بیماری کی تکلیف میں رہتا ہے، جب ملک الموت کو دیکھتا ہے تو گھبرا کر پوچھتا ہے تم کون شخص ہو؟ اور تمہارا کیا ارادہ ہے، وہ کہتا ہے میں ملک الموت ہوں، تیری روح قبض کرنے کا مجھ کو حکم ہے، یہ سن کر وہ شخص منہ پھیر لیتا ہے اور اس کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں، ملک الموت کہتا ہے، تو مجھ کو نہیں پہچانتا؟ میں وہ ہوں کہ تیری اولاد اور ماں باپ کی روح قبض کی ہے، آج تیری روح قبض کروں گا، اور تو دیکھ لے گا اپنی اولاد و اقارب کو، میں وہ موت ہوں کہ اگلے لوگوں کو فنا کر چکا ہوں، وہ لوگ تجھ سے زیادہ مال و قوت رکھتے تھے، تو نے دنیا کو کیسا پایا؟ اور اس کا حال کیسا دیکھا؟ بندہ کہتا ہے میں نے دنیا کو بے وفا اور مکّار پایا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا اس کے پاس آئے گی اور کہے گی، اے نافرمان! تو نے اپنے رب کی کس قدر نافرمانی کی، اور کس قدر تو نے نصیحت حاصل کی، بہت سی باتیں سنیں لیکن تو نے سمجھا کہ تو دنیا میں ہمیشہ رہے گا، یاد رکھ میں تجھ سے اور تیرے اعمال سے بیزار ہوں۔

پھر اس کا مال سامنے آئے گا اور کہے گا اے نافرمان! تو نے ناحق طریقہ سے مجھ کو حاصل کیا، اگر تو غریب و مسکین پر خرچ کرتا تو آج تیرے کام آتا۔(۱)

= (کتاب الروح: (ص: ۵۰)، المسألة الثانية وهى هل تتلاقى أرواح الأحياء وارواح الأموات أم لا؟، ط: دارالكتب العلمية)

من قال أن أرواح المشائخ حاضرة يكفر. (بزازيه على هامش الهندية: ۳۲۶/۶، كتاب الفاظ تكون اسلام أو كفراً أو خطأ، الثانى فيما يتعلق بالله، ط: رشيديه)

(۱) وقد ورد أن الله تعالى خلق شجرة تحت العرش عليها أوارق بعدد الخلائق، وسماها سدرة المنتهى، فإذا انقضى أجل العبد وبقى من عمره أربعون يوما سقطت ورقته على عزرائيل فتسميه الملائكة ميتا، وهو بالأرض أربعين يوما فإن كان من أهل السعادة يجد ملك الموت خطا من نور حول الاسم وإن كان من أهل الشقاوة يجده من السواد، فإذا مضت الأربعون ينزل ملك الموت فيجده فى شدة المرض فيجلس عنده فيراه الشخص فيفزع منه، ويقول له من أنت وما تريد فيقول أنا ملك الموت أمرنى الله بقبض روحك، فإذا سمع الشخص كلامه حول وجهه عنه وشخص بصره فيقول ملك الموت أما عرفتنى أنا الموت الذى قبضت أرواح أولادك ووالديك واليوم أقبض روحك حتى تنظر أولادك وأقاربك، وأنا الموت الذى أفنيت القرون الماضية إذ كانوا أكثر منك مالاً وولدًا، فكيف رأيت الدنيا وحالها فيقول الشخص رأيتها مكر وغدارة ثم يأمر الله الدنيا أن تتصور بين يديه، وتقول له ياعاصى ربك أذنبت فكم موعظة سمعتها وكم عن معصى لاتنتهى، طلبتنى وظننت أنك لاتفارقنى فأنا بريئة منك ومن عملك، ثم إنه يرى ماله فيقول له يا عاصى كسبتنى بغير حق ولو تصدقت بى على الفقراء والمساكين نفعتك. (الدرر الحسان فى البعث ونعيم الجنان، ص: ۲۲، محقق: د.محمد زينهم محمد عزب، ط: دار الأمين القاهر. ۱۴۱۴ھ-۱۹۹۳م).

ذكر ابو محمد عبد الله بن محمد المعروف بأبى الشيخ الأنصارى المتوفى ۳۶۹ھ فى ترجمة محمد بن إبراهيم المدنى، أبى عبد الله

حدثنا أبو العباس الجمال، قال: حدثنا محمد بن عامر، قال: حدثنا أبى، قال حدثنا محمد بن إبراهيم، قال: سمعت محمد بن جحادة يقول فى هذه الأية: (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها) قال: لله تبارک وتعالى شجرة تحت العرش، لسى مخلوق إلا له فيها ورقة، فإذا سقطت ورقة، خرجت روحه من جسده، فذلک قوله تعالى: (وما تسقط من ورقة إلا يعلمها). طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها: ۷۷/۲، ترجمة محمد ابن ابراهيم المدنى، ابى عبد الله.

وذكر الامام جلال الدين السيوطى المتوفى سنة ۹۱۱ھ فى تفسير سورة الأنعام تحت الأية: (وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها إلا هو ويعلم ما فى البر والبحر وما تسقط من ورقة إلايعلمها) سورة الأنعام، أية: ۵۹،

قوله: تعالى: (وما تسقط من ورقة إلايعلمها)=

شراب سے بچو

امام نسائی رحمہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے شراب سے بچو، اس لیے کہ یہ کبیرہ گناہوں کی جڑ ہے۔ تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا، اس پر ایک بدکردار عورت عاشق ہوگئی، اور اس کے پاس اپنی باندی کو بھیجا۔ اس نے آکر کہا کہ میری مالکہ آپ کو اسلام قبول کرنے کے لیے بلا رہی ہیں، چنانچہ وہ اس باندی کے ساتھ چلے گئے، وہ جب کسی دروازے سے اندر جاتی تو اسے بند کرلیتی، یہاں تک کہ انہیں ایک نہایت خوبصورت عورت کے پاس لے گئی۔ جس کے پاس ایک لڑکا اور شراب کا جام رکھا تھا۔ اس عورت نے کہا میں نے تمہیں اسلام قبول کرنے کے لیے

= أخرج مسدد فی مسنده، وسعید بن منصور، وعبد بن حمید، وابن المنذر، وابن أبی حاتم، وابن مردویه، عن ابن عباس (وما تسقط من ورقة إلایعلمها) قال: ما من شجرة علی ساق إلا موکل بها ملک یعلم ما یسقط منها حین یحصیه، ثم یرفع علمه وهو أعلم منه. الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور: ۲۷۸/۳، ط: دار الفکر ـ بیروت. ۱۴۱۴ھ ـ ۱۹۹۳م.

وذکر الإمام أبوبکر الخطیب البغدادی المتوفی سنة ۴۶۳ھ فی ترجمة أحمد بن الخلیل، أبی علی التاجر. عن نافع، عن ابن عمر، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ما من زرع علی الأرض، ولا ثمار علی الأشجار، إلا علیها مکتوب بسم الله الرحمن الرحیم، هذا رزق فلان بن فلان، وهذا قول الله تعالی فی حمکم کتابه: (وما تسقط من ورقة إلایعلمها ولا حبة فی ظلمات الأرض ولا رطب ولایابس إلا فی کتاب مبین) تاریخ بغداد: ۱۳۰/۴، ترجمه احمد بن الخلیل، ابی علی التاجر.

ذکر أبو محمد عبد الله بن محمد المعروف بأبی الشیخ الأنصاری المتوفی سنة ۳۶۹ھ فی ترجمة أحمد بن الحسن بن عبد الملک

حدثنا أحمد بن الحسن، قال: حدثنا علی بن الجمیل الرقی، حدثنا جریر، عن لیث، عن مجاهد، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما فی الجنة شجرة أو فی الجنة شجرة إلامکتوب علیها: لا إله إلا الله محمد رسول الله، أبوبکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورین. طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها: ۲۸۸/۴، ط: دار الکتب العلمیة ـ بیروت. ۱۴۰۹ھ ـ ۱۹۸۹م.

نور الصدور فی شرح القبور (ص: ۳۰ ـ ۳۱) باب ملک الموت اوران کے ساتھی فرشتوں کا بیان، ط: دارالاشاعت۔

تھوڑی بلوایا ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے بلوایا ہے تاکہ تم مجھ سے زنا کرو، یا شراب کا ایک جام پی لو، یا اس لڑکے کو قتل کر دو۔ اس نے کہا: مجھے شراب کا جام پلا دو، یہ مرے لیے آسان ہے۔ اس نے اسے شراب کا ایک جام پلا دیا۔ اس نے کہا اور دو۔ وہ اسے اسی طرح جام بھر بھر کر پلاتی رہی۔ یہاں تک کہ شراب کا نشہ اس پر چڑھ گیا، اور اس نے اس عورت سے زنا کیا، اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔

اس لیے شراب سے بچو! اللہ کی قسم شراب کا رسیا بننا اور ایمان دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کو چھوڑ دیتا ہے۔ (۱)

شرابی

"قبر پھٹ گئی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۶/۲)

شرابی کے جنازہ کی نماز

"گناہ گار مسلمان" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۱۹/۲)

شریعت کے خلاف کرنے والے کا جنازہ

"دو بہنوں کو نکاح میں رکھنے والے کی نماز جنازہ" عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) روی النسائی عن عثمان رضی الله عنه قال: اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث إنه كان رجل ممن كان قبلهم تعبد، فعلقت امرأة غوية فأرسلت إليه جاريتها فقالت له: إناندعوک للشهادة، فانطلق مع جاريتها فطفقت الجارية كلما دخل بابا أغلقه دونه حتى أفضت إلى امرأة وضيئة أى جميلة عندها غلام وباطية خمر فقالت: إنى والله مادعوتک للشهادة، ولكن دعوت لتقع علىّ، أوتشرب من هذه الخمر كأسا أوتقتل هذاالغلام. قال فاسقنى من هذه الخمر؟ فسقته كأسا قال: زيدونى فلم يزل يشرب حتى وقع عليها وقتل الغلام، فاجتنبوا الخمر فإنه والله لايجتمع الإيمان وإدمان الخمر إلا ليوشک أن يخرج أحدهما صاحبه. (التذكرة فى أحوال الموتى وامور الآخرة، (ص: ۳۵) باب ماجاء فى سوء الخاتمة وماجاء أن الأعمال بالخواتيم، ط: دارالحديث قاهره)

شفا کے لیے قرآن ختم کرنا

مریض کی شفا کے لیے قرآن مجید کا ختم کر کے دعا کرنا جائز ہے۔ اور اس سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اور شفا حاصل کرنے کے لئے کرائے جانے والے ختم میں پیسے دینا اور لینا جائز ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد اجر و ثواب نہیں، بلکہ دنیا میں شفا اور برکت ہے اور یہ جائز ہے۔ (۱)

شناخت نہیں ہو سکتی لڑکا ہے یا لڑکی

جس بچہ کی شناخت نہیں ہو سکتی کہ لڑکا ہے یا لڑکی، تو اس کے مرنے پر اختیار ہے کہ چاہیں لڑکے والی دعا پڑھیں یا لڑکی والی دعا پڑھیں۔ (۲)

---

(۱) عن ابی سعید الخدری :أن أناسا من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب،فلم یقروهم فبینما هم کذالک إذالدغ سیدأولئک،فقالوا:هل معکم دواء اوراق فقالوا:نعم انکم لم تقرونا ولانفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوالهم قطیعاً من الشاء فجعل یقرأ بأم القرآن ویجمع بزاقه ویتفل فبرأ فأتوا بالشاء فقالوا:لانأخذه حتی نسئل النبی صلی الله علیه وسلم فسألوه فضحک وقال: ماادراک انها رقیة خذوها واضربوا لی بسهم.(صحیح البخاری؛ ۲/ ۸۵۴، کتاب الطلب،باب الرقی بفاتحة الکتاب،ط:قدیمی)

(مسلم: ۲/۲۲۴، کتاب السلام،باب جواز أخذ الأجرة علی الرقیة بالقرآن والأذکار، ط: قدیمی)

واستدل به بعض المحشین علی الجواز بحدیث البخاری فی اللدیغ،فهو خطأ؛ لأن المتقدمین المانعین الاستئجار مطلقا جوزوا الرقیة بالأجرة ولو بالقرآن کما ذکره الطحاوی؛ ، لأنها لیست عبادة محضة بل من التداوی.(الشامیة؛۶/ ۵۷، کتاب الاجارة،مطلب:تحریر مهم فی عدم جوازا لاستئجار علی التلاوة والتهلیل..الخ ،ط:سعید)

(۲) ویدعو للمیت وجمیع المسلمین ولیس فیها دعاء مؤقت.(عالمگیری، ۱/ ۱۶۴،کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الخامس فی الصلاة علی المیت، ط: رشیدیه)

ولم یعین المصنف الدعاء؛لانه لاتوقیت فیه سوی انه بأمور الآخرة. (البحرالرائق: (۲/ ۱۸۳) کتاب الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:سعید)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۸۵) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز،فصل: الصلاة علیه،ط:قدیمی)

شوافع، مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھائیں

میت کا ولی اور امام دونوں شافعی ہیں، اور یہ لوگ جنازہ کی نماز بلا عذر مسجد میں پڑھائیں تو بھی حنفیوں کو جنازہ میں شامل ہونا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص مسجد میں جنازہ کی نماز ہونے کی وجہ سے شرکت نہیں کرے گا تو بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔(۱)

شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

☆......مردہ عورت کو صرف عورت ہی غسل دے سکتی ہے۔ کوئی مرد غسل نہیں دے سکتا۔ اگر بیوی کا انتقال ہو جائے اور غسل دینے کے لیے کوئی عورت وہاں پر موجود نہ ہو، تو شوہر اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر اپنی مردہ بیوی کو تیمّم کرادے، غسل نہ دے، اور اگر شوہر کے ساتھ محرم مرد ہے، مثلاً: باپ، بھائی وغیرہ، جن سے نکاح جائز نہیں ہے، تو وہ بھی صرف تیمّم ہی کرائے گا، غسل نہیں کرائے گا، کیونکہ عورت کو غسل

(۱) تکره الصلاة على الميت في المساجد، وإن كان الميت خارج المسجد، كما يكره إدخاله فى المسجد من غير صلاة، عند الحنفية و المالكية، أما الحنابلة والشافعية.... قالوا: تباح الصلاة على الميت فى المساجد إن لم يخش تلويث المسجد، وإلا حرمت الصلاة عليه وحرم إدخاله، الشافعية. قالوا: يندب الصلاة على الميت فى المسجد. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۵۲۷، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، هل يجوز الصلاة على الميت فى المساجد، ط: دار الفكر)

وصلاة الجنازة فى المسجد الذى تقام فيه الجماعة مكروه.... ولا تكره بعذر المطر ونحوه. (عالمگيرى، ۱/ ۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

تتمه: إنما تكره فى المسجد بلا عذر فإن كان فلا، ومن الأعذار المطر كما فى الخانية والاعتكاف كما فى المبسوط. (الشامية: ۲/ ۲۲۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم: إذا قال إن شتمت فلاناً فى المسجد يتوقف على كون الشاتم فيه، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۹۵)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

عورت ہی دے سکتی ہے، مرد نہیں دے سکتا۔(۱)

☆......علامہ شامی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دینے کا واقعہ نقل فرمایا ہے، مگر "شرح مجمع" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دینے کا سامان مہیا فرمایا تھا، اس لیے اس کو مجازی طور پر غسل دینے والا کہا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں غسل دینے والی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں۔(۲)

---

(۱) ماتت بین رجال أوهو بین نساء یممه المحرم،فإن لم یکن فالأجنبي بخرقة.

قوله: یممه المحرم الخ)أی یمم المیت،الأعم من الذکر والانثی، وکذا قوله فالأجنبی أی فالشخص الاجنبی الصادق بذالک.(الدر مع الرد: ۲/۲۰۱ ،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: فی حدیث"کل سبب ونسب منقطع الا سببی ونسبی"،ط:سعید)

🗁 لو ماتت بین الرجال الأجانب یمممها رجل بخرقة ولایمسها.(حلبی کبیر: ص:۵۷۷،فصل فی الجنائز،ط:سهیل اکیڈمی)

🗁 (بخلافه) أی الرجل فإنه لایغسل زوجته لانقطاع النکاح وإذا لم توجد امرأة لتغسیلها یممها...... (ولو ماتت امرأة مع الرجال) المحارم وغیرهم یمموها.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:ص:۵۷۲،کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز،ط:قدیمی)

(۲) (قوله قلناالخ) قال فی شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها غسلتها ام ایمن حاضنته (صلی الله علیه وسلم) ورضی عنهافتحمل روایة الغسل لعلی رضی الله تعالیٰ عنه،علی معنی التهیئة والقیام التام باسبابه،ولئن ثبتت الروایة فهو مختص به الاتری ان ابن مسعود رضی الله عنه لما اعترض علیه بذلک اجابه بقوله:اما عملت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان فاطمة زوجتک فی الدنیا والآخرة" فادعاؤه الخصوصیة دلیل علی ان المذهب عندهم عدم الجواز......اه. (شامی: ۲/ ۱۹۸ ، باب صلاة الجنائز ،قبیل"مطلب فی حدیث"کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی،ط:سعید)

🗁 یجوز ان تغسل المرأة زوجها بالاجماع،اما غسله زوجته فغیرها جائز عندنا وهو قول الثوری والاوزاعی خلافا للثلاثة، احتجوا.....وروی البیهقی وابو الفرج عن فاطمة رضی الله عنها قالت لأسماء بنت عمین :یاأسماء،إذامت فاغسلینی انت وعلی، فغسلاها،قال ابوالفرج فی اسناده: عبدالله بن نافع، قال یحیی:لیس بشئ ،وقال النسائی:متروک، ورووا احادیث اخر لیس فیها مایعتمد علیه علی انه لو ثبت لم یکن فیه دلالة؛لان الغسل ممایضاف الی السبب اضافة مشهورة تقرب من الحقیقة فی کثرة الاستعمال والشهرة.(الحلبی الکبیر (ص: ۶۰۴) کتاب الصلاة، فصل فی الجنائز ،الثامن فی المتفرقات ،ط:سهیل)

(اگر بالفرض ثابت بھی ہوجائے تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت پر محمول ہے کہ انہیں کسی نص سے اس کی اجازت ملی ہوگی جو ان کی خصوصیت پر دلالت کر رہی ہوگی۔ واللہ اعلم) (۱)

شوہر بیوی کو قبر میں اتار سکتا ہے یا نہیں؟

اگر مردہ بیوی کو قبر میں اتارنے کے لیے محرم موجود ہے تو محرم ہی قبر میں اتارے، شوہر نہ اتارے، اور اگر محرم موجود نہیں ہے، تو شوہر بھی قبر میں اتار سکتا ہے، کیونکہ قبر میں اتارنے میں کفن حائل ہے، اور کفن کے اوپر ہاتھ لگانا ضرورت کے وقت درست ہے۔ (۲)

---

(۱) قال فی شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها غسلتها ام ایمن حاضنته (صلی الله علیه وسلم) ورضی عنهافتحمل روایة الغسل لعلی رضی الله تعالیٰ عنه، علی معنی التهیئة والقیام التام باسبابه، ولئن ثبتت الروایة فهو مختص به الاتری ان ابن مسعود رضی الله عنه لما اعترض علیه بذلک اجابه بقوله: أما عملت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ان فاطمة زوجتک فی الدنیا والآخرة" فادعاؤه الخصوصیة دلیل علی ان المذهب عندهم عدم الجواز......اه. (شامی: ۲/ ۱۹۸، باب صلاة الجنائز، قبیل "مطلب فی حدیث" کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۷۲) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

ولکن دلالته علی المطلوب غیر ظاهرة، لما قال الشیخ: أنه یحتمل المجاز من تسمیة الإعانة علی الغسل والقیام به تغسیلا. (اعلاء السنن، ۸/ ۲۲۴، کتاب الصلاة، ابواب الجنائز، باب جواز غسل المرأة زوجها المیت، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۲) وذوالرحم أولی بادخال المرأة القبر من غیره، لانه یجوز له مسها حالة الحیاة فکذابعد الموت، وکذا ذوالرحم المحرم منهاأولی من الاجنبی. (بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۰، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: وأما سنة الدفن، ط: سعید)

(عالمگیری: ۱/ ۱۶۶، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ، ط: رشیدیه)

(حلبی کبیر: (ص؛ ۵۹۷)، فصل فی الجنائز، السادس فی الدفن، ط: سهیل اکیڈمی)

یکره للناس أن یمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها مع أبیها وأخیها ویدخل الزوج فی القبر مع محرمها استحسانا وهو الصحیح وعلیه الفتویٰ. (خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۵، کتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز، ط: امجد اکیڈمی)

شوہر پر صدقہ کرنا لازم نہیں

اگر بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر پر بیوی کے لیے صدقہ خیرات کرنا لازم نہیں، لیکن اگر خوشی سے صدقہ خیرات کر کے ثواب پہنچائے گا تو ثواب پہنچ جائے گا۔ اور بیوی پر احسان ہوگا۔(۱)

شوہر کو بیوی کے مرنے کے بعد کیا کیا کرنا جائز ہے؟

"بیوی کے مرنے کے بعد" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱؍۱۶۴)

شہادت کی انگلی قبر پر رکھ کر سورۂ بقرہ کا اول وآخر پڑھنا

میت کو دفن کرنے کے بعد سورۂ بقرہ کا اول وآخر پڑھنا حدیث سے ثابت ہے، لیکن شہادت کی انگلی قبر کی مٹی پر رکھنا ثابت نہیں، بلکہ مشائخ کا معمول ہے۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن لم یوص لایجب علی الورثة الإطعام،لانها عبادة فلاتؤدی إلا بأمره،وإن فعلوا ذلک جاز، ویکون له ثواب....لما صرح فی الهدایة:من أن للانسان أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أوصوما أو صدقة أو غیرها.(الشامیة:۲؍۴۲۵،کتاب الصوم،باب مایفسد الصوم وما لایفسده، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم،ط:سعید)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۴۳۸)کتاب الصلاة،باب صلاة المریض،فصل: فی إسقاط الصلاه والصوم،ط:قدیمی)

(البحر الرائق:۲؍۲۸۴،کتاب الصوم، فصل فی العوارض،ط:سعید)

(۲) وعن عبدالله بن عمر قال:سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:إذامات احدکم فلاتحبسوه وأسرعوا به إلی القبر ولیقرأعند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة،رواه البیهقی فی شعب الایمان(مشکاة المصابیح:(ص:۱۴۹)،کتاب الجنائز،باب دفن المیت، الفصل الثالث، ط:قدیمی)

(الشامیة:۲؍۲۳۷،کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: فی دفن المیت،ط:سعید)

فقد ثبت "أنه علیه الصلاة والسلام قرأ أول البقرة عند رأس میت وآخرها عند رجلیه (الشامیة: ۲؍۲۴۲، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی زیارة القبور،ط:سعید)=

شہید

☆......احناف کے نزدیک شہید وہ ہے جس کو ناحق ظلم کر کے قتل کیا گیا ہو خواہ وہ جنگ میں قتل ہوا یا کسی باغی یا جنگجو دشمن یا راہزن یا ڈاکو یا چور یا اغوا کار نے قتل کیا، اگرچہ اس کی موت کا سبب براہِ راست وہ نہ ہوں۔(۱)

☆......حقیقی شہید کو غسل نہیں دیا جاتا، لیکن اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا

= 🗀(مناسک للملا علی القاری:(ص: ۵۰۱)،باب المتفرقات،فصل:یستحب زیارة أهل المعلی، ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

🗀(فتاوی دارالعلوم دیوبند:۲۶۵/۵،کتاب الجنائز،فصل سادس:قبر دفن اور اس کے متعلقات،عنوان:قبر کے سرہانے اور پاتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے؟ ط:دارالاشاعت)

(۱)والاصل ان من کان مقتولا فی قتال،ثلاث:أهل الحرب أو البغاة أوقطاع الطریق بمعنی مضاف الی العدو سواء کان بالمباشرة أوالسبب کان شهیداً(عالمگیری: ۱۶۹/۱،کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السابع فی الشهید،ط:رشیدیه)

🗀وهو من قتله أهل الحرب أو البغی أوقطاع الطریق أووجد فی المعرکة وبه أثر .....وقیدنا بکونه فی المعرکة وهی موضع الحرب؛لأنه لووجد فی عسکر المسلمین قتیل قبل لقاء العدو فلیس بشهید.(البحرالرائق: ۱۹۶/۲،کتاب الجنائز،باب الشهید،ط:سعید)

🗀(خلاصة الفتاوی: ۲۱۶/۱، کتاب الصلاة،الفصل الخامس والعشرون فی الجنائز، ط: امجد اکیڈمی)

🗀الحنفیة. قالوا:الشهید هو من قتل ظلماً، سواء قتل فی حرب أوقتله باغ أوحربی أوقاطع طریق أولص،ولوکان قتله بسبب غیر مباشر ، وینقسم إلی ثلاثه أقسام:الأول:الشهید الکامل وهو شهید الدنیا والآخرة، ویشترط فی تحقق الشهادة الکاملة ستة شروط،وهی العقل، والبلوغ، والاسلام والطهارة من الحدث الاکبر ،والحیض والنفاس ،وأن یموت عقد الاصابه بحیث لایاکل ولایشرب ولاینام،ولا یتداوی ولاینتقل من مکان الاصابة إلی خیمته أومنزله حیا، ولایمضی علیه وقت الصلاة،وأن یجب بقتله القصاص، وإن رفع القصاص لعارض، کصلح وغیره، وأما إذا وجب بقتله عرض مالی، کماإذاقتل خطأ فإنه لایکون کامل الشهداء،ویدخل فی هذا القسم من قتل مدافعاً عن ماله أونفسه أو المسلمین أوأهل الذمة ولکن بشرط أن یقتل بمحدد، (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۵۲۸،۵۲۷/۱،کتاب الصلاة،مباحث الجنائز، مبحث الشهید،ط:دارالفکر)

واجب ہے۔ بشرطیکہ میت کا پورا بدن یا اکثر حصہ موجود ہو۔(۱)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے تو اس کے خون کے اول قطرے سے جو زمین پر گرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتے ہیں، اور جنت سے کپڑا بھیجتے ہیں، اسی میں اس کی روح قبض کی جاتی ہے، پھر وہ شہید جنت سے ایک جسم (مثالی) بھیجتے ہیں، اس میں اس کی روح آجاتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ آسمان پر جاتا ہے، اور فرشتوں میں ایسا مل جاتا ہے کہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ اصل میں یہ فرشتہ ہے اور اللہ کے پاس جاکر سجدہ کرتا ہے، اس کے بعد سب فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اس کی مغفرت ہوجاتی ہے اور پاک وصاف کیا جاتا ہے، پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو شہیدوں کے پاس لے جاؤ، سبز باغ میں جہاں حریر کے گنبد بنے ہیں، یہاں گائے اور مچھلیاں ہیں یہ دونوں ہر روز شہیدوں کو ایسی غذا کھلاتے ہیں کہ جس کا ذائقہ ہر روز جدا ہوتا ہے یعنی اگلے دن والی غذا کا ذائقہ گذشتہ دن والی غذا سے الگ ہوتا ہے، مچھلیاں تمام دن جنت کی نہروں میں سیر کرتی ہیں، اور جنت کی خوشبو کی چیزیں کھاتی ہیں، شام کو گائے اپنے سینگ سے انہیں ذبح کرتی ہے اور وہ پک کر تیار ہوجاتی ہیں، جب شہداء انہیں کھاتے ہیں تو

---

(۱) (ویصلی علیہ) أی الشہید (بلاغسل) (مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی: (ص: ۶۴۷) کتاب الصلاۃ، باب أحکام الشہید، ط: قدیمی)

🗀 وحکمہ أن لایغسل ویصلی علیہ. (عالمگیری: ۱/۱۶۸، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشہید، ط: رشیدیہ)

🗀 ویصلی علیہ بلاغسل. (الدرالمختار: ۲/۲۵۰، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، ط: سعید)

🗀 وحکم ہذاالقسم من الشہداء أن لایغسل إلا لنجاسۃ أصابتہ غیر دمہ ویکفن فی أثوابہ بعد أن ینتزع عنہ مالایصلح لکفن..... ثم یزاد إن نقص ماعلیہ عن کفن السنۃ، وینقص إن زادماعلیہ عن ذالک، ویصلی علیہ، ویدفن بدمہ، وثیابہ، (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۱/۵۲۸، کتاب الصلاۃ، مباحث الجنائز، مبحث الشہید، ط: دار الفکر)

ان کے گوشت میں جنت کی کل خوشبو پاتے ہیں اور گائے تمام رات جنت میں چرتی ہے، اور جنت میں ہر قسم کے میوے کھاتی ہے، صبح مچھلیاں اپنی دُم سے اس کو ذبح کرتی ہیں، اور وہ پک کر تیار ہو جاتی ہے، جب اس کا گوشت کھاتے ہیں تو اس میں جنت کے کل پھلوں کا مزہ پاتے ہیں۔(۱)

شہیدِ آخرت

☆......شہیدِ آخرت وہ ہے جس کو مثلاً: ظلم سے قتل کیا گیا ہو، لیکن وہ ناپاکی یا حیض ونفاس کی حالت میں ہو، یا ہلاکت کا سبب موجود ہونے کے فوراً بعد ہی موت نہ آئی ہو، یا نابالغ یا مجنون ہو، یا نادانستہ طور پر قتل ہوا ہو، جس کے قتل پر تاوان واجب ہوتا ہے، ایسے لوگ شہید کامل نہیں ہیں۔ لیکن شہید آخرت ہیں، ان کا قیامت میں وہی اجر ہے جس کا وعدہ شہداء کے لیے کیا گیا ہے۔

☆......ایسے شہداء کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کرنا واجب ہے۔

☆......شہداءِ آخرت کے زمرہ میں وہ بھی ہیں جو ڈوب کر یا جل کر یا پردیس

---

(۱) وأخرج هناد ابن السری فی کتاب الزهد، وعبد بن حمید فی تفسیره، والطبرانی فی الكبير، بسند رجاله ثقات، عن عبد الله بن عمرو، قال: إذا قتل العبد فی سبيل الله، فأوّل قطرة تقع على الأرض من دمه، يكفّر الله له ذنوبه كلها، ثم يرسل الله بريطة من الجنة، فتقبض فيها نفسه، وبجسده من الجنة، حتى يركب فيه روحه، ثم يعرج مع الملائكة، كأنّه كان معهم منذ خلقه اللّٰه، حتى يؤتىٰ به الرحمٰن فيسجد قبل الملائكة، ثم تسجد الملائكة بعده، ثم يغفر له ويطهر، ثم يؤمر به إلى الشهداء، فيجدهم فی رياض خضر، وقباب من حرير، عندهم ثور و حوت، يُلغثانهم كل يوم بشئ لم يلغثاه بالأمس، يظل الحوت فی أنهار الجنّة، فيأكل من كل رائحة من أنهار الجنة، فإذا أمسىٰ وكزه الثور بقرنه، فذكّاه فأكلو من لحمه، فوجدوا فی طعم لحمه كل رائحة من ريح الجنّة ويبيت الثور نافشا فی الجنة، ينظرون إلى منازلهم يدعون اللّٰه بقيام الساعة الخ. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۸۸) باب من يحضر الميت من الملائكة وغيرهم، ومايراه المحتضر الخ، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

میں یا وبائی امراض، یا مرض استسقا یا پیچش یا نمونیہ یا گھٹن اور سل کے مرض میں یا ٹی بی یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے یا ایسے ہی کسی اور سبب سے وفات پا جائیں۔

طالب علمی کے دوران اور جمعہ کی رات کو مرنے والا بھی ایسا ہی ہے۔ ایسے شہداء کو غسل اور کفن دے کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔(۱)

---

(۱) ویغسل من وجد قتیلا فی مصر، أو قریة(فیما)أی فی موضع(تجب فیه الدیة)ولوفی بیت المال کالمقتول فی جامع أوشارع ولم یعلم قاتله،أوعلم ولم یجب القصاص، فإن وجب کان شهیداً، کمن قتله اللصوص لیلا فی المصر، فإنه لا قسامة ولادیة فیه،للعلم بأن قاتله اللصوص...... أوقتل بحد أوقصاص)أی :یغسل.....(أو جرح وارتث)وذالک (بأن اکل أوشرب أونام أوتداوی ولو قلیلاً...وکل ذالک فی الشهید الکامل وإلا فالمرتث شهید الآخرة، وکذا لجنب ونحوه ،ومن قصد العدو فأصاب نفسه ،والغریق والحریق والغریب والمهدوم علیه والمبطون والمطعون والنفساء والمیت لیلة الجمعة، وصاحب ذات الجنب ومن مات وهو یطلب العلم ،وقد عدهم السیوطی نحو الثلاثین.

قوله: ونحوه) أی کالمجنون والصبی والمقتول ظلماً إذاوجب بقتله مال.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰. ۲۵۲،کتاب الصلاة،باب الشهید،ط:سعید)

(ویغسل) الشهید عن الامام (ان قتل جنبا).....(أو صبیاأومجنونا).....أو قتل حائضا أو نفساء...... (أو ارتث)...... أی حمل من المعرکة رثیثا أی جریحا وبه رمق...(بعد انقضاء الحرب) فسقط حکم الدنیا وهو ترک الغسل فیغسل ،وهو شهیدفی حکم الآخره له الثواب الموعود للشهداء.

قوله: (وهو شهیدفی حکم الآخره)عد السیوطی فی التثبیت شهداء الآخره ،فقال: من مات بالبطن واختلف فیه هل المراد الاستسقاء أوالإسهال قولان، ولامانع من الشمول أوالغریق أوالهدم أوبالجنب ...أوالجمع....والمعنی أنها ماتت من شئ مجموع فیها غیر منفصل عنها من حمل أوبکارة أوبالسل .....أولدغته هامة أومات علی طلب العلم الشرعی.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۲۷،۶۲۸)کتاب الصلاة ،باب احکام الشهید،ط:قدیمی)

عالمگیری: ۱/۱۶۸،کتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السابع فی الشهید، ط:رشیدیه)

الثانی:من الشهداء شهید الآخرة فقط،وهو کل من فقد شرطا من الشروط السابقة بأن قتل ظلما وهو جنب أوحائض أونفساء،أولم یمت عقب الإصابة ،أوکان صغیراً أومجنوناًأو قتل خطا ووجب بقتله مال، فهولاء لیسوا کاملی الشهادة الاأنهم شهداء فی الآخرة،لهم الأجر الذی وعدبه الشهداء یوم القیامة فیجب تغسیلهم وتکفینهم والصلاة علیهم کغیره،ومثل هؤلاء=

شہید تو زندہ ہے پھر جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟

''شہید کے جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں!

شہید دنیوی

''شہید دنیوی'' سے مراد وہ منافق ہے جو مسلمانوں کی صف میں قتل کیا جائے۔ اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔ اور اسی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا۔ اور اس کی ظاہری حالت کے پیشِ نظر اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

شہید زندہ ہوتے ہیں

ابن عساکر نے عمیر بن حباب سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنو امیہ کی

=فی شهادة الآخرة، الغرقی، والحرقیٰ، ومن مات بسقوط جدران علیه، وكذالك الغرباء والموتی بالوباء، وبداء الاستسقاء، أو الإسهال، أو ذات الجنب أو النفاس أو السل أو الصدع، أو الحمی، أو لدغ العقرب ونحوه، كالموتیٰ فی أثناء طلب العلم، والموتی ليلة الجمعة، ومثل هؤلاء يغسلون ويكفنون ويصلى عليهم، وإن كان لهم أجر الشهداء فی الآخرة، (كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۸، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط: دار الفكر بيروت)

(۱) الثالث: الشهيد فی الدنيا فقط، وهو المنافق الذی قتل فی صفوف المسلمين ونحوه، وهذا لايغسل، ويكفن فی ثيابه، ويصلیٰ عليه اعتباراً بالظاهر، (كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۸، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط؛ دار الفكر)

فلو قاتل لغرض دنيوی فهو شهيد دنيافقط تجری عليه أحكام الشهيد فی الدنيا، وعليه فالشهداء ثلاثة. (الشامية: ۲/۲۵۲، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وفی التوضيح: الشهداء ثلاثة اقسام: شهيد فی الدنيا والآخرة، وهو المقتول فی حرب الكفار بسبب من الاسباب، وشهيد فی الآخرة دون احكام الدنيا وهم من ذكروا آنفاً، وشهيد فی الدنيا دون الآخرة وهو من غل فی الغنيمة ومن قتل مدبراً أو مافی معناه. (عمدة القاری: ۱۰/۱۴۶، كتاب الجهاد، باب الشهادة سبع سوی القتل، ط: دار الفكر بيروت)

(شرح النووی علی الصحيح للمسلم: ۲/۱۴۳، كتاب الامارة، باب بيان الشهداء، ط: قديمی)

لڑائی کے زمانہ میں ہم سب نو آدمیوں کو گرفتار کر کے روم کے بادشاہ کے پاس لے جایا گیا، اس نے سب کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ آٹھ آدمیوں کی گردن ماری گئی، جب میری نوبت آئی تو چوبدار نے بادشاہ کے سر اور پیر چوم کر عرض کی اس کو مجھے دیجئے، بادشاہ نے مجھے اس کے حوالے کیا وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اس کی ایک لڑکی نہایت خوبصورت تھی اس کو بلایا، اور مجھ سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ بادشاہ کے نزدیک میرا کیسا مرتبہ ہے، اگر تو میرا دین قبول کرے گا تو میں اس لڑکی سے تیری شادی کر دوں گا، اور اپنا مال و دولت تیرے حوالے کر دوں گا، میں نے جواب دیا کہ بیوی کے لئے میں اپنا دین نہیں بدلوں گا، اور دنیا کی دولت کے واسطے میں اپنا مذہب نہیں چھوڑوں گا، کتنے دنوں تک میں اس کے یہاں رہا، اور وہ ہر روز مجھ کو سمجھاتا تھا، ایک دن اس کی لڑکی اپنے باغ میں مجھ کو لے کر گئی اور کہا کہ میرے باپ کی بات تم کیوں نہیں سنتے؟ میں نے کہا بیوی اور دولت کے لئے میں اپنا دین ہرگز نہیں چھوڑوں گا، پھر اس نے کہا تم یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنے شہر جانے کو؟ میں نے کہا: اپنے شہر جانے کو پسند کرتا ہوں، اور میرا شہر یہاں سے بہت دنوں کا راستہ ہے، پھر اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھایا اور کہا اسی ستارے کی سیدھ میں تمام رات جانا، جب صبح ہو تو کہیں چھپے رہنا، پھر جب رات آئے تو چلنا شروع کرنا، اس شمار سے تم شہر میں پہنچ جاؤ گے۔

میں یہاں سے روانہ ہوا تمام رات چلتا اور صبح ہوتے ہی چھپ جاتا، چوتھے دن ایک جگہ چھپا تھا دیکھا کہ چند سوار آئے میں ڈرا کہ شاید دشمن میری تلاش میں آپہنچا، جب میرے قریب آئے تو یہ وہی تھے جن کو روم کے بادشاہ نے قتل کیا تھا، کچھ اور سوار بھی ان کے ساتھ سفید گھوڑے پر سوار تھے، ان لوگوں نے مجھ کو پکارا کہ عمیر! میں نے کہا ہاں، میں عمیر ہوں، تم تو قتل کئے گئے تھے، پھر کیونکر آئے؟ کہا! ہاں ہم

لوگ قتل کیے گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو زندہ رکھا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں، پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ اے عمیر! اپنا ہاتھ دو، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اس نے اپنے گھوڑے پر مجھ کو سوار کیا اور تھوڑی دور جا کر مجھے اتار دیا، تو میں اپنے مکان کے پاس تھا۔(۱)

شہید کا مقام

☆......روایت میں آتا ہے کہ ہر مومن کو قبر میں فتنہ اور آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ البتہ اللہ کے راستے میں جام شہادت نوش کرنے والے شہید کو قبر میں فتنہ اور آزمائش میں نہیں ڈالا جاتا۔

---

(۱) وأخرج ابن عساكر من طريق محمد بن اسحاق الحريص ، عن المسيب بن واضح ، عن عسيب بن كيسان عمن حدثه ، عن عمير بن الحباب السلمي ، قال : أسرت أنا وثمانية معي في زمان بني أمية ، فأدخلنا على ملك الروم ، فأمر بأصحابي فضُربت رقابهم ، ثم إنّي قدمت لتضرب عنقي ، فقام إليه بعض البطارقة ، فلم يزل يقبل رأسه ورجليه ويطلب إليه ، حتى وهبني له فانطلق لي إلى منزله ، فدعا إبنة له جميلة فقال لي : هٰذه ابنتي أزوجك بها ، وأقاسمك مالي وقد رأيت منزلتي من الملك ، فادخل في ديني حتى أفعل بك هٰذا ، فقلت ماأترك ديني لزوجة ولا لدنيا ، فمكث أيّاماً يعرض على ذٰلك فدعتني ابنته ذات ليلة إلى بستان لها ، فقالت : مايمنعك مما عرض عليك أبي ؟ فقلت : ماأترك ديني لامرأة ولا لشئ ، قالت : فتحب المكث عندنا أو اللحاق ببلادك ؟ فقلت : الذهاب إلى بلادي ، قال فأرتني نجما في السماء وقالت لي : سر على هٰذا النجم بالليل ، وأكمن بالنّهار ، فإنّه يبلغك إلى بلادك ، ثم زودتني ، وانطلقت فسرت ثلاث ليالٍ اسير بالليل ، وأكمن بالنّهار ، فبينما أنا اليوم الرابع مُكْمَنٌ فإذا الخيل ، فقلت : طلبت ، فأشرفوا عليّ ، فإذا أنا بأصحابي المقتولين على دواب ، ومعهم آخرون على دواب شهب ، قالوا : عمير ؟ قلت : عمير ، فقلت أو ليس قد قتلتم ؟ قالوا : بلىٰ ، ولكن الله نشر الشهداء ، وأذن لهم أن يشهدوا جنازة عمر بن عبد العزيز فقال لي : بعض الّذين معهم ، ناولني يدك يا عمير ، فناولته يدي فأردفني ، ثم سرنا يسيرًا ثم قذف بي قذفة ، وقعت قرب منزلي بالجزيرة ، من غير أن يكون لحقني شئ . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص:۲۶۸) باب زيارة القبور وعلم الموتىٰ بزوارهم ورؤيتهم لهم ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

☆......اللہ جلّ شانہ کے یہاں شہید کے لیے چھ انعامات ہیں۔ان میں سے یہ بھی ہے کہ اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔(۱)

شہیدِ کامل

"شہید کامل" وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہو۔

اور شہید کامل ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں: ۱- عقل۔ ۲- بلوغ۔ ۳- اسلام۔ ۴- حدث اصغر، حدث اکبر، حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ ۵- ہلاکت کا سبب وارد ہونے کے بعد کچھ کھائے پیے اور سوئے بغیر موت آ گئی ہو اور اس کا علاج بھی نہ ہو سکا ہو نیز ہلاکت کا سبب وارد ہونے کی جگہ سے اسے زندگی کی حالت میں کسی خیمہ یا اس کے گھر میں منتقل نہ کیا گیا ہو اور نماز کا پورا وقت بھی گزرنے نہ پایا ہو اور اس کے قتل پر قصاص واجب ہو اگرچہ کسی سبب سے مثلاً صلح ہو جائے یا کسی اور وجہ سے قصاص کا حکم ختم ہو جائے۔

☆......اور اگر قتل ایسا ہو جس کے بدلہ میں مال واجب ہوتا ہے جیسے قصداً قتل نہ کیا گیا ہو، تو وہ کامل درجہ کی شہادت تو نہیں ہو گی، لیکن شہادت کامل میں یہ صورت بھی داخل ہو گی جب کہ کسی شخص کو اپنے مال یا جان کی حفاظت میں یا مسلمانوں یا ذمی

---

(۱) الثانی: روی النسائی عن راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم أن رجلا قال: یارسول الله مابال المومنین یفتنون فی قبورهم الا الشهید؟قال: کفی ببارقة السیوف علی رأسه فتنة.

وخرج ابن ماجه فی سننه والترمذی فی جامعه وغیرهما عن المقداد بن معدی کرب قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:للشهید عند الله ست خصال:یغفر له فی أول دفعة ویری مقعده من الجنة ویجار من عذاب القبر ویأمن من الفزع الاکبر ویوضع علی رأسه تاج الوقار الیاقوتة منه خیر من الدنیا ومافیها ویزوج اثنتین وسبعین زوجة من الحور العین ویشفع فی سبعین من أقاربه.

(التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة،(ص:۱۲۷)،باب ماینجی المؤمن من أهوال القبر وفتنته وعذابه،ط:دار الحدیث،قاهره)

اشخاص کی حفاظت میں قتل کیا گیا ہو۔

☆......اس قسم کے شہداء کا حکم یہ ہے کہ ان کو غسل نہیں دیا جائے گا لیکن خون کے علاوہ کوئی اور ناپاک چیز لگ جائے تو اسے دھونا ضروری ہوگا۔(۱)

(۱) ویغسل من وجد قتیلا فی مصر، أو قریة(فیما)أی فی موضع(تجب فیه الدیة)ولوفی بیت المال کالمقتول فی جامع أوشارع ولم یعلم قاتله،أوعلم ولم یجب القصاص، فإن وجب کان شهیداً، کمن قتله اللصوص لیلا فی المصر، فإنه لا قسامة ولا دیة فیه،للعلم بأن قاتله اللصوص...... أوقتل بحد أوقصاص) أی :یغسل......(أو جرح وارتث)وذالک (بأن اکل أو شرب أونام أوتداوی ولو قلیلاً...... (أوآوی خیمة أومضی علیه وقت صلوة وهو یعقل)ویقدر علی أدائها (أونقل من المعرکة)...... أوباع أواشتری أوتکلم بکلام کثیر)...... وهذا کله إذاکان بعد انقضاء الحرب ولوفیها)أی:فی الحرب(لا)یصیر مرتثابشئ مماذکر،وکل ذالک فی الشهید الکامل، وإلا فالمرتث شهیدالآخرة،وکذالجنب ونحوه.

قوله: فی الشهیدالکامل) وهو شهید الدنیا والآخرة،وشهادة الدنیا بعدم الغسل،الالنجاسة أصابته غیر دمه کما فی ابی السعود،وشهادة الآخرة بنیل الثواب الموعود للشهید أفاده فی البحر.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰، ۲۵۲، کتاب الصلاة،باب الشهید،ط:سعید)

قوله: هو من قتله أهل الحرب أوالبغی أوقطاع الطریق أو وجد فی المعرکة وبه أثر أوقتله مسلم ظلماً ولم یجب بقتله دیة.....وذکر فی المجتبیٰ والبدائع:أن الشرائط ست:العقل والبلوغ والقتل ظلماوأنه لایجب به عوض مالی والطهارة عن الجنابة وعدم الارتثاث .اه....قوله: ویغسل إن قتل جنبا أوصبیا)بیان لشرطین آخرین للشهادة،الاول:الطهارة من الجنابة،الثانی: التکلیف..... قوله:أوارتث بأن أکل أوشرب أونام أوتداوی أومضی وقت الصلاة وهو یعقل أونقل من المعرکه أو أوصی) (البحر الرائق،۲/ ۱۹۶، ۱۹۸) کتاب الجنائز،باب الشهید،ط:سعید)

(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۲۵، ۶۲۷)کتاب الصلاة،باب احکام الشهید، ط: قدیمی)

الحنفیة. قالوا:الشهید هو من قتل ظلماً، سواء قتل فی حرب أوقتله باغ أوحربی أوقاطع طریق أولص،ولوکان قتله بسبب غیر مباشر، وینقسم إلی ثلاثة أقسام:الأول:الشهید الکامل وهو شهیدالدنیا والآخرة، ویشترط فی تحقق الشهادة الکاملة ستة شروط،وهی العقل، والبلوغ، والاسلام والطهارة من الحدث الاکبر ،والحیض والنفاس ،وأن یموت عقد الاصابه بحیث لایأکل ولایشرب ولاینام،ولا یتداوی ولاینتقل من مکان الاصابة إلی خیمته أومنزله حیا، ولایمضی علیه وقت الصلاة،وأن یجب بقتله القصاص، وإن رفع القصاص لعارض، کصلح وغیره، وأما إذا وجب بقتله عرض مالی، کماإذاقتل خطأ فإنه لایکون کامل الشهداء،ویدخل فی هذا القسم من قتل مدافعاً عن ماله أونفسه أوالمسلمین أوأهل الذمة ولکن بشرط أن یقتلُ بمحدد، (کتاب الفقه =

☆......شہید کو اس کے اپنے لباس میں دفن کر دینا چاہیے۔ البتہ ایسی چیزیں جو کفن کی صلاحیت نہیں رکھتیں ان کو اتار دیا جائے، جیسے: روئی والا لباس، ٹوپی، جراب، ہتھیار، اور زرہ۔ لیکن پائے جامہ، شلوار اور لنگی کو نہیں اتارنا چاہیے۔

☆......شہید کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور اس کو خون آلودہ لباس کے ساتھ ہی دفن کیا جائے گا۔

☆......شہید کامل نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں ان کپڑوں کو اس کے جسم سے نہ اتاریں۔ ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون کفن سے کم ہوں تو مسنون عدد کو پورا کرنے کے لیے اور کپڑوں کا زیادہ کر دینا جائز ہے۔

اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون کفن سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑوں کا اتار دینا بھی جائز ہے۔(۱)

=علی المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۷،۵۲۸، کتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط: دار الفكر)

📂 وحكم هذاالقسم من الشهداء أن لايغسل إلا لنجاسة أصابته غير دمه ويكفن فی أثوابه بعد أن ينتزع عنه مالايصلح لكفن..... ثم يزاد إن نقص ماعليه عن كفن السنة، وينقص إن زادماعليه عن ذالك، ويصلی عليه، ويدفن بدمه، وثيابه، (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۲۸، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، مبحث الشهيد، ط: دار الفكر)

(۱) (فينزع عنه مالايصلح للكفن ويزاد) إن نقص ماعليه عن كفن السنة (وينقص) إن زاد لأجل أن يتم كفنه) المسنون (ويصلى عليه بلاغسل ويدفن بدمه وثيابه) لحديث "زملوهم بكلومهم"

فينزع عنه الخ) شروع فی احكامه، والمراد بمالايصلح للكفن مثل الفرو والحشو)...... والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لاالسراويل فلاينزع فی الاشبه كمافی الهداية. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

ويكفن مع ثيابه...... ويصلى عليه) أی الشهيد (بلاغسل)......وينزع عنه) أی عن الشهيد (ماليس صالحا للكفن كالفرو والحشو...... (وينزع السلاح والدرع)...... وينقص إن زاد العدد (فی ثيابه) على كفن السنة. قوله: كالفرو) أدخلت الكاف الخف، والقلنسوة بحر، والاشبه أن لاتنزع عنه السراويل. (مراقی لفلاح مع حاشيه الطحطاوی: (ص: ۶۲۶، ۶۲۷) كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد، ط: قديمی)

📂 (البحرالرائق: ۲/۱۹۷، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

☆......کامل شہید وہ ہے جو اسلام کی سربلندی کے لیے لڑائی کے میدان میں مارا جائے۔ وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہے۔(۱)

شہید کو غسل دینا

جس شہید میں شہادت کی تمام شرائط موجود ہیں اسے غسل نہ دیا جائے اور اس کے جسم سے خون بھی صاف نہ کیا جائے، اور اگر کسی شہید میں تمام شرائط موجود نہیں ہیں تو غسل بھی دیا جائے، خون بھی صاف کیا جائے اور کفن بھی پہنایا جائے۔(۲)

(۱) قوله :في الشهيد الكامل) وهو شهيد الدنيا والآخرة، وشهادة الدنيا بعدم الغسل....والمراد بشهيد الآخرة من قتل مظلوما أوقتل لاعلاء كلمه الله تعالىٰ حتى قتل.(الشامية:۲/۲۵۲، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط:سعيد)

عن ابى موسى قال: جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل لترى مكانه فمن فى سبيل الله، قال: من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله.(بخارى: ۱/۳۹۴، كتاب الجهاد والسير، باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، ط:قديمى)

قوله: من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله)المراد بكلمة الله، دعوة الله الى الاسلام، ويحتمل أن يكون المراد أنه لايكون فى سبيل الله إلا من كان سبب قتاله طلب اعلاء كلمة الله فقط. (فتح البارى، ۶/۳۵، كتاب الجهادو السير، باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، ط: قديمى)

(عمدة القارى: ۱۰/۱۱۸، كتاب الجهاد والسير، باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، ط: دارالفكر)

أنظر الحاشية السابقة .

(۲) فيكفن بدمه)أى مع(دمه من غير تغسيل.....ويكفن مع ثيابه....ويصلى عليه)أى الشهيد (بلاغسل)...... (ويغسل) الشهيد عن الامام (إن قتل جنبا.....أوصبياأومجنونا)...... (أو) قتل (حائضا أونفساء...... (أوارتث).(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۶۲۶،۶۲۸) كتاب الصلاة، باب احكام الشهيد، ط:قديمى)

وحكمه أن لايغسل ويصلى عليه...... ويدفن بدمه وثيابه...... ويغسل ان قتل جنباأوصبيا مجنونا...... وكذاالغسل ان قتلت حائضا أونفساء.(عالمگيرى، ۱/۱۶۸، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط:رشيديه)

ذكر فى المجتبىٰ والبدائع: أن الشرائط ست العقل والبلوغ والقتل ظلماوأنه لايجب بهٖ عوض =

شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی

حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی مگر جس قدر کہ چیونٹی کے یا چٹکی کاٹنے سے ہوتی ہے۔(۱)

شہید کی تین قسمیں ہیں

۱-شہیدِ کامل۔ ۲-شہیدِ آخرت۔ ۳-شہید دنیاوی۔(۲)

= مالی والطهارة عن الجنابة وعدم الارتثاث .۵۱....قوله: فيكفن ويصلى عليه بلاغسل...... قوله ويغسل ان قتل جنبا أوصبيا.(البحرالرائق: ۱۹۷/۲،کتاب الجنائز ،باب الشهيد، ط: سعيد)

الشانی:من الشهداء شهيد الآخرة فقط،وهو كل من فقد شرطا من الشروط السابقة بأن قتل ظلما وهو جنب أوحائض أونفساء،أولم يمت عقب الإصابة ،أو كان صغيراً أومجنوناًأو قتل خطأ ووجب بقتله مال، فهولاء ليسوا كالمى الشهادة الاأنهم شهداء فى الآخرة،لهم الأجر الذى وعدبه الشهداء يوم القيامة فيجب تغسيلهم وتكفينهم و الصلاة عليهم كغيره،ومثل هؤلاء فى شهادة الآخرة،الغرقى،والحرقیٰ،ومن مات بسقوط جدران عليه،و كذالک الغرباء والموتى بالوباء، وبداء الاستسقاء،أوالإسهال،أوذات الجنب أوالنفاس أوالسل أوالصدع،أوالحمى ،أو لدغ العقرب ونحوه، كالموتیٰ فى أثناء طلب العلم،والموتى ليلة الجمعة، ومثل هؤلاء يغسلون ويكفنون ويصلى عليهم،وإن كان لهم أجر الشهداء فى الآخرة،(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۵۲۸/۱، كتاب الصلاة، مباحث الجنائز ،مبحث الشهيد،ط:دارالفكربيروت)

(۱) وأخرج الطبرانی، عن أبی قتادة، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ”الشهيد لايجد ألم القتل، إلاكما يجد احدكم ألم مسّ القرصة“. (شرح الصدور بشرح أحوال الموتى والقبور، ص: ۵۲، باب من دنا أجله وكيفية الموت وشدته، ط: المكتبة التوفيقية، مصر. الطبرانی فی الأوسط (۱۹۸/۱).

(۲) وفى التوضيح :الشهداء ثلاثة اقسام:شهيد فى الدنيا والآخرة ،وهوالمقتول فى حرب الكفار بسبب من الاسباب وشهيدفى الآخرة دون أحكام الدنيا وهم من ذكرواآنفاً،وشهيدفى الدنيا دون الآخرة، وهومن غل فى الغنيمة ومن قتل مدبراً أومافى معناه.(عمدة القارى، ۱۴۶/۱۰، كتاب الجهاد،باب الشهادة سبع سوى القتل،ط:دارالفكر بيروت)

(شرح النووى على الصحيح للمسلم: ۱۴۳/۲، كتاب الامارة،باب بيان الشهداء، ط: قديمى)

قوله: فى الشهيدا لكامل)وهو شهيد الدنيا والآخرة،وشهادة الدنيا بعدم الغسل....وشهادة الآخرة بنيل الثواب الموعود للشهيد أفاده فى البحر،ط .والمراد بشهيد الآخرة من قتل مظلوماً =

شہید کے جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''مومن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو انہیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔'' (۱)

اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شہید زندہ ہے تو جنازہ کی نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟ حالانکہ جنازہ کی نماز مردہ کی پڑھی جاتی ہے، زندہ کی نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: شہداء کی زندگی دنیوی زندگی نہیں، بلکہ اور قسم کی زندگی ہے، جس کو برزخی زندگی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ہمارے شعور اور ادراک سے بالاتر ہے۔ دنیا کی زندگی مراد نہیں۔

چونکہ وہ حضرات دنیوی زندگی پوری کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، اس لیے ہم ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے اور تدفین کے مکلّف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ اور ان کی بیوائیں عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہیں۔ (۲)

=أو قاتل لإعلاء كلمة الله حتى قتل،فلو قاتل لغرض دنيوى فهو شهيد دنيا فقط، تجرى عليه أحكام الشهيد فى الدنيا،وعليه فالشهداء ثلاثة.(الشامية،۲/ ۲۵۲، كتاب الصلاة،باب الشهيد، ط: سعيد)

□ أنظرا لحاشيةالسابقة .

(۱) ولاتقولوا لمن يقتل فى سبيل الله أموات بل احياء ولكن لاتشعرون.(سورة البقرة، آيت: ۱۵۴)

(۲) وأما قوله :"إن الشهيد حى"،قلنا :هو حى فى احكام الآخرة كما قال الله تعالىٰ:بل احياء عند ربهم، وأما فى احكام الدنيا،فهو ميت،حتى أنه يورث ماله وتتزوج امرأته.(الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۳۵، كتاب الصلاة،باب الشهيد،ط:قديمى)

□ الاترى أنهم صلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم،ولاشک أن درجته كانت فوق درجة الشهداء وإنما وصفهم بالحياة فى حق أحكام الآخرة،ألاترى إلى قوله تعالى:"بل احياء عند ربهم يرزقون"فأما فى حق احكام الدنيا فكان ميتا فيه فيصلى عليه ،والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب.(بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۵،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،فصل:وأما حكم الشهادة فى الدنيا،ط:سعيد)

□ وماقيل من أنهم احياء والحى لايصلى عليه،فمدفوع بأنه حكم أخروى لادنيوى بدليل ثبوت احكام الموتى لهم من قسمة تركاتهم وبينونة نسائهم إلى غير ذالک.(البحر الرائق: ۲/ ۱۹۷، كتاب الصلاة، باب الشهيد،ط:سعيد)

شہید کے چھ اعزاز

''جہاد میں شہید ہونے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۳/۱)

شیطان کا دھوکہ موت کے وقت

''کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۰۱/۲)

شیطان کی دعوت

''دنیا کی دعوت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۹/۱)

شیعہ

اگر کوئی شیعہ مر جائے اور اس کو غسل دے کر دفن کرنے کے لیے کوئی شیعہ نہ ہو تو مسلمان اس کو غسل دے کر دفن کر دیں۔ مگر غسل، کفن اور دفن سنت کے مطابق نہ کریں، بلکہ اس پر پانی بہا کر کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈال دیں۔ (۱)

شیعہ امام کے پیچھے جنازہ کی نماز پڑھنا

شیعہ امام کی اقتدا میں جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، کیوں کہ شیعہ

---

(۱) ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبه) کخاله(الکافر الاصلی... عند الاحتیاج)فلوله قریب فالاولی ترکه لهم(من غیر مراعاة السنة)فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة ویلقیه فی حفرة. (الدر المختار، ۲۳۰/۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، قبیل مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

وان مات الکافر وله ولی مسلم یغسله ویکفنه ویدفنه ولکن یغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقة ویحفر حفرة من غیر مراعاة سنة التکفین واللحد ولایوضع فیه بل یلقی. (عالمگیری: ۱۶۰/۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ط: رشیدیه)

البحرالرائق: ۱۹۰/۲، ۱۹۱، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

مسلمان نہیں ہیں۔(۱)

شیعہ شہید نہیں ہوتا

شہادت کے لیے پہلی شرط اسلام ہے، زیدیہ کے علاوہ باقی شیعہ مسلمان نہیں ہیں، اس لیے ان کی موت شہادت نہیں ہوتی اور یہ لوگ شہید نہیں ہوتے۔(۲)

(۱) ویکرہ إمامة عبد...... ومبتدع...... لایکفر بها...... وإن...... کفر بها...... فلایصح الاقتداء به أصلاً.

(الدر المختار: ۱/۵۵۹، ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، ط: سعید)

ویکره الاقتداء بصاحب الهویٰ والبدعة والحاصل ان کل من کان من اهل قبلتنا ولم یفعل فی هواه حتی یحکم بکفره تجوز الصلاة (مع الکراهة التحریمة) خلفه، وإن کان هوی یکفر أهلها کالجهمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر لاتجوز.

(الکفایة بشرح الهدایة: ۱/۳۰۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیه)

والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف مایعتقده اهل السنة والجماعة وإنما یجوز الاقتداء به مع الکراهة إذالم یکن مایعتقده یؤدی الی الکفر عند اهل السنة أمالو کان مؤدیا إلی الکفر فلایجوز أصلاً کالغلاة من الروافض. (حلبی کبیر (ص: ۵۱۴)، الاولی بالامة، ط: سهیل اکیڈمی)

الرافضی إذاکان یسب الشیخین ویلعنها والعیاذ بالله فهو کافر،.....ولوقذف عائشة رضی الله تعالیٰ عنها بالزنا کفر بالله......من أنکر إمامة ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فهو کافر، وعلی قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر، والصحیح أنه کافر، وکذلک من انکر خلافة عمر رضی الله عنه فی اصح الأقوال، کذافی الظهیریة، ویجب إکفارهم بإکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی الله تعالیٰ عنهم....ویجب إکفار الروافض فی قولهم برجعة الأموات إلی الدنیا، وبتناسخ الأرواح، وبانتقال روح الإلٰه إلی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن...... وبقولهم إن جبرائیل علیه السلام غلط فی الوحی إلی محمد صلی الله علیه وسلم دون علی بن أبی طالب رضی الله عنه، وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحکامهم أحکام المرتدین. (الهندیة: ۲/ ۲۶۴، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، موجبات أنواع: منها مایتعلق بالإیمان والإسلام، ط: رشیدیه)

(۲) وأراد عن (أی فی قوله: هو من قتله اهل الحرب.....المحشی) المسلم فإن الکافر لیس بشهید. (البحر الرائق، ۲/۱۹۶، کتاب الجنائز، باب الشهید، ط: سعید)

فقال الحنفیة: الشهید من قتله أهل الحرب أو أهل البغی أو قطاع الطریق أو اللصوص.....أو قتله مسلم ظلماً عمداً بمحدد، وکان مسلما مکلفا (بالغا عاقلا). (الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۱۵۸۳، المبحث الثامن: صلاة الجنازة وأحکام الجنائز والشهداء، المطلب الرابع الشهادة فی سبیل الله. ط: مکتبه رشیدیه)=

شیعہ کو کہاں دفن کریں؟

اگر شیعوں میں سے کوئی مرجائے اور شیعہ لوگ وہاں موجود ہیں، تو وہی لوگ اپنی میت کی تجہیز و تکفین کرلیں، لیکن اگر وہاں کوئی شیعہ موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمان اس کی تجہیز و تکفین کریں، پھر اگر شیعہ زیدیہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے تو اس کی تجہیز و تکفین مسلمانوں کی طرح کریں اور جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کریں۔

اور اگر زیدیہ کے علاوہ کسی اور فرقے سے تعلق ہے تو اس کی تجہیز و تکفین سنت کے مطابق نہ کریں اور جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھیں ویسے ہی دفن کردیں۔(۱)

شیعہ کی نماز جنازہ

شیعہ زیدی کے علاوہ باقی تمام شیعہ مسلمان نہیں ہیں، خاص طور پر شیعہ اثنا عشری تحریفِ قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ، اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کے بارے میں کافر اور مرتد ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے بدترین

= مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۲۶، کتاب الصلاة، باب احکام الشهید، ط: قدیمی)

أحسن الفتاویٰ: ۲۵۴/۴، کتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل فی الشهید، ط: سعید)

(۱) ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبه) کخاله(الکافر الاصلی... عند الاحتیاج)فلوله قریب فالاولی ترکه لهم(من غیر مراعاة السنة)فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة ویلقیه فی حفرة. (الدر المختار مع الرد : (۲۳۰/۲) کتابالصلاة، باب صلاة الجنازة، قبیل مطلب فی حمل المیت، ط:سعید)

وإن کان لکافر قریب مسلم)حاضر، ولاولی له کافر(غسله)المسلم (کغسل خرقة نجسة لایراعی فیه سنة عامة فی بنی آدم لیکون حجة علیه.....وکفنه فی خرقة غیر مراعاه کفن السنة (وألقاه فی حفرة)من غیر وضع کالجیفة مراعاة لحق القرابة(أو دفعه)القریب(إلی ملته)

قوله: قریب مسلم)أطلقه فشمل ماإذاکان له قریب غیره کافراً أولا غیر أنه إن کان فالأولی تجنبه کما فی السراج.(مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص:۶۰۰) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:قدیمی)

(البحر الرائق:۱۹۰/۲، ۱۹۱، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعید)

کافر ہیں۔(۱) ان کے جنازے کی نماز پڑھنا اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۱) (ليغيظ بهم الكفار)ومن هذه الآية انتزع الامام مالك رحمه الله ،وفى رواية عنه بتكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة،قال: لأنهم يغيظونهم ،ومن غاظ الصحابه فهو كافر لهذه الآية ووافقه طائفة من العلماء على ذالك،والأحاديث فى فضائل الصحابة والنهى عن التعرض لهم بمساءة كثيرة، ويكفيهم ثناء الله عليهم،ورضاه عنهم.(تفسير ابن كثير:۶۴۲/۷،سورة الفتح، آيت: ۲۹، ط:مكتبه رشيديه)

🗀 (تفسير بغوى: ۲۰۷/۴،سورة الفتح،آيت: ۲۹،ط:اداره تاليفات اشرفيه)

🗀 نعم لاشك فى تكفير من قذف عائشة رضى الله تعالىٰ عنها أو أنكر صحبة الصديق، أو اعتقد الالوهية فى على أوأن جبريل غلط فى الوحى،أونحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن. (الشامية: ۲۳۷/۴، كتاب الجهاد،باب المرتد،مطلب مهم:فى سب الشيخين،ط:سعيد)

🗀 الرافضى إذاكان يسب الشيخين ويلعنها والعياذ بالله فهو كافر،....ولوقذف عائشة رضى الله تعالىٰ عنها بالزنا كفر بالله......من أنكر إمامة ابى بكر الصديق رضى الله عنه فهو كافر، وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر ،والصحيح أنه كافر،وكذلك من انكر خلافة عمر رضى الله عنه فى أصح الأقوال،كذافى الظهيرية،ويجب إكفارهم بإكفار عثمان وعلى وطلحة وزبير وعائشة رضى الله تعالىٰ عنهم....ويجب إكفار الروافض فى قولهم برجعة الأموات إلى الدنيا، وبتناسخ الأرواح، وبانتقال روح الإله إلى الائمة وبقولهم فى خروج امام باطن...... وبقولهم إن جبرائيل عليه السلام غلط فى الوحى إلى محمد صلى الله عليه وسلم دون على بن أبى طالب رضى الله عنه ،وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحكامهم أحكام المرتدين. (الهندية: ۲/ ۲۶۴، كتاب السير،الباب التاسع فى أحكام المرتدين،موجبات أنواع: منها مايتعلق بالإيمان والإسلام،ط:رشيديه)

🗀 تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ''ماہنامہ بینات خاص نمبر''

(۲) ويغسل المسلم ويكفن ويدفن قريبه) كخاله(الكافر الاصلى...عند الاحتياج)فلوله قريب فالاولى تركه لهم(من غير مراعاة السنة)فيغسله غسل الثوب النجس ويلفه فى خرقة ويلقيه فى حفرة. (الدر المختار، ۲/ ۲۳۰، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،قبيل مطلب فى حمل الميت، ط: سعيد)

🗀 وإن كان لكافر قريب مسلم)حاضر،ولاولى له كافر(غسله)المسلم (كغسل خرقة نجسة لايراعى فيه سنة عامة فى بنى آدم ليكون حجة عليه.....وكفنه فى خرقة غير مراعاه كفن السنة (وألقاه فى حفرة)من غير وضع كالجيفة مراعاة لحق القرابة(أو دفعه)القريب(إلى ملته)

قوله: قريب مسلم) أطلقه فشمل ماإذاكان له قريب غيره كافراً أولا غير أنه إن كان فالأولى تجنبه كما فى السراج. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص: ۶۰۰) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:قديمى)

🗀 (البحرالرائق: ۱۹۰/۲، ۱۹۱، كتاب الجنائز ،فصل: السلطان أحق بصلاته ،ط:سعيد)

شیعہ نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے

شیعہ اپنے کفریہ عقائد مثلاً: تحریفِ قرآن، امامتِ معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابۂ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے مسلمان نہیں، بلکہ کافر اور مرتد ہیں۔(۱) اگر کسی کافر یا مرتد نے جنازہ کی نماز پڑھی ہے تو نماز نہیں ہوگی، فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، مسلمانوں پر اس کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شیعہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو وہ بھی درست نہیں

(۱) (ليغيظ بهم الكفار)ومن هذه الآية انتزع الامام مالك رحمه الله ،وفي رواية عنه بتكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة،قال: لأنهم يغيظونهم ،ومن غاظ الصحابه فهو كافر لهذه الآية. ووافقه طائفه من العلماء على ذالك،والأحاديث في فضائل الصحابة والنهي عن التعرض لهم بمساء ة كثيرة، ويكفيهم ثناء الله عليهم،ورضاه عنهم.(تفسير ابن كثير :۷/۳۶۲،سورة الفتح، آيت: ۲۹،ط:مكتبه رشيديه)

(تفسير بغوى: ۴/۲۰۷،سورة الفتح،آيت: ۲۹ ،ط:اداره تاليفات اشرفيه)

نعم لاشک في تكفير من قذف عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أو أنكر صحبة الصديق، أو اعتقد الالوهية في علي أوأن جبريل غلط في الوحي،أونحو ذلک من الكفر الصريح المخالف للقرآن. (الشامية: ۴/۲۳۷،كتاب الجهاد،باب المرتد،مطلب مهم:في سب الشيخين،ط:سعيد)

الرافضي إذاكان يسب الشيخين ويلعنهما والعياذ بالله فهو كافر،.....ولوقذف عائشة رضي الله تعالىٰ عنها بالزنا كفر بالله......من أنكر إمامة ابي بكر الصديق رضي الله عنه فهو كافر، وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر ،والصحيح أنه كافر،وكذلک من انكر خلافة عمر رضي الله عنه في أصح الأقوال،كذافي الظهيرية،ويجب إكفارهم بإكفار عثمان وعلي وطلحة وزبير وعائشة رضي الله تعالىٰ عنهم....ويجب إكفار الروافض في قولهم برجعة الأموات إلى الدنيا، وبتناسخ الأرواح ،وبانتقال روح الإله إلى الائمة وبقولهم في خروج امام باطن...... وبقولهم إن جبرائيل عليه السلام غلط في الوحي إلى محمد صلى الله عليه وسلم دون علي بن أبي طالب رضي الله عنه ،وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام وأحكامهم أحكام المرتدين. (الهندية: ۲/۲۶۴،كتاب السير،الباب التاسع في أحكام المرتدين،موجبات أنواع: منها مايتعلق بالإيمان والإسلام،ط:رشيديه)

ہے،(۱) فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، مسلمانوں پر اس کا جنازہ دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)
شیعہ مسلمان نہیں ہیں، ان کے کلمے، عقائد وغیرہ مسلمانوں سے مختلف ہیں
لہٰذا جان بوجھ کر شیعہ کے جنازہ کی نماز جائز سمجھ کر پڑھنے کی صورت میں ایمان کی
تجدید کرنا لازم ہوگا اور اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرنا ضروری ہوگا کیونکہ

(۱) ویکره إمامة عبد......ومبتدع.....لایکفر بها....وإن......کفر بها.....فلایصح الاقتداء به أصلاً.(الدر المختار: ۱/۵۵۹،۵۶۲، کتاب الصلاة،باب الإمامة،مطلب: البدعة خمسة أقسام، ط:سعید)

والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف مایعتقده اهل السنة والجماعة وإنما یجوز الاقتداء به مع الکراهة إذالم یکن مایعتقده یؤدی الی الکفر عند اهل السنة أمالو کان مؤدیا إلی الکفر فلایجوز أصلاً کالغلاة من الروافض.(حلبی کبیر(ص:۵۱۴)،الاولی بالامة،ط:سهیل اکیڈمی)

ویکره الاقتداء بصاحب الهویٰ والبدعة والحاصل ان کل من کان من اهل قبلتنا ولم یغل فی هواه حتی یحکم بکفره تجوز الصلاة(مع الکراهة التحریمة)خلفه،وإن کان هوی یکفر أهلها کالجهمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافة ابی بکر لاتجوز.(الکفایة بشرح الهدایة: ۱/۳۰۵، کتاب الصلاة،باب الامامة،ط:رشیدیه)

(۲) والصلاة علیه.....فرض کفایة بالاجماع.....کدفنه وغسله وتجهیزه فإنها فرض کفایة.(الدرالمختار: ۲/۲۰۷، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: ی صلاة الجنازة،ط:سعید)

سکب الانهر مع متلقی الابهر، ۱/۱۸۲، کتاب الصلاة،فصل: فی الصلاة علی المیت، ط:دارالکتب العلمیة)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی:(ص: ۵۸۰) کتاب الصلاة،باب احکام الجنائز، فصل: الصلاة علیه:ط:قدیمی)

وإن دفن وأهیل علیه التراب بغیر صلاة أوبها بلاغسل أوممن لاولایة له صلی علی قبره استحسانا مالم یغلب علی الظن تفسخه من غیر تقدیر هو الاصح.(قوله: وأهیل علیه التراب)فإن لم یهل أخرجه وصلی علیه....(الدر مع الرد: ۲/۲۲۴، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،قبیل:مطلب فی کراهة صلاة الجنازة فی المسجد.ط:سعید)

(مراقی الفلاح:(ص: ۵۹۱،۵۹۲) کتاب الصلاة،باب أحکام الجنائز،فصل: السلطان أحق بصلاته،ط:قدیمی)

یہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔(۱)

(۱) قال الله تعالیٰ ”ولاتصل علی احد منهم مات ابداً ولاتقم علی قبره“سورة التوبة(۸۴)(ولا تصل)الآية...... والمراد من الصلاة المنهی عنها صلاة الميت المعروفة،وهی متضمنة للدعاء والاستغفار والاستشفاع.....(ولاتقم علی قبره)....والمراد: لاتقف عبد قبره للدفن أو للزيارة، والقبر فی المشهور مدفن الميت،ويكون بمعنی الدفن، وجوزوا ارادته هنا ايضا،(روح المعانی (۱۰/ ۱۵۵) ط: داراحياء التراث العربی بيروت)

قال: (وشرطها) أی شرط الصلاة عليه (اسلام الميت وطهارته)اماالاسلام ،فلقوله تعالیٰ ”ولاتصل علی احد منهم مات ابداً ولاتقم علی قبره“يعنی المنافقين،وهم الكفرة ،ولأنها شفاعة للميت اكراماً له وطلباً للمغفرة ،والكافر لاتنفعه الشفاعة ولايستحق الاكرام.(تبيين الحقائق، (۱/ ۵۷۲) كتاب الصلاة،باب الجنائز ،ط: دارالكتب العلمية بيروت)

(البحر(۲/ ۳۱۴) كتاب الصلاة،باب الجنائز ،ط: رشيديه)

ص

صبر کا اجر

''موت پر صبر کا اجر وثواب'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۰۹/۲)

صبر کرنا مصیبت پر

''مصیبت پر صبر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۴/۳)

صحابی کو برا کہنے والا

''اصحاب رسول کو برا کہنے والا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۰/۱)

صحرا میں مر گیا دفن نہیں ہوا

''دفن نہیں ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۶/۱)

صدقۃ الفطر

اگر میت پر صدقۃ الفطر واجب تھا اور اس نے زندگی میں ادا نہیں کیا تو وہ معاف نہیں ہوگا، اس لیے جتنے صدقۃ الفطر رہ گئے ہیں، اتنے ہی صدقۃ الفطر فدیہ کے طور پر ادا کر دیئے جائیں، ورنہ وہ بری الذمہ نہیں ہوگا۔ (۱)

---

(۱) وفدیة کل صلاة ولو وتراً...... کصوم یوم...... وکذا الفطرة والاعتکاف الواجب، یطعم عنه لکل یوم کالفطرة.

قوله: وکذا الفطرة)...... وقال ح: قوله وکذا الفطرة أی یخرجها الولی بوصیته. (قوله: یطعم عنه) أی من الثلث لزوماً إن أوصی وإلا جوازاً (الدر مع الرد: ۴۲۶/۲، کتاب الصوم، باب مایفسده الصوم ومالایفسده، فصل: فی العوارض المبیحة لعدم الصوم. ط: سعید)

ویعتبر کل صلاة بصوم یوم علی الصحیح وإلی ان سائر حقوقه تعالیٰ کذالک مالیا کان أو بدنیا عبادة محضة أوفیه معنی المؤنة کصدقة الفطر. (البحر الرائق: ۲۸۵/۲، کتاب الصوم، فصل: فی العوارض، ط: سعید)=

صدقۂ جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مومن انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے، مگر سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے۔

اول: جس نے کسی کو علم دین سکھایا تو اس کا ثواب برابر پہنچتا رہتا ہے، جب تک اس کا علم دنیا میں جاری رہے۔

دوسرا یہ کہ اس کے نیک اولاد ہو اور اس کے حق میں دعا کرتی رہے۔

تیسرا یہ کہ قرآن شریف چھوڑا گیا ہو۔

چوتھا یہ کہ مسجد بنوائی ہو۔

پانچواں یہ کہ مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنوایا ہو۔

چھٹا یہ کہ کنواں یا نہر کھدوائی ہو۔

ساتواں یہ کہ صدقہ اپنی زندگی میں دیا ہو۔

توجب تک یہ چیزیں موجود رہیں گی ان سب کا ثواب پہنچتا رہے گا۔(۱)

= ولزم عليه يعنى من افطر فى رمضان ولو بغير عذر(الوصية بما)أى بفدية ما(قدر عليه)...... ويبقى بذمته...... فيخرج...... من ثلث ماترک...... وعلى هذا دين صدقة الفطر.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:ص:۴۳۷،كتاب الصلاة،باب صلاة المريض،فصل: فى اسقاط الصلاة والصوم، ط: قديمى)

(۱) وأخرج ابن ماجه ، وابن خزيمه ، عن ابى هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنّ مما يلحق المؤمن من حسناته بعد موته علمًا نشره ، أو ولدًا صالحًا تركه ، أو مصحفًا ورثه ، أو مسجدًا بناه ، أو بيتًا لابن السبيل بناه ، أو نهرًا أجراه ، أو صدقةً أخرجها من ماله فى صحته تلحقه بعد موته . (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور : (ص: ۳۷۴) باب ماينفع الميت فى قبره، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

صدقہ کا فائدہ

''دنگی کھڑی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۴۳/۲)

صدقہ کرے علاج کے ساتھ

''علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں!

صدقے کا ثواب پہنچانے کا انداز

ایک روایت میں ہے کہ تم اپنے مرنے والے کی طرف سے جو صدقہ کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اسے نور کے طبق میں قبر کے سرہانے لاتا ہے، اور آواز دیتا ہے کہ: اے قبر کے مسافر! تمہارے لیے تمہارے گھر والوں نے یہ ہدیہ بھیجا ہے، اسے قبول کرلو! فرمایا: وہ ہدیہ اس کی قبر میں جاتا ہے، اس کی قبر کو فراخ، کشادہ اور منور کردیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ میرے گھر والوں کو جزاءِ خیر عطا فرمائے!

فرمایا: اس قبر کا پڑوسی اس سے کہتا ہے: میں نے اپنا کوئی ایسا لڑکا چھوڑا، نہ اور کوئی ہے جو مجھے کوئی ایصال ثواب کرے، اور وہ پریشان اور غمگین ہوجاتا ہے، اور دوسرا اس صدقہ خیرات کی وجہ سے خوش ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) عن أنس رضی اللہ عنہ یقول: مامن أهل میت یموت منهم میت فیتصدقون عنه بعد موته إلاأهداها جبریل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر، فیقول: یاصاحب القبر العمیق! هذه هدیة أهداها إلیک أهلک فاقبلها فتدخل علیه ففرح بها ویستبشر ویحزن جیرانه الذی لایهدی إلیهم شیء. (شرح الصدور للسیوطی (۳۰۰)، رقم الباب: ۴۹، باب ماینفع المیت فی قبره، ط: دار المعرفة)

📁 مجمع الزوائد: ۳۳۵/۳، کتاب الزکاة، باب الصلاة عن المیت، ط: دار الفکر)

📁 المعجم الأوسط: ۳۱۴/۶، رقم الحدیث: ۶۵۰۴، ط: دار الحرمین، قاهره)

صفوں کے درمیان سجدہ کی جگہ چھوڑنا

عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جنازہ کی نماز میں صف بندی کرتے وقت صفوں کے درمیان ایک سجدہ کی جگہ چھوڑنی چاہیے، یہ بات غلط ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ جب اس میں سجدہ نہیں ہے تو پھر درمیان میں جگہ چھوڑنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔(۱)

صفوں کے درمیان فاصلہ

جنازہ کی نماز میں صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ قریب صفیں بنالینی چاہییں، کیونکہ اس میں سجدہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، اس لیے زیادہ فاصلہ رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

صفیں کم سے کم تین ہوں

☆...... جنازہ کی نماز میں اگر حاضرین کی تعداد کم ہے تو کم سے کم تین صفیں بنانا مستحب ہے، یہاں تک کہ اگر صرف سات افراد ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے، اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری صف میں دو آدمی اور تیسری صف میں ایک آدمی کھڑا ہو۔(۳)

(۱،۲) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۳۸/۵، کتاب الجنائز، فصل خامس: نماز جنازہ، سوال نمبر: ۲۹۳۷، ط: دار الاشاعت)

(۳) ویستحب أن یصفوا ثلاثة صفوف حتی لو کانوا سبعة یتقدم احدهم للامامة ویقف وراءہ ثلاثة وراء هم اثنان ثم واحد ذکرہ فی المحیط لقوله علیه الصلاة والسلام من صلی علیه ثلاثة صفوف غفر له، رواہ ابوداؤد والترمذی. (حلبی کبیر: صـ۵۸۸، فصل: فی الجنائز، ط: سهیل اکیڈمی)

ویستحب أن یصف ثلاثة صفوف حتی لو کانوا سبعة یتقدم احدهم للامامة ویقف وراءہ ثلاثة ثم اثنان ثم واحد. (الشامیة: ۲/ ۲۱۴، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟ ط: سعید)=

اس کے مستحب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس میت پر تین صفیں نماز پڑھ لیں وہ بخش دیا جاتا ہے۔(۱)

☆...... جنازہ کی نماز میں جتنے زیادہ افراد ہوں اتنا ہی بہتر ہے، کیونکہ یہ میت کے لیے دعا ہے، اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں کسی چیز کے لیے دعا کرنا رحمت کے نزول اور قبولیت دعا کے لیے عجیب خاصیت رکھتا ہے، لیکن جنازہ کی نماز میں اس غرض سے تاخیر کرنا کہ جماعت میں لوگ زیادہ ہو جائیں، مکروہ ہے۔(۲)

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آں حضرت

= (عالمگیری: ۱/ ۱۶۴، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ط: رشیدیه)

ویندب ایضا ان تکون صفوف المصلین علیه ثلاثة، لقوله صلی الله علیه وسلم من صلی علیه ثلاثة صفوف غفرله، فلو کان عدد المصلین سبعة قدم واحد، ثم ثلاثة، ثم اثنان، ثم واحد. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة (۱/ ۵۲۳) مباحث الجنائز، سنن صلاة الجنازة، کیف یقف الامام للصلاة علی المیت، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) عن مالک بن هبیرة قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: مامن مسلم یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین إلاأوجب. (مشکوٰۃ، ص: ۱۴۷، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة والصلاة علیها، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

(ابوداؤد، ۲/ ۴۵۱، کتاب الجنائز، باب فی الصفوف علی الجنازة، ط: میر محمد)

جامع الترمذی: ۱/ ۲۰۰، ابواب الجنائز، باب کیف الصلاة علی المیت والشفاعة له، ط: سعید)

(۲) وکره تأخیر صلاته ودفنه لیصلی علیه جمع عظیم بعد صلاة الجمعة. (الدر المختار مع الرد: ۲/ ۲۳۲، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حمل المیت، ط: سعید)

(البحر الرائق: ۲/ ۱۹۱، کتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعید)

الفقه الاسلامی وأدلته: ۲/ ۵۱۶، ۵۱۹، المبحث الثامن: صلاة الجنازة، المطلب الثانی: حقوق المیت، الفرض الرابع: دفن المیت، رابعا: مکروهات الجنازة، وخامسا: حکم الدفن وتعجیله، ط: دارالفکر)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے دربار میں اس میت کے لیے سفارش کریں یعنی مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، تو ان کی دعا اور سفارش ضرور ہی قبول ہوگی۔(۱)

☆...... مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے تو اسی حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔(۲)

صندوقی قبر

''قبر کیسی بنائی جائے؟'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۲، ۱۳۰)

صندوقی قبر بنانا

اگر زمین نرم ہونے کی وجہ سے قبر دھنس جانے کا اندیشہ ہو تو صندوقی بنانا

(۱) عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم، قال: مامن میت تصلی علیه أمة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له، إلا شفعوا فیه. (الصحیح لمسلم: ۱/ ۳۰۸، کتاب الجنائز، فصل فی قبول الشفاعة الاربعین الموحدین فی من صلوا علیه، ط: قدیمی)

🗀 جامع الترمذی: ۱/ ۲۰۰، ابواب الجنائز، باب کیفیة الصلاة علی المیت، والشفاعة له، ط: سعید)

🗀 مشکلة المصابیح: ص: ۱۴۵، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة و الصلاة علیها، الفصل الاول، ط: قدیمی)

(۲) کان مالک بن هبیرة إذا صلی علی جنازة فتقال الناس علیها جزاهم ثلاثة اجزاء ثم قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من صلی علیه ثلثة صفوف فقد أوجب. (جامع الترمذی: ۱/ ۲۰۰، ابواب الجنائز، باب کیف الصلاة علی المیت و الشفاعة له، ط: قدیمی)

🗀 ابوداؤد: ۲/ ۴۵۱، باب فی الصفوف علی الجنازة، ط: میر محمد)

🗀 (مشکلة المصابیح: ص: ۱۴۷، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنازة و الصلاة علیها، الفصل الاول، ط: قدیمی)

بلا حرج جائز ہے اور قبر ڈھانپنے میں اگر کچی اینٹ وغیرہ نہ ہوں تو پتھر استعمال کر سکتے ہیں تا کہ جانور قبر کھود کر مردہ تک نہ پہنچ سکیں، مگر پتھر کے نیچے میت کی طرف کے حصے کو مٹی سے لیپ لینا بہتر ہے تا کہ مردہ کے چاروں طرف مٹی معلوم ہو۔(۱)

(۱) (ولا بأس باتخاذ تابوت) ولو من حجر أو حديد(له عند الحاجة) كرخاءة الارض،ويسن أن يفرش فيه التراب.

قوله:ولابأس باتخاذ تابوت)أى يرخص ذالک عند الحاجة......لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب وتطين الطبقة العليا ممايلى الميت،ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت ويساره ليصير بمنزله اللحد،والمراد بقوله ينبغى يسن كماأفصح به فخر الاسلام وغيره،بل فى الينابيع:والسنة أن يفرش فى القبر التراب.(الدر مع الرد:۲/۲۳۴،۲۳۵،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فى دفن الميت،ط:سعيد)

وحكى عن الشيخ الامام ابى بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالىٰ:أنه جوز اتخاذ التابوت فى بلادنا لرخاوة الارض قال: ولو اتخذ تابوت من حديد لابأس به لكن ينبغى أن يفرش فيه التراب ويطين الطبقة العليا ممايلى الميت ويجعل اللبن الخفيف على يمين الميت وعلى يساره ليصير بمنزلة اللحد.(عالمگیری:۱/۱۶۷،كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن،ط:رشيديه)

(الخانية على هامش الهندية:۱/۱۹۴،كتاب الصلاة،باب فى غسل الميت ومايتعلق به، ط: رشيديه)

ض

ضیافت

☆......میت کے گھر میں ضیافت اور دعوت کھانے کی جو رسم پڑگئی ہے، یہ شریعت کے خلاف ہے، اس کو ترک کرنا واجب ہے۔ صرف میت والوں کے وہ عزیز واقارب جو دور دور سے آئے ہوں اور ان کی اس روز واپسی نہ ہوسکے، یا میت والوں کی تسلی کے لیے ان کا قیام ضروری ہو، تو وہ میت کے گھر کھانا کھالیں، تو کوئی حرج نہیں، ان کے علاوہ باقی تمام تعزیت کرنے والوں کو اپنے اپنے گھروں کو واپس جانا چاہیے، میت کے گھر قیام نہیں کرنا چاہیے اور ضیافت ودعوت بھی نہیں کھانی چاہیے۔

☆......اہلِ میت کے یہاں خوشی کی دعوت کی طرح دعوت لینا مکروہ ہے۔

☆......دفن کے لیے باہر سے آنے والے اگر محض اتفاق سے یا اہلِ میت کی دلجوئی کے لیے ان کے ساتھ کھانے وغیرہ میں شریک ہوجائیں تو گنجائش ہوسکتی ہے لیکن رشتہ داروں کا دور دور سے آکر قیام پذیر ہونا اور کئی کئی دن رہنا خوشی کی دعوت کی طرح جمع ہونا، جیسا کہ رواج ہے، یہ سب مکروہ اور بدعت ہے۔(۱)

---

(۱) قوله: وباتخاذ طعام لهم)قال فی الفتح:ويستحب لجيران أهل الميت والأقرباء الأباعد تهيئة طعام لهم يشبعهم يومهم وليلتهم.....وقال أيضا:ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأنه شرع فی السرور لافی الشرور،وهی بدعة مستقبحة....وفی البزازية :ويكره اتخاذ الطعام فی اليوم الاول والثالث وبعد الاسبوع.(الشامية: ۲/ ۲۴۰، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب: فی الثواب علی المصيبة،ط:سعيد)

(فتح القدير: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،باب صلاة الجنازة،قبيل باب الشهيد، ط:رشيديه)

(تبيين الحقائق: ۱/ ۲۴۶،كتاب الصلاة،با[illegible]ئز ،فصل:فی تعزية اهل الميت، ط: امداديه)

ط

طاعون کی جگہ سے بھاگ جائے

اگر کوئی شخص طاعون کی جگہ سے بھاگ جائے اور وہ وہاں پر مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔(۱)

طواف کرنا

"قبر کا طوف کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(۱۲۰/۲)

---

(۱) وهی فرض علی کل مسلم مات خلا اربعة بغاة وقطاع الطريق....وكذا اهل العصبة ومكابر فی مصر ليلا بسلاح وخناق. (الدر المختار: ۲۱۰/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبی؟ط: سعيد)

🗀 ويصلی علی كل مسلم مات بعد الولادة صغيراً كان أو كبيراً ذكراً كان أو انثى حراً كان أو عبداً إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم. (الهندية: ۱۶۳/۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاة علی الميت، ط: رشيديه)

🗀 (بدائع الصنائع: ۳۱۱/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، فصل: وأما الكلام فی صلاة الجنازة، ط: سعيد)

ع

عام قبرستان

جو قبرستان عام مسلمانوں کے لیے وقف ہے، خواہ وہ محلّہ کی مسجد کے ساتھ ہو یا علیحدہ ہو، اس میں تمام مسلمانوں کو میت دفن کرنے کا حق حاصل ہے۔ قبرستان کے متولی کے لیے کسی کو اس میں میت دفن کرنے سے روکنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر وہ اس میں کسی میت کو دفن کرنے سے روکے گا تو ظالم ٹھہرے گا۔

اور متولی کے لیے ایسے قبرستان کی زمین میت کو دفن کرنے کے لیے بیچنا یا اور کسی قسم کی رقم لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عام لوگوں کو دفن کرنے کے لیے وقف ہے۔ اسی طرح متولی کے لیے ایسے قبرستان میں تالا لگا کر مردہ دفن کرنے سے روکنا بھی ناجائز اور ظلم ہے۔(۱)

عبادات سے روکنے والے کی نماز جنازہ

اگر کوئی شخص لوگوں کو نماز، روزہ، زکاۃ، حج اور تلاوت وغیرہ سے منع کرتا ہے، اور اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اس کو مسلمانوں

---

(۱) قال فی الشرنبلالية: صرح رحمه الله تعالیٰ ببطلان بيع الوقف، وأحسن بذلک إذ جعله فی قسم البيع الباطل، إذ لا خلاف فی بطلان بيع الوقف لأنه لا يقبل التمليک والتملک.... والحاصل أن ههنا مسألتين: الأولى أن بيع الوقف باطل ولو غير مسجد. (الشامية: ۵/۵۷، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: فی بطلان بيع الوقف وصحة بيع الملک المضموم اليه، ط: سعيد)

🗀 إذا صح الوقف لم يجز بيعه ولا تمليكه. (الهداية: ۲/۶۱۹، كتاب الوقف، ط: رحمانيه)

🗀 وإذا صح الوقف...... لم يجز بيعه ولا تمليكه) هو باجماع الفقهاء. (فتح القدير، ۵/۴۳۲، ۴۳۳، كتاب الوقف، ط: رشيديه)

کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے، (۱) کیونکہ نماز، روزہ اور دیگر عبادات سے روکنا کفر ہے۔ (۲) اور ایسے آدمی کی بات سننا اور اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

عبادات کی حفاظت میں میت

"قبر میں جسم کا حال" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۴۱/۲)

(۱) (وشرائطها) ستة اولها (اسلام الميت) لأنها شفاعة وليست لكافر. (قوله: لأنها شفاعة) ولقوله تعالى: ولاتصل على احدمنهم مات ابداً. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: ص: ۵۸۱، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: الصلاة عليه، ط: قديمى)

(وشرائطها) ستة (إسلام الميت. (الدر المختار: ۲/۲۰۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فى صلاة الجنازة، ط: سعيد)

وشرطها اسلام الميت......) فلاتصح على الكافر الاية ولاتصلى على احد منهم مات ابداً. (البحر الرائق: ۲/۱۷۹، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

(۲) من قال: لاأصلى جحوداً أو استخفافا أو على انه لم يؤمر أو ليس بواجب لاشك انه كفر فى الكل. (شرح الفقه الاكبر: ص: ۱۷۰، فصل فى القراءة والصلاة، ط: قديمى)

وقول الرجل: لاأصلى يحتمل أربعة أوجه ...... والرابع لاأصلى إذ ليس تجب علىّ الصلاة، ولم أومر بها يكفر. (عالمگيرى: ۲/۲۶۸، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب فى موجبات الكفر، منها مايتعلق بالصلاة والصوم.. الخ، ط: رشيديه)

(حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۵۹۹، كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، ط: قديمى)

(۳) فإن هجرة أهل الهواء والبدع واجبة على ممر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق. (مرقاة المفاتيح: ۹/۲۳۰، ۲۳۱، كتاب الأدب، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الاول، ط: رشيديه)

عون المعبود: ۲/۲۲۵۵، رقم الحديث: ۴۹۱۰، كتاب الأدب، باب هجرة الرجل أخاه، ط: دار ابن حزم)

لاهجرة بعد ثلاث) قال ابن الأثير: يريد الهجر ضد الوصل يعنى فيما يكون بين المسلمين من عتب وموجدة أو تقصير يقع من حقوق العشره والصحبة لاماكان منه فى جانب الدين كهجر أهل الأهواء والبدع فإنه مطلوب أبداً. (فيض القدير: ۸/۶۲۱، رقم الحديث: ۹۹۲۸، حرف لا، ط: دار الحديث، قاهره)

عبدالرحمٰن بن ملجم

عصمت عبادانی سے روایت ہے کہ میں ایک دن میدان میں گھوم رہا تھا کہ میری نظر ایک گرجا پر پڑی اس کے حجرہ میں ایک پادری بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا کہ تم وہ عجوبہ چیز جس کو تم نے یہاں دیکھا ہے بیان کرو، اس نے کہا: ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ شتر مرغ کے برابر اس پتھر کی چٹان پر بیٹھا، اس نے قے کی تو ایک سر پھر ایک پاؤں پھر ایک پنڈلی نکلی، اور جب وہ قے کرتی تھی کسی عضو پر تو وہ عضو فوراً دوسرے عضو سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ ان اعضاء سے ایک مرد بیٹھا ہوا تیار ہوگیا، پھر جب اٹھنے کا قصد کیا پرندہ نے تو اُس پر چونچ ماری اور ایک ایک عضو کر کے اس کے تمام اعضاء کو کھا گیا۔

یہ واقعہ کئی دن تک برابر ہوتا رہا، مجھ کو بہت تعجب ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پورا یقین ہوا، اور یقین ہوا کہ اس بدن کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے، ایک دن میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے طائر! میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ذرا ٹھہر جا! میں اس آدمی سے اسکا حال پوچھوں، اور وہ اپنا قصہ مجھ سے بیان کرے، پرندہ نے نہایت فصیح عربی زبان میں کہا: ساری بادشاہت میرے رب کی ہے! اسی کے لئے ہمیشگی ہے، وہ ساری چیزوں کو فنا کرتا ہے، اور اس کو فنا نہیں ہے، اور میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، اور میں اس پر مقرر کیا گیا ہوں کیونکہ اس نے گناہ کیا ہے، پھر میں نے کہا: اے مرد گناہگار! تو کون ہے؟ اور تیرا قصہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں عبدالرحمٰن بن ملجم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قتل کرنے والا ہوں، پھر جب مجھے قتل کیا گیا اور اللہ کے سامنے میری روح گئی تو مجھ کو میرا نامۂ اعمال دیا گیا اس میں سب کچھ نیکی و بدی لکھی تھی جو میں نے کیا تھا جب سے میری ماں

نے مجھ کو جنم دیا تھا تب سے لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کرنے تک، اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرشتہ مقرر کیا میرے عذاب کے واسطے قیامت تک جیسا تو نے دیکھا، اس کے بعد پرندہ نے چونچ ماری اور اس کے ہر عضو کو کاٹ کاٹ کر کھالیا، اور اڑ گیا، اس روایت کو تمام بن محمد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔(۱)

عبرت کا واقعہ

''اینٹ کی بات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱/۱۱۶)

عدت

☆......اگر شوہر کا انتقال چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ کو ہوا اور عورت کو حمل

(۱) وأخرج تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرهبان ، وابن عساكر أيضًا من طريق تمام الحافظ، عن أبی علی محمد بن هارون الانصاری عن عصمة ابن أبی عصمة البخاری ، عن احمد بن عمار بن خالد التمار عن عصمة العبادانی ، قال : كنت أجول فی بعض الفلوات إذا بصرت ديراً وإذا فی الدير صومعة ، وفی الصومعة راهب ، فقلت له : حدثنی بأعجب ما رأيت فی هذا الموضع، قال : نعم، بينما أنا ذات يوم ، إذ رأيتُ طائرًا أبيض مثل النعامة ، قد وقع على تلك الصخرة، فتقيأ رأسًا ، ثم رجلاً ، ثم ساقًا ، وإذا هو كلما تقيأ عضوا من تلك الأعضاء التأمت بعضها إلى بعض ، أسرع من برق ، حتى اذا استوىٰ رجلا جالسًا ، فإذا همّ بالنهوض نقره الطائرة نقرة، قطّعه أعضاءً، ثم يرجع فيبتلعه، فلم يزل على ذٰلک أيامًا ، فكثر تعجبی منه ، وازددت يقينًا لعظمة اللّٰه تعالىٰ ، وعلمت ان لهٰذه الأجساد حيلة بعد الموت ، فالتفت إليه يومًا ، فقلت : أيها الطائر ! سألتک بحق اللّٰه الّذی خلقک وبراک الا أمسكت عنه حتى أساله فيخبرنی بقصته، فأجابنی الطائر بصوت عربی طلق : لربی الملک ، وله البقاء الّذی يفنى كل شیٔ ، يبقى ، أنا ملک من ملائكة اللّٰه ، موكل بهٰذا الجسد، لما أجرم من ذنبه، فالتفت إليه ، فقلت: يا هٰذا الرجل المسیٔ إلى نفسه، ماقصتک؟ ومن أنت؟ قال: أنا عبد الرحمٰن بن ملجم قاتل علی - رضی اللّٰه عنه - وإنّی لما قتلته، وصارت روحی بين يدی اللّٰه، ناولنی صحيفة مكتوبًا فيها ما عملته من الخير والشر، منذ ولدتنی امی إلى ان قتلت عليًا، وأمر اللّٰه هٰذا الملک بعذابی إلى يوم القيامة، فهو يفعل بی ماترىٰ ، ثم سكت فنقره ذٰلک الطائر نقرة، نشر أعضاءه بها ، ثم جعل يبتلعه عضوًا عضوًا، ثم مضىٰ به ، قلت: هٰذا الإسناد ليس فيه من تكلم فيه سوى أبی علی شيخ تمام، فقد قال الذهبی فی الميزان: إنّه كان يتهم الخ . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) باب عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

نہیں ہے تو چاند کے مہینے کے حساب سے چار مہینے دس دن عدت ہے۔

☆......اور اگر شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں ہوا تو ایک سوتیس دن عدت ہوگی۔ اور جس وقت وفات ہوئی، جب یہ مدت گزر کر وہی وقت آئے گا، تو عدت ختم ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر عورت حمل سے تھی، اس حالت میں شوہر کا انتقال ہوگیا، تو بچہ پیدا ہونے تک عدت رہے گی، اس صورت میں مہینوں کا کچھ اعتبار نہیں، اگر شوہر کی موت کے تھوڑی دیر بعد بچہ پیدا ہوگیا، تب بھی عدت ختم ہوگئی۔(۲)

☆......حاملہ عورت کی عدت بچہ پیدا ہونے سے ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر حمل گر جائے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر حمل کا کوئی عضو مثلاً منہ، ناک یا انگلی وغیرہ بن گیا تھا تب تو عدت ختم ہو جائے گی، اور اگر کوئی عضو بالکل نہ بنا تھا، صرف لوتھڑا یا

---

(۱) وإذا وجبت العدة بالشهور فى الطلاق والوفاة فان اتفق ذلک فى غرة الشهر اعتبرت الشهور بالأهلة وإن نقص العدد عن ثلاثين يوما وإن اتفق ذالک فى خلاله فعند ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ واحدى الروايتين عن أبى يوسف رحمه الله تعالى: يعتبر فى ذلک عدد الأيام تسعون يوما فى الطلاق وفى الوفاة يعتبر مائة وثلاثون يوما كذافى المحيط.(الهندية: ۵۲۷/۱، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشرفى العدة، ط: رشيديه)

🗁 (ثلاثة أشهر) بالأهلة لوفى الغرة وإلا فبالأيام .....والعدة (للموت أربعة أشهر) بالأهلة لو فى الغرة كمامر (وعشر) من الأيام.(الدر المختار، ۵۰۹/۳، ۵۱۰، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فى عدة زوجة الصغير، ط: سعيد)

🗁 (فتح القدير: ۱۳۹/۴، كتاب الطلاق، باب العدة، ط: رشيديه)

(۲) وعدة الحمل أن تضع حملها......وليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعدا لطلاق أو الموت بيوم أو أقل كذافى الجوهرة النيرة. وذكر فى الاصل انها لو ولدت والميت على سريره انقضت به العدة.(الهندية: ۵۲۸/۱، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فى العدة، ط: رشيديه)

🗁 وفى حق الحامل..... مات أو طلقها تعتد بالوضع جواهر الفتاوى (وضع.. حملها. وفى الرد: قوله: وضع حملها) أى بلاتقدير لمدة سواء ولدت بعد الطلاق أو الموت بيوم أو أقل جوهره. (الدرمع الرد: ۵۱۱/۵، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: فى عدة الموت، ط: سعيد)

🗁 (الجوهرة النيرة: ۱۵۲/۲، كتاب الطلاق، باب العدة، ط: قديمى)

گوشت کا ٹکڑا تھا، تو اس سے عدت ختم نہیں ہوگی بلکہ یوں سمجھا جائے گا یہ عورت حمل سے نہیں تھی۔ لہٰذا اس کی عدت پورے چار مہینہ دس دن ہوگی، یعنی اگر شوہر چاند کی پہلی تاریخ کو فوت ہوا، تو چاند کے حساب سے چار مہینے دس دن عدت ہوگی۔ ورنہ ایک سو تیس دن عدت ہوگی۔(۱)

☆...... رخصتی اور خلوت سے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہوگیا تب بھی بیوی پر وفات کی عدت لازم ہے۔(۲)

☆...... اگر کسی حاملہ کے پیٹ میں دو بچے تھے، ایک پیدا ہوگیا، دوسرا باقی ہے، تو جب تک دوسرا بچہ پیدا نہ ہو عدت ختم نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (و)فی حق (الحامل)..... (وضع)جميع(حملها)لأن الحمل اسم لجميع مافی البطن.
قوله: وضع حملها)..... والمراد بالحمل الذی استبان بعض خلقه أو كله ،فإن لم يتبين بعضه لم تنقض العدة،لأن الحمل اسم لنطفه متغيرة فإذاكان مضغة أوعلقة لم تتغير ،فلايعرف كونها متغيرة بيقين الا باستبانة بعض الخلق. (الدر مع الرد:۳/ ۵۱۱،كتاب الطلاق،باب العدة ،مطلب فی عدة الموت،ط:سعيد)

وعدة الحامل أن تضع حملها.... وشرط انقضاء هذه العدة أن يكون ماوضعت قد استبان خلقه، فإن لم يستبن خلقه رأسا،بان أسقطت علقةأومضغة لم تنقض العدة. (الهندية: ۱/ ۵۲۸، ۵۲۹، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة،ط:رشيديه)

(بدائع الصنائع:۳/ ۱۹۶،كتاب الطلاق،فصل: فی مقادير العدة وماتنقضی به،ط:سعيد)

(۲) عدة الحرة فی الوفاة أربعة أشهر وعشره أيام سواء كانت مدخولا بها أولا. (الهندية: ۱/ ۵۲۹،كتاب الطلاق،الباب الثالج فی العدة،ط:رشيديه)

(و) العدة(للموت اربعةأشهر)بالأهلة لو فی الغرة كما مر(وعشر)من الايام...(مطلقا)وطئت أولا. (الدر المختار:۳/ ۵۱۰،كتاب الطلاق،باب العدة،مطلب:فی عدة الموت،ط:سعيد)

(فتح القدير:۴/ ۱۴۱،كتاب الطلاق، باب العدة،ط:رشيديه)

(۳) فلو ولدت وفی بطنها آخر ،تنقضی العدة بالآخر. (الشامية:۳/ ۵۱۲،كتاب الطلاق،باب العدة، مطلب: فی عدة الموت،ط:سعيد)

وإذاكانت المعتدة حاملاً فولدت ولدين،انقضت عدتها بالأخير منهما،عند عامة الفقهاء (بدائع الصنائع:۳/ ۱۹۸،كتاب الطلاق،فصل: فی مقادير العدة وماتنقضی به،ط:سعيد)

(الجوهرة النيرة،۲/ ۱۵۳،كتاب الطلاق،باب العدة،ط:قديمی)

عدت ختم ہونے پر دوسرے کے گھر جانا

"عدت ختم ہونے پر رسم" عنوان کے تحت دیکھیں! (۱؍۴۹۰)

عدت ختم ہونے پر رسم

☆...... جب کوئی عورت بیوہ ہو جائے اور اس کی عدت ختم ہو جائے تو بعض علاقوں میں یہ رسم ہے کہ عورتیں جمع ہو جاتی ہیں، اور یوں کہتی ہیں کہ اس کو عدت سے نکالنے کے لیے آئی ہیں۔

اور بعض عورتیں عدت سے نکلنے کے لیے یہ ضروری سمجھتی ہیں کہ عورت عدت والے گھر سے نکل کر دوسرے گھر جائے اور اس کا بڑا اہتمام ہوتا ہے، یہ دونوں باتیں غلط ہیں، ایسی رسم کو ختم کرنا ضروری ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جب عدت کے چار ماہ دس دن گزر جائیں یا حاملہ ہونے کی صورت میں بچہ پیدا ہو جائے تو وہ عورت عدت سے خود بخود نکل جاتی ہے خواہ اسی گھر ہی میں رہے، خلاصہ یہ کہ عدت یہ ایک شرعی پابندی تھی شریعت کی جانب سے وہ خود بخود ختم ہوگئی۔(۱)

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها، قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا مالیس منه فهو رد. (صحیح البخاری: ۱/۳۷۱، کتاب الصلح، باب اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط: قدیمی)

🗀 من أصر علی أمر مندوب وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة، فقد أصاب منه الشیطان من الاضلال فیکف من أصر علی بدعة أومنکر. (مرقاة المفاتیح: ۳/۲۶، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی التشهد، رقم الحدیث: ۹۴۶، ط: رشیدیه)

🗀 الاصرار علی المندوب یبلغه الی حدالکراهة، فکیف اصرار البدعة التی لااصل لها فی الشرع. (السعایة؛ ۲/۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبیل فصل: فی القراءة، ط: سهیل اکیڈمی)

🗀 وفی الرد: بأنها أی: البدعة ماأحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم أوعمل أوحال اوبنوع شبهة او استحسان وجعل دینا قویما وصراطامستقیما. (الشامیة: ۱/ ۵۶۰، ۵۶۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید)

☆......بعض جگہ عدت والی عورت کی عدت ختم ہونے پر والدین یا گھر کے افراد کپڑے وغیرہ دینے کو لازم سمجھتے ہیں، یہ غیر شرعی چیز ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ باقی تعاون اور صلہ رحمی کے طور پر جب بھی چاہیں کپڑے دیں، لیکن اس کو عدت ختم ہونے پر لازم سمجھ کر نہ دیں۔(۱)

عدت ختم ہونے پر عورتوں کا جمع ہونا

''عدت ختم ہونے پر رسم'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱؍۴۹۰)

عدت کا حساب کیسے کیا جائے گا؟

''عدت'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۱؍۴۸۷)

عذاب برزخ

''عذاب قبر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۴۹۱)

عذاب دینا چاہتا ہے اللہ......

''رحم کرنا چاہتا ہے اللہ......'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱؍۳۸۰)

عذابِ قبر

علماء نے فرمایا ہے کہ عذاب برزخ کو عذاب قبر کہتے ہیں۔اور دنیا وآخرت کی درمیانی مدت کو ''برزخ'' کہتے ہیں، یعنی میت نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں، بلکہ عالم برزخ میں ہے، اور جس میت کو اللہ تعالیٰ عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے، اس کو اسی عالم برزخ میں عذاب دیتا ہے، چاہے آپ میت کو دفن کریں، یا جانور کو کھلا دیں، یا سولی پر چڑھا دیں، یا جلا کر خاک کر دیں، یا باریک کر کے ہوا میں اڑا دیں یا دریا میں غرق

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة. (عن عائشة رضي الله ...

کر دیں، اللہ تعالیٰ اس کے عذاب کرنے پر ہر طرح قادر ہے، جس طرح چاہے عذاب کرے، اور برزخ کے عذاب کو اس واسطے قبر کا عذاب کہتے ہیں کہ اکثر یہ عذاب قبر میں ہوتا ہے اور یہ عذاب ہلکا ہلکا قیامت تک ہوتا رہے گا، قیامت میں حساب کے بعد اصلی عذاب ہوگا، جو عذاب نہایت سخت ہوگا، نعوذ باللہ منہ۔(۱)

عذابِ قبر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر سے چھپا دیا ہے

عذاب قبر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر سے چھپا دیا ہے اس واسطے کہ اگر یہ عذاب دیکھ لے تو دیوانہ کے مثل ہو جائے، اور دنیا کا سارا کاروبار چھوڑ دے، دنیا کا نظام خراب ہو جائے، لیکن کبھی کبھی نمونہ کے طور پر کچھ دکھا دیتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں آخرت کی یاد ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو، اس کی قدرت کا یقین ہو، غفلت دور ہو جائے، اور عبرت و نصیحت حاصل ہو، اور برے کام سے توبہ کرے، اور گناہوں سے باز آئے، اور شرمندہ ہو، اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔(۲)

---

(۱) قال العلماء : عذاب القبر هو عذاب البرزخ ، وأضيف إلى القبر؛ لأنّه الغالب ، وإلاّ فكل ميت ، وإذا أراد الله تعالىٰ تعذيبه ، ناله ماأراد به ، قُبر أو لم يُقبر ، ولو صلب أو غرق في البحر ، أو أكلته الدواب ، أو حرق حتى صار رمادًا ، أو ذرّى في الريح ، ومحله الروح والبدن جميعا باتفاق أهل السنة ، وكذا القول في النعيم .

قال ابن القيم : ثم عذاب القبر قسمان : دائم : وهو عذام الكفار و بعض العصاة ، ومنقطع : وهو عذاب من خفت جرائمهم من العصاة فإنّه يعذب بحسب جريمته ثم يرفع عنه ، وقد يرفع عنه بدعاء أو صدقة أو نحو ذلك . (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور : (ص : ۲۲۹) با عذاب القبر ، ط: المكتبة التوفيقية ، مصر)

(۲) (نور الصدور فی شرح القبور: (ص:۱۰۰) باب: عذاب قبر کا بیان، ط: دار الاشاعت، کراچی)

عرس کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کا دن یا تاریخ متعین نہیں ہے۔ سال کے درمیان کتنے ہی امتی کسی بھی تاریخ کو آتے رہتے ہیں، جب افضل الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر عرس اور اجتماع نہیں ہوتا، تو دیگر بزرگانِ دین اور اولیاءِ کرام کے مزاروں پر عرس کرنا کیسے جائز ہوگا! اس لیے بزرگانِ دین، محدثین اور فقہاءِ کرام نے مروجہ عرس کو صاف الفاظ میں ناجائز کہا ہے۔(۱)

(۱) وعنه (ابی هريرة رضی الله عنه)قال:سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول:لاتجعلوا بيوتكم قبوراً ولاتجعلوا قبری عيداً...... (الحديث) (مشكاة المصابيح:ص:۸۶،كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول،ط:قديمی)

(ولاتجعلوا قبری عيدا)هوواحد الأعياد أی لاتجعلو زيارة قبری عيداً،أولاتجعلوا قبری مظهر عيد، فإنه يوم لهو وسرور،وحال الزيارة خلاف ذالک..... قال الطيبی:نهاهم عن الاجتماع لها اجتماعهم للعيد نزهة وزينة،وكانت اليهود والنصارىٰ تفعل ذالک بقبور انبيائهم فأورثهم الغفلة والقسوة، ومن عادة عبدة الاوثان أنهم لايزالون يعظمون أمواتهم حتی اتخذوها أصناماً، وإلى هذا أشار بقوله"اللهم لاتجعل قبری وثنايعبد"فيكون المقصود من النهی كراهة أن يتجاوزوا فی قبری غاية التجاوز ولهذا ورد اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبورانبيائهم مساجد. (مرقاة المفاتيح: ۳/ ۱۰، ۱۱، كتاب الصلاة،باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها،الفصل الاول، ط: رشيديه)

(شرح الطيبی: ۲/ ۳۲۵، كتاب الصلاة،باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول،ط:رشيديه)

(ولاتجعلوا قبری عيدا)أی لاتجعلوا زيارة قبری عيداً والمعنى لاتجتمعوا للزيارة اجتماعكم للعيد فانه يوم لهو وسرور وزينة وحال الزيارة مخالفة لتلک الحالة.(التعليق الصبيح، ۱/ ۵۴۳، كتاب الصلاة،باب الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم وفضلها،الفصل الاول،ط:مكتبه رشيديه)

وههنا حديث آخر فی السنن وهو"لاتتخذوا قبری عيدا"،وقد حرف مراده بعض الجهلاء وفهموا أن معناه لاتجعلوه كالعيد فتأتوه فی السنة مرة،ومعناه لاتجعلوه كالعيد حفلة سنوية(يعنی ميلا ميری قبر پر نہ لگایا کرو)فيض البارى: ۲/ ۴۷،كتاب الصلاة،قبيل باب الصلاة فی مواضع الخسف، ط: المكتبة الرشيدية)

لايجوز مايفعله الجهال بقبورالأولياء والشهداء فی السجود والطواف حولها وإتخاذ السرج والمساجد عليها ومن الاجتماع بعد الحول كالأعياد ويسمونه عرساً.(تفسير مظهری: ۲/ ۶۵، سورة العمران،آيت: ۶۴،ط:المكتبة الرشيديه)

عضو الگ ہو جائے

اگر زندہ آدمی کا کوئی عضو اس کے بدن سے کٹ کر یا ٹوٹ کر الگ ہو جائے، یا آپریشن کے ذریعہ الگ کر دیا جائے تو اس کا غسل، کفن اور جنازہ کی نماز نہیں ہے، یوں ہی کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔(۱)

عضو خشک رہ گیا

اگر مردہ کو غسل دیتے وقت کوئی عضو خشک رہ گیا تھا اور کفن پہنانے کے بعد یاد آیا تو کفن کھول کر صرف اس عضو کو دھو دینا کافی ہے، پورے غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، باقی اگر کوئی انگلی یا اس کے برابر کوئی حصہ خشک رہ جائے تو کفن پہنانے کے بعد یاد آنے پر کفن کھول کر دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) إذا وجد طرف من أطراف الانسان كيد أو رجل أنه لايغسل..... أو يكون صاحب الطرف حيا فيصلى على بعضه وهو حی، وذالک فاسد. (بدائع الصنائع: ۱/۳۱۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، فصل: فی صلاة الجنازة، ط: سعيد)

🗁 (تاتارخانيه: ۲/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الثانی و الثلاثون فی الجنائز، القسم الرابع..... نوع آخر: من هذا الفصل فی االمتفرقات، ط: قديمی)

🗁 وإذا وجد اكثر البدن أو نصفه مع الرأس غسل وصلی عليه والا لا.

قوله: أو نصفه مع الرأس) قيد به، لانه لو وجد النصف بدون الرأس لايغسل، ولايصلی عليه بل يدفن، وهذا مستفاد من قوله: والالا، والبدن اسم لماعدا الاطراف. (حاشية الطحطاوی مع المراقی: ص: ۵۷۵، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمی)

(۲) ولو كفنوه وبقی منه عضو لم يغسل فانه يغسل ذالک العضو ولو بقی نحو الاصبع لايغسل. (الشامية: ۲/۲۰۱، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حديث "كل سبب ونسب منقطع الاسببی ونسبی" ط: سعيد)

🗁 ولو بقی منه عضو فذكروه بعد الصلاة، والتكفين يغسل ذالک العضو ويعاد فان بقی إصبع ونحوها بعد التكفين لايغسل. (البحر الرائق: ۲/۱۷۳، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

🗁 (طحطاوی علی الدر: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: المكتبة العربية)

عطر کی پھریری کان میں رکھنا

بعض لوگ میت کے کان میں عطر کی پھریری (روئی کا پھویا) رکھ دیتے ہیں، یہ جہالت ہے، شریعت سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

علاج سے مایوس ہوکر خلافِ شرع کام کرنا

بعض لوگ خطرناک امراض میں دوا اور دعا کے نتائج سے مایوس ہوکر شریعت کے خلاف، حرام اور ممنوع چیزوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً: غیر اللہ کے نام نذر ومنت، جنتر منتر اور سحر و جادو وغیرہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ شرکیہ اور کفریہ الفاظ یا کام سے علاج کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی تدابیر ناجائز اور حرام ہیں، اور مفید بھی نہیں ہیں۔

اس لیے اللہ و رسول اور آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فانی، ناپائیدار زندگی کے لیے اس قسم کے اعمال اور تدابیر سے دین وایمان کو تباہ و برباد نہ کریں بلکہ اس کی جگہ انجام اچھا ہونے کی دعا کریں۔(۱)

---

(۱) وبهذا يعلم جهل من يجعل الزعفران في الكفن عند رأس الميت في زماننا.(البحر الرائق: ۲/ ۱۷۳، كتاب الجنائز، ط: رشيديه)

وجعلها في الكفن جهل.(الدر المختار: ۲/۱۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في القراءة عند الميت، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي. ص: ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

رابعها: ان تطيب رأس الميت ولحيته بعد تمام الغسل بطيب، بشرط ان لايكون الطيب زعفران، وان يوضع الطيب على الاعضاء التي يسجد عليها، وهي الجبهة والانف واليدان والركبتان والقدمان، وكذلك يوضع الطيب على عينيه وأذنيه وتحت ابطيه. والافضل ان يكون الطيب كافوراً. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، (۱/ ۵۰۷) تطييب رأس الميت ولحيته، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۱) عن جابر بن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان. (ابوداؤد، ۲/ ۵۴۰، كتاب الطب، باب في النشرة، ط: مير محمد)

قوله: النشرة) قال السندي: في فتح الودود: هو بضم النون وسكون الشين المعجمة، نوع من الرقية =

علاج کرنا

جب کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کو اور اس کے رشتہ داروں کو چاہیے کہ وہ اس کے مرض کا علاج کرائیں، اور کسی ماہر تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کریں، حدیث شریف میں ہے:

" تداووا عباداللہ، فإن اللہ تعالیٰ ماخلق داءً ا إلّا وقد خلق له دواءً، الاالسام والهرم. " (مشکاۃ، ص: ۳۸۸ - ابوداؤد، ۲/۵۳۹)

ترجمہ: اللہ کے بندو! علاج کرو، بیشک اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کی دوا بھی پیدا کی ہے مگر موت اور بڑھاپا۔

جیسا کہ مشہور ہے:

" لکلّ غمّ فرح، ولکلّ داءٍ دواءٌ. "(۱)

ترجمہ: ہر غم کے لیے خوشی ہے اور ہر بیماری کی دوا ہے۔

= يعالج بها ولعله كان مشتملا على اسماء الشياطين أو كان بمعان غير معلوم فلذا جاء أنه سحر سمى نشرة لانتشار الداء وانكشاف البلاء. (حاشية ابو داؤد، حاشيه نمبر: ۹، كتاب الطب، باب النشرة، ط: مير محمد)

المراد بها الرقى التى هى من كلام الكفار والرقى المجهولة والتى بغير العربية ومالايعرف معناها فهذه مذمومة لاحتمال ان معناها كفر أوقريب منه أو مكروهة، أماالرقى بآيات القرآن وبالأذكار المعروفة فلانهى فيه بل هو سنة. (شرح النووى على الصحيح للمسلم: ۲/ ۲۱۹، كتاب السلام، باب الطب والرقىٰ، ط: قديمى)

فأماالرقى المنهى عنه هو ماكان منها بغير لسان العرب فلا يدرى ماهو ولعله قد يدخله سحرا أو كفراً، فأما إذاكان مفهوم المعنىٰ وكان فيه ذكر الله تعالىٰ فانه مستحب متبرك به والله اعلم. (معالم السنن: ۴/ ۲۰۹، كتاب الطب، باب تعليق التمائم، ط: دار الكتب العلمية)

وإنما تكره العوذة إذاكانت بغيرلسان العرب، ولايدرى ماهو ولعله يدخله سحر أوكفر أو غير ذالك، وأماماكان من القرآن أو شئ من الدعوات فلابأس به. (الشامية: ۶/ ۳۶۳، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل فى النظر والمس، ط: سعيد)

(۱) عن ابن عباس .... كنت رديف النبى صلى الله عليه وسلم فقال ياغلام أو ياغليم =

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ان کی شفا کے لیے ایسی دوائیں بھی بنائی ہیں، بیماریوں کے علاج کے لیے بہتر ہے کہ اعتدال کا لحاظ رکھیں، ماہر، تجربہ کار، ہمدرد، اللہ سے ڈرنے والے، بااخلاق ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کریں۔اور علاج کو جلد جلد نہ بدلیں، بلکہ دوائیوں کے معقول اثر ہونے تک صبر و تحمل کے ساتھ ایک ڈاکٹر کی تدبیر اور نسخہ پر اکتفا کریں۔(۱)

علاج کے ساتھ ساتھ توبہ استغفار بھی کرے

بیماری کے علاج کے ساتھ ساتھ مریض اور اس کے رشتہ دار اور دوست احباب اپنے گناہوں سے توبہ بھی کریں، اور کثرت سے استغفار بھی کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿واستغفروا الله إن الله غفورٌ رَّحيم﴾ [المزمل: ۲۰]

ترجمہ: اللہ سے معافی مانگو، بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

= ألا أعلمك كلمات ينفعك الله بهن، فقلت بلىٰ، فقال........ وأعلم ان فی الصبر علی ماتكره خيرا كثيرا، وان النصر مع الصبر، وان الفرج مع الكرب، وان مع العسر يسراً (مسند احمد(۵/۱۹)، رقم الحديث: ۲۸۰۳، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية، ۱۴۲۰)

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال: بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم الی ابی بن كعب طبيبا، فقطع منه عرقاً، ثم كواه عليه.

قوله: "طبيبا" قال القرطبی: يدل علی أنه لايلی عمل الشیٔ إلا من يعرفه. (تكمله فتح الملهم: ۴/ ۳۳۹، كتاب الطب، باب لكل داء دواء واستحباب التداوی، ط: مكتبه دار العلوم)

ذكر مالک فی موطئه "عن زيد بن أسلم أن رجلا فی زمان رسول الله صلی الله عليه وسلم أصابه جُرحٌ، فاحتقن الجرح الدم، وأن الرجل دعا رجلين من بنی أنمار فنظرا اليه فزعما أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لهما: أيكما أطب؟ فقال: أوفی الطب خير يارسول الله؟ فقال: انزل الدواء الذی انزل الداء.

ففی هذا الحديث انه ينبغی الاستعانة فی كل علم وصناعة باحذق من فيها فالاحذق، فانه الی الاصابة اقرب (زاد المعاد فی هدية خير العباد، ۴/۱۳۲، فصل فی هدی صلی الله عليه وسلم فی الارشاد الی المعالجة احذق الطبيبين، ط: مؤسسة الرسالة)

اور حدیث شریف میں ہے:

"توبوا إلى الله قبل أن تموتوا." (۱)

ترجمہ: موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔

گناہوں کی کثرت، حرام اور ممنوع چیزوں کا ارتکاب، اور اللہ اور بندوں کی حق تلفی کی وجہ سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، اس لیے بیماری میں بھی گناہوں سے توبہ استغفار ضروری ہے، حدیث شریف میں ہے:

"لكلّ داءٍ دواءٌ، ودواء الذنوب الإستغفار." (۲)

ترجمہ: ہر بیماری کے لیے دوا ہے، اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

---

(۱) عن جابر بن عبدالله قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "أيها الناس توبوا الى الله قبل أن تموتوا...... (سنن ابن ماجه: ص؛ ۷۵، ابواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب فى فرض الجمعة، ط: قديمى)

(كنز العمال: ۷/ ۷۲۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى صلاة الجمعة، الفصل الثانى فى وجوب الجمعة واحكامها، رقم الحديث: ۲۱۰۹۲، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(السنن الكبرىٰ: ۳/ ۱۷۱، كتاب الجمعة، رقم الحديث: ۵۳۵۹، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

(۲) وروى عن على مرفوعا: لكل داء دواء، دواء الذنوب الاستغفار. (مرقاة المفاتيح: ۸/ ۳۴۵، كتاب الطب والرقىٰ، الفصل الأول: تحت حديث رقم؛ ۴۵۱۵، ط: رشيديه)

(فيض القدير: ۷/ ۵۹، حرف اللام، ط: دار الحديث، قاهره)

عن الأسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واعدو للبلاء الدعاء. (المعجم الكبير للطبرانى (۱۰/ ۱۲۸) رقم الحديث: ۱۰۱۹۶، ط: مكتبة العلوم والحكم، الموصل الطبعة الثانية. ۱۴۰۴ھ)

عن الاسود بن يزيد عن عبدالله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: داووا مرضاكم بالصدقة، وحصنوا اموالكم بالزكاة. (السنن الكبرىٰ (۳/ ۳۸۲) كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، رقم الحديث: ۶۸۳۲، ط: مجلس دائره المعارف، هند، الطبعة الاولىٰ ۱۳۴۴ھ)

دواء الذنوب ان تستغفرا لله عزوجل. (المستدرک للحاكم: ۵/ ۳۴۳، كتاب التوبة والإنابة، رقم الحديث: ۷۶۰۷، ط: دار المعرفة)

(كنز العمال: ۱/ ۴۷۹، كتاب الايمان والاسلام، الباب الخامس فى الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، فى الاستغفار، رقم الحديث: ۲۰۸۹، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

علاج کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرے

علاج کے دوران دوائیوں کے ساتھ ساتھ صدقہ خیرات بھی کرنا چاہیے، تاکہ غرباء، فقراء اور مساکین کی دعائیں بھی حاصل ہوں، حدیث شریف میں ہے:

"داووا مرضاكم بالصدقة."(۱)

ترجمہ: اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو۔

مشہور ہے:

"لاترد البلاء الاالصدقة."(۲)

ترجمہ: صدقہ ہی مصیبت کو ٹالتا ہے۔

---

(۱) داووا مرضاكم بالصدقة فانها تدفع عنكم الأمراض والأعراض. (فيض القدير: ۴/ ۵۷۹، حرف الدال، رقم الحديث: ۴۱۶۵، ط: دار الحديث، قاهره)

(كنز العمال: ۱۰/ ۲۳، الكتاب الثالث فی حرف الطاء، كتاب الطب والرقى والطاعون، الباب الاول فی الطب، الفصل الاول فی الترغيب، رقم الحديث: ۲۸۱۸۱، ط: اداره تاليفات اشرفيه).

(السنن الكبرى للبيهقی: ۳/ ۳۸۲، كتاب الجنائز، باب وضع اليدين على المريض، رقم الحديث: ۲۸۳۲، ط: اداره تاليفات اشرفيه)

عن الأسود عن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حصنوا اموالكم بالزكاة، وداووا مرضاكم بالصدقة، واعدوا للبلاء الدعاء. (المعجم الكبير للطبرانی (۱۰/ ۱۲۸) رقم الحديث: ۱۰۱۹۶، ط: مكتبة العلوم والحكم، الموصل الطبعة الثانية. ۱۴۰۴ھ)

عن الاسود بن يزيد عن عبدالله، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: داووا مرضاكم بالصدقه، وحصنوا اموالكم بالزكاة. (السنن الكبرىٰ (۳/ ۳۸۲) كتاب الجنائز، باب وضع اليد على المريض، رقم الحديث: ۲۸۳۲، ط: مجلس دائرة المعارف، هند، الطبعة الاولىٰ ۱۳۴۴ھ)

(۲) لايرد القضاء الا الصدقة. (مرقاة المفاتيح: ۴/ ۳۵۲، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، تحت حديث رقم: ۱۹۰۹، ط: رشيديه)

(التعليق الصبيح: ۲/ ۴۵۳، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: مكتبه رشيديه)

۱۵/ ۲۲۰۸، حدثنا ابونعيم، حدثنا سفيان.... قال نهى النبی صلى الله عليه وسلم عن النذر وقال: "إنه لايرد شيئا وانما يستخرج به من البخيل".=

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں آخرت کے سامان کا خیال رکھے، اس لیے اگر انسان مال دار ہے تو غریب رشتہ دار، ہمسایہ اور کمزور لوگوں کی مدد کرے اور نیک کاموں میں روپیہ خرچ کرے، وارثوں کے حقوق کا خیال رکھے، مساجد اور مدارس میں تعاون کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق دینی اعتبار سے اچھے اچھے کاموں میں حصہ لے۔

مواعظ میں ہے:

"خير المال ماأنفق في سبيل الله." (١)

ترجمہ: بہترین مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

= قوله: (انه)ای (ان النذر لایرد شیئا)قیل: النذر التزام قربة فلم یکن منهیا،واجیب بأن القربة غیر منهیة لکن التزامها منهی،إذربما لایقدر علی الوفاء وقیل الصدقة تردالبلاء،وهذا التزام الصدقة الخ. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری،(۲۳/۲۳۷، کتاب القدر،باب القاء النذر العبد الی القدر، ط: مکتبه رشیدیه)

وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:بادروا بالصدقة ،فان البلاء لایتخطاها، رواه رزین.(مرقات(۴/۳۹۰)کتاب الزکاة باب الانفاق وکراهیه الامساک، الفصل الثالث، ط:رشیدیه)

عن علی ابن أبی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:باکروا بالصدقة ،فإن البلاء لایتخطاها. (المعجم الاوسط للطبرانی،۶/۹ ،رقم الحدیث:۵۶۴۳،ط:دارالحرمین القاهرة، مصر، ۱۴۱۵)

الصدقة تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء،اهونها:الجذام والبرص.(کنز العمال:۶/۳۴۶، الفصل الاول فی الترغیب فیها،الباب الثانی فی السخاء والصدقة، کتاب الزکاة،رقم الحدیث: ۱۵۹۸۲، ط: مؤسسة الرسالة،الطبعة الخامسة، ۱۴۰۱)

(۱) خیر المال ماانفق فی سبیل الله وماوقی به المؤمن عرضه.(مفتاح الافکار للتاهب لدار القرار...... لابی محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالرحمٰن،المتوفی(۱۴۲۲ھ) (۳/۲۳)، فصل...... موعظة(۲۹۱)

خیر المال ماانفق فی سبیل الطاعه وشره ماأنفق فی سبیل اللهو والهذیان.(یومیات شامیة لمحمد بن عیسیٰ بن محمود بن کنان،المتوفی: ۱۱۵۳ھ)(۱/۱۳۴). من کلام الامام علی حرف الخاء.

علم پڑھنے اور پڑھانے والے کی قبر روشن

''قبر روشن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۹۸)

عقلمند مؤمن

''مؤمن عقلمند'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۳۲۴)

علی رضی اللہ عنہ کا قاتل

''عبدالرحمٰن بن ملجم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۴۸۶)

علی رضی اللہ عنہ نے قبر والوں سے کہا

حاکم نے '' تاریخ نیشاپور'' میں اور ابن عساکر نے '' تاریخ دمشق'' میں سعید بن میبّب سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان میں گئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پکار کر کہا: اے قبر والو! تم پہ سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہو، تم اپنا حال ہم سے کہو گے یا ہمارا حال سننا چاہتے ہو؟ ایک قبر سے آواز آئی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اے امیر المؤمنین آپ فرمائیے کہ ہمارے بعد کیا ہوا؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمہاری بیویاں دوسروں کے نکاح میں آئیں اور تمہارا مال ورثاء میں تقسیم کر دیا گیا، اور تمہاری اولاد یتیم خانوں میں بھیج دی گئی اور تمہارے مکانات پر تمہارے دشمنوں نے قبضہ کیا، یہ ہمارے یہاں کا حال ہے، اب تم اپنا حال بیان کرو، ایک مردہ نے جواب دیا: (ہمارے) کفن پھٹ گئے ہیں، سر کے بال گر گئے ہیں، بدن کے چمڑے ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں، آنکھیں بہ گئی ہیں، بدن سے پیپ اور زرد پانی جاری ہو گیا ہے اور جو دنیا میں ہم نے کیا تھا آج اس کا بدلہ پاتے ہیں اور جو نہیں کیا اس پر افسوس کرتے ہیں، اودہم اپنے

اعمال میں بند ہیں۔(۱)

عمامہ باندھنا

میت خواہ عالم ہو یا عام آدمی ہو، بہر حال میت کے سر پر عمامہ باندھنا مکروہ اور بدعت ہے۔(۲)

عمر (رضی اللہ عنہ) تمہارا کیا حال ہوگا؟

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! تمہارا کیا حال ہوگا جب تم چار ہاتھ گہری قبر میں جاؤ گے، اور منکر ونکیر کو دیکھو گے، انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! منکر ونکیر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا:

---

(۱) وأخرج الحاكم في تاريخ نيسابور والبيهقي وابن عساكر في تاريخ دمشق بسند فيه من يجهل، عن سعيد بن المسيب، قال: دخلنا مقابر المدينة مع علي بن أبي طالب ۔ كرم الله وجهه۔ فنادى: يا أهل القبور السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تخبرونا بأخباركم، ام تريدون ان نخبركم؟ قال: فسمعنا صوتا من داخل القبر يقول: وعليك السلام ورحمة الله وبركاته، يا أمير المؤمنين خبرنا عما كان بعدنا فقال علي: أما أزواجكم فقد تزوجن، وأما أموالكم فقد اقتسمت، والأولاد فقد حشروا في زمرة اليتامى، والبناء الذي شيدتم فقد سكنه أعداؤكم، فهذه أخبار ماعندنا، فما أخبار ماعندكم؟ فأجابه ميت: قد تخرقت الاكفان، وانتشرت الشعور، وتقطعت الجلود، وسالت الأحداق على الخدود وسالت المناخر بالقيح والصديد، وما قدمناه وجدناه وماخلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالأعمال. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: (ص: ۲۶۲) باب زيارة القبور و علم الموتى بزوارهم ورؤيتهم لهم، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) وتكره العمامة للميت في الأصح.

قوله: في الاصح) .... والأصح أنه تكره العمامة لكل حال. (الدر مع الرد: ۲/۲۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: في الكفن، ط: سعيد)

(البحر الرائق: ۲/۱۷۵، كتاب الجنائز، ط: سعيد)

(مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۷۷، ۵۷۸)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، ط: قديمي)

قبر میں امتحان لینے والے فرشتے ہیں، زمین کو اپنے دانت سے چیرتے پھاڑتے ہوئے آئیں گے ان کی آوز بجلی کی کڑک کے مثل ہوگی، اور ان کی آنکھیں بجلی کی مانند ہوں گی، یہ دونوں تم کو قبر میں بٹھائیں گے، اور تم کو ڈرائیں گے، ان کے پاس لوہے کا بڑا بھاری گرز ہوگا، تمہارا امتحان لیں گے، اگر جواب نہیں دو گے تو تم کو ایسا ماریں گے کہ تم راکھ ہو جاؤ گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں اس وقت ہوش وحواس میں رہوں گا یا نہیں؟ یعنی دین وایمان کی مضبوطی اور عقل وسمجھ جیسے ابھی ہے ویسے ہی باقی رہے گی، آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: تو کچھ پرواہ نہیں، میں ان کو کافی ہوں۔(۱)

عمر زیادہ ہونا بہتر ہے

ام الفضل سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمارے ہوئے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ان کو دیکھنے گئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! موت کی تمنا نہ کرو، اگر تم نیک ہو، اور تمہاری عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اور اگر تم برے ہو اور عمر

(۱) حديث عمر ـ رضى الله تعالىٰ عنه ـ وأخرج أبو داود فى البعث والحاكم فى التاريخ، و البيهقى فى عذاب القبر، عن عمر بن الخطاب ـ رضى الله عنه ـ قال: قال لى رسول الله ﷺ: كيف أنت إذا كنت فى أربعة أذرع فى ذراعين، ورأيت منكرًا ونكيرًا؟ قلت: يارسول الله! وما منكر ونكير؟ قال: فتانا القبر، يحتان الأرض بأينابهما، ويطآن فى أشعارهما، أصواتهما كالرعد القاصف، وأبصارهما كالبرق الخاطف، معهما مرزبه، لو اجتمع عليها أهل منى لم يطيقوا رفعها، هى أيسر عليهما من عصاى هذا، فامتحناك، فإن تعاييت أر ناويت ضرباک بها ضربة تصير بها رمادًا، قلت يا رسول الله! وأنا على حالى هذه؟ قال: نعم، قال: إذا أكفيكهما. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۱۶۳، ۱۶۴) باب فتنة القبر وسؤال الملكين، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

زیادہ ہو اور اپنے گناہ سے توبہ کرو تو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے، لہٰذا موت کی تمنا نہ کرے۔(۱)

عمرہ کی حالت میں مرنے والے کا کفن

''حج میں مرنے والے کا کفن'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۳۱۶/۱)

عورت جنازہ کی نماز پڑھا سکتی ہے یا نہیں؟

عورت کسی بھی نماز میں مردوں کی امام نہیں بن سکتی، جنازہ کی نماز میں بھی عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اگر عورت نے مردوں کی امام بن کر جنازہ کی نماز پڑھائی ہے تو اس کی امامت صحیح نہیں اور اس کے پیچھے مردوں کی نماز بھی صحیح نہیں ہوئی لیکن اس عورت کی نماز صحیح ہوگئی، اس لیے جنازہ کی نماز پڑھنے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی، کیونکہ جنازہ کی نماز اگر صرف ایک عورت بھی پڑھ لے تو فرض کفایہ ادا ہو جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) واخرج احمد وابو يعلى والط[illegible]ـم عن أم الفضل أنّ رسول الله ﷺ دخل عليهم، وعمه العباس يشتكى فتمنى الموت، فقال له: لا تتمن الموت، فإنّک ان كنت محسنا، فان تؤخّر وتزداد إحسانا إلى إحسانک خير لک وإن مسيئًا فأن توخّر وتستعتب من إساء تک خير لک فلا تتمنين الموت. (شرح الصدور بشرح حال الموتىٰ والقبور: (ص: ۱۵) باب النهى عن تمنى الموت والدعاء به لضرّ ينزل به فى المال والجسد، ط: المكتبة التوفيقية، مصر)

(۲) فلو أم بلاطهارة والقوم بهاأعيدت وبعكسه لا، كما لو أمت امرأة أوأمة لسقوط فرضها بواحد.

قوله: كمالوأمت امرأة)أى أمت رجلا فإن صلاتها تصح وإن لم تصح الاقتداء بها.

قوله: لسقوط فرضهابواحد)أى بشخص واحد رجلاكان أوامرأة،فهو تعليل لمسألة العكس ومسألة المرأة.(الدر مع الرد: ۲۰۸/۲، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب: فى صلاة الجنازة،ط:سعيد)

🗀 ولوأمت امرأة فى صلاة الجنازة،رجالاً لاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص: ۳۰۴)، كتاب الصلاة،باب الامامة،فصل: فى بيان الأحق بالإمامة،ط:قديمى)

🗀 البحرالرائق: ۱۸۰/۲، كتاب الجنائز،ط:سعيد)

عورت کا جنازہ اٹھانا

☆......عورت کا جنازہ مردوں کے لیے اٹھانا درست اور ثواب ہے۔

☆...... اسی طرح نامحرم عورت کے جنازہ کو غیر محرم کا اٹھانا درست اور ثواب ہے۔(۱)

عورت کا جنازہ اوپر سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیے

عورت کا جنازہ یعنی پلنگ اوپر سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیے، اسی طرح اس کی قبر کو بھی دفن کے وقت ڈھکا رکھا جائے۔ یہاں تک کہ لحد میں اتار کر فارغ ہو جائے، کیونکہ عورت کا چوٹی سے پاؤں تک کا پورا جسم پردہ کی چیز ہے، خاص طور پر اگر دفن کے وقت کچھ نہ کچھ حصہ کھل جانے کا یقین ہو، تو پردہ لگانا واجب ہوگا۔(۲)

(۱) واعلم ان اصل الحمل ،والدفن فرض كفاية.....وحمل الجنازة عبادة فينبغي لكل احد أن يبادر إليها.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۶۰۳) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها و دفنها،ط:قديمى)

(الجوهرة النيرة: ۱/۲۶۷،۲۶۸، كتاب الصلاة،باب الجنائز ،مطلب: فى حمل الجنازة، ط: قديمى)

(تاتارخانيه: ۲/۱۱۵، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،نوع آخر:من هذ االفصل فى حمل الجنازة،ط:قديمى)

(۲)ويسجى قبر المرأة بثوب لماروى أن فاطمة سجى قبرها بثوب ونعش على جنازتها لأن مبنى حالها على الستر فلولم يسج ربما انكشف عورة المرأة فيقع بصر الرجال عليها.(بدائع الصنائع: ۱/۳۱۹، ۳۲۰، كتاب الصلاة،باب الجنائز ،وأماسنة الدفن،ط:سعيد)

ويسجى قبرها)أى بثوب ونحوه استحباباً حال إدخالها القبرَ حتى يسوى اللبن على اللحد، كذا فى شرح المنية والامداد. ونقل الخير الرملي أن الزيلعى صرح فى كتاب الخنثىٰ:أنه على سبيل الوجوب.(الدر مع الرد: ۲/۲۳۶، كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد)

(و)...(يسجى)أى يستر(قبرها)أى المرأة سترا لها إلى أن يسوى عليها اللحد (لا) يسجى (قبره) لأن عليا رضى الله عنه مربقوم قد دفنوا ميتا،و بسطوا على قبره ثوباً فجذ به وقال: إنما يصنع هذابالنساء.(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص: ۶۱۰) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز ،فصل فى حملها و دفنها،ط:قديمى)=

عورت کا کفن

☆......عورت کے کفن کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

۱-ازار: سر سے پاؤں تک، (مرد کی طرح) تقریباً اڑھائی میٹر۔

۲-لفافہ: (چادر) ازار سے لمبائی میں چار گرہ زیادہ، تقریباً پونے تین میٹر۔

۳-کرتہ: (قمیص، یا کفنی بھی کہتے ہیں) آستین اور کلی کے بغیر، گردن سے پاؤں تک، تقریباً اڑھائی یا پونے تین میٹر۔

۴-سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے، ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ لپیٹ کر بندھ جائے، تقریباً دو میٹر۔

۵-سر بند: اسے اوڑھنی یا خمار بھی کہتے ہیں، تین ہاتھ لمبا تقریباً ڈیڑھ میٹر یا دو میٹر۔

خلاصہ یہ کہ عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ وہ ہیں جو مرد کے لیے ہوتے ہیں۔ البتہ دو کپڑے زائد ہیں۔ یعنی سینہ بند اور سر بند (اوڑھنی)۔

تقریباً کل کپڑے بارہ میٹر بنتے ہیں۔(۱)

= ویغطی نعش المرأة ندبا، کمایغطی قبرھاعند الدفن إلی أن یفرغ من لحدھاإذاالمرأة عورة من قدمھا إلی قرنھا، فربما یبدو شئ منھا، وإذاتاکد ظھورشئ منھا وجبت التغطیة. (کتاب الفقة علی المذاھب الأربعة: (۱/ ۵۳۱) حکم حمل المیت و کیفیتہ، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت)

(۱) ویسن فی الکفن لہ إزار وقمیص ولفافة...... (ولھادرع) أی قمیص (وإزار وخمار ولفافة وخرقه تربط بھا ثدیاھا وبطنھا.

قولہ: ولھا) أی ویسن فی الکفن للمرأة قولہ: وخمار) بکسر الخاء ماتغطی بہ المرأة رأسھا. قال الشیخ اسمٰعیل: ومقدارہ حالة الموت ثلاثة أذرع بذراع الکرباس یرسل علی وجھھا، قولہ: وخرقة) والأولی أن تکون من الثدیین إلی الفخذین نھر. (الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۲، ۲۰۳، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی الکفن، ط: سعید)

(وتزاد المرأة) علی ماذکرنا للرجل (فی) کفنھا علی جھة (السنة خمارألوجھھا) ورأسھا (وخرقة) عرضھا مابین الشدیین إلی السرة وقیل إلی الرکبة کی لاینتشر الکفن بالفخذ وقت المشی بھا. (لتربط ثدییھا) فسنة کفنھا درع وإزار وخمار وخرقة ولفافة. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۵۷۸) کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، ط: قدیمی)

(البحر الرائق: ۲/ ۱۷۲، کتاب الجنائز، ط: سعید)

☆......عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا مسنون ہے، لیکن اگر عورت کو تین کپڑوں (ازار، لفافہ، سربند) میں کفنادیا تو بھی درست ہے، اور اتنا کفن بھی کافی ہے، اس سے کم کفن دینا مکروہ اور برا ہے، ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم بھی درست ہے۔(۱)

عورت کا ولی

عورت کا ولی اس کا باپ اور اس کا بھائی وغیرہ عصبات ہیں، شوہر ولی نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وأما المرأة فأكثر ماتكفن فيه خمسة أثواب......وأدنى ماتكفن فيه المرأة ثلاثة أثواب: إزار ورداء وخمار)لأن معنى الستر فى حالة الحياة يحصل بثلاثة أثواب ،حتى يجوز لها أن تصلى فيها وتخرج فكذا بعد الموت،ويكره أن تكفن المرأة فى ثوبين.(بدائع الصنائع: ۱/ ۳۰۷،كتاب الصلاة، باب الجنائز ،فصل: وأما كيفية وجوبه،ط:سعيد)

🗁 (وكفاية له إزار ولفافة)فى الأصح(ولها ثوبان وخمار)ويكره أقل من ذالك (وكفن الضرورة لهما مايوجد وأقله مايعم البدن.

قوله:وأقله مايعم البدن).....لكن لايخفى أن كفن الضرورة مالايصار إليه إلا عند العجز فلايناسب تقييده بشئ ولذا عبر المصنف بمايوجد.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۳، ۲۰۴،كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة،مطلب: فى الكفن،ط:سعيد)

🗁 وكفن المرأة...... كفاية إزار ولفافة وخمار........ويكره الاقتصار على ثوبين لها....الا للضرورة. (عالمگيرى، ۱/ ۱۶۰ ،كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل الثالث فى التكفين،ط:رشيديه)

(۲) ثم الولى بترتيب عصوبة الا نكاح إلاالأب فيقدم على الابن اتفاقا.....فإن لم يكن له ولى فالزوج (الدر المختار، ۲/ ۲۲۰، ۲۲۱،كتاب الصلاة،باب صلاه الجنازة،مطلب: تعظيم أولى الامر واجب،ط: رشيديه)

🗁 ثم الترتيب فى الاولياء كترتيب العصبات فى الانكاح لكن إذا اجتمع أبو الميت وإبنه كان الاب أولى بالاتفاق على الاصح...... وسائر القربات اولى من الزوج.(البحرالرائق: ۲/ ۱۸۰، ۱۸۱ ، كتاب الجنائز ،فصل: السطان أحق بصلاته ،ط:سعيد)

🗁 مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى،(ص: ۵۸۹، ۵۹۰) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته،ط: قديمى)

عورت کو صفائی کے لیے مقرر کرنا

''قبرستان کی صفائی کے لیے عورت کو مقرر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

عورت کو غسل دینے کے لیے کوئی عورت نہیں ہے

☆......کوئی عورت ایسی جگہ مرجائے جہاں پر کوئی دوسری عورت غسل دینے کے لیے موجود نہ ہو، تو اگر محرم مرد نہ ہو، تو غیر محرم مرد اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمّم کرادے۔

☆......اگر کوئی عورت ایسی جگہ وفات پائے جہاں پر کوئی اور دوسری عورت نہیں ہے جو غسل دے سکے اور اس کا محرم (جس سے نکاح حرام ہے) کوئی مرد موجود ہو تو وہ میت کا کہنیوں تک تیمّم کرائے۔ اگر محرم نہ ہو تو غیر محرم اجنبی مرد اپنے ہاتھوں پر کچھ کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اسی طرح تیمّم کرادے۔ لیکن میت کی کہنیوں پر نظر ڈالنے سے آنکھیں بند رکھے، شوہر کے لیے بھی اجنبی کی مانند حکم ہے لیکن کہنیوں کے دیکھنے سے آنکھوں کے بند کرنے کا وہ مکلّف نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ اس حکم میں جوان اور عمر رسیدہ دونوں شامل ہیں۔(۱)

---

(۱) (بخلافه)أی الرجل فإنه لایغسل زوجته لانقطاع النكاح واذا لم توجد امرأة لتغسلها يممها (أی زوجها)وليس عليه غض بصره عن ذراعيها بخلاف الأجنبی....(ولو ماتت المرأة مع الرجال) المحارم وغيرهم(يمموها....بخرقة)تلف على يد الميمم الأجنبی حتى لايمس الجسد، ويغض بصره عن ذراعی المرأة،ولوعجوزا(وإن وجد ذورحم محرم يمم)الميت ذكراً كان أوانثى (بلاخرقة)لجواز مس أعضاء التيمم للمحرم،بلاشهوة كالنظر اليهامنها له.(مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی:(ص: ۵۷۲، ۵۷۳)، كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،ط:قديمی)

🗁 وإذاكان للمرأة محرم ييممها باليد. وأماالاجنبی فبخرقة على يده ويغض بصره عن ذراعيها وكذا الرجل فی امرأته الافی غض البصر ولافرق بين الشابة والعجوز.(عالمگيری: ۱/۱۶۰. كتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل الثانی فی الغسل،ط:رشيديه)

🗁 ماتت بين رجال أوهو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبی بخرقة.=

عورت کو کفنانے کا طریقہ

☆...... جب میت کو غسل دے دیا تو چار پائی بچھا کر تین دفعہ یا پانچ دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دے۔

☆...... پھر چار پائی پر پہلے لفافہ (چادر) بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھا دے، پھر قمیص کا نچلا حصہ بچھائے اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دے۔

☆...... پھر میت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دے۔ اور دونوں ہاتھ پیٹ پر نہ رکھے، بلکہ دونوں ہاتھ سیدھے کر کے قمیص اور رانوں کے برابر کر دیئے جائیں اور قمیص کا جو آدھا حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا، اس کو سر کی طرف الٹ دے کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دے، جب اس طرح قمیص پہنا دی تو جو "تہ بند" غسل کے بعد عورت میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دے۔

☆...... پھر اس کے سر پر عطر وغیرہ خوشبو لگا دے۔ عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

☆...... پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دے۔

= قولہ:یممہ المحرم..الخ)أی یمم المیت الاعم من الذکر والانثی.....وأفاد أن المحرم لایحتاج إلی خرقة لأنہ یجوز لہ مس أعضاء التیمم بخلاف الأجنبی.(الدر مع الرد: ۲/ ۲۰۱، کتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة،مطلب:فی حدیث کل سبب ونسب منقطع إلاسببی ونسبی" ط: سعید)

📂 الحنفیة.قالوا:إذاماتت المرأة ولیس معھا نساء یغسلنھا،فإن کان معھارجل محرم یممھا بالید إلی المرفق،وإن کان معھااجنبی وضع خرقة علی یدہ ویمسھاکذلک ،ولکنہ یغض بصرہ عن ذراعیھا،والزوج کالأجنبی،إلاأنہ لایکلف بغض البصر عن الذراعین ولافرق فی بین ذالک بین الشابة والعجوز.(کتاب الفقہ علی المذاھب الأربعة : ۵۰۵/۱،کتاب الصلاة،مباحث الجنائز،حکم النظرإلی عورة المیت ولمسھا وتغسیل الرجال النساء وبالعکس،ط:دارالفکر)

☆...... پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دے۔ ایک حصہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

☆...... پھر "سر بند" یعنی "اوڑھنی" سر پر اور بالوں پر ڈال دے، اس کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں ہے۔

☆......اس کے بعد میت کے اوپر "ازار" اس طرح لپیٹ دے کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے۔ "سر بند" اس کے اندر آجائے گا۔ اس کے بعد "سینہ بند" سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں سے باندھ دے۔

☆...... پھر لفافہ (چادر) اس طرح لپیٹے کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے۔

☆......اس کے بعد دھجی (کتر) سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دے۔ اور بیچ میں کمر کے نیچے سے بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دے، تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔(۱)

---

(۱)وكيفية التكفين أن يبسط للرجل اللفافة ثم يبسط عليها إزار ثم يوضع الميت على الإزار ويقمص ويوضع الحنوط فى رأسه ولحيته وسائر جسده كذافى المحيط. ولاباس بسائر الطيب غير الزعفران والورس فى حق الرجل كذافى الايضاح .ويوضع الكافور على جبهته وأنفه ويديه وركبتيه وقدميه ثم يعطف الازار عليه من قبل اليسار ثم من قبل اليمين ثم اللفافة كذالک كذا فى المحيط،وإن خيف انتشار الكفن يعقد بشئ....وأما المرأة فتبسط لها اللفافة والازار على نحو مابينا للرجل ثم توضع على الازار وتلبس الدرع ويجعل شعرها ضفيرتين على صدرها فوق الدرع ثم يجعل الخمار فوق ذالک ثم يعطف الازار واللفافة كمابينافى الرجل ثم الخرقه بعد ذالک تربط فوق الاكفان فوق الثديين كذافى المحيط.وتجمر الاكفان قبل أن يدرج الميت فيها وتراً.(عالمگیری، ۱/ ۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل الثالث فى التكفين،ط:رشيديه)

🗁 (المحيط البرهانى:۳/ ۶۶، ۶۷، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،قسم آخر: فى كيفية التكفين،ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

🗁 (تاتار خانيه:۲/ ۱۱۲، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،قسم آخر:فى كيفية التكفين،ط: قديمى)

☆...... مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق ''سینہ بند'' ازار کے اوپر اور لفافہ (چادر) کے اندر ہوگا لیکن اگر اس کو قمیص کے اوپر ازار سے پہلے باندھ دیا جائے، تب بھی جائز ہے، اور اگر تمام کپڑوں کے اوپر یعنی لفافہ سے بھی باہر اور اوپر باندھ دیں تو بھی درست ہے۔ لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔ (۱)

عورت کو مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا

''مہر معاف کرنے کے لیے مجبور کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (۳۲۷،۲)

عورت کی امامت

جنازہ کی نماز میں بھی عورت کی امامت جائز نہیں ہے۔ (۲)

عورت کے جنازہ کو کندھا دینا

عورت کے جنازہ کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے۔ لیکن قبر میں صرف محرم

---

(۱) وفی التحفة: تربط الخرقة فوق الاکفان عند الصدر فوق الثديين .اه. وقال فی الجوهرة وقول الخجندی: تربط الخرقة علی الثديين فوق الاکفان يحتمل أن يراد به تحت اللفافة فوق الازار والقميص هو الظاهر، اه، وفی الاختيار: تلبس القميص ثم الخمار فوقه ثم تربط الخرقة فوق القميص، اه، ومفاد هذه العبارات الاختلاف فی عرضها ومحل وضعها وفی زمانه تأمل. (الشامية: ۲/ ۲۰۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فی الكفن، ط: سعيد)

(الجوهرة النيرة؛ ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمی)

اللباب فی شرح الكتاب: ۱/ ۱۳۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: قديمی)

(۲) ولا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازة (الدر المختار: ۱/ ۵۷۶، ۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، قبيل مطلب: الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعيد)

ولا يجوز للرجال أن يقتدوا بامرأة أو خنثی أو صبی مطلقا ولو فی جنازة أو نفل فی الاصح. (اللباب فی شرح الكتاب، ۱/ ۹۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قديمی)

(عالمگيری: ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماماً لغيره، ط: رشيديه)

مردوں کو ہی اُتارنا چاہیے، اور اگر محرم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیر محرم شامل ہو سکتے ہیں (۱) لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔(۲)

عورت کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت پردہ تان دینا

عورت کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت پردہ تان دینا شریعت سے ثابت نہیں، اور ضروری بھی نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) المرأة إذامات وليس لهامحرم فأهل الصلاح من جيرانها بكون دفنها اما لايدخل أحد قبرها فإن كان من المحارم من النسب أوالرضاع أومن جهة المصاهرة مثل ابن زوجها نزل قبرها وإن لم يكن نزل المشايخ فإن لم يكن فالشبان الصلحاء.(خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۲۵، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، فى حمل الجنازةو الدفن.....المسلم يدفن ذامحرم كافراً، ط: رشيديه)

🗀 وذوالرحم المحرم أولى بادخال المرأة من غيرهم.....وكذ ذوالرحم غير المحرم أولى من الاجنبى فإن لم يكن فلابأس للأجانب وضعها، كذافى البحر الرائق.(عالمگيرى، ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الباب السادس فى القبر والدفن. الخ، ط:رشيديه)

🗀 (البحرالرائق: ۲/۱۹۳، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط:سعيد)

(۲) واعلم ان اصل الحمل والدفن فرض كفاية......وحمل الجنازة عبادة فينبغى لكل احد ان يبادر اليها.(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۶۰۳)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: فى حملها ودفنها، ط:قديمى)

🗀 (الجوهرة النيرة، ۱/۲۶۷، ۲۶۸، كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب: فى حمل الجنازة ودفنها، ط: قديمى جديد)

🗀 (تاتارخانيه: ۲/۱۱۵، كتاب الصلاة، الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز، نوع آخر من هذا الفصل فى حمل الجنازة، ط:قديمى)

(۳) تنبيه: قال فى الدرر بقى من الشروط بلوغ الامام، اه، وبقى منهاأن يحازى الامام جزءاً من الميت...... وبقى من الشروط ستر عورته فقط، وإن كان الفرض فى الكفن ستر جميع البدن لأن هذا من حيث الصلاة عليه، وذاك من حيث تكريمه واداء حقه كذا قاله بعض الافاضل .(حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۵۸۳) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل الصلاة عليه، ط: قديمى)

🗀 وفى القنية: الطهارة من النجاسة فى ثوب وبدن ومكان وستر العورة شرط فى حق الميت والامام جميعا.(الدر المختار، ۲/۲۰۸، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟ ط:سعيد)=

عورت کے جنازہ کی نماز کا زیادہ حق دار کون ہے؟

عورت کے جنازہ کی نماز کا زیادہ حق دار باپ ہے۔ باپ جنازہ کی نماز خود پڑھائے یا کسی کو جنازہ کی نماز پڑھانے کی اجازت دے دے۔(۱)

عورت کے لیے جنازہ کی نماز میں شریک ہونا

"جنازہ کی نماز کس کو پڑھنی چاہیے" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲۵۶/۱)

عورت نامحرم کے جنازہ کو کندھا دینا

نامحرم عورت کے جنازہ کو بھی کندھا دینا مستحب اور ثواب ہے اور چاروں پاؤں کو اٹھانا مستحب ہے، ہر ایک پائے کو دس قدم اٹھانا بہتر ہے، ورنہ جیسے میسر ہو

= قال الرافعي رحمه الله تعالى: (قول الشارح: وستر العورة...الخ) ظاهره أن الميت لولم يوجد له ساتر بالكلية حتى الحشيش وماشاكله لاتصح الصلاة عليه يراجع. اه، سندي (تقريرات الرافعي: ۱۱۹/۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ط: سعيد)

الحنفية. قالوا: صفتها ان يقوم المصلي بحذاء صدر الميت، ثم ينوي اداء فريضة صلاة الجنازة عبادة لله تعالىٰ.. الخ (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۵۱۷/۱) صفة صلاة الجنازة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت)

يغطى نعش المرأة ندبا، كمايغطى قبرها عند الدفن إلى أن يفرغ من لحدها إذا المرأة عورة من قدمها إلى قرنها. (كتاب الفقة على المذاهب الاربعة: (۵۳۱/۱) حكم حمل الميت و كيفيته، ط: داراحياء التراث العربي بيروت)

(۱) ولايتقدم امام الحي الا باذن الاب.......وعند عدم امام الحي أبوالميت أولى من سائر العصبات. (تاتارخانيه: ۱۲۵/۲، كتاب الصلاة، الباب الثاني والثلاثون في الجنائز، القسم الثالث: في بيان من يصلي عليه ومن لايصلي عليه، ط: قديمي)

وفي رواية الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ: الاب أولى ولايتقدم امام الحي إلا باذن الاب وعند عدم إمام الحي أب الميت أولى من سائر العصبات. (الخانية على هامش الهندية: ۱۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب في غسل الميت ومايتعلق به، ط: رشيديه)

(حلبي كبير: (ص: ۵۸۵) فصل في الجنائز، الرابع في الصلاة عليه، ط: سهيل اكيڈمی)

درست ہے۔(۱)

عورتوں کا اجتماع

☆......میت کے گھر عورتیں بھی متعدد مرتبہ جمع ہوتی ہیں، حالانکہ عوام کے لیے ایک بار تعزیت کر لینے کے بعد دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔

☆......عورتوں کا میت کے گھر آنا جانا بظاہر صبر اور تسلی کے لیے ہوتا ہے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ عورتیں اہلِ میت کو صبر دلانے، دل تھامنے اور تسلی دینے کے بجائے الٹا ان کو غم یاد دلا کر رونا پیٹنا شروع کر دیتی ہیں، یا وہاں بیٹھ کر دنیا جہاں کی باتیں کرتی ہیں اور اہلِ میت کو پریشان کر دیتی ہیں، (۲) اور پھر اکثر عورتیں کپڑے اتنے بھڑک

---

(۱) (وينبغى)لكل أحد(حملها اربعين خطوة يبدأ.....بمقدمها الايمن....على يمينه...ثم مقدمها الايسر على يساره ...ثم يختم بالجانب الايسر عليه.

وفى حاشيته الطحطاوى :واعلم أن اصل الحمل والدفن فرض كفاية.....وحمل الجنازة عبادة فينبغى لكل أحد أن يبادر إليها..(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى:(ص:۶۰۳،۶۰۴)، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز،فصل:فى حملها ودفنها،ط:قديمى)

🗀 فإذاحملوه على سرير أخذوا بقوائمه الأربع)به وردت السنة،قال عليه الصلاة والسلام:من حمل جنازة بقوائمه الأربع غفر الله له مغفرة حتما..وحمل الجنازة عبادة فينبغى لكل احد أن يبادر فى العبادة.(الجوهرة النيرة: ۱/۲۶۷،۲۶۸،كتاب الصلاة،باب الجنائز،ط:قديمى جديد)

🗀 (تاتارخانيه: ۲/۱۱۴،۱۱۵، كتاب الصلاة،الباب الثانى والثلاثون فى الجنائز،نوع آخر: من هذا الفصل فى حمل الجنازة،ط:قديمى)

(۳)ولا بأس .....بتعزية أهله وترغيبهم فى الصبر.....والجلوس لها فى غير مسجد ثلاثة أيام... وتكره بعدها الالغائب،وتكره التعزية ثانيا.

قوله: وتكره بعدها)لأنها تجدد الحزن منح،قوله:وتكرة التعزية ثانيا)فى التاتارخانية:لاينبغى لمن عزى مرة أن يعزى مرة أخرى.(الدر مع الرد: ۲/۲۳۹،۲۴۱،كتاب الصلاة،باب صلاة الجنازة، مطلب فى الثواب على المصيبة،ط:سعيد)

🗀 (عالمگيرى: ۱/۱۶۷،كتاب الصلاة،الباب الحادى والعشرون فى الجنائز،الفصل السادس فى القبر والدفن...الخ،ط:سعيد)

🗀 (حاشية الطحطاوى على المراقى:(۶۱۹) كتاب الصلاة،باب احكام الجنائز،قبيل فصل: فى زيارة القبور،ط:قديمى)

دار پہن کر آتی ہیں جیسے کسی شادی میں شریک ہو رہی ہوں، ان کے علاوہ بھی شریعت کے خلاف بہت سارے منکرات اور مفاسد ہوتے ہیں، ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا لازم ہے۔(۱)

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا قطعاً مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کسی علاقہ میں جنگ وغیرہ کی وجہ سے کوئی مرد نہ ہو یا مرد کے ہونے کے باوجود اس کی گرفتاری کا خوف ہو تو پھر مجبوراً عورتوں کو جانے کی اجازت ہوگی ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) وعند ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: المرأة عورة، فإذا خرجت استشرفها الشيطان رواه الترمذی.(مشكاة المصابيح:(ص: ۲۶۹) كتاب النكاح، باب النظر الى المخطوبة، بيان العورت، الفصل الثانی، ط: قديمی)

(جامع الترمذی: ۱/۲۲۲، ابواب الطلاق والرضاع، باب ماجاء فی كراهية الدخول على المغيبات، ط: سعيد)

قال الله تعالىٰ: يدنين عليهن من جلابيبهن)..... قال ابوبكر: فی هذه الآية دلالة على أن المرأة الشابة مامورة بستر وجهها عن الاجنبيين وإظهار الستر والعفاف عند الخروج لئلا يطمع أهل الريب فيهن.(احكام القرآن للجصاص، ۳/۵۴۶، سورة الاحزاب، آيت: ۵۹، ط: قديمی)

(۲) ويكره خروجهن تحريما.(الدر المختار مع الرد: ۲/۲۳۲، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حمل الميت، ط: سعيد)

ويكره اتباع النساء الجنائز) أی تحريما كما فی الدر.(حاشية الطحطاوی مع المراقی: (ص: ۶۰۷) كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ط: قديمی)

(حلبی كبير: (ص: ۵۹۴) فصل فی الجنائز، الخامس فی الحمل والتشييع، ط: سهيل اكيڈمی)

ويكره للنساء أن يشيعن الجنائز، الااذا خيف منهن الفتنة فيكون تشييعهن الجنائز حراما، باتفاق الشافعية والحنابلة وأما الحنفية.. قالوا تشييع النساء للجنازة مكروه تحريما مطلقا.(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۵۳۲، ۵۳۳) كتاب الصلاة، مباحث الجنائز، حكم تشييع الميت، ومايتعلق به، ط: دار الفكر)

عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا

بعض جگہ گھر کی اور برادری کی عورتیں میت کے گھر سے جنازہ اٹھاتے وقت روتی ہوئی گھر کے باہر آجاتی ہیں، اور تمام غیر محرموں کے سامنے بے پردہ ہوجاتی ہیں، یہ نا جائز اور حرام ہے، اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

عورتوں کی جماعت جنازہ کی نماز میں

جنازہ کی نماز میں تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ نہیں ہے، جنازہ کی نماز ادا ہوجاتی ہے بلکہ تنہا ایک عورت بھی جنازہ کی نماز پڑھ لے تو فرض ساقط ہوجاتا ہے۔
البتہ مردوں کی جماعت میں عورتوں کا حاضر ہونا مطلقاً مکروہ ہے۔(۲)

عورتوں کے لیے بے پردہ ہونا

بعض علاقوں میں عورتیں میت کے گھر میں جمع ہوجاتی ہیں، اور رونا پیٹنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة: ؟؟؟؟؟؟ (وعند ابن مسعود رضی الله عنه))

(۲) وکره جماعة النساء بواحدة منهن ولایحضرن الجماعات لمافیه من الفتنة و المخالفة.
قوله: ولایحضرن الجماعات)..... لافرق بین الفرائض وغیرها کالتراویح إلا صلاة الجنازة فلاتکره جماعتهن فیها لأنها لم تشرع مکررة فلوانفردت تفوتهن، ولوأمت امرأة فی صلاة الجنازة رجالاً لاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها. (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۰۴) کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل: فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی)

🗁 (و) یکره تحریما (جماعة النساء) ولوفی التراویح فی غیر صلاة الجنازة (لأنها لم تشرع مکررة، فلوانفرد تفوتهن بفراغ إحداهن ولو امت فیها رجالاً لاتعاد لسقوط الفرض بصلاتها. (الدرالمختار مع الرد: (۱/۵۶۵) کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب: إذاصلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی أم لا؟ ط: سعید)

🗁 (عالمگیری: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح امامالغیره، ط: رشیدیه)

شروع کر دیتی ہیں، اور اس میں بے پردہ ہو جاتی ہیں، اور پردے کا بالکل خیال نہیں رکھتیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۱)

عورتیں مرد نہ ہو تو جنازہ کی نماز پڑھ سکتی ہیں

''مرد نہ ہو تو عورتیں جنازہ کی نماز پڑھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(۲/۲۵۹)

عہد نامہ

''عہد نامہ'' لکھوا کر قبر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا نجاست سے ملوث ہونے کا خطرہ ہے۔اور یہ ناجائز ہے۔(۲)

عیادت

جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار یا دوستوں میں سے بیمار ہو تو اس کو دیکھنے کے

---

(۱) عن عبدالله رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة.(صحیح البخاری: ۱/۱۷۲، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیواب، ط: قدیمی)

(جامع الترمذی: ۱/۱۹۵، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن ضرب الخدود وشق الجیوب عند المصیبة، ط: سعید)

(ابن ماجه: ص: ۱۱۳، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن ضرب الخدود، ط: قدیمی)

(۲) وقد أفتی ابن الصلاح بأنه لایجوز أن یکتب علی الکفن یسن والکهف ونحوهما خوفا من صدید المیت. (الشامیة: ۲/۲۴۶، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب: فیمایکتب علی کفن المیت، ط: سعید)

(احسن الفتاوی: ۱/۳۵۱، باب ردالبدعات، میت کے سینہ پر کلمہ شهادت لکھنا، ط: سعید)

(فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۵/۲۸۹، کتاب الجنائز، آٹھویں فصل، زیارت قبور اور ایصال ثواب، عنوان: عهد نامہ لکھوا کر مردہ کے ساتھ قبر میں رکھنا کیسا ہے؟ ط: دارالاشاعت)

لیے جانا اور اس کے حالات کو دریافت کرنا مستحب ہے، اسی کو عیادت کہتے ہیں۔(۱)

عیادت کا حکم

☆...... جب کوئی شخص اپنے رشتہ داریا دوستوں میں سے بیمار ہو تو اس کو دیکھنے کے لیے جانا اور اس کے حالات کو دریافت کرنا مستحب ہے۔

☆......اور اگر بیمار کے رشتہ دار وغیرہ میں کوئی اس کی خبر گیری کرنے والا نہ ہو تو ایسی حالت میں اس کی تیمارداری کرنا عام مسلمانوں پر جن کو اس کی حالت معلوم ہو فرض کفایہ ہے۔(۲)

---

(۱) عن عامر بن سعد عن ابیه قال: عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع من وجع اشفیت منه علی الموت)فیه استحباب عیادة المریض وانهامستحبة للامام کإستحبابها لأحاد الناس.(الصحیح للمسلم مع شرح النووی: ۲/ ۳۹، کتاب الوصیة،ط:قدیمی)

وعنه (ابی هریرة رضی الله عنه)قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:حق المسلم علی المسلم ست قیل:ماهن یارسول الله؟قال:إذالقیته فسلم علیه،وإذادعاک فأجبه،واستنصحک فانصح له،وإذاعطس فحمد الله فشمته،وإذامرض فعده، وإذامات فاتبعه .رواه مسلم.
وقال الملاعلی القاری:والامر للتسلیم،والعیادة للندب والاستحباب.(مرقاة المفاتیح: ۴/ ۴،۵، کتاب الجنائز،باب عیادة المریض وثواب المریض،الفصل الاول،ط:رشیدیه)

(تحفة الأحوذی: ۹/ ۴۲۶، کتاب الدعوات،باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید،ط:قدیمی)

(۲)عن ابی موسی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:أطعموا الجائع،وعودوا المریض وفکوا العانی، رواه البخاری.
وهذه الاوامر للوجوب علی الکفایة فاذا امتثل بعض سقط من الباقین وعیادة المریض فسنة إذاکان له متعهد،والافواجب.(مرقاة المفاتیح: ۳/ ۳،۴، کتاب الجنائز،باب عیادة المریض وثواب المریض،الفصل الاول،ط:رشیدیه)

(شرح الطیبی: ۳/ ۲۹۸، کتاب الجنائز،باب عیادة المریض وثواب المریض،ط:دارالکتب العلمیة)

(التعلیق الصبیح: ۲/ ۲۵۲،۲۵۳، کتاب الجنائز،باب عیادة المریض وثواب المریض، ط: مکتبه رشیدیه)

وجاز عیادة فاسق علی الأصح لانه مسلم والعیادة من حقوق المسلمین، (الدرالمختار: ۶/ ۳۸۸، کتاب الحظر والاباحة،باب الاستبراء،فصل:فی البیع،ط:سعید)

عیادت کی فضیلت

عیادت کی فضیلت وتاکید اور اس کا ثواب احادیث میں بے حد وارد ہوا ہے، اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ مریضوں کی عیادت کر کے یہ فضیلت اور ثواب حاصل کریں۔

۱- مسلم شریف میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا کہ اے میرے بندے! میں تیرا پروردگار ہوں، میں بیمار ہوا اور تو میری عیادت کو نہیں آیا، بندہ عرض کرے گا: اے اللہ! تو سارے جہاں کا پروردگار ہے، تیری عیادت کیسے ہوسکتی ہے؟ یعنی تو بیمار نہیں ہوسکتا۔ ارشاد ہوگا کہ: فلاں میرا بندہ بیمار ہوا، اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھ کو اسی کے پاس پاتا۔(۱)

۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جو شخص صبح کو بیمار کی عیادت کرے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور جو شام کو بیمار کی عیادت کرے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں۔(۲)

۳- حدیث شریف میں ہے: جو کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت

---

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله عزوجل يقول يوم القيامة: يابن آدم مرضت فلم تعدني، قال: يارب كيف أعودك وانت رب العالمين، قال: أماعلمت ان عبدى فلاناً مرض فلم تعده أماعلمت لوعدته لوجدتني عنده..... الحديث. (الصحيح للمسلم: ۲/ ۳۱۸، كتاب البر والصلة والادب، باب فضل عيادة المريض، ط: قديمى)

(۲) عن عبدالله بن نافع عن على قال: مامن رجل يعود مريضا ممسيا إلاخرج معه سبعون الف ملك، يستغفرون له حتى يصبح، وكان له خريف في الجنةومن أتاه مصبحا خرج معه سبعون الف ملك، يستغفرون له حتى يمسى، وكان له خريف في الجنة. (ابوداؤد، ۲/ ۴۴۲، كتاب الجنائز، باب: فى فضل العيادة على وضوء، ط: ميرمحمد)

(جامع الترمذى: ۱/ ۱۹۱، ابواب الجنائز، باب ماجاء فى عيادة المريض، ط: سعيد)

(ابن ماجه: ص: ۱۰۴، ابواب الجنائز، باب ماجاء فى ثواب من عاد مريضا، ط: قديمى)

کرے گا اس کو جنت میں ایک باغ ملے گا۔(۱)

۴-حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب مومن بندہ اپنے مومن بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔(۲)

۵-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بندے نے کسی مریض کی عیادت کی تو اللہ تعالیٰ کا منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو مبارک، اور عیادت کے لیے تیرا چلنا مبارک، اور تو نے یہ عمل کر کے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔(۳)

عیادت کے آداب

عیادت کے آداب میں سے یہ ہے کہ:

---

(۱) عن ثوبان رضی اللہ عنہ،عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن الرجل إذاعادأخاہ المسلم کان فی خراف الجنة،أومخرفة الجنة حتی یرجع.(شرح السنة للبغوی:۵/۲۱۵،رقم الحدیث:۱۴۰۸،کتاب الجنائز،باب عیادة المریض، ط:المکتب الاسلامی)

(مسند أبی الجعد لعلی البغدادی:۱/۱۹۲،رقم الحدیث:۱۲۶۱،شعبة عن خالد الحذاء، ط:مؤسسة نادر،بیروت)

(۲) عن ثوبان رضی اللہ عنہ،عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن المسلم إذاعادأخاہ المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع.(الصحیح للمسلم:۲/۳۱۸،کتاب البر والصلة،باب فضل عیادة المریض،ط:قدیمی)

(جامع الترمذی:۱/۱۹۱،ابواب الجنائز،باب ماجاء فی عیادة المریض،ط:سعید)

(مشکاة المصابیح:(ص:۱۳۳)،کتاب الجنائز،باب عیادة المریض،الفصل الاول، ط: قدیمی)

(۳) عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنة منزلاً.رواہ ابن ماجة.

(مشکاة المصابیح:ص:۱۳۷،کتاب الجنائز،باب عیادة المریض،الفصل الثالث،ط:قدیمی)

(ابن ماجہ:ص:۱۰۴،ابواب الجنائز،باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا،ط:قدیمی)

(نیل الأوطار:۴/۲۲،کتاب الجنائز،باب عیادة المریض،ط:داراحیاء التراث العربی)

☆...... وضو کر کے صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی ...یت سے جائے۔(۱)

☆...... جب بیمار کے پاس پہنچے تو اس کا حال پوچھے اور اس کی تسکین کرے، اور اس کو تسلی دے، اور اس کو صحت کا امیدوار کرے اور بیماری کے بارے میں جو فضائل وثواب حدیث شریف میں وارد ہوئے ہیں، وہ اُس کو بتائے، اور اس کے لیے صحت کی دعا کرے،(۲) اور اپنے لیے بھی اس سے دعا کی درخواست کرے۔(۳)

(۱) عن انس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من توضأ فأحسن الوضوء وعاد أخاه المسلم محتسبا بُوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا، رواه ابوداؤد. (مشكاة المصابيح: ص: ۱۳۵، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، الفصل الثانى، ط: قديمى)

(سنن ابوداؤد: ۲/ ۴۴۲، كتاب الجنائز، باب فضل العيادة على وضوء، ط: مير محمد)

قال الطيبى: فيه أن الوضوء سنة فى العيادة لأنه إذا دعا على الطهارة كان أقرب الى الاجابة. (عون المعبود: ۲/ ۱۴۰۴، كتاب الجنائز، باب فضل العيادة على وضوء، ط: دار ابن حزم)

(مرقاة المفاتيح: ۴/ ۲۷، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

(شرح الطيبى: ۳/ ۳۱۶، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثانى، ط: دار الكتب العلمية)

(۲) عن ابى سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا دخلتم على المريض فنفسوا له فى أجله، فإن ذالک لا يرد شيئا ويطيب بنفسه رواه الترمذى وابن ماجه.

قوله: فنفسوا له فى أجله) أى اذهبوا حزنه فيما يتعلق باجله بأن تقولوا لا باس طهور أو يطول الله عمرک ويشفيک، ويعافيک أو وسعوا له فى أجله فينفس عنه الكرب، والتنفيس التفريج (مرقاة المفاتيح: ۴/ ۴۱، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثانى، ط: رشيديه)

(فيض القدير: ۱/ ۵۵۹، رقم: ۵۹۳، حرف الألف، ط: دار الحديث، قاهره)

(فتح البارى: ۱۰/ ۱۲۱، ۱۲۲، كتاب المرضىٰ، باب مايقال للمريض ومايجيب، ط: قديمى)

(۳) وعن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا دخلت على مريض فمُره يدعولک فإن دعاءه كدعاء الملائكة، رواه ابن ماجة (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۸، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث، ط: قديمى)

(ابن ماجه: ص: ۱۰۴، ابواب الجنائز، باب عيادة المريض، ط: قديمى)

فمره يدعولک) قال الطيبى: أى مره يدعولک لأنه خرج عن الذنوب. (مرقاة المفاتيح: ۴/ ۵۲، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

بیمار کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھے، ہاں اگر بیمار اس کے پاس بیٹھنے سے خوش ہوتا ہے تو زیادہ دیر بیٹھنا بہتر ہے۔(۱)

☆......عیادت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور مریض کے سرہانے بیٹھ جاتے، اور اس کا حال پوچھتے اور فرماتے: تم کو اپنی طبیعت کیسی معلوم ہوتی ہے؟ اور تمہارا دل کسی چیز کو چاہتا ہے؟ اگر کسی چیز کی وہ خواہش کرتا اور وہ چیز اس کے لیے مضر نہ ہوتی تو اس کے دینے کا حکم فرماتے، اور اپنے سیدھے ہاتھ کو بیمار کے بدن پر رکھ کر اس کے لیے دعا فرماتے،(۲) کبھی ان الفاظ سے تین مرتبہ دعا فرماتے:

---

(۱) عن انس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:العيادة فواق ناقة، وفى رواية سعيد بن المسيب مرسلا:أفضل العيادة سرعة القيام.رواه البيهقى فى شعب الايمان.(مشكاة المصابيح: ص: ۱۳۸، كتاب الجنائز ،باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث، ط:قديمى)

🗀 أفضل العيادة سرعة القيام)قال الطيبى:أى أفضل مايفعله العائد فى العيادة أن يقوم سريعا... ويستثنى منه ماإذاظن أن المريض يوثر التطويل لنحو صداقة أوتبرك أوقيام بمايصلحه ونحو ذالك. (مرقلة المفاتيح: ۵۳/۴، ۵۴،كتاب الجنائز ،باب عيادة المريض وثواب المريض، الفصل الثالث،ط:رشيديه)

🗀 ويستحب تخفيف العيادة وتقليلها ماأمكن حتى لايثقل على المريض إلاإذارغب فى ذالك. (فقه السنة: ۱/۴۱۱،الجنائز ،عيادة المريض،ط:دارابن كثير)

(۲) وذكر أنه كان يسأل المريض عما يشتهيه إفيقول:هل تشتهى شيئا؟فإن اشتهر شيئا وعلم أنه لايضره أمرله به،وكان أحيانا يضع يده على جبهة المريض،ثم يمسح صدره وبطنه،ويقول: اللهم اشفه وكان يمسح وجهه ايضا.(زاد المعاد: ۱/۴۹۷،فصل:فى هديةصلى الله عليه وسلم فى عيادة المرضىٰ،ط:مؤسسة الرسالة،بيروت)

🗀 عن ابن عباس أن النبى صلى الله عليه وسلم عاد رجلا فقال له:ماتشتهى؟فقال:أشتهى خبز بر، فقال النبى صلى الله عليه وسلم:من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه،ثم قال النبى صلى الله عليه وسلم:إذا اشتهر مريض احدكم شيئا فيطعمه.(سنن ابن ماجه:(ص: ۲۴۵ ،ابواب الطب، باب المريض مايشتهى،ط:قديمى)=

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّايُغَادِرُ سَقَماً." (۱)

ترجمہ: اے اللہ! اے تمام لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور فرمادے۔ اور صحت عنایت فرما، تو ہی صحت دینے والا ہے اور صحت وہی ہے جو تو عنایت فرمائے، ایسی صحت دے کہ پھر کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

عیادت کے وقت مریض سے بات کیسی کرے؟

"مریض کی عیادت" عنوان کے تحت دیکھیں! (۲/۲۷۹)

عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا

☆......عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆......واضح رہے کہ عیدگاہ صرف صف متصل نہ ہونے کی صورت میں اقتدا جائز ہونے کے بارے میں مسجد کے حکم میں ہے، باقی احکام میں مسجد کے حکم میں نہیں ہے، لہٰذا عیدگاہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

= 🗀 عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذااشتكى منا إنسان مسحه بيمينه ثم قال: أذهب البأس رب الناس، واشف انت الشافى لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما. (الصحيح للمسلم: ۲/۲۲۲، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ط: قديمى)

(۱) عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذااشتكى منا إنسان مسحه بيمينه ثم قال: أذهب البأس رب الناس، واشف انت الشافى لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما. (الصحيح للمسلم: ۲/۲۲۲، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ط: قديمى)

🗀 (صحيح البخارى: ۸۵۵،۳، كتاب الطب، باب رقية النبى صلى الله عليه وسلم، ط: قديمى)

🗀 وأيضافيه: ۲/۸۵۶، كتاب الطب، باب مسح الراقى الوجع بيده اليمنى، ط: قديمى)

🗀 (ابو داؤد: ۲/۵۴۲، كتاب الطب، باب فى تعليق التمائم، ط: مير محمد)

(۲) وتكره الصلاة عليه فى مسجد الجماعة)....وقيد بمسجد الجماعة لأنها لا تكره فى مسجد أعدلها وكذافى مدرسة، ومصلى عيد لأنها ليس لها حكم المسجد فى الاصح إلا فى جواز =

عیدین کے دن قبر کی زیارت کرنا

عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے، بسا اوقات آدمی خوشی میں لگ کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے، جبکہ قبر کی زیارت سے آخرت کی یاد آجاتی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت کرے تو مناسب ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱) البتہ اس کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں ہے، اس لیے لازم ہونے کا تاثر نہ دے، اسی طرح اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت نہ کرے تو اس پر طعن تشنیع نہ کرے اور اس کو حقیر نہ سمجھے۔(۲)

= الاقتداء وإن لم تتصل الصفوف كذافي ابن امير الحاج والحلبي.(حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: قديمى)

🗁 ولم يقيد المصنف كصاحب المجمع المسجد بالجماعة كماقيده فى الهداية لعدم الحاجة اليه لأنهم يحتزون به عن المسجد المبنى لصلاة الجنازة فإنها تكره فيه مع أن الصحيح أنه ليس بمسجد...... واختلفوا ايضا فى مصلى العيدين أنه هل هو مسجد و الصحيح انه مسجد فى حق جواز الصلاة وإن لم تتصل الصفوف.(البحر الرائق، ۱۸۷/۲، كتاب الجنائز، فصل: السلطان أحق بصلاته، ط: سعيد)

🗁 (حلبى كبير، ص: ۶۱۴، فصل فى احكام المساجد، ط: سهيل اكيڈمى)

(۱) وعن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها فإنها تزهد فى الدنيا، وتذكر الآخرة، ابن ماجه.(مشكاه المصابيح: ص: ۱۵۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗁 قوله: فإنها) أى زيارة القبور أو القبور أى رؤيتها (تزهد فى الدنيا) قال ذكر الموت هاذم اللذات ومهون الكدورات.(مرقاة المفاتيح: ۲۲۱/۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ط: رشيديه)

🗁 وروى الطبرانى عن أم سلمة بسند حسن ولفظه: نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإن لكم فيها عبرة (مرقاة المفاتيح: ۲۱۵/۴، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، الفصل الأول، ط: رشيديه)

(۲) عن عائشة رضى الله عنها، قالت: قال النبى صلى الله عليه وسلم: من أحدث فى أمرنا هذا ماليس منه فهو رد (صحيح البخارى: ۳۷۱/۱، كتاب الصلح، باب اصطلحوا على صلح جور فهو مردود، ط: قديمى)=

عیدین کے وقت جنازہ کی نماز

☆......اگر عیدین کی نماز کے وقت جنازہ آجائے تو پہلے عیدین کی نماز اور خطبہ پڑھیں پھر اس کے بعد جنازہ کی نماز پڑھیں تاکہ خطبہ سننا فوت نہ ہو۔

☆......اور اگر عید کی نماز کے بعد جنازہ کی نماز پڑھ لی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا تب بھی نماز ہو جائے گی۔

☆......غرض کہ جیسی ضرورت ہو ویسا کر لیا جائے، کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

= 🗀 من أصر علی أمر مندوب وجعله عزماولم يعمل بالرخصة ،فقدأصاب منه الشيطان من الاضلال فيكف من أصر علی بدعة أومنكر. (مرقاة المفاتيح: ۲۶/۳ ،كتاب الصلاة،باب الدعاء فی التشهد،رقم الحديث: ۹۴۶،ط:رشيديه)

🗀 الاصرار علی المندوب يبلغه الی حدالكراهة ،فكيف اصرار البدعة التی لااصل لها فی الشرع. (السعاية؛ ۲۶۵/۲ ،كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،قبيل فصل :فی القراء ة،ط:سهيل اكيڈمی)

(۱)(وتقدم)صلاتها(علی صلاة الجنازة إذااجتمعا)لأنه واجب عيناً والجنازة كفاية(و) تقدم (صلاة الجنازة علی الخطبة)(الدرا لمختار: ۱۶۷/۲ ،كتاب الصلاة،باب العيدين،مطلب : فيما يترجح تقديمه من صلاة عيد وجنازة....الخ،ط:سعيد)

🗀 ولو حضرت وقت صلاة العيد قدمت العيد عليها ثم هی علی الخطبة والقياس تقديمها علی العيد لكن استحسنوا تقديم العيد مخافة لتشويش لئلا يظن البعيد انها صلاة العيد. (حلبی كبير: ص: ۶۰۷ ،كتاب الصلاة،فصل فی الجنائز،الثامن فی مسائل متفرقة من الجنائز،ط:سهيل اكيڈمی)

🗀 (عالمگيری: ۱۵۲/۱ ،كتاب الصلاة،الباب السابع عشر فی صلاة العيدين،ط:رشيديه)